

معارف النجوم

اردو شرح

ہدایت النجوم

مضمون

- جہانگیر کا عرس
- بعض اہم آقاؤں کا طالع تیسرا ذکر
- امام حسین علیہ السلام کی تاریخ
- نقش آسپاس کے کائنات
- جہانگیر کا طالع تیسرا ذکر
- بعض اہم آقاؤں کا طالع تیسرا ذکر
- جہانگیر کے جہانگیر کا طالع
- اشعار کی شکل و صورت میں ترکیب
- بعض اہم آقاؤں کا طالع تیسرا ذکر
- آسمان اسطیلا کا طالع

مقدمہ

مولانا عبدالحی استواری

استاذ اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
 و آرا اعلیٰ مدرسہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ عبدالحی استواری

معارف النجوم

شرح اردو

ہدایت النجوم

جدید ایڈیشن

خصوصی دست

- عہدہ شپ کیلئے احزاب
- بعض اہل انوار کا بطور تہنیت و ذکر
- قلم و قلم سلیس اور بین المذاہب ترجمہ
- نفس کتاب حل کرنے کا نظام
- ہر بحث کا خلاصہ اور ہر بحث کی تفصیل
- بعض ضروری باتوں کا فوائد میں ذکر
- ہر بحث کے بعد ترمیم کا اضافہ
- اشعار کی مکمل وضاحت و معنی ترکیب
- بعض اجازت کی آفتاب و وضاحت
- آسان اصطلاحات و نحو

عنوان

مولانا عبدالحمید شتوری

استاذ الفاضلہ پانچواں درجہ، شاہ ولی اللہ خان
پانچویں درجہ، سرکار اسلامیہ، لاہور

(03008950451- 03128733503)

مکتبہ عمر فاروق

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

لئے کے پتے

مکتبہ معارف و انقراوت
 ماری، پانی پتہ کی گریڈ 021-34997545
 دائرہ الاشاعت، دہلی، بھارت
 رقم پلاٹ نمبر 021-32611834
 سعدی نیشلائی کتب خانہ
 ٹھکانا قابل ریکورڈ 0301-2305791
 اسلامی کتب خانہ
 رقم پلاٹ نمبر 021-34927159
 مکتبہ تدبیر نوک
 رقم پلاٹ نمبر 021-34130920
 قدیمی کتب خانہ
 رقم پلاٹ نمبر 021-32212370
 مکتبہ تحفہ تہذیبیہ
 رقم پلاٹ نمبر 081-2662265
 کتب خانہ رشیدیہ
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204
 مکتبہ اسلامیہ عربیہ
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204
 مکتبہ رحمتیہ
 رقم پلاٹ نمبر 042-37224228
 مکتبہ سید احمد شہید
 رقم پلاٹ نمبر 042-37224228
 مکتبہ علمیہ
 رقم پلاٹ نمبر 002-3470564
 مکتبہ عصر فاروق
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204
 ل اور الاخلاص
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

تمام کتاب
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

نکاح اول
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

نکاح اول
 رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

تعداد
 2100

طابع

القادر پرنٹنگ پریس گروپ

ناشر

مکتبہ تحفہ تہذیبیہ

رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

Tel: 021-34994500 Cell: 0334-3432343

رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

رقم پلاٹ نمبر 041-2631204

کتاب ذرا کی تیار میں ہے جس کا نام اس کتاب کا نام ہے اور یہ بھی کوئی بھی خطا ہے اور
 اس کے بارے میں کوئی بھی خطا ہے اور یہ بھی کوئی بھی خطا ہے اور یہ بھی کوئی بھی خطا ہے

فارین کی
 خدمت میں

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
66	مفعول مآلہ یسم فاعلہ	9	خطبہ
68	مبتداء اور خبر	12	مقدمہ
74	مبتداء کی قسم ثانی	12	علم نحو کی تعریف
76	اثر اور اس کے اخوات کی خبر	13	کلمہ کی تعریف
78	کان اور اس کے اخوات کا اسم	15	مفروض و ترشیں احتمالات
80	ما ولا المشبہین بلیس کا اسم	15	اسم کی بحث
81	لائی نفی جنس کی خبر	17	فعل کی بحث
82	تمرینات	19	حرف کی بحث
84	المقصد الثانی فی المنصوبات	21	فصل الکلام
84	مفعول مطلق	23	پہلا باب اسم معرب
87	مفعول بہ	27	اسم متکلم کی انواع
97	مفعول فیہ		اسم معرب کی اقسام
99	مفعول لہ	31	منصرف، غیر منصرف، عدل
101	مفعول مدہ	36	وصف
103	تمرینات	37	تانیث
104	حال	40	معرفہ
107	تمیز	40	تجملہ
109	مشقی	42	جمع
114	کان اور اس کے اخوات کی خبر	43	ترکیب
115	اثر اور اس کے اخوات کا اسم	44	الف و نون زائدتان
115	لائی نفی جنس کا اسم	45	وزن فعل
118	ما ولا المشبہین بلیس کی خبر	47	اسباب منع صرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ
122	تمرینات	48	تمرینات
123	المقصد الثالث فی المعجورات	51	المقصد الاول فی المعروفات
123	منضاف الیہ	51	فاعل
129	تمرینات	56	تنازع فطان



220	گلدی دوسری قسم فعل فعل ماضی	130	خاتمہ و الخ
221	فعل مضارع	131	نعت
235	امر	135	عطف بالحروف
237	فعل بالمرسم فاعله	139	تناکید
240	فعل متعدي	144	یدل
242	افعال قلب	146	عطف بیان
245	افعال ناقصہ	149	تمرینات
249	افعال متعارفہ	150	دور اب اسم مثنیٰ کے بیان میں
252	افعال تعجب	153	مضمرات
254	افعال مدح و ذم	158	اسماء اشارات
256	تمرینات	160	اسماء موصولات
257	گلدی تیسری قسم حروف، حروف چارہ	164	اسماء افعال
269	حروف مشبہہ بالفعل	166	اسماء اصوات
275	حروف عطف	166	اسماء مرکبات
279	حروف تنبیہ	167	اسماء کنایات
281	حروف نداء	172	اسماء ظہور
281	حروف ارجاب	180	تمرینات
281	حروف زیادت	182	خاتمہ
284	حروف مصدر	183	معرف اور نکرہ
285	حروف تعلقہ	183	اسماء عدد
286	حروف توقع	190	مذکر و مؤنث
288	حروف استفہام	192	اسم مثنیٰ
289	حروف شرط	195	اسم جمع
292	حروف رد	202	اسم مصدر
293	تائید تانیث تنوین	203	اسم فاعل
297	حروف تاکید	205	اسم مفعول
299	تمرینات	206	صفت صیغہ
301	تہلیل الاصطلاحات والامثلة	212	اسم تفضیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مؤلف

ہدایۃ العلوم عمکی بنیادی اور اہم کتاب ہے۔ اس کتاب کو اگر صحیح طرح سمجھ کر پڑھ لیا جائے تو علم نحو سے کافی حد تک آگاہی ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب چونکہ عربی زبان میں ہے اور درجہ ثانیہ کے طلباء کو پڑھائی جاتی ہے، جن کی اکثریت عربی سے ناواقف ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس فن کو سمجھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے۔

شرح وہی مفید ہے جو نہ زیادہ لمبی ہو، نہ بہت مختصر، بلکہ نفس کتاب کو حل کرنے میں معاون ثابت ہو۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندو ناچیز نے اس شرح کو نہ بہت طویل کیا اور نہ ہی بہت مختصر **اخیر الامور او سطحا**

چند سالوں سے ہندو ناچیز کو جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر میں اس کتاب کی تدریس کا موقع ملا۔ تدریس کے دوران ہندو نے اس کتاب کی شرح لکھنی شروع کی جو کہ دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرما کر ہندو کے لیے ذریعہ نجات بناوے۔ آمین!

اس کتاب کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- عبارت پر مکمل احراب
- بعض اہم باتوں کا بطور تمہید ذکر
- عام فہم اور سلیس ترجمہ
- نفس کتاب حل کرنے کا اہتمام
- ہر بحث کا خلاصہ اور ہر سبق کی تفسیر
- بعض ضروری اور اہم باتوں کا نوادر میں ذکر
- ہر بحث کے بعد تمارین کا اضافہ
- اشعار کی مکمل وضاحت بمع ترکیب
- بعض اشعار کی تفسیر کے ساتھ وضاحت
- آسان اصطلاحات نحو

اس کتاب کے قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر کسی قسم کی غلطی پر مطلع ہوں تو ہندو کو مطلع فرمادیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی حلائی کی جائے۔ ہندو آپ کا ممنون و مشکور ہوگا۔

مولوی عبدالملک استوری

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

استاذ جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر

امام و خطیب جامع مسجد فاطمہ غازی ٹاؤن فیئر تمہرا

رابطہ: 0300-8950451



اقتساب

بندہ اپنی اس ادنیٰ کاوش کا اقتساب کرتا ہے:

- اپنے والدین کے نام،
- جن کی ان تھک محنتوں اور دعاؤں کی برکت سے بندہ علوم دینیہ سے وابستہ رہا اور
- اپنے مشفق اور مرنی اساتذہ کے نام،
- جن کی شب و روز محنت کی برکت سے بندہ نے درس نظامی کی تکمیل کی اور
- اساتذہ محترم حضرت مولانا یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آدم جی غفر کراچی کے نام
- جنہوں نے باپ سے زیادہ محبت اور شفقت سے پڑھایا۔ بندہ نے اکثر کتب ان شی سے پڑھی ہیں۔ اللہ
- تعالیٰ ان دونوں ہستیوں کو اپنی شایان شان جزا عطا فرمائے اور حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم فرمائے۔ آمین!

کلمات تشکر

بندہ مشکور ہے:

- حضرت مولانا شفیق الرحمن گلگتی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کا،
- جن کی حوصلہ افزائی سے یہ کام پائے تکمیل کو پہنچا اور
- مولانا جہان یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اساتذہ جامعہ بنوریہ سائٹ کا، جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح فرمائی اور
- مولوی عثمان صفدر کا، جنہوں نے اس کتاب کی کیوڑنگ کے فرائض انجام دیے
- اور بعض مقامات پر اہم مشورے بھی دیے اور
- درجہ ثانیہ کی کتابوں کے ان طلباء کا،
- جنہوں نے پڑھانے کے دوران اس کتاب کی شرح لکھنے پر مجبور کیا۔

مصنف کتاب کا تعارف

ام: محمد کنیت: ابو حیان والد کا نام: ابو یوسف

ولادت: اندلس کے شہر غرناطہ میں شوال ۱۵۳ھ میں ہوئی۔ ابتدائی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا، پھر حفظ قرآن کے بعد علم قراءت و تجوید و حدیث میں مہارت کا ملکہ حاصل کی۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے نحو میں جمع الجوامع لکھی، وہ فرماتے ہیں: اس کتاب میں جو کچھ بھی ہے وہ میں نے ابو حیان رحمہ اللہ کی تصانیف سے حاصل کیا۔ کتاب سیبویہ موصوف کو از بریا و تھی۔ ابو حیان رحمہ اللہ کے ہم زمانہ صلاح الدین صفوی رحمہ اللہ ابو حیان کے بارے میں فرماتے ہیں: **کَانَ أَمِيرَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْخُرَاصِر، مصر، عراق، شام، حجاز، یمن و غیرہ کی طرف علمی سفر کیے، مزاج میں تیزی اور تقا فرماتا۔ اپنے اساتذہ سے مسائل نحو میں خوب مخالفت کرتے تھے، اپنی اپنی انصاف سے بہت محبت کرتے تھے۔ سن ۳۱۵ھ میں جب اس کی وفات ہوئی تو ایک سال تک گوشہ نشین ہو گئے۔**

اساتذہ: ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ سے فن جوید سیکھا،

ابو جعفر غرناطی رحمہ اللہ اور حافظ ابو علی حسین بن سبع الحزیز رحمہ اللہ سے قراءت کی مشق کی،

بقول عبد الحلیم رحمہ اللہ: ابو حیان کے علم حدیث میں ۱۳۵۰ اساتذہ کرام ہیں۔

علم فقہ علم الدین عراقی رحمہ اللہ سے حاصل کیا،

علم منطق و علم کلام ابو جعفر بن زبیر رحمہ اللہ سے،

علم محو ابوالحسن ابو جعفر بن زبیر ابو جعفر الحلی رحمہ اللہ اور ابن صانع رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔

ابن حقیل رحمہ اللہ اور ابن ہشام رحمہ اللہ جیسے ممتاز علما کو ان سے شرف ملتذا حاصل تھا۔

طلابہ:

تصانیف: تقریباً پچیس سو کتب عربی و فارسی زبان میں تالیف فرمائی، جن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) **البحر المفیط** قرآن مجید کی ميسوط تفسیر ہے (۲) شرح تسہیل

(۳) **فہم السالک** شرح الفہم ابن مالک (۴) **جذابة النحو**

تاریخ وفات میں اختلاف ہے ایک قول ۴۳۳ھ کا اور دوسرا قول ۴۵۳ھ کا ہے۔

وفات:



تعارف مؤلف

نام : عبدالحی استوری بن مولانا محمد یازہ
 پیدائش: 1974ء
 آبائی علاقہ: گلگت بلتستان، ضلع استور، گاؤں ڈوئیاں۔
 تعلیم : ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں "ڈوئیاں" سے کیا، تین سال دارالعلوم استور میں قرآن مجید اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، پھر 1986ء میں کراچی آکر درجہ ثانیہ تک مدرسہ مدینۃ العلوم نارتھ ناظم آباد میں پڑھا، 1991ء میں درجہ ثالثہ کے لئے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں داخلہ لیا، اسی سال پوری کلاس محمد علی سوسائٹی میں واقع جامعہ امام ابوحنیفہ، مکہ مسجد منتقل ہوئی، درجہ رابعہ سے سابعہ تک تعلیم اسی مدرسہ میں حاصل کی۔
 1996ء میں دورہ حدیث کے لئے ملک کی عظیم دینی درس گاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بخاری ٹاؤن کا رخ کیا۔
 تدریس: درس نظامی سے فراغت کے بعد تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ امام ابوحنیفہ، مکہ مسجد سے کیا، تقریباً چار سال اسی جامعہ میں درجہ خامسہ تک کی کتب پڑھانے کی سعادت حاصل رہی، بعد ازاں جامعہ صدیقیہ ناتھ خان گٹھ شاہ فیصل کالونی میں تقریباً سات سال تک تدریسی مصروفیت رہی، اس کے بعد ملیر کے علاقے شاد باغ میں واقع جامعہ انوار العلوم میں چار سال سے تاحال تدریسی مصروفیت جاری ہے۔ **فَلَہُ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ۔**

امامت و خطابت:

جامع مسجد الفنی، اول ہومر گلشن اقبال 1995ء۔

جامع مسجد الکبیر، نفیس فیروز خیابان ہلال 1999ء تا 2001ء،

جامع مسجد مدنی، گوشت مارکیٹ ملیر 2001ء تا 2007ء،

جامع مسجد طلحہ غازی ٹاؤن ملیر 2007ء سے تاحال

تصنیفی خدمات:

1۔ معارف النہو، اردو شرح ہدایۃ النہو (مطبوع)

2۔ معارف التوحید (مطبوع)

3۔ معارف الجواہری شرح اصول الشافعی (مطبوع)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالْفَضْلُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

تمام تعریفیں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور اچھا انجام پر بیزگاروں کے لیے ہے اور رحمت نازل ہو اس کے رسول یعنی محمد ﷺ پر اور اس کے آل اور اس کے تمام صحابہ علیہ السلام پر۔

وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اصل میں جملہ فعلیہ حمیدت اللہ حمدا تھا۔ اب یہاں فعل کو مع فاعل حذف کر دیا اور حمد کو اس کے قائم مقام کر کے جملہ اسمیہ بنا دیا، چنانچہ حمد پر الف لام داخل کیا اور لفظ اللہ پر لام چارہ داخل کیا۔ جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ کی طرف پھرنے کی وجہ یہ ہے کہ جملہ اسمیہ دوام ثبوت پر دلالت کرتا ہے جو کہ تمام حمد میں مقصود ہے، جب کہ جملہ فعلیہ تحدید و اور حدوث پر دلالت کرتا ہے۔

الْحَمْد: میں الف لام استغراقی ہے یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

رَبِّ: یہ اصل میں مصدر ہے اور معنی ہے پرورش کرنا یعنی کسی چیز کو قدر بجا حد کمال تک پہنچانا۔

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ: کے معنی ہوں گے وہ تمام جہانوں کا مالک ہے اس کی ملکیت اور ربوبیت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

الْعَالَمِيْنَ: یہ عالم کی جمع ہے بمعنی مَا يَعْلَمُ بِهِ الشَّيْءُ (وہ چیز جس سے دوسری چیز جانی جائے)

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ: اِنْمَا خَيْرُ الْعَاقِبَةِ ثَابِتٌ لِلْمُتَّقِيْنَ (اچھا انجام پر بیزگاروں کے لیے ہے نہ کہ گناہگاروں کے لیے)

الْمُتَّقِيْنَ: یہ جمع ہے متقی کی، جو کہ باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ سخت میں متقی بمعنی پر بیزگار

ہے اور اصطلاح شرع میں متقی وہ شخص کہلاتا ہے جو اپنے نفس کو ان کاموں سے بچائے رکھے جن کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

وَالْفَضْلُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ:

الْفَضْلُ: کے لغوی معنی دے اور اصطلاحی معنی میں کچھ تفصیل ہے:

صلوٰۃ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد رحمت ہے۔

اس کی نسبت جب ملائکہ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد استغفار ہے اور

اس کی نسبت جب انسانوں کی طرف کی جائے تو اس سے مراد تسبیح ہے اور

صلوٰۃ بمعنی عبادت مخصوصہ بھی آتا ہے یعنی نماز

رَسُوْلِهِ: رسول بروزن فاعول ہے۔ لغت میں بمعنی ہر رسل ہے یعنی بھیجا ہوا اور فاعول بمعنی مفعول ہے۔

اصطلاح شرع: میں اس کی تعریف یہ ہے کہ رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے

لیے بھیجا ہوا اور ان کے ساتھ کتاب ہو جو ان پر نازل ہوئی ہو۔

مُحَمَّدٍ: یہ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے، بمعنی بہت تعریف کیا ہوا، مصدر فاعل حمید ہے۔ یہ ہمارے نبی





اگر مہمان کا نام مبارک ہے۔

و بعدواصحابہ جمعین: کے معنی امر، کے بارے میں پانچ آیت ہیں:

- (۱) پہلی اتباع (۲) نئی ہاشم اور نئی مطلب مراد ہیں (۳) صرف ہی ہاشم، (۴) روح اور نبات و درخت مراد ہیں (۵) اہل بیت مراد ہیں۔

کا لفظ باعتبار معنی جمع اور باعتبار لفظ مفرد ہے جیسے موسیٰ و آل ہارون

واصحابہ: اصحاب جمع صاحب کی ہے اور صاحب جمع صاحب کی ہے۔

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ایمان پر وفات پائی
یہ آل اور اصحاب کی تاکید لفظی ہے۔

انما بعد: انا کی دو قسمیں ہیں: (۱) استینافیہ (۲) تفصیلیہ

ما استینافیہ: سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کوئی جہاں نہیں ہوا جیسا کہ کتابوں کے شروع میں آتا ہے
جیسے انا بعد فلان یہ استینافیہ ہوگا اس لیے کہ اس سے قبل کوئی اہل موجود نہیں۔

ما تفصیلیہ: سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کلام نے کسی چیز کو جہاں لا کر کیا، اور انا سے اس کی تفصیل ضرور ہو
جیسے صامی صوم ہمارا بدھا کر منہ و ما لبہ لہذا میرے پاس قوم آئی پس گزیر آیا تو میں اس کا آرام کروں
تھا اور پھر اس صاحب آیا تو میں اس کی توثیق کروں گا یہ امر تفصیلیہ ہے۔ ان دونوں صورتوں میں انا کے جواب میں فاء
کا آنا ضروری ہے ورنہ اس میں انا استینافیہ ہے۔

انما کی اصل سے متعلق نحووں کے چند اقوال

- (۱) طویل نحو کے نزدیک انما اصل میں مہما تھا ہاء کو تکفیف کے لیے ہمزہ سے تبدیل کر دیا، پس یہ مہما ہوا، پھر ہمزہ صدر کلام چاہتا ہے، اس لیے کلام کے ابتدا میں سے آئے تو اب مہما ہو، پھر مہم کا مہم میں ادغام کر دیا تو مہما ہوا۔
- (۲) سبب یہ نحو کے نزدیک انما اپنے اصل پر ہے کیونکہ یہ حرف ہے و حرف میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔
- (۳) بعض نحووں کے نزدیک مہما اصل میں ہے۔ مہما ہوا اس کے بعد ہزاندہ ہے تو لون کا مہم میں ادغام کر دیا تو مہما ہوتا، پھر ہمزہ کے کہے کو فتح سے تبدیل کر دیا تو مہما بن گیا، کیونکہ انما تب ہوتا جب اس کے بعد دوسرا مہما یا ہوتا ہے۔

انما بعد کی اصل: مہما یک مہمی، بعد البسمہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ ہے۔ پس انما کو مہما کے قائم مقام کیا اور پھر فعل شرط یکس مہمی کو حذف کر دیا، کیونکہ انما حرف شرط پر دست کرتا ہے۔

بعد کی باعتبار ترکیب تین حالتیں

بعد کی تین حالتیں ہیں: دو حالتوں میں معرب ہوگا و ایک حالت میں منی ہوگا۔



پہلی حالت: بعد مضاف ہو اور اس کا مضاف ایسے فکتوں میں مذکور ہو جیسے حواری و بدقل عمرو و بعد بکر
دوسری حالت: بعد مضاف ہو اور اس کا مضاف ایسے سیامسیا ہو (بالکل اس دوامع میں نہ ہو) جیسے رب بعد
 کان خنزرا من قبل۔ ان دونوں حالتوں میں بعد معرب ہوگا۔

تیسری حالت: بعد مضاف ہو اور اس کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو یعنی نیت و ارادہ میں ہو۔ جیسے لا الامر
 من قبل ومن بعد اس حالت میں بعد تکی ہوگا۔

هذا مختصر مضبوط فی النحو جمعت فیہ مهمات النحو علی ترتیب النک فیہ مہیوب و مفصلاً بعبارة
 یہ ایک مختصر کتاب ہے جو کہ نو میں لکھی گئی ہے جس میں میں نے خود کے اہم مسائل کو گائی کی ترتیب پر باب، اور، فصل، رسالہ، متن اور
 و اھتہ مع اثر و الأمثلة فی جمیع مسائلہا من غیر تفرض للأدلة والعلل لتلاشیوش دھن، المبتدی عن
 اس عمرت کے ساتھ جو باب اور تمام مسائل میں اس کی مثالیں بھی دیکھی ہیں۔ متن کے اوائل اور متنوں کو کرشمیں یہ تاکہ مبتدی
 فہم المسائل و سمیتہ بھدیۃ النحو و حیا ان یھدی اللہ تعالیٰ بہ الطائیں و رتبہ علی مقدمہ و ثلاثة اقسام
 ۱۔ ان مسائل کے سمجھنے میں تشویش و پریشانی میں مبتلا نہ ہو اور میں نے اس کا نام ہدیۃ النحو رکھا ہے،
 ۲۔ میں نے اس کے ذریعہ طلبہ کو ہدایت دی اور اس کو میں نے ایک مقدمہ و تین اقسام
 و خاتمة بنو فنی الفلک القرآن الفلام

اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے، اس پر شاہ ولی نعمانی سے جواب اور بہت یادہ ہم والا ہے۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ اس عبارت سے اپنی کتاب کی کچھ خصوصیات ذکر فرما رہے ہیں۔
خصوصیات:

- (۱) یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جو خود میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ اتنا سبب نہیں کہ پڑھنے والوں کو تنکا دے۔
 - (۲) اس کتاب میں خود کی اہم باتیں ذکر کی گئی ہیں۔
 - (۳) اس کتاب میں کافی کی ترتیب پر ہجرات کو باب و فصول میں ذکر کیا گیا ہے۔
 - (۴) اس کتاب کی عبارت، لکل آسان اور واضح ہے۔
 - (۵) تمام مسائل کے ساتھ ان کی مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔
 - (۶) اوائل و متن کو کرشمیں ہدایت، مبتدی کا نام کام میں تشویش اور پریشانی میں مبتلا نہ ہو۔
- و سمیہ بھدیۃ النحو** **لح** مصنف رحمہ اللہ اس سے کتاب کی وجہ تسمیہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔
 اس کتاب کا نام میں نے **ہدیۃ النحو** رکھا اس میں پر کہ الدقائی کے ریحے طلبہ کی رہنمائی فرمائیں۔
و رتبہ اس عبارت سے مصنف رحمہ اللہ کتاب کی ترتیب کو ذکر فرما رہے ہیں۔ چنانچہ مصنف رحمہ اللہ فرماتے
 ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے ایک مقدمہ تین قسم اور ایک خاتمہ پر۔ یہی اس کتاب کا خلاصہ ہے۔





بہترین السبک معریر لعلام مصنف اللہ سے عبارت سے اس عظیم کارنامے کی سبب اللہ تعالیٰ کی طرف کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کام میں اضافہ پیدا ہو۔

المقدمة

المقدمة فی المبادئ الیجب تقديمها لعرّف المسائل عذیب وفيها ثلاثة فصول فصل: اسحو علم مقدمه الی مسائل کے بیان پر مشتمل ہے جن کو پہلے بیان کرنا ضروری ہوتا ہے، اس لیے کہ سب سے مسائل پر موقوف ہوتے ہر صوبہ لعرّف بہا احوال اوعر الکلم الثلاث میں حیث الاعراب والبناء وکیفیت ترکیب بعضہا مع میں۔ اس مقدمہ میں تین قسمیں ہیں۔ پہلی فصل علم نحو کا تعریف ہے کہ علم نحو چند اصول، قواعد اور کلمات سے جن کے ذریعہ تینوں کلموں کے آخری حرف کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں کہ وہ معرب ہیں یا نہیں اور اس علم کی ایک دوسری کسانچہ ترکیب کی کیفیت معلوم بعض والغرض منہ: صیغة لتستای عن الخطا اللغوی فی کلام العرب وموضوعه: الکلمة والکلام۔ ہوتی ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ اس نظام عرب میں غلطی خطا سے بچا جائے اور اس نامعلوم کلمہ اور کلام ہے۔

وضاحت: مصنف اللہ یہاں سے مقدمہ کو ابتدا میں ذکر کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں کہ مقدمہ کو شروع میں اس لیے ذکر کیا جاتا ہے کہ مقدمہ میں مبادیات میں سے سے جس کا مقدم کرنا ضروری ہے کیونکہ مسائل اس مقدمہ پر موقوف ہوتے ہیں۔ مقدمہ میں رسم سے اسم عامل ہے یعنی ذات محقکہ (وہ دست جو آگے مونسے والی ہو)۔

اس مقدمہ میں تین قسمیں ہیں۔

نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کا بیان

کلمہ کی بحث

کلام کی بحث

وہب ملاحظہ فرمائیے۔

پہلی فصل

دوسری فصل:

تیسری فصل:

پہلی فصل

علم نحو کا لغوی معنی:

اصطلاحی تعریف:

نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کا بیان

نحو کے لغوی معنی قصد و ارادہ کرنا۔

علم نحو اس قول کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں کے آخر کے حروف معلوم کیے جائیں معرب اور منی ہونے کے اعتبار سے اور ان میں سے بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

کلام معرب میں۔ میں و غلطی غلطی سے بچنا ہے۔

اس علم کا کلمہ: کلام ہے۔

غرض وغایت:

موضوع:





دوسری فصل کلمہ کی بحث

فصل۔ الکلمۃ لفظ واحد معنی مفرد وہی منحصرۃ فی ثلاثۃ اقسام، اسم و فعل و حرف، لانہا إما أن لا
تفعل و لا تفعل ہے تو معنی مفرد ہے اس کو کہتے ہیں وہ تین قسموں پر منحصر ہے اسم فعل اور حرف اس سے کہ وہ (کلمہ یا تو لاات
تدل علی معنی فی نفسہا و هو الحرف و تدل علی معنی فی نفسہا و الفہم معاہدہا حد الأربعة الثلاثة
نہیں کرے گا اپنے معنی پر ہدایت خواہ اور "حرف ہے یہ وہ اپنے معنی پر ہدایت خواہ راست کرے گا اور
اس کے معنی تینوں زبانوں میں سے کسی ایک ساتھ لے ہوئے بھی ہیں گئے تو وہ فعل ہے
و هو الفعل أو تدل علی معنی فی نفسہا و لم یقتصر معاہدہ و هو الاسم
اور زیادہ سچے معنی پر یہ تین خود لاات کرے گا و اس کا معنی تینوں زبانوں میں سے کسی کے ساتھ ہوگا اور وہ اسم ہے۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ مذکورہ عبارت میں دو باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

پہلی بات: کلمہ کی تعریف

دوسری بات: کلمہ کی اقسام ثلاثہ اور ان کی وجہ تفریق

پہلی بات: کلمہ کی تعریف

کلمہ: وہ لفظ ہے جس کو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

نوٹ و قیود: ہر تعریف میں ایک جہت اور چند فصلیں ہو کر چلی ہیں یہ کلمہ کی تعریف میں۔

لفظ اسم جنس ہے، اس میں تمام الفاظ داخل ہو گئے ہمدت، تہمیدات، مرکبات، غیر مرکبات،

وضع اسمی یہ پہلی فصل ہے اس سے حفاظت ہدایات سب جارح ہو گئے،

مغزوہ: یہ دوسری فصل ہے اس سے ساتھ مرکبات خارج ہو گئے۔

کلمہ کی تعریف میں تین ابجاث

پہلی بحث: الکلمۃ کے الفہم سے متعلق

دوسری بحث: الکلمۃ لفظ میں دو اشکالات اور ان کے جوابات

تیسری بحث: مفرد میں ترکیبی احتمالات سے متعلق

پہلی بحث: الکلمۃ میں الفہم کی کوئی قسم ہے؟

اس بات کو سمجھنے سے پہلے الفہم کی اقسام کا جائز ضروری ہے، لہذا پہلے الفہم کی قسم کو ذکر کیا جاتا ہے۔

الفہم کی اقسام: الفہم کی لفظاً دو قسمیں ہیں: الکی اور حرفی۔





الف لام می: وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے اور یہ لفظی اسم مفعول کے معنی

میں ہوتا ہے۔ جیسے **الصاب** اور **المطرب**۔

الف لام حرفی: وہ ہوتا ہے جو اسم فاعل، اسم مفعول کے علاوہ کسی اور اسم پر داخل ہو۔

پھر **الف لام حرفی** کی دو قسمیں ہیں: (۱) **الف لام زائدہ** (۲) **الف لام میرزا کدہ**۔

الف لام زائدہ: وہ ہوتا ہے جس کو گے سے معنی میں فرق نہیں آتا ہے۔

الف لام غیر زائدہ: وہ ہوتا ہے جو کام میں استعمال ہو، بلکہ اس کے نہ ہونے سے معنی میں تبدیلی واقع ہو۔

الف لام غیر زائدہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) **الف لام جنسی** (۲) **الف لام متغزائی**

(۳) **الف لام عہد خاری** (۴) **الف لام عہد ہنسی**

ان چاروں میں وجہ صغر: **الف لام** کے مدحوں سے، **سیت م دیوگی** یا **شران** اگر ماہیت م اد ہو تو یہ **الف لام**

جنسی ہوگا۔ جیسے **الرجل حیر من المرأة** (جنس مرد عورت سے بہتر ہے) در اگر فرد مراد ہو تو دو احوال سے حاق

کلیں یا تو تمام افراد مراد ہوں گے یا بعض افراد۔ اگر تمام افراد مراد ہوں تو **الف لام** استغزائی کہلے گا، جیسے **ن**

الاسمان معنی **خمس** (بے شک ہرے انسان شمس کے میں ہیں) اگر **الف لام** سے مدحوں سے بعض افراد مراد ہوں تو

دو احوال سے خاص نہ ہوگا یا تو یہ بعض افراد و خراج میں متعلق ہوں گے یا نہیں۔ اگر نہ درج میں متعلق ہوں تو یہ **الف لام** عہد

خاری کہلے گا جیسے **فزعون الرسول** (پس فزعون نے رسول کی نافرمانی کی) اس میں رسول میں **الف لام** عہد

خاری ہے اور اس سے مراد موئی **ﷺ** ہیں اور اگر بعض افراد متعلق نہ ہوں اسے **الف لام** عہد ہنسی کہتے ہیں

جیسے **و حلف ان بکلمة الدنس** (اور مجھے ڈر ہے کہ میں کو بھیجے گا) یہاں **الدنس** میں **الف لام** عہد ہنسی ہے،

کیونکہ خارج میں کوئی بھیجے یا جتھیں نہیں ہے۔

الکلمۃ میں الف لام کی کوئی قسم ہے: **الکلمۃ** میں **الف لام** می ہے یا عہد خاری ہے اور معبود خوی نکلے۔

دوسری بحث: اس بحث میں **کلمۃ** غلط سے متعلق دو شکاوت اور ان کے جوابات ذکر کئے جاتے ہیں۔

پہلا شکالہ: یہ ہوتا ہے کہ **کلمۃ** عظیم میں **کلمۃ** مبتداء ہے اور لفظ اس کی خبر ہے۔ یہاں مبتداء اور خبر کے

درمیان تذکیر و تانیث میں مطابقت نہیں ہے، **کلمۃ** مؤنث ہے اور لفظ مذکر ہے؟

جواب: مبتداء اور خبر کے درمیان مطابقت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ خبر مشتق ہو جب کہ یہاں لفظ

مشتق نہیں ہے، اس لیے مطابقت وہی نہیں ہے۔

دوسرا شکالہ: یہ ہوتا ہے کہ **کلمۃ** میں حواء سے وہ وحدت کی ہے اور **الف لام** جنس کا ہے جب کہ وحدت اور

جنس میں تضاد ہوتا ہے یہاں اجتماع کیسے ممکن ہوا؟



جواب: احدث کی تین قسمیں ہیں: (۱) احدث شخصی (۲) احدث نوعی (۳) احدث جنسی

تینوں قسم میں صرف احدث شخصی اور احدث نوعی جمع نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں تضاد ہے۔ یہاں احدث نوعی یا احدث جنسی مراد ہے، لہذا یہ اشکال وارد نہیں ہوتا ہے۔

تیسری بحث مفرد میں ترکیبی احتمالات

مفرد میں ترکیب کے اعتبار سے تین قسمیں موجود ہیں: (۱) مرفوع (۲) مجرور (۳) منصوب
(۱) مفرد مرفوع دلی صورت: اس وقت یہ لفظ کی صفت ثانیہ ہوگی درمختی یہ ہوگا کہ یہ لفظ مرفوع ہے جسے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۲) مفرد مجرور دلی صورت: اس میں مفرد مجرور اس بنا پر ہوگا کہ اسے معنی کی صفت قرار دیا جائے معنی چونکہ اسم چارہ کی وجہ سے مجرور اور موصوف سے تو جو کرب موصوف کا ہوتا ہے وہی کرب موصوف کا بھی ہوتا ہے، لہذا مفرد بھی مجرور ہوگا اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ یہ لفظ ہے جسے وضع کیا گیا ہو ایسے معنی کے لیے جو مفرد ہو۔

(۳) مفرد منصوب دلی صورت: اس وقت یہ وضع کی ضمیر سے جار و ملح ہوگا درمختی ہوگا کہ وہ لفظ ہے جسے وضع کیا گیا ہو کسی معنی کے لیے اس جار میں کہ وہ لفظ مرفوع ہے۔

دوسری بات کلمہ کی اقسام علامہ کی وجہ صحر

وجہ صحر: کلمہ دو حصوں سے خالی نہیں یا تو وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل کرے گا یا نہیں، اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل نہ کرے بلکہ اپنے معنی پر بذات کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو تو وہ حرف ہوگا اور اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی یکا زمانے سے ساتھ ملتا ہو اور یا نہیں گرا ہوا ہو تو وہ فعل ہے ورنہ اس کا ہونا خود وہ اسم ہے۔

الاسم

فحد الاسم كلمة تدل على معنى في نفسها غير متغيري بأحد الأقسام الثلاثة عني الماضي والحال
پنابچہ اسم کی تعریف یہ ہے کہ اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور وہ معنی تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

والاستقبال كثر جلي وعدم وعلامته صيغة لا خذ عنه ربه نحو ربه قائم و لاضافة نحو غلام ربه
جیسے رجل اور غلام اور کسی کی مدح یا برکت کے واسطے کے بارے میں جو دیکھا جائے یا سمجھا جائے یا محسوس ہو یا جسے غلام وید

و دخول لام لتعريف عيه كثر جلي و البحر و لتسوي بريد و لتشيبة و الجمع و التثنية و التثنية و التثنية و التثنية
اور اسم تعریف کا داخل ہونا جیسے برید اور بحر اور تسویٰ اور تشبیہ اور جمع اور التثنية اور التثنية اور التثنية اور التثنية
لوں کل عیدہ خصوص الاسم ومعنى لا خذ عنه أن يكون منكر ما عيه فاعلا او مفعولا او متدا و بنفسی





ہر اسم کے خواص میں ہیں اور ہر اسم کے معنی ہیں کہ وہ مخصوص ہے، وکیلوہ و فاعل، ہوگا یا موصوف یا مبتدأ اور اس کا نام اسم اس

اسما البسموہ علیٰ اسمیہ لالکرمو شفا علی المعنی

یہ رہا کیا ہے کہ وہ اپنی دوسری قسموں سے جدا ہوتا ہے اور اس سے اسم نہیں نکلا گیا کہ یہ بھی کے ہے علامت ہوتا ہے۔

وضاحت: مصنف نے کیا اس عبارت میں اسم کے متعلق چار باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

پہلی بات: اسم کی تعریف

دوسری بات: اسم کی علامات

تیسری بات: اخبار عہد کا مطلب

چوتھی بات: اسم کی وجہ تشبیہ

پہلی بات: اسم کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بات خود بات کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں سے کسی زمانے کے ساتھ ملا جلا ہو، جیسے راجل اور عجم

دوسری بات: اسم کی علامات

یہ ہے کہ اس کے بارے میں خبر دیا جیسا ہو (یعنی وہ خبر عن بن علی) جیسے ریدہ اسم اس میں رید کے بارے میں قیام کی خبر دی گئی ہے اس لیے زید خبر عند ہے۔

دوسری علامت: مصنف ہونا جیسے غلام و رید

تیسری علامت: اسم تعریف کا داخل ہونا۔ جیسے امر حل اس میں انف، متعریف کا ہے۔

چوتھی علامت: خبر اور عین کا داخل ہونا۔ جیسے ہوید

پانچویں علامت: تشبیہ ہونا۔ جیسے راجل

چھٹی علامت: جمع ہونا۔ جیسے راجل

ساتویں علامت: صفت ہونا۔ جیسے راجل صفت اس میں راجل موصوف اور عام صفت ہے۔

آٹھویں علامت: مصدر ہونا۔ جیسے راجل سے راجل

نویں علامت: منادی ہونا۔ جیسے ریدہ یہ سادے اسم کے خواص ہیں۔

تیسری بات: اخبار عہد کا مطلب

خبر عہد کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بارے میں خبر دینا۔ پس جس کے بارے میں خبر دی جاتی ہے، ہمتہ ہوتا ہے نہ کہ فاعل۔ پس اس اعتبار سے اخبار عہد کا معنی فاعل اور نائب فاعل کو شامل نہیں ہوتا تھا کیونکہ فاعل و نائب فاعل کے





چونگی بات اہل کی وجہ تسمیہ

مصطفیٰ کے نزدیک، ہر عین کا مذہب پسندیدہ ہے اس لیے اس کو ترجیح دی اور اس کو پہلے ذکر کروایا۔

المُعَلِّم

اس نام غفل رکھنا ہے اس سے بھل کے نام سے اور وہ مقصود ہے اس ہے کہ مقصود رقیقت میں وہ عمل کا فعل ہوتا ہے۔

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے فقہ سے متعلق چار پانچ آئینہ ترقی مارے ہیں۔

محل کی تحریک

فصل في علم الاست

تجربہ رپورٹ کا مطلب

کھلی بات

در سری پات،

پیش رو پاست





چوتھی بات : فعل کی جہتیں پہلی بات : فعل کی تعریف

فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے یعنی دہات جو اس معنی کے زمانے کے ساتھ ملتی ہوئی ہو۔
جیسے صوب میں رہا، ماضی اور بصرب میں زمانہ استغفار اور صرب میں زمانہ صاع پاپا جاتا ہے۔

دوسری بات : فعل کی علامات

پہلی علامت : فعل کا کبرہ ہونا صحیح ہو (یعنی مسند و مفعول ہونا صحیح ہو) اس کا خبر عنہ ہونا صحیح ہو (یعنی مسند بہ و مفعول عنہ ہونا درست نہ ہو) اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہونے کے سہ، اس میں خبر دینا۔

دوسری علامت : حرف قد کا داخل ہونا۔ جیسے قد صرب

تیسری علامت : حرف سین کا داخل ہونا۔ جیسے سین صرب

چوتھی علامت : حرف سوف کا داخل ہونا۔ جیسے سوف صرب

پانچویں علامت : حرف جزم کا داخل ہونا۔ جیسے لم بصرب

چھٹی علامت : فعل ماضی اور مضارع فی گردان کا ہونا۔ جیسے صرب، ماضی اور بصرب مضارع

ساتویں علامت : امر ہونا۔ جیسے اھرب

آٹھویں علامت : تمی ہونا۔ جیسے لا بصرب

نویں علامت : ضمیر ہا و مر فوج کا ملا ہونا۔ جیسے صرب

دسویں علامت : تاء تائید ساکنہ کا ملا ہونا۔ جیسے صرب

گیارہویں علامت : فون تائید کا ہونا خواہ ثقیفہ ہو یا حقیفہ ہو۔ جیسے اکنس، کنس

یہ ساری علامات فعل کے خواص میں سے ہیں۔ مصنف نے ان کی مراد علامات سے خواص ہیں، کیونکہ علامات وہ ہوتی ہے جو کبھی جدا نہ ہو، جب کہ ہاں تائید فعل ماضی میں نہیں آتا ہے، اسی طرح تاء تائید ساکنہ مضارع میں نہیں آتی ہے، اسی لیے مصنف نے علامات سے مراد خواص یہ ہے، اب کوئی اشکال وارد نہ ہوگا۔

تیسری بات : اخبار بہ کا مطلب

خبر بہ کا مطلب ہے اس کے بعد سے خبر دینا یہ معنی فعل پر تو صادق آتا ہے لیکن مراد فی جزمہ نشاء کے قبل سے ہیں، ہاں پر صادق نہیں آتا کیونکہ اس کے ذریعہ سے خبر نہیں دی جاتی۔ پس مصنف نے وضاحت فرمادی کہ خبر بہ سے مراد محکوم پہ ہے یعنی اس سے ساتھ سے حکم لگایا گیا ہو۔ پس اس اعتبار سے اخبار بہ کا معنی امر اور فی پر بھی صادق آئے گا کیونکہ امر اور فی کے ذریعہ سے بھی حکم لگایا جاتا ہے۔

مقدمہ لغو شدہ اور غیر قابل عمل



دوسری بات: حرف کی علامات

تیسری بات: حرف کے فوائد

چوتھی بات: حرف کی وجہ تسمیہ

مکلی بات حرف کی تعریف

حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بدلتا خود بات نہیں کرتا بلکہ اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں کسی اور سے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے

مثال: من کا معنی اتم ہے اور یہ میں اتم کے معنی پر دلالت نہیں کرتا ہے جب تک اس کے ساتھ اس چیز کا ذکر نہ کیا جائے جس سے ابتداء کی حقیقت ہے، جیسے ابصرہ الکوفہ مثلاً آپ کہو گے: سرت من البصرۃ لی لکوفۃ (میں سے بصرہ سے کوفہ تک کی سیر کی) اب یہاں جب تک بصرہ کا ذکر نہ کیا جائے میں اتم کے معنی نہ دیتا۔

دوسری بات حرف کی علامات

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس کا مخبر عنہ اور مخبر بہ ہونا صحیح نہ ہو، حتیٰ کہ اس سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو اور اس کے ذریعے سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو۔ یہ نہ مسد بہن سکتا ہے نہ مسد الیہ اور حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ اسم و فعل کی علامت میں سے کسی علامت کو قبول نہیں کرتا۔

تیسری بات حرف کے فوائد و قیود

والتحریر فی کلام العرب فوائد مصنف: یہاں سے ایک شعر کا زائد کر کے حرف کے فوائد و قیود ذکر فرما رہے ہیں۔ شب یہ ہوتا ہے کہ جب حرف نہ مشد الیہ ہوتا ہے اور نہ مسد اور نہ دو علامات اسم اور فعل کو قبول کرتا ہے تو پھر کلام میں اس کا نایکارہ۔ مصنف: میں شب کا زائد کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ حرف کے کلام عرب میں بہت سے فوائد ہیں۔

حرف کے چند فوائد

- ۱۔ دو اسموں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے رید فی الدار
- ۲۔ ی طرح دو فعلوں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے ارید ان مشرب یہاں حرف ر نے دو اسموں کو جوڑا۔
- ۳۔ ایک اسم و فعل کو بھی جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے صرب بالخشبہ (میں نے لکڑی سے دار) یہاں مشرب فعل اور الخشبۃ اسم کو حرف با دے جوڑا ہے۔
- ۴۔ دو جملوں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے ان حدیسی رید انکو مند اس میں حدیسی رید ایک جملہ ہے اور انکو مند دوسرا جملہ ہے اس کو ربط حرف ان نے دیا ہے۔





نکدہ: حروف کے مزید فوائد آپ قسم ثمارت بحث حروف میں انشاء اللہ تعالیٰ جانیں گے۔

چوتھی بات حروف کی وجہ تسمیہ

حرف کا: حرف س یہ رکھا گیا کہ وہ کلام میں ایک طرف ہو کہ واقع ہوتا ہے طرف کا میں واقع ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وسط میں واقع نہیں ہوتا ہے، بلکہ ہنداء و رشتہ میں واقع ہوتا ہے۔ طرف کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ مقصود لذت نہیں ہوتا، اس طرح ہم مسند یہ اور فعل مسند ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حرف اسم اور فعل کے متعلق میں مقصود سے ایک طرف ہوتا ہے، یعنی اسم و فعل یہ طرف ہو گئے اور حرف ایک طرف ہو گیا۔

تیسری فصل کلام کی بحث

فصل: الکلام نطق تصمص کمیتیں بالاسناد و لاسد دیسہ خدی الکلمات الی الاخری بحیث تعبد کلام وہ لفظ ہے جو اسم، کلمات سے مرکب ہو اس کے ساتھ اسناد و کلام میں سے ایک کلمہ نسبت دوسرے طرف کرنا۔
المخاطب فائدہ قائمہ بفتح السکوت علیہ نحو زید قائم و قائم یہ ویسمی حملة فاعلم ان الکلام ہے اس صورت پر کہ وہ مدد سے مخاطب کو چارچرا کرنا ہو اور اس پر خاصوشی ہو جیسے زید قائم، زید قائم، اس و خبر بھی ہوتا ہے جس لایحصل الا من سمي نحو زید قائم ویسمی حملة اسمیہ او فعلی و اسم نحو قائم زید ویسمی حملة معلوم ہو کہ کلام حاصل نہیں ہوتا ہے مگر وہ سب سے جیسے زید قائم اور اس کا نام جس سے رکھا جاتا ہے یا ایک فعل اور اسم سے حاصل ہوتا ہے جیسے قائم زید اور اس کا نام مسند علیہ رکھا جاتا ہے اس سے فعلیہ ذلایو خدا المستند والمستند الی مسند غیر ہما لایند للکلام نہما فان فیہ قدم و فقص بالبناء نحو کہ مسند اور مسند الی ان دون (یعنی جملہ اسمیہ و فعلیہ) کے عدد کہیں اور ایک ساتھ نہیں پائے جاتے اور کلام نے ہے ان دونوں (مسند اور مسند الیہ) کا پایا ہوا ضروری ہے جس کے یہاں اعتراض کیا جائے کہ حرف مدد ہا زید قائم حرف النداء فاعلم مقدم ادعو و اطلب و هو لفعل فلا تقص علیہ

ساتھ یہ قاعدہ ثابت جاتا ہے جیسے یہ بدلتو ہم کہیں گے کہ حرف ندا و قائم مدی مدعو یا اطلب فعل سے ہے آپ کو اعتراض وارہ نہ ہوگا۔

وضاحت: علم نحو کا موضوع فکر اور طرہ ہے معنی رکھتا ہے اور اس کی قسم کوہ کر کے کے بعد اب یہاں سے کا حکوہ فرما رہے ہیں کلام سے متعلق مصنف الہامی سے اس فصل میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں

پہلی بات: کلام کی تعریف

دوسری بات: سناد کی تعریف

تیسری بات: کلام کیسے حاصل ہوگا

چوتھی بات: ایک اعتراض اور اس کا جواب



دوہری بات کلام کی تعریف

کلام: وہ لفظ ہے جو مرکب ہو مثلاً کے ساتھ یعنی یک کلمے کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف ہو

دوسری بات اسناد کی تعریف

اسناد کہنے والوں میں سے ایک کلمہ کی نسبت دوسرا دوسرے کی طرف اس طور پر کہ مخاطب کو اس سے فائدہ نامہ حاصل ہو اور اس پر فائدہ موشی صحیح ہو۔

مثلاً: رید قابہ اور فہرہ دندان میں سے پہلے جملہ میں ایک کلمہ قابہ کی نسبت دوسرے کلمہ دندان کی طرف ہو رہی ہے دوسرے جملہ میں پہلے کلمہ فہرہ کی نسبت دوسرے کلمہ دندان کی طرف ہو رہی ہے اور نئی طب کو فائدہ نامہ بھی حاصل ہو رہا ہے اور کلام کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

تیسری بات کلام کیسے حاصل ہوگا

کلام دو کلموں کو یا دو سے زیادہ کلموں کو ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض اوقات دو اسموں سے کلام حاصل ہوگا۔ جیسے رید قابہ اور اس کو جملہ سمیہ کا نام دیا جاتا ہے یا ایک فعل اور ایک اسم کو ملنے سے حاصل ہوگا۔ جیسے شاہر رید اور اس کو جملہ فعلیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ مسند اور مسند الیہ ان دونوں صورتوں کے علاوہ کہیں بھی اکٹھے نہیں پائے جاتے یعنی مسند اور مسند اپنے کتبے پائے جانے کی دونوں صورتیں ہیں یا جملہ سمیہ میں یا جملہ فعلیہ میں۔ کلام کے لیے مسند و مسند یہ کہ ہونا ضروری ہے۔

چوتھی بات ایک اعتراض اور اس کا جواب

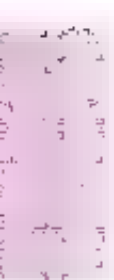
معارض: یہ رہا ہوتا ہے کہ فعل میں یہ بات فرمائی گئی تھی کہ کلام صرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل سے بنتا ہے اس کے علاوہ کام نہیں بنتا۔ اس پر یہ کہ یہ بات ہے جب کہ اس میں ماخوف نہ ہے اور رید اسم ہے تو معلوم ہو کہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے بھی بنتا ہے۔

جواب: یہ ہے کہ درجہ چوتھی ترکیب سے اعتراض کرنا کہ کلام ایک حرف اور اسم سے بھی بنتا ہے درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ رید میں یہ حرف تداء بمعنی ادعو یا اطلب فعل کے ہے اس کلام ایک فعل اور اسم سے حاصل ہوا نہ کہ ایک حرف اور اسم سے۔ لہذا اب وہی اعتراض وارد نہ ہوگا۔

وہاذا عرف من المفيدة مفسر علی الاقسام الثلاثة واللہ الموفق والخبیر

اور حسب مقدمہ کہ یہاں سے فارغ ہوئے تو ہم شیوں قسم ہو جائیں مگر شروع کرتے ہیں

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب





القسم الأول في الأسم

القسم الأول في الأسم ولفظ تعريفه وهو ينقسم إلى معرب ومبني، فذكر أحكامه في بابي وخاتمة مصنف **یہاں سے فکر کی اقب منزلہ میں سے پہلی قسم اسم کو بیان فرما رہے ہیں۔ اسم کی تعریف یہ ہے کہ وہ اسم کی دو قسمیں ہیں: معرب و مرکب۔ جن کو ہم دو ابواب اور ایک حاتمہ میں بیان کریں گے۔**

پہلا باب: اسم معرب کی بحث

لباب الأول في الاسم المعرب وفيه مقدمة وثلاثة فصول وحاشية اما المقدمة فليبينها فصول

وضاحت: اب دل میں ایک مقدمہ دو گاتیں متا صدموں کے اور ایک نہ تو دو کا مقدمہ میں چار قسمیں ہوں گی

اسم معرب کا بیان	پہلی فصل:
اسم معرب کا حکم و اعراب کا بیان	دوسری فصل:
اسم معرب کے اعراب کے اعتبار سے اقسام	تیسری فصل:
اسم معرب کی دو قسمیں: منصرف اور غیر منصرف سے متعلق	چوتھی فصل:

اسم معرب کا بیان پہلی فصل

فصل في تعريف الاسم المعرب وهو كل اسم ركب فع غير ولا يشبه مبني الأفعال أعني الحرف

پہلی فصل اسم معرب کی تعریف میں ہے کہ اسم معرب وہ اسم ہے جسے اپنے غیر کے ساتھ مرکب کر لیا ہو اور مبني فعل کے ساتھ مشابہ ہو

و الأفعال الحاضر و الماضي بخبر ريد في قام ريد لا ريد وحده لعدم التركيب ولا هؤلاء في قام

امری مرتبہ الف، مرغانہ و، جس سے جیسے، **یہاں سے فکر کی اقب منزلہ میں سے پہلی قسم اسم کو بیان فرما رہے ہیں۔ اسم کی تعریف یہ ہے کہ وہ اسم کی دو قسمیں ہیں: معرب و مرکب۔ جن کو ہم دو ابواب اور ایک حاتمہ میں بیان کریں گے۔**

هؤلاء غير حود ليشبه (أي بالحرف) أو يسمى متمكنا

ہؤلاء غیر حود لہ شبہ (ای بالحرف) او یسمی متمکنا

هؤلاء كل حرف كس ما تھوشت بہت پائے جاتے ہیں اور اس کا، متمکن رہا جاتا ہے

وضاحت: مصنف نے تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

اسم معرب کی تعریف	پہلی بات
مبني الاصل کی تعداد	دوسری بات
اسم معرب کی دو قسمیں	تیسری بات



پہلی بات اہم معرب کی تعریف

اسم معرب: ہر جہاز پٹے غیر کے ساتھ مرکب 4199: مبنی اصل کے ساتھ مشابہت نہ، کھتا جو۔

دوسری بات جتنی الاصل کی تعداد

معنی الہمصل تیں ہیں: (۱) امر کا مفعول (۲) فعل ماضی (۳) جملہ حروف

تیسری بات اسمِ معرب کی شرائط

پیشی شرط: یہ ہے کہ اسم معرب وہ اسم ہو جسے گا جو تے ب میں واقع ہو۔ پس جو اسم تہ کیب میں واقع نہ ہو

بلکہ اگیدہ ہو تو دو مغرب نہیں ہوگا۔ جیسے ڈنڈ یہ جب تک ترکیب میں واقع نہ ہو تو مٹی ہوگا، جب کہ **قام و بند** میں وید
مغرب ہوگا اس لیے کہ کیر میں واقع ہے

دوسری شرط: سم، خرب کی اور قی شرط = ہے کہ وہ مٹی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ پس **فادھولاء**

ہاں، جو در کتب میں وقوع ہونے کے معرب نہیں ہوگا، اس لیے کہ **ہو** لا، ماضی بھصل میں سے حروف کے ساتھ مٹ بہت رکتا ہے جس طرح حروف دوم سے کے محتاج ہوتے ہیں کی طرح یہ بھی دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔

ویسٹی منچ۔ ورسٹم عرب کو اسم ممکن بھی کہتے ہیں۔ ممکن اسم نل کا معنی ہے یعنی جگہ دینے والا۔ چونکہ یہ

محمی تینوں اعراب ورتوین کو قیوس کرتا ہے، ورجیکہ دیتا ہے اس لیے اس کو اہم متمکن کہتے ہیں۔

دوسری فصل
اسم معرب کا حکم اور اعراب کا بیان

فصل حکمہ آری مختلف اخراجات باختلاف العزلی اختلاف القضا نحو ح علی ریذ و ریاست ریذ امور صابریہ

او نقادوں کو جنابی موسیٰ وراثت موسیٰ و مرث موسیٰ الخراب ، ماہہ یخلیف بحر العرب
 یا بدرا تقدیر کی دو گالی سے جنابی موسیٰ و مرث موسیٰ و مرث موسیٰ ع۔ دو ہے جس سے ساتھ عرب کا شرف و تہذیب

کائنات کا کسر والو اور والیاء و لائق و اعراب لاسم علی ثلاثہ انواع رفع، نصب، جر
جائے ضم، فتر، کسر، الف اور یا اور وا اسم کے اعراب تین قسم پر ہیں رفع، نصب، جر

والفعل ما يرفع ويصب وحز ومن الاعراب من الاسم هو الحرف الآخر نحو قام زيد فقام عامل وزيد
وهذا ما يسمى اوجه، فاعلم ان السب ادرجاً في كل اعراب اسم كذا فخرنا ان في سبب كل مثال لا بد من قيام ما لا يدرى من عرب

معرب و لضمۃ اعراب و الدال مفتوح الاعراب وانعم ۛ لا یعرب فی کلام لعرب الا الاسم لمتمكن
او ضمہ عرب ہے اور اس عمل عرب ہے اور حاس نوکہ کلام عرب میں کوئی معرب نہیں ہے سوئے اسم متمكن۔



وَالْفِعْلُ الْمَصْرُوعُ وَاسْتَحْيَى حَكْمَةً فِي الْبَحْمِ لِقَابِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور فعل مصروع کے لورس کا حکم قرمانی میں شائد آئے گا۔

وضاحت۔ مصنف **رحمہ اللہ** نے اس فعل میں کل پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

مکمل بات	اسم عرب کا حکم
دوسری بات۔	عرب کی تعریف
تیسری بات۔	اسم کے اعراب
چوتھی بات :	اسم کے عامل کی تعریف
پانچویں بات:	محل اعراب کی تعیین
مکملی بات	معرب کا حکم

اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر بدلنا ہے عاملوں کے بدلنے سے۔ آخر کا یہ بدلنا خواہ لفظاً ہو۔ جیسے جاعنی زید

ورائب زد و مررب سرد جو ہا تشریح ہو جیسے جاعنی موسیٰ و رائب موسیٰ و مررب موسیٰ

فائدہ: یہاں ایک بات سمجھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ جمہور لغت کے نزدیک معرب کی تعریف یہ ہے **ما حلت اعرابہ** یا **جلا ب اعراب** جب کہ صاحب کافیه شیخ ابن حاجب **رحمہ اللہ** نے معرب کی تعریف کی ہے **المعرب الممرکب** مدی بنیہ مبی الاصل اور ما حلت اعرابہ **جلا ب اعراب** و معرب کا حکم قرار دیا ہے جس صاحب مدیہ نحو نے بھی شیخ ابن حاجب **رحمہ اللہ** کی اتباع کی ہے۔

دوسری بات **اعراب کی تعریف**

عرب وہ حرف یا حرکت ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلے۔ جیسے تفریقہ، سرہ انیس عرب ہا حرکت کہا جاتا ہے اور واو، الف اور یا انکس **اعراب بالعزب** کہا جاتا ہے۔

تیسری بات **اسم معرب کے اعراب**

اسم معرب کے عربت میں ہیں رفع، نصب اور جر۔ رفع فاعل کے ہے، نصب مفعول کے ہے اور جر مضاف الیہ کے ہے۔

چوتھی بات **عامل کی تعریف**

یہاں عامل سے مراد اس اسم کا عامل ہے۔ جس عامل وہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ رفع یا نصب یا جر آئے۔

پانچویں بات **محل اعراب کی تعیین**





محل اعراب اسم کا آخری حرف ہوتا ہے۔

پانچوں باتوں پر مشتمل شاخیں: قاعیدیں اس میں قاعید مال ہے اور قاعید معرب ہے اور اس پر ضمیمہ عرب ہے اور وال محل اعراب ہے۔

واعلم: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ معرب کی قسمیں بیان فرما رہے ہیں۔ کلام عرب میں صرف دو چیزیں معرب ہیں: اسم متکمل اور افعال میں سے فعل مضارع اور فعل مضارع کا حکم قسم ثانی کی بحث میں نشاء اللہ آئے گا۔

تیسری فصل اسم معرب کے اعراب کے اعتبار سے اقسام

فصل فی اصناف اعراب الاسم وہی تسعة اصناف: الأول أن يكون الرفع بالنصب والنصب بالنصب تیسری فصل اسم کے اعراب کی قسموں کے بیان میں ہے اور اس قسم میں چار قسمیں ہیں: کہ رفع صرف کے ساتھ، اور نصب صرف کے ساتھ، اور جمع

والجواب للكسرة ويختص بالمفرد المصروف الصحيح وهو عند النحاة ما لا يكون آخره حرف علة کے ساتھ اور یہ اس سے مراد صرف جمع کے ساتھ اور دونوں سے مراد ایک اسم ہے جس کے آخر میں حرف حث ہے۔ جیسے ربنا اور یہ

کریدہ یا بخاری معجری الصحيح وهو ما يكون في آخره واو أو باء ما قبلها سكت كدلو وظني وبالجمع اس سے باری بخاری صحیح اسمی قاعید جمع کے ساتھ اور وہ اسم ہے جس نے ت میں واو یا باء قبل اس سے جیسے دلو و ظنی

الحکسر المصروف كرحل يقول جاءني زيد ودنو وظني ورحل ورايت زيدا ودلوا وظبا ورحلا اور بح کسر متعرب کے ساتھ حال ہے جیسے رحل آئے جاءني زيد، ودنو، صبي ورحل ورايت زيد، ودلوا وظبا ورحلا

ومررت برید ودلو وظني ورحل الثاني: أن يكون الرفع بالنصب والنصب بالنصب وبالکسر ويختص: مررت برید، ودلو، وظنی، ورحل دوسری قسم عرب کی یہ ہے کہ رفع صرف کے ساتھ، اور نصب کے ساتھ، اور یہ اس سے جمع

بالجمع المؤنث السالم، تقول: هن مملعات وآيت مملعات وفوزت بمملعات الثالث: أن يكون مؤنث سالم کے ساتھ خاص ہے جیسے تو ہے هن مملعات، وآيت مملعات، وفوزت بمملعات اور تیسری قسم یہ ہے کہ رفع ضمیمہ

الرفع بالنصب والنصب بالنصب والجز بالنصب ويختص بغير المصروف كعمر

تقول: جاءني عمر ورايت عمر ومرت عمر

کے ساتھ اور نصب و جز کے ساتھ، اور یہ اعراب خاص ہے غیر مصروف کے ساتھ جیسے: جاءني عمر ورايت عمر ومرت عمر

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں اسم کے عرب کی قسموں کو ذکر فرما رہے ہیں در اسم کے اعراب کی نو قسمیں ہیں۔ تحریر میں اسم متکمل کی سو اقسام کا ذکر ہے اور یہاں اسم کے اعراب کے اعتبار سے نو قسموں کا ذکر ہے، اس لیے کہ اسم متکمل کی سو قسمیں ہیں۔ ان پر اعراب و قسم کے آتے ہیں۔ بعض اسموں پر ایک طرف کا عرب آتا

مقدمہ



الحوک وراثت حاک و مراث حاک ک پر ہتی قیاس کر لیجئے، پانچوں قسم یہ ہے۔ رفع الف کے ساتھ، ص ب و ح
المفتوح ما قبلہا و یحتصر بامشی و کلا غصا فانی مضمر و اثانی و انتاب نقول، جاءی الر جلاب
یہ نقل مفتوح۔ ساتھ در یہ محاسن ہے مثنی کے ساتھ و کلا کے ساتھ جب کہ وہ ضمیر کی طرف مصروف ہو
اور اثانی اور انتابی کے ساتھ جیسے تو کہے جاسکتے ہیں الر جلاب

کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی
کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی

وضاحت چوتھی قسم: عرب کی چوتھی قسم یہ ہے۔ حالت رفع والے ساتھ ورنصب الف کے
ساتھ وجر یا کے ساتھ ک کو اعراب، حرف پہنچاتا ہے۔ عرب کی یہ قسم خاص ہے اسما سے ملنے والے ساتھ
اسما سے ملنے والے چوتھے۔ احوک، ابوک، حموک، بلوک، بلوک، در مال
یہ خراب اسما سے ملنے والے کے لیے ک وقت ہوں گے، جب ن میں چار شرط لکھی جائیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ اسما یکسر ہوں مضمر نہ ہوں۔
دوسری شرط: یہ ہے کہ وہ اسما مضارع ہوں۔
تیسری شرط: یہ ہے کہ وہ اسما مفرد ہوں۔
چوتھی شرط: یہ ہے کہ وہ یا کے متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مصروف ہوں۔

مثالیں: جاءی الحوک وراثت حاک و مراث حاک باقی پانچ اسما کو اس پر قیاس کر لیں۔
پانچویں قسم: حالت رفع الف کے ساتھ وراثت ص ب و ح مفتوح کے ساتھ ع ب کی یہ قسم خاص
ہے مثنی کے ساتھ اور کلا کے ساتھ جب کہ اس کی صحت ضمیر کی طرف ہو اور اثانی اور انتابی کے ساتھ۔
مثالیں: جاءی الر جلاب کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی

جاءی الر جلاب کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی
جاءی الر جلاب کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی
جاءی الر جلاب کلاهما واثانی وراثت بالرحمین کلیهما واثانی و مراث بالرحمین کلیهما واثانی

فائدہ: جانا چاہیے کہ مثنی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حقیقی (۲) صوری (۳) معنوی۔
مثنی حقیقی: جتنی وہ جو غلط اور معنی دونوں اعتبار سے مثنی ہو۔ جیسے ر جلاب
مثنی صوری: جتنی وہ مثنی کی صورت پر ہو اور اس کا مقرر اس کے لفظ سے ہو۔ جیسے انتابی اور اثانی یہ الفاظ
مصر د ہیں اس لیے یہ مثنی وہ ہے جس کے مفرد کے قرین ص ب و ح اور ن کا مفرد انتابی اور انتابی نہیں آتا ہے۔
ن کی ظہور کی صورت چونکہ تثنیہ جیسی ہے، اور اس کے معنی تثنیہ جیسے ہیں، لہذا اس کو تثنیہ صوری کہتے ہیں۔
مثنی معنوی: جو اعتبار معنی کے مثنی ہوں۔ جیسے کلا اور کنت یہ باعتبار غلط مفرد ہیں۔ کیونکہ لفظ کلا کا ن کے





و سے مفرد و ثابث نہیں ہے لیکن باعتبار معنی یہ معنی میں اللہ نہ کوئی معنوی کہتے ہیں۔

السادس ان یكون الرفع بالواو المصغر ما قبلها وانصب والجر بالياء المكسور ما قبلها ويختص
ورقش قسم یہ ہے کہ رفع دو مائل مضموم کے ساتھ ہو اور نصب اور جر دو مائل مسور کے ساتھ ہو اور یہ عرب
بالجمع المدد کبر السالم نحو مسلسلون وأونو وعشرون مع أحرفها نقول: جاءني مسلمون وعشرون و
جمع ذکر سلمہ جیسے مسلمون اور عشرون اس کے ثبات کے ساتھ حاصل ہیں جیسے تو کے جاءني مسلمون وعشرون و
أولو مائل وراثت مسلمین وعشرون و أولی مائل و موزن بمسببہیں وعشرون و أولی مائل و اعمق آن ہوں
و یو مائل و راب مسلمین وعشرون و أولی مائل و ضرب مسلمین وعشرون و یو مائل و راب مائل و ذکر ثنیہ کاٹوں

النظية مكسورة أند وین الجمع استلامه مصر حة أند و کلاظم تشقطن عند الإضافة نقول: جاءني
میش کسور ہوتا ہے اور جمع کا تون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور یہ دواو ضاقت کے وقت گر جاتے ہیں جیسے تو کے گا جاءني
علامہ ربید و مسلفو مصر السابع ان يكون الرفع بتقدیر الضمة وانصب بتقدیر الفتحة والجر بتقدیر
علامہ ربید و مسلفو مصر اور سابقہ قسم مائل کی حالت رفع ضمہ تقدیر کے ساتھ ورجح نصب الفتحة تقدیر کے ساتھ ورجح
الکسرة ويختص بالمفصّل وهو مائل آخره ألف مقصورة كعصا وبالضاف إلى ياء المتكلم غير

جزء و تقدیر کے ساتھ یہ عرب اسم مقصور کے ساتھ حاصل ہے اور (اسم مقصور) وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصور ہو

جیسے عصا اور یہ فاعل ہے اس اسم کے ساتھ

الجمع المدد کبر السالم کلامی نقول جاءني عصا علامہ وراثت عصا و علامہ و فروع و بعضا و علامہ
بدر غیر جمع ذکر سلمہ یا متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے علامہ تو کے جاءني عصا و علامہ و ربید و علامہ و فروع و بعضا و علامہ

وضاحت چھٹی قسم عرب اسم کی چھٹی قسم یہ ہے کہ حالت رفع میں دو مائل مضموم کے ساتھ
ورجحت نصب ورجح میں یہ مائل مسور کے ساتھ اور آخر میں یاء مفتوحہ کے ساتھ یہ عرب حاصل ہے جمع ذکر سلمہ کے
ساتھ وراثت کے ساتھ اور عشرون سے تصغیر کی دہائیوں کے ساتھ

مثالیں حالت رفع کی مثال: جاءني مسلمون وعشرون اوو مائل

حالت نصب کی مثال: رأيت مسلمين وعشرين واری مائل

حالت جر کی مثال: هربت بمسلمين وعشرين واولي مائل

فائدہ: جمع کی تین قسمیں ہیں۔ اس لیے مثالیں بھی جمع کی تین قسموں کی دی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

(جمع حقیقی) (۲) جمع معنوی (۳) جمع صوری

جمع حقیقی: وہ ہے جس کے مفرد میں کچھ صحت کر کے اس کو جمع بنالی ہو جیسے درجہ و مسلسلون

جمع معنوی: وہ ہے جو حقیقت کے اعتبار سے جمع نہ ہو، بلکہ معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے أولو یہ ذکر کی جمع من



عبر لفظ ہے۔

جمع صوری: وہ ہے کہ جو حقیقتاً جمع ہوں معنی جمع ہو بلکہ جمع ہو جیسے **عشرون** سے **سبعون** یہ حقیقتاً بھی جمع نہیں ہے، اس لیے کہ جمع حقیقتاً وہ ہے جس کے مفرد میں کچھ تصرف کر کے جمع بنایا گیا ہو، جب کہ **عشرون** وغیرہ کا مفرد تو ایک ہے، اور یہ جمع معنوی بھی نہیں ہے اس لیے کہ جمع معنوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ افرادِ مجتہد پر دست کرے اور **عشرون** سے **سبعون** تک یہ افراد مجتہد پر دالالت کرتے ہیں۔

واعلم: یہاں سے مصنف **رحمہ اللہ** یہ فرما رہے ہیں کہ دونوں شئیہ ہمیشہ یعنی تیوں حاصلوں میں رفع نصب، جر میں مکسور ہوتا ہے اور نونا جمع تینوں حالتوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون شئیہ اور جمع دونوں اصناف کے وقت گر جاتے ہیں۔ جیسے آپ کہیں **جاءني غلاما رندو مسمر مصر**

ساتویں قسم: حالت رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ در حالت نصب فتح تقدیری کے ساتھ اور حالت جر کسرہ تقدیری کے ساتھ اگر آپ کی یہ قسم خاص ہے اسم مقصورہ کے ساتھ اور اسم مقصورہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے **عصا** اور یہ اگر آپ خاص ہے اس اسم کے ساتھ جو غیر جمع مذکر سالم ہو و مضاف ہو یا مشکلم کی طرف۔

جیسے غلامی

مثالیں: حالت رفع میں **جاءني غلامي** حالت نصب میں **نصب غلامي**

حالت جر میں **مورث بعصا غلامي**

الخاص أن يكون الرفع بتقدير الضمة والنصب بالفتح والجر بتقدير الكسرة ويختص بالمتفرد وهو
ساتویں قسم ہے کہ رثا تقدیری صمد کے ساتھ، جر تقدیری کسرہ کے ساتھ، نصب فتح تقدیری کے ساتھ، یہ اگر آپ خاص ہے اسم
خاصی آخرہ، ما قبلہا مکسور کا قاصی تقول **جاءني القاضي ورأيت القاضي ومررت بالقاضي التابع**
موقوف کے ساتھ اور (موقوف اسم) وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا ما قبل کسرہ ہو۔

جیسے القاضي **جاءني القاضي** **نصب القاضي** **مررت بالقاضي** اور یوں قسم ہے کہ

أن يكون الرفع بتقدير لواء والنصب والجر بالياء لفظاً ويختص بالجمع المذكّر السالم مضاف الی یا
رفع و تقدیری کے ساتھ و نصب و جر یا لفظی کے ساتھ اور یہ اگر آپ خاص ہے اسم کے ساتھ خاص ہے جب کہ وہ یا مشکلم کی
المتکلم بقول جاءني مسلمي تقديره مسلموي احتتمت الواو والياء ولاولى منهما ساكنة لقببت
طرف مضاف ہو۔ جیسے تو کے **جاءني مسلمي** **مسلمي** کی **مسلموي** تھی واو اور یا ایک جمع ہوں۔ اس وقت تک سے پیدا

الواو وء و ادعصب في لواء النصب الضمة بالكسرة ماسبة للياء

ساکن کے ساتھ واو یا، سے بدلایا گیا اور یا یو یا، میں، وہ مرکب یا گیا، یہ ہم کے مرکب سے بدلایا گیا، یہ کی ماضی کی وجہ سے

فصار مسلمي تقول **جاءني مسلمي** **وزأيت مسلمي** **ومررت بمسلمي**



یہ سبسی دیکھتے تو کہے جانی سبسی وراثت سبسی و عزت سبسی

وضاحت **انہوں میں قسم:** حاست رفع غمہ کے تقدیری ساتھ اور حاست نصب فتح فتنی کے ساتھ اور حاست برکسرہ تقدیری کے ساتھ اور یہ اعرب حاصل ہے اسم مقوص کے ساتھ۔ اسم مقوص وہ ہے جس کے آخر میں یا ہو جس کا تامل کسور ہو جیسے الفاضلی

مثالیں: حاست رفع میں جانی الفاضلی، حاست نصب میں زائب الفاضلی، حاست جر میں مورت الفاضلی
نویں قسم: حاست رفع تقدیری، اس کے ساتھ اور حاست نصب جریاء فتنی کے ساتھ اور یہ عرب خاص ہے جمع نہ رسام کے ساتھ، جب کہ وہ مضرب ہو یا متکلم کی طرف۔ جیسے جانی سبسی

سبسی کی تقدیری عبارت اور اس کی تعین: سبسی کی تقدیری عبارت مسنونہ یہ تھی، صافست کی اجرتوں گر گیا سبسی رد تیا، پھر اولاد یا انکشتے جمع ہوئے، ان دونوں میں سے پہلا ناک ہے، پس ہم نے! کو یاد سے پس دیا اور یاد کیا میں دعا فرمادیا تو سبسی ہو، اب یہ کی مناسبت سے ہم کے غمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو سبسی ہو گیا۔

مثالیں: حاست رفع میں جانی سبسی، حاست نصب میں وراثت سبسی، حاست جر میں مورت سبسی
چوتھی فصل اسم معرب کی دو قسمیں منصرف اور غیر منصرف سے متعلق

فصل: لاسم المغرب علی ما عین منصرف و هو ما لیس فیہ نیبائی او واجد فیہ یقوم مقامہما میں اسم معرب دو قسم پر ہے، ان میں سے ایک منصرف ہے، منصرف وہ ہے جس میں قیاس میں سے دو سبب ہیں یا ایک سبب پر دو کے لاسباب العنصرۃ لانیۃ کزید و سبسی لاسم المتمکن و حکمہ ان یدخلہ الحركات الفلانی مع التنبؤی قائم مقام ہو نہ پڑ جائے جیسے زید اور اسے اسم متمکن کا نام دیا جاتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ بیست تیروں حرکات داخل ہوتی بقول، جانی زید و زائب زید و مورت برید غیر منصرف و هو ما فیہ سبب او و جدہما بقوم مقامہما تیروں کے گا جانی زید و زائب زید و مورت برید اور دو ہی قسم غیر منصرف ہے، (غیر منصرف) وہ ہے جس میں ۲ سبب ہیں سے دو سبب پڑے جائیں یا ایک سبب و قائم مقام ۲ وہ سبب کے

والأشباب التسعة هي العدی والوصف والتأیید والمعرفة والعجمة والجمع والت ترکیب والألف
۱. نوا یا سبب ہیں عدی، صفت، تأیید، معرفت، عجمة، جمع، ترکیب، ألف

والثون الزائدتان و وزن الفعل و حکمہ ان لا یدخلہ الحركات الفلانی و یكون فی قیاس صیغ المجرم مفتوحا ابداً و لون الزائدتان و وزن فعل اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور نحو میں داخل نہیں ہوتے اور جر کی حالت میں مدغم ہوتا ہے

تھیں: جانی احمد و زائب احمد و مورت باحمد

جیسے کہ جانی احمد و زائب احمد و مورت باحمد



وضاحت: مصنف ^(۱) نے اس فصل میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

- ۱. پہلی بات: اسم معرب کی اقسام
- ۲. دوسری بات: منصرف اور غیر منصرف کی تعریقات
- ۳. تیسری بات: ان میں سے ہر ایک کا حکم بمعہ مثال کے۔
- ۴. چوتھی بات: اسباب منع صرف کو اجمالاً ذکر کرنے کے بعد آگے ان کی تفصیل ذکر کی ہے۔

پہلی بات: اسم معرب کی اقسام

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف۔ اس کا دوسرا نام اسم متصل بھی ہے۔ (۲) غیر منصرف۔ دوسری اور تیسری بات: منصرف اور غیر منصرف میں سے ہر ایک کی تعریف، حکم اور مثال منصرف کی تعریف: منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہو نہ پایا جائے۔

اسم منصرف کا حکم:

مثالیں: حالت رفع میں جاء فی رید، حالت نصب میں رایت ویناء، حالت جر میں مررت ہزید۔ اسم غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہو، پایا جائے۔

اسم غیر منصرف کا حکم: اسم غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تثنیہ اور کسرہ داخل نہیں ہوتے ہیں اور حالت نصب و جر میں فتح نہ آئے گا۔

مثالیں: حالت رفع میں جاء فی احمد، حالت نصب میں رایت احمد، حالت جر میں مررت ب احمد

چوتھی بات: اسباب منع صرف

اسباب منع صرف کی کل تعداد نو ہے اور وہ یہ ہیں

- (۱) عذر (۲) وصف (۳) تائید (۴) معرقہ (۵) عجز
- (۶) جرح (۷) ترکیب (۸) انکار و انکاران (۹) وزن فعل

العدل

العدل: وہو تغییر اللفظ من صیغته لأصلیہ الی صیغہ أخرى تحقیقاً و تعدیلاً ولا یجتمع مع وزن الفعل
سواء کان لفظاً کائے اصل میں سے دوسرے صیغے کی طرف تبدیل ہونا ہو یا تحقیق ہو یا تعدیل اور وزن فعل کے ساتھ بالکل جمع
أصلاً و یجتمع مع التعمیلة کھمرو و دھرو مع انصب کفالات و مثلث و احر و جمع



کس ہوتا ہے و طہرت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے عورت کا ہونا ہے جیسے عورت کا ہونا ہے جیسے عورت کا ہونا ہے

عورت سمجھنے سے پہلے چند مفید باتیں مانتے فرمائیں

چند مفید باتیں

سوال: عدل کا معنی کیا ہے؟

جواب: اس سے کہ یہ بغیر شہ کے منع صرف میں ہوتا ہے۔

سوال: مصنف نے صرف عدل کی تعریف بیان کی ہے، دیگر سب منع صرف کی تعریف ذکر نہیں کی ہے؟

جواب: چونکہ عدل کی تعریف غیر معروف ہے، دیگر سب منع صرف کی تعریف معلوم پر معروف ہے، اس لیے صرف عدل کی تعریف ذکر کی ہے یا مصنف نے عدل کی تعریف اس سے ذکر کی ہے کہ چونکہ مصنف نے عدل کی جو تعریف کی ہے وہ عقائد میں کی تعریف کے خلاف ہے۔

عدل کا لغوی معنی: لغت میں عدل کئی معنوں کے لیے آتا ہے:

عدل کے ایک معنی مال ہونا ہے جب کہ اس کا صلف الی ہو۔

جیسے فلان عدل۔ لہذا ای مالاً لہذا (فلان اس کی طرف مال ہوا) اور

اعراض کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلف عن ہو۔

جیسے فلان عدل عنہ ای اعراض عنہ (فلان نے اس سے اعراض کیا) اور

معنی صرف کے بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلف فی ہو۔ جیسے فلان عدل فیہ ای صرف فیہ اور

یہ بعد کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلف من ہو۔

جیسے عدل بحال من لبعیر ای بعد احد من لبعیر (تو بھوتی و من سے دور ہونی) اور

برابری کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلف ہیں ہو۔

جیسے عدل لایمیر ہیں کذا و کذا (امیر نے اس کے اور اس کے درمیان برابری کی)

چند مفید باتیں مانتے فرمائے کے بعد اب عورت سمجھیں۔

وضاحت: مصنف نے یہاں سے اسباب منع صرف میں سے عدل کو ذکر فرمایا ہے چنانچہ اس میں جنائی

طور پر پانچ باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات: عدل کی تعریف

عدل کی قسم

عدل کا وزن فعل کے ساتھ جمع ہونے کی وجہ

عدل کا علیت کے ساتھ جمع ہونے کی دو مثالیں

عدل تحقیقی کا وصف کے ساتھ جمع ہونے کی چار مثالیں

دوسری بات:

تیسری بات:

چوتھی بات:

پانچویں بات:





بکلی بات عدل کی اصطلاحی تعریف

اسم کا اپنے اصلی معنی سے دوسرے کی طرف تبدیل ہونا خواہ تبدیلی تحقیقی ہو یا تقدیری۔

قائدہ: عدل کا معنی نکلتا ہے جس سے ٹکڑے ہو معدول سے اور جو ٹکڑے ہوں وہ معدول ہے اور ٹکڑے ہونے سے عدل ہے

دوسری بات عدل کی اقسام

عدل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی کی تعریف: عدل تحقیقی وہ ہے کہ جس کے اصل سے معدول ہونے پر لفظ کے غیر مصرف ہونے کے

علاوہ بھی کوئی دلیل موجود ہو، یعنی اگر عرب اس کو غیر مصرف نہ بھی پڑھتے پھر بھی اس میں عدل تسلیم کرنا پڑتا۔

مثال: ثلاث اور مثلثان میں سے ہر ایک کے معنی تین تین کے ہیں۔ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے، اس لیے کہ لفظ میں تکرار نہیں ہے، لیکن چونکہ قاعدہ ہے کہ معنی کا تکرار الفاظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے، لہذا معصوم ہوا کہ یہ اصل میں ثلاثہ ثلاثہ تھے ہر اس سے ثلاث اور مثلث بنا گئے ہیں، خواہ ہم ان کو مصرف پر نہیں یا غیر مصرف۔

عدل تقدیری کی تعریف: عدل تقدیری وہ ہے کہ جس کے معدول ہونے پر کوئی دلیل موجود نہ ہو، سوائے اس کے کہ اس کو کلام عرب میں مصرف پڑھا گیا ہے۔

مثال: عدم اور فو کہ یہ عرب میں غیر مصرف مستعمل ہیں اور ان میں سوائے علیت کے دوسرا سبب منع صرف کا نہیں ہے؛ قاعدہ یہ ہے کہ ہم ایک سبب سے غیر مصرف نہیں بنانا، پس چونکہ عرب میں عدم اور فو فرعی مصرف مستعمل ہوئے ہیں تو ہم نے ان میں ایک سبب عدم کو فرض کر لیا اور عدم کو عام سے و در لفظ کا ذکر سے معدول قرار دیا۔

تیسری بات عدل کا وزن فعل کے ساتھ جمع ہونے کی وجہ

عدل وزن فعل کے ساتھ جمع ہو کر غیر مصرف کا سبب نہیں بننا، اس لیے کہ عدل کے چھ اور ہیں اور ان میں سے کوئی بھی وزن فعل پر نہیں آیا کرتا، لہذا معصوم ہوا کہ عدل وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

اوزان عدل: عدل سے چھ اوزان ہیں: (۱) فعل جیسے ثلاث (۲) متعلق جیسے مثلث

(۳) فعل جیسے عدم اور فو (۴) فعل جیسے مثلث (۵) فعل جیسے سحر (۶) فعل جیسے فضاء

چوتھی بات عدل کا علیت کے ساتھ جمع ہونے کی دو مثالیں

عدل منع صرف کے سبب ہونے کے وقت علیت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔

مثال: عدم اور فو یہ دونوں عدل تقدیری اور علیت کی وجہ سے غیر مصرف ہیں۔



پانچویں بات عدل تحقیقی کا وصف کے ساتھ جمع ہونے کی چار مثالیں

پہلی اور دوسری مثال۔ جیسے ثلاث اور مثلث میں سب جمع صرف میں سے دو سبب پائے جا رہے ہیں ایک عدل اور دوسرے وصف۔ یہ عدل تحقیقی کی مثال ہے، اس لیے کہ عربی میں ثلاث کے معنی نہیں ہیں، اسی طرح مثلث کے معنی بھی نہیں ہیں۔ اب یہاں معنی میں کھرا رہا ہے اور قاعدہ ہے معنی کا کھرا رہنا لفظ کے کھرا رہنا پر دلالت کرتا ہے، لہذا معلوم ہو کہ اس میں یہ ثلاثہ ثلاثہ تھے اس سے معدوں کر کے ثلاث اور مثلث بنائے گئے ہیں یہ عدل تحقیقی کی مثال ہے۔

تیسری مثال: احمر ہے۔ اس میں ایک سبب عدل تحقیقی ہے اور دوسرا سبب وصف ہے

احمر عدل تحقیقی اس طرح ہے کہ احمر جمع نے آخری یں اور آخری واوٹ ہے حوں اور احمر یہ الفعل اسم تفصیل کے وزن پر ہے اور اسم تفصیل کا متعین تیس یں اور میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے:

(۱) الف لام کے ساتھ (۲) میں کے ساتھ (۳) ضافت کے ساتھ

یہاں اس کا استعمال ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نہیں تھا تو ہم نے فرض کر لیا کہ یہ لاخر یا احمر میں سے معدول ہو کر آیا ہے، لہذا یہ عدل تحقیقی کا وصف کے ساتھ جمع ہونے کی مثال ہے۔

چوتھی مثال: عدل تحقیقی وصف کے ساتھ جمع ہونے کی چوتھی مثال جمع ہے۔ اس میں دو سبب پائے جا رہے

تین؛ عدل اور وصف۔ عدل اس طرح ہے جمع جمع سے جمع، ان اور جمعا، موت ہے، اس کی مذکر جمع اسم تفصیل ہے، جو کہ فعل کے وزن پر ہے اور فعلا کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ یہ یا تو تصفتی ہوگی یا کی ہوگی۔ اگر فعلا، صفتی ہو تو اس کی جمع فعل آتی ہے، جیسے جمع، ان جمع حمر آتی ہے اور جمعا، ان کی جمع فعلی اور فعلوات آتی ہے جیسے صحر انی جمع صحاری اور صحرو ات آتی ہے۔ اس قاعدہ کے تحت جمعا کی جمع یا تو جمع آتی چاہے تھی بروزن فعل یا جمعا اور صحرو ات آتی چاہے تھی، حالانکہ اس کی جمع ان میں سے کسی وزن پر نہیں ہے لہذا معلوم ہوا کہ جمع صرف تھی ہے تو یہ فعل سے معدوں ہے اور اگر تھی ہے تو جمعا کی یا جمعاوات سے معدوں ہے۔ اس جمع میں وصف اور عدل تحقیقی کے پائے جانے کی وجہ سے غیر منفرد ہوا۔

تحقیقا و تقدیرا کے ترکیبی احتمالات

یہ دونوں یا تو فعل، مضاف کے لیے موصوب مطلق ہیں؛ اس صورت میں تقدیری عبارت یہ ہوگی 'محقق تحقیقا و تقدیرا' یا یہ مضاف الیہ ہیں اور مضاف مخذوف ہے، اس صورت میں تقدیری عبارت یہ ہوگی 'تقدیرا تحقیقا و تقدیرا' یا یہ مضاف الیہ ہیں اور مضاف کا اعراب مضاف الیہ پورے دیا یا یہ صفت ہے موصوف مخذوف کی، اس صورت میں تقدیری عبارت یہ ہوگی، 'محقق تحقیقا و تقدیرا' تقدیرا اس صورت میں





مصدر بعضی اسم مفعول ہوگا جس سے کہ مصدر غیر تاویل کے صحت نہیں ہو سکتا کیونکہ ان دونوں کی اصل وضع وصفیت کے لیے ہے۔

الوصف

اما الوصف فلا يجتمع الي وصف مع بعضه أصلاً وشرطه أن يكون وصف في أصل الوضع لا سود و أرقم
 وكن وصف عینیت کے ساتھ باطل جمع نہیں ہوتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو پس سود و ارقم
 غیر منصرف ورن ضاراً سمیں للمعنی لاضالتهما في الوضعية و أربع لمي تَوَزَتْ بِسُوءِ أَرْبَعٍ مُنْصَرَفٍ
 غیر منصرف ہیں اگرچہ اربع کے نام ہو چکے ہیں اربع منصرف ہے جو بسوء اربع میں واقع ہے
 مع آیه صفة ورون الفعْلِ لعدم الاصلية لمي الوضعية
 اور جو آیه یہ وصف اور رن فعل ہے، وجہ وصفیت میں اس نہ ہونے کے۔

وضاحت: اس میں جمادیٰ طور پر مصنف **لعمري** سے تھیں، تھیں اور فرمائی ہیں۔

پہلی بات: وصف کا علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کا ذکر

دوسری بات: وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط

تیسری بات: وصف اصلی کی دو مثالیں اور وصف عارضی کی ایک مثال

وصف کے لغوی معنی: تحریف کرنا۔

وصف کی اصطلاحی تعریف: محو الاسباب لا علی دہب منہ سے عودہ مع بعض صفاتہ (اسم کا کسی ایسی ذات مجسمہ پر دلالت کرنا کہ جس میں کسی صفت کا ذکر کیا گیا ہو)

مثال: جیسے احمر اسم و ذوات ہم پر درت کر رہا ہے اور اس میں صفت کا بھی ذکر لکھا گیا ہے جیسے سرخی و۔۔۔

پہلی بات: وصف کا علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کا ذکر

وصف علمیت نے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوتا خواہ وصف وضعی ہو یا عارضی ہوا اس لیے کہ علم میں تعین ہوتا ہے اور وصف میں بہام ہوتا ہے پس تعین و بہام میں منافات ہونے کی وجہ سے یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔

دوسری بات: وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط

وصف کا منع صرف کے سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اصل وضع میں وہ وصف ہو یعنی وضع نے اس کو معنی وضعی کے لیے وضع کیا ہو، اگر یہ بعد میں وہ کسی چیز کے نام مقرر ہو کے ہوں اور اگر اصل وضع میں وصفیت کا معنی نہ ہو تو عارضی طور پر اس میں وصفیت کے معنی پائے جانے سے وہ صحت غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گی، کیونکہ وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔



تیسری بات وصف اصل کی دو مثالیں

اُسود اور **اُرہم** یہ شرط وجودی پتفرج ہے **سود** (سیاہ رنگ کا سب) اور **رہم** (پست کہہ سب) یہ دونوں ہم غیر منصرف ہیں۔ ان میں اسبب پائے جا رہے ہیں، ایک علیت اور دوسرا وصف۔ ان دونوں میں وصف اصلی ہے عارضی نہیں، اس لیے کہ یہ دونوں اصل وضع میں معنی وصیت پر دست کرتے ہیں، کیونکہ اصل وضع میں اُسود ہر کان چیز اور **رہم** ہر چیت کہری چیز کے لیے وضع کیے گئے ہیں، بعد میں یہ دونوں سانپوں کے نام رکھ دیے گئے، جس جب با اصل وضع میں وصف ہیں تو اس کی رعایت کرتے ہوئے وضع صرف کا سبب قرار دیا۔

وصف عارضی کی مثال: **اربع** یہ شرط عدلی پتفرج ہے یہ جب ترکیب میں واقع ہو۔ جیسے **خودت بسنوخ** **اربع** پس **اربع** میں اسبب یعنی وصف اور وزن نقل سے پائے جانے کے، وجوہ منصرف ہے، اس لیے کہ **اربع** میں معنی وصف عارضی طور پر ترکیب میں واقع ہونے کی وجہ سے پایا گیا، اگر نہ اصل وضع میں **اربع** کا لفظ یک عدد معین کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو کہ پانچ اور تین کے درمیان کا عدد ہے، اس میں وصفیت کا معنی نہیں کیونکہ وہ ذات معینہ کے لیے وضع کیا گیا ہے، لہذا **اربع** میں باوجود اسبب پائے جانے کے اسے مصرف پر جا جائے گا کیونکہ وصف کا غیر مصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ تھی کہ وہ وصف اصلی ہو عارضی نہ ہو لیکن یہ شرط یہاں فوت ہو رہی ہے۔

یہ شرط عدلی پتفرج ہے **مروت بسنوخ** **اربع** پس مثال میں **اربع** میں اسبب منصرف میں سے ایک سبب وصف کا پڑا جا رہا ہے، دوسرا سبب وزن نقل کا اس لیے کہ وہ **اکھوم** کے وزن پر ہے جو وزن نقل میں سے ہے چاہے تو یہ تھا کہ وہ سبب پائے جانے کی وجہ سے یہ غیر مصرف ہوتا لیکن چونکہ اس میں وصف اصلی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے، لہذا منصرف ہے **عندم الأصل فی الوصفیة:** اس مہارت سے مصنف **رہم** **اربع** کے منصرف ہونے کی دلیل دے رہے ہیں دلیل یہ ہے کہ **اربع** میں وصفیت کا معنی عارضی طور پر ترکیب میں وصف واقع ہونے کی وجہ سے آگیا اگر نہ اس کی اصل وضع یک عدد معین کے لیے ہے جو پانچ اور تین کے درمیان کا ہے اور اس میں معنی نہیں ہے کیونکہ وہ ذات معینہ کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن استعمال میں اس کو وصفیت عارضی ہو گئی ہے اس لیے کہ **اربع** میں وصف ترکیب میں واقع ہونے کی وجہ سے آگیا ہے، ورنہ اگر **رب** کو ترکیب مذکورہ سے علیحدہ کر دیا جائے تو اس میں معنی وصفی نہیں رہے گا۔

التثانیث

اما التثانیث بالقاء فنسطره ان یکون عند کذلک المعنوی ان کان ثلاثیا ساکن الوسط غیر تانیث بالانہیں اس کی شرط یہ ہے مدہ علم موجب صحفہ اور اسی طرح معنوی ہے ہر معنوی **اثر** ثلاثی ساکن الاوسط غیر تانیث ہے دوس کا غرض یہی ہے جو صراط ورنہ لاحق، **الجمعہ مع وجود النسب** کہہ دو والا یجب معنہ کنیت و سفر و ماہ مصرف پڑھنا ورنہ مصرف پڑھنا دونوں جائز ہے جو تخت پائے جانے کے اور وجوہ سبب پائے جانے کے۔ جیسے **عند** اور اگر ثلاثی ساکن الاوسط غیر تانیث نہیں ہے تو اس کا غیر مصرف پڑھنا واجب ہے جیسے **سبب** و **سفر**





وَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ

وَمَعَهُ حُجْرٌ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ

مَقَامُ التَّائِبَاتِ وَالْمُتَوَكِّلِينَ

وَمَعَهُ حُجْرٌ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ

وَمَعَهُ حُجْرٌ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ وَالتَّائِبَاتِ بِالْأَلْفِ الْمَقْصُورَةِ كَحُجْرٍ

چند مفید باتیں

تائیت کی اقسام: تائیت لفظی، تائیت معنوی، تائیت با لاء (۱) تائیت با لاء (۲) تائیت با لاء

تائیت با لاء کی دو قسمیں ہیں: (۱) تائیت با لاء المقصورہ جیسے جی

(۲) تائیت با لاء الممدودہ جیسے حراء

تائیت با لاء کی دو قسمیں ہیں: (۱) تائیت لفظی (۲) تائیت معنوی

تائیت لفظی: سے مراد وہ تائیت ہے جو اسول کے آفر میں ہوتی ہے اور وقف کی حالت میں اس جاتی ہے۔

جیسے صلحہ اور فطمہ

تائیت معنوی: سے مراد وہ تائیت ہے جو متعدد ہو جنی لفظوں میں ہو جو ضعیف ہو جیسے ربیب وغیرہ

مفید باتیں ملاحظہ فرمائے کے بعد اب عبارت سمجھیں

مصحف اللہ تعالیٰ نے اس میں بنیادی طور پر چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

وضاحت:

تائیت با لاء لفظی اور تائیت معنوی کا منع صرف بننے کے لیے شرط

پہلی بات:

تائیت معنوی کا منع صرف کے لیے وجوہی طور پر سبب بننے کی تین شرائط

دوسری بات:

تائیت معنوی میں مذکورہ شرائط ثلاثہ نہ پائی جائیں تو اس کا منع صرف اور غیر منع صرف

تیسری بات:

دونوں پڑھنا جائز ہے

چوتھی بات: تائیت بالالف المقصورہ و تائیت بالالف الممدودہ کو غیر منع صرف پڑھنے کی وجہ

تائیت با لاء لفظی اور تائیت معنوی کا منع صرف بننے کے لیے شرط

پہلی بات

تائیت لفظی اور تائیت معنوی کا منع صرف کے لیے سبب بننے کے لیے عینیت شرط ہے۔

تائیت با لاء لفظی کے لیے عینیت کی شرط لگانے کی وجہ: تائیت لفظی کے لیے عینیت کی شرط اس لیے

لگائی گئی ہے کہ تائیت کھل دوسری میں ہوتی ہے ورنہ نہ درمیان میں فرق کرنے کے لیے لائی جاتی ہے البتہ

ہم نے اس میں عینیت کی شرط لگائی تاکہ یہ تغیر و تبدل سے محفوظ ہو جائے، کیونکہ عینیت کل کے تغیر و تبدل سے محفوظ بنا دیتا



ہے۔

تانیث معنوی کے لیے علیست کی شرط لگانے کی وجہ: علیست جس صرح تانیث تعظی کے لیے شرط ہے،
اسی طرح تانیث معنوی کے لیے بھی شرط ہے۔ فرق یہ ہے کہ تانیث شخصی میں علیست پائے جانے کی وجہ سے دمنع
صرف کا وجوبی سبب بنے گا جب کہ تانیث معنوی میں علیست پائے جانے کی وجہ سے دمنع صرف کا جو اسباب بنے گا۔
دوسری بات **تانیث معنوی کا دمنع صرف کے لیے وجوبی طور پر سبب بننے کی تین شرائط**

تانیث معنوی کو غیر منصرف کا وجوبی سبب بننے کی علیست کے علاوہ تین شرائط درمجموعہ ہیں اور وہ یہ ہیں

پہلی شرط: وہ غلائی نہ ہو۔ جیسے ریسب

دوسری شرط: اگر غلائی ہو تو اس میں ال وسط نہ ہو یا نہ متحرک ال وسط ہو جیسے سحر

تیسری شرط: نہ متحرک، وسط نہ ہو تو نہ پایہ ہے کہ عمدہ ہو۔ جیسے ماہ و حدود یہ دو شہور کے نام ہیں۔

تیسری بات **تانیث معنوی میں مذکورہ شرائط کا مل نہ پائی جائیں تو اس کا حکم**

تانیث معنوی میں مذکور تین شرائط نہ پائی جائیں اس طور پر کہ وہ غلائی ہو، ساکن، وسط ہو اور غیر عمدہ ہو تو
اسے منصرف پڑھنا بھی جائز ہے اور غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔

محدود صرفہ و نز کہ لأجل الحذف منصرف پڑھنے کی وجہ: تانیث معنوی جب غلائی ہو، غلائی
ساکن ال وسط ہو اور غیر عمدہ ہو یعنی عربی ہو تو وہ علم اس کلمہ کے مقابلے میں حقیقہ درہنہ کا وجوہ ہے جو راہی ہو یا غلائی
متحرک ال وسط ہو یا غلائی ہو جس پر یہ محقق غیر منصرف کے دو مسہوس میں جن میں تانیث پائے جانے کی وجہ سے کسرہ اور تونین
نہیں آتے ہیں۔ ایک سبب کے معارض و مقابض ہونے کی وجہ سے اس سبب کا نقل ختم ہو گیا تو وہ سبب کا لحدوم ہو گیا۔
ب صرف ایک سبب باقی رہ گیا اور ایک سبب سے کلمہ غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا اسے منصرف پڑھنا جائز ہوگا۔

و حدود المسبب غیر منصرف پڑھنے کی وجہ: تانیث معنوی غلائی ہو یا غلائی ساکن ال وسط ہو اور عربی ہو تو
اسے غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔ معصفت اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں دو سبب علیست اور تانیث معنوی
پائے جا رہے ہیں، اس لیے اسے غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔

چوتھی بات **تانیث بالالف المصنوعة اور تانیث بالالف المنوode**

کو غیر منصرف پڑھنے کی وجہ

تانیث بالالف المصنوعة اور تانیث بالالف المنوode کو، عربی طور پر غیر منصرف پڑھا جانے کا کیونکہ اس
میں ایک سبب قائم مقام دو سبب کے ہے اس میں ایک سبب تانیث اور دوسرا سبب تانویث ہے یعنی تانیث ان سے





جد نہیں ہو سکتی لہذا یہ ایک سبب و اسباب کے قائم مقام ہے۔

المعرفة

المعرفة: ولا يعتبر هي منع الصرف بها الا العلمية وتجتمع مع غير الوصف
اور بہر حال معرفہ وہ نہیں سمجھتا ہے منع صرف میں اس سے مگر علمیت اور معرفہ وصف کے علاوہ کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔

وضاحت: اسباب منع صرف میں سے چوتھا سبب معرفہ ہے۔ اس میں بنیادی طور پر دو باتیں لکھ چکی ہیں گی۔
پہلی بات: اسباب منع صرف کے یہ سبب بننے کے لیے سات قسم میں سے صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے۔
دوسری بات: معرفہ اسباب منع صرف میں سے وصف کے علاوہ باقی تمام اسباب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔
پہلی بات: اسباب منع صرف کا سبب بننے کے لیے معرفہ کی سات قسم میں سے صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے۔

معرفہ منع صرف کا سبب بننے کے لیے معرفہ کی سات قسم میں صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے، باقی چھ قسم کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے؟

وجہ: یہ ہے کہ ان میں سے مضمرات، اشارت اور موصولات یہ تین ہیں، لہذا یہ معرفہ غیر مصرف کا سبب نہیں بن سکتے ہیں اور معرفہ بالعام اور اضافت یہ غیر مصرف کو مصرف کے حکم میں کر دیتے ہیں تو یہ غیر مصرف کا سبب کیسے بن سکتے ہیں اور سنی کوئیوں نے معرفہ بالعام میں شامل کیا ہے، لہذا مصنف نے معرفہ کے لیے علمیت کا اعتبار کیا ہے۔

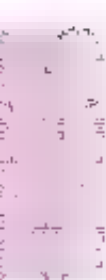
دوسری بات: معرفہ وصف کے علاوہ باقی تمام اسباب منع صرف کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔
معرفہ کا وصف کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ: معرفہ وصف کے ساتھ اس لیے جمع نہیں ہو سکتا ہے کہ معرفہ میں ذات پر دست کرتا ہے جب کہ وصف ذات محکم پر دلالت کرتا ہے اور نہ دونوں میں تضاد ہے لہذا یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

العجمة

اما العجمة وشرطها ان تكون علما في لعجمية وراية على ثلاثة اشرف كتابهم او ثلاثا مستخرج
بہر حال عجمہ تو یہی اس کی شرط یہ ہے کہ وہ عجمیت میں علم ہو اور تین حرفوں سے نہ تاکہ ہو جیسے ر، ح، ی، یا ثلاثی متحرک الودع ہو

الوسط كنشتر فمجم مصرف لعدم لعلمية وروح مصرف لسكون الاوسط
جیسے مشر بہل بمجم مصرف ہے علمیت نہ ہونے کی وجہ سے اور روح بھی ساکن اور وسط ہونے کی وجہ سے مصرف ہے۔

وضاحت: اسباب منع صرف میں سے پانچوں سبب عجمہ ہے اس میں مصنف نے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔



الجمع

اما الجمع فشرطه ان يكون على صيغة مفعلي لجمع وهو ان يكون بعد ألف الجمع حرفان كمساجد
 ہر سائے شرط یہ ہے کہ وہ مفعلی جمع کے مراد پر ہو اور جمعیت کے بعد الف جس مفعلی لجمع کے بعد وہ حرف اور جسے مساجد
 او حرف مشدد مثل دراب أو ثلاثة احواف أو سطح ساکن غیر قابل لبھاء کمضابیح نصب قلة و لم ربة
 یا عت جمع کے بعد حرف مشدد ہو جیسے دراب یا عت تین حرف ہوں کہ ان میں درمیان واو حرف ساکن ہو اس حال میں کہ
 وہ ہاء کو قبول کرنے وال نہ ہو جیسے مضابیح جس صافۃ اور فزودہ

مصرف بقول لہما لبھاء وهو أيضا فانه مقام السبب لجمع ولو مہاو

منصرف ہیں اس وقت تک کہ وہ کسی قائم مقام ہے دو سببوں کے ایک ال میں سے سبب ہے اور وہ ال کے سبب ہے اور

امضاع ال بجمع مرة أخرى جمع التکسیر فکانہ جمع مرکب

دوسری مرتبہ جمع تکسیر لانا مختص ہے جس کو یا کہ یہ جمع دوسری لائی گئی ہے۔

عبارت سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: جمع کا لغوی معنی: کٹھا کرتا **اصطلاحی معنی:** کسی جم کا تین یا زائد افراد پر وراثت کرنا۔

فائدہ ملاحظہ فرمائے کے بعد اب عبارت سمجھیں۔

وضاحت: اسباب منع صرف میں سے چھ اسباب جمع ہے۔

منصف **الظلم** نے اس میں بنیادی طور پر دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: جمع کا غیر منصرف کے لیے سبب بنے کے لیے دو شرائط

دوسری بات: جمع کا دوسرے کے قائم مقام ہونے کی وجہ

پہلی بات: جمع کا غیر منصرف کے لیے سبب بننے کے لیے دو شرائط

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ جمع مفعلی لجمع کے ورس پر ہو اور مفعلی الجمع کے ورس یہ ہیں۔

(۱) الف جمع کے بعد وہ حرف ہوں۔ جیسے مساجد ہر ورس مفعلی

(۲) الف جمع کے بعد ایک حرف مشدد ہو۔ جیسے دراب ہر ورس مفعلی

(۳) الف جمع کے بعد تین حرف ہو درمیان والہ حرف ساکن ہو جیسے مضابیح ہر ورس مفعلی

دوسری شرط: یہ ہے کہ جمع کی تاء و قیوں نہ کرتا ہو جو حالت وقف میں ہونے چاہئے۔ یہ شرط اس لیے رکائی تاکہ

جمع کی بعض مفردات کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائے۔



مثالیں: صباقیہ اور فرائیہ منصرف ہوں گے، کیونکہ یہ اس تاء کو قبول نہیں کرتے ہیں، جو حالت وقف میں ہر حرف جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی مشابہت طوابعہ اور تکرار کے ساتھ ہو جاتی ہے اور دونوں منفر ہیں۔ اس لیے ان میں جمعیت ضعیف ہو جاتی ہے لہذا مفرد کے ساتھ مشابہت سونے کی وجہ سے یہ منصرف ہوں گے۔

دوسری بات جمع کا دو سیبوں کے قائم مقام ہونے کی وجہ

جمع مستہی الجموع اکیلا دو سیبوں کے قائم مقام ہے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک سیب جمعیت پایا جا رہا ہے اور دوسرا سیب لزوم جمعیت کہ اس کے بعد دوسری جمع کسر نہیں بنانی چاہتی ہے گویا اس میں اسب پائے گئے ایک جمع ہونا اور دوسرا لزوم کا ہونا پس یہ ایک سیب قائم مقام اسب کے ہونے کی وجہ سے غیر منصرف کا سیب بنے گا۔

فائدہ (۱): جمع مستہی الجموع کی وجہ تسمیہ: اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مستہی الجموع کا معنی سے جمعوں کے انتہاء کو پہنچنے کی جگہ۔ اس جمع کے بعد یہ لگے جمع شیعہ میں بناں جا سکتی ہے، پس یہ جمعوں کی آخری جمع ہے اور اس کو جمع اقصی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ (۲): دوسری شرط میں جو شرط لگائی ہے کہ اس جمع کے آخر میں اسکی تاء ہو جو حالت وقف میں حاء بن جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ جمع کا التباس بعض مفردات کے ساتھ نہ جائے جن کے آخر میں حاء ہوتی ہے جس کی وجہ سے جمع کی جمعیت میں خلل واقع ہو جائے گا اور غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکے گا جیسے صباقیہ اور طوابعہ کا التباس طوابعہ (بمحتی سرکشی) اور تکرار (بمحتی کرہت) کے ساتھ اور یہ دونوں مفرد ہیں۔

التزکیب

فما التزکیب فمشرحه ان یکنون عطف بلا صاف و لا اسناد کعبیک فعبید اللہ منصروف و معدیکوب غیر ہجرات ترکیب میں اس کی شرط یہ ہے کہ وطم ہو حیران حالت کے اور حیران اسناد جیسے بعدیک میں عبید اللہ منصرف سے ورمعدیکوب

منصروف و رشہ بقرہ ماہ منسی

غیر منصرف ہے اور طاب قرطاطانی ہے۔

یہ بات سمجھنے سے پہلے دو فائدے مل چکے ہیں۔

فائدہ (۱): ترکیب الفوی معنی جوڑنا، ملانا۔ اصطلاحی معنی: یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو

ایک برادیا جب کہ کوئی حرف اس کا جز نہ ہو۔ یہ تعریف ترکیب کی ہے جو جمع صرف کا سبب بنتی ہے مطلق ترکیب کی نہیں۔

فائدہ (۲): ترکیب کی چھ قسمیں ہیں (۱) ترکیب اصنافی جیسے علامہ مرید (۲) ترکیب اسنادی جیسے ربیعہ لائم

(۳) ترکیب توصیفی جیسے رحل عالم (۴) ترکیب صوتی جیسے سربہ

(۵) ترکیب عددی جیسے خمسۃ عشر (۶) ترکیب استرجاعی جیسے بغلبک





ن چوتھوں میں سے منع مصرف میں صرف ترکیب احترازی کا اعتبار رہا گیا ہے۔

نادرہ ملاحظہ فرماتے کے بعد بھارت سمجھیں۔

وضاحت: سبب منع مصرف میں سے ہر توں سبب ترکیب ہے۔ اس میں دو، تیس ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات: ترکیب کا منع مصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط

دوسری بات: ایک مثال اتفاقی اور دو مثالیں احترازی

پہلی بات: ترکیب کا منع مصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ ترکیب کے لیے علمیت کی شرط اس لیے لگائی ہے۔ ترکیب ایک عارضی چیز

ہے، کیونکہ اصل ہر کلمہ میں یہ ہے کہ وہ لگ الگ استعمال ہو کسی عارض کی وجہ سے اس کو جوڑا جاتا ہے۔ پس ترکیب ایک عارضی چیز ہونے کی وجہ سے کل اس میں بھی علمیت کی شرط لگا کر اسے محفوظ بنایا۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ ترکیب اضافی بھی نہ ہو، و ترکیب ساری بھی نہ ہو کیونکہ صاف غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کر دیتی ہے، و مرکب اسنادی جی ہوتا ہے ورجی غیر منصرف نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ غیر منصرف معرف کی قسم ہے۔

دوسری بات: ایک مثال اتفاقی اور دو مثالیں احترازی

اتفاقی مثال: بھنگ ہے اس میں ترکیب کی دونوں شرطیں پائی جاتی ہیں۔ نہ علمیت ہے نہ علمیت

بھی پائی جا رہی ہے۔ یہ ایک شہر کا نام ہے و دوسری شرط ترکیب اضافی اور ترکیب اسنادی کا نہ ہونا ہے چنانچہ اس میں و ترکیب اضافی ہے اور نہ اسنادی۔

و احترازی مثالیں

پہلی مثال: عبد اللہ یہ منصرف ہے اس میں پہلی شرط علمیت پائی جا رہی ہے و دوسری شرط ترکیب اضافی نہ ہونے کی قوت ہوئے کی وجہ سے غیر منصرف نہ ہوگا۔

دوسری مثال: شب قر ماہا یہ جی سے اس میں پہلی شرط پائی جا رہی ہے یہ ایک عورت کا نام ہے و دوسری شرط ترکیب اسنادی کا نہ ہونا قوت ہو رہی ہے لہذا یہ منصرف سے نہ ہی غیر منصرف بلکہ مثنیٰ ہے۔

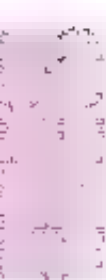
شب قر ماہا کا معنی: وہ عورت جس دن، دنوں میں بیٹیاں سفید ہو گئی ہوں

الألف والنون الزائدتان

اقوال الألف والنون الزائدتان إن كانتا في اسم فشرطه أن يكون الاسم عذما كعمران وعثمان فصح أن اسم

سمرعان لفظ دون الزائدتان ثم إن اسم میں حوالہ اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اسم عظمہ ہو جیسے عمران اور عثمان پس صحیح ہے کہ ایک نون کا

نسب منصرف لعدہ العلمیة وإن كانتا في صفة فشرطه أن لا يكون مؤنثہ عسی فعلائے کسکران قدما





نام ہے مصرف ہے عیلت نہ ہونے کے سبب، اور یہ صنعت میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے اس صنعت کی مؤنث کے فعل اسمہ دون پر نہ ہو۔

منصرف لہو جرد مدعا

جیسے **سُخِّرَ** اس میں مدعا منصرف ہے مدعا کے موجود ہونے کے وجہ سے۔

وضاحت:

اسباب منع صرف میں سے آخوال سبب الف و نون زائد تان ہے۔

اس میں مصنف **سُخِّرَ** نے وہ باتیں کر کر مانی ہیں۔

مکمل بات

الف و نون گرام کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط

دوسری بات

الف و نون گر صفت کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کی شرط

مکمل بات

الف و نون اگر اسم کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط

الف و نون زائد تان گرام کے آخر میں ہوں تو اس کے مع صرف بننے کے لیے عیلت کی شرط ہے۔

الف و نون زائد تان مع صرف کا سبب بننے کے لیے عیلت کی شرط گانے کی وجہ عیلت کی شرط اس لیے لگادی کہ الف و

نون خرمیں ہوتے ہیں اور قلہ کا ختم و تبدل کا مل ہوتا ہے اس عیلت کی شرط لگادی تاکہ الف و نون کل ختم و تبدل میں

محموط ہوں۔ جیسے عمروئی اور عثمان

حزری مثال

سعد اس میں عیلت نہ پائے جاتی، وجہ سے مصنف ہوگا، کیونکہ یہ ایک قسم کی گھاس کا نام

ہے، کسی کا علم نہیں

دوسری بات

الف و نون اگر صفت کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کی شرط

یہ ہے کہ اس کی مؤنث فعل اسمہ کے وزن پر آتی ہو۔

نقدی مثال

سکر ر غیم مصرف ہے اس لیے اس کی مؤنث **سکر** نہ لکلی ہے بلکہ اس کی مؤنث **سکر** ہے۔

حزری مثال

مدعا منصرف ہے اس لیے اس کی مؤنث مدعا منصرف ہو کہ فعل اسمہ کے وزن پر ہے۔

وزنُ لمْعَل

خاورن الفعل فشرطه أن يختص بالفعل ولا يؤخذ في الاسم إلا متقولا عن الفعل كشمرو وضرب وإن

سبحانہ۔ فعل ایک اسم کی شرط یہ ہے کہ وہ مختص فعل کے ساتھ اور فعل سے متعلق ہونے بغیر اسم میں نہ پڑ جائے جیسے **شمرو** ضرب

لم يختص به فيجب أن يكون في أو به إحدى حروف المصارعة ولا يدخله الهاء

ور كرمع کے ساتھ مختص نہ ہوتا ہے اس کے شروع میں حروف مصارعہ میں سے کسی حرف کا ناویب و رسم ہونی چاہیے اور اس کے آخر میں

کأحمد ویشکر و تعجب و مرجس فیهم مصرف یقبولہ لاء کقولہم ناقہ بعدہ

ماہ داخل نہ ہو۔ جیسے **أحمد** و **یشکر** اور **تعجب** اور **مرجس** اس میں **ل** عمل منصرف ہے کیونکہ وہ ماہ قبول کرتا ہے

جیسا کہ عربوں کا قول ہے ناقہ بعدہ





وضاحت:

باب منع صرف کا نواں سبب وزن فعل ہے۔

وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط

وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو اس میں نہ پایا جائے۔ اگر اس میں پایا جائے تو مختص ہو کر آیا ہو۔

پہلی مثال: شتر یہ ہر تفعیل کا صیغہ ہے (بمقتی دامن سمیتا مایہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہے پھر اس کو اسم کی طرف منتقل کیا گیا اور ایکہ نیز رقم رکھوڑے کا نام بن گیا اب یہ وزن فعل اور طبیعت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔
دوسری مثال: ضرب ہے جو کہ فعل مجہول ہے یہ وزن بھی فعل کے ساتھ مختص ہے اب اگر کسی کا نام ضرب رکھ دیا جائے تو تو یہ وزن فعل اور طبیعت کی وجہ سے غیر منصرف ہوگا۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ اگر وزن فعل کے ساتھ مختص نہ ہو، بلکہ اسم اور فعل دونوں میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع یعنی حروف افعال میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں ایسی تاء تائید نہ ہو، جو حالت وقف میں حاد بن جائے۔

مثال: حمد اور یشکو اور مغرب اور یوحسب کے شروع میں حروف مضارع بھی ہے در آخر میں تاء بھی نہیں جو حالت وقف میں حاد بن جائے۔ لیکن یہ طبیعت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہوں گے۔
شرط ثانی کی تشریحی مثال: ایک بعد منصرف ہے اگرچہ اس میں دو سببوں اور فعل اور وصف پائے جا رہے ہیں اس کے باوجود منصرف ہے کیونکہ نہ تاء تائید کو قبول کرتا ہے چاہے ہافہ بعداً آتے ہیں البتہ یہ منصرف ہے۔

واعلم ان كل ما شرط فيه بعمية وهو: لم يثبت بالثناء والاعنوى والعمية والنتر كيب والاسم ليدني فيه
اور حال لو کہ ہر دو اسم غیر منصرف جس میں طبیعت شرط ہے (جس میں اسباب میں طبیعت شرط ہے وہ یہ ہیں
موت مانع معنوی اور مجرور و تائب و و اسم جس میں
الالف والین لواند تانی او ہم بشرط فيه دلیک و لکن اجتماع مع سبب واحد فقط وهو العلم المعدول
ع و اس کتاب جس میں یہ دو اسم غیر منصرف۔ اس میں طبیعت شرط نہیں ہے بلکہ ایک سبب کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے اور وہ علم معدول
رورن الھل و انکر صرف اما فی القسم الأول فبقاء الاسم بلا سبب و اما فی القسم الثاني فبقائه علی
اور وزن فعل ہے جب ان کو گرا کر آیا جائے تو منصرف ہو جائیں گے جس پہلی قسم میں کو اس سے۔ تم بھی سب کے جانے اور
سبب و احد نقول حاء بی طمحة و طمحة عور و قام عمر و عمرو اخر و ضرب احمد و احمد اخر
اور بی قسم میں ایک سبب باقی رہا۔ اس لیے جیسے تو کہ حاء بی طمحة و طمحة عور یا ظلم میرے پاس اور بی و امر طمحة و طمحة
عمر و عمرو جو (کنز و عمر و یک اسم تم) اور ضرب احمد و احمد عور (اور احمد نے اور ایک دوسرے اسم)۔
وضاحت: مصنف رحمہ اللہ باب منع صرف بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے اس پیر کو ذکر فرما رہے ہیں



جس کے زائل ہونے سے اسباب منع صرف کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ منصرف میں جاتے ہیں۔ اب یہاں سے، ہی قاعدہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔

اسباب منع صرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ

اسباب منع صرف کے دو اسباب میں سے چار سبب یہ ہیں جن کے ساتھ علیت جمع ہو، ایک مستقل سبب بھی بن رہی ہے اور پھر دوسرے سبب کے لیے شرط ہو کر منع صرف میں مؤثر ہوتی ہے اور وہ چار سبب یہ ہیں:

(۱) تائید غلطی و مسبوکی (۲) مجر (۳) ترتیب (۴) الف فونار اندھان

اور اسباب ایسے ہیں کہ جن کے ساتھ علیت جمع ہو کر ایک مستقل سبب بن رہا ہے، لیکن ان کے سبب بننے کے لیے علیت کی شرط نہیں ہے اور وہ سبب یہ ہیں: (۱) عدل (۲) وزن جمل۔

سبب ن چھ اسباب و جن میں سے چار میں علیت شرط ہے اور دو میں شرط نہیں ہے، بلکہ ان کے ساتھ علیت محض منع ہوتی ہے جب نکرہ بنایا جائے تو یہ منصرف ہو جائیں گے۔

جن چھ اسباب میں علیت بطور شرط جمع ہو رہی تھی ان کو نکرہ بنانے سے منصرف ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ ان میں سے پہلے چار سبب جن میں علیت شرط ہے جن کو نکرہ بنایا جائے تو ان سے علیت ختم ہو جاتی ہے جب علیت ختم ہو گئی تو وہ سبب بھی ختم ہو گیا۔ **دقائق الشرطيات المسبوكة** کے قاعدہ کے تحت جس سبب میں چاروں قسموں میں ایک سبب بھی ہائی نہیں رہے گا اس کو منصرف نے فقہاء سمجھا سبب سے انکار کیا ہے گو کہ ایک سبب ہے، لیکن وہ غیر مؤثر ہوئے کی وجہ سے بمنزہ معدوم کے ہے ہند ایک سبب بھی باقی نہیں رہے گا اور یہ منصرف بن جائیں گے۔

اور جن دو اسباب میں علیت بطور شرط کے نہیں ہے بلکہ محض جمع ہو رہی ہے ان کو نکرہ بنانے سے منصرف ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ ان میں ایک سبب مؤثر باقی رہ جاتی ہے اور ایک سبب کی وجہ سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا ہے۔

غیر منصرف کو منصرف بنانے کی مثالیں: وہ اسباب جن کے ساتھ علیت شرط کے جمع ہو رہی ہے ان میں سے حرف تائید غلطی کی مثال: کہ کی ہے بقید جن کو ان پر قیاس کیا جائے

تائید غلطی کو منصرف بنانے کی مثال: جاء طلحة یہ غیر منصرف ہے اس میں ایک سبب تاء تائید اور دوسرا سبب علیت ہے اس کو نکرہ بنایا جائے تو یوں پڑھیں گے **جاء طلحة**، حوا اس میں حوا بہ طلحة کی صفت ہے، جب آخر صفت نکرہ ہے تو موصوف بھی نکرہ ہوگا **طلحة** نکرہ ہو گیا تو یہ بھی منصرف ہو جائے گا۔

عدل کو منصرف بنانے کی مثال: قام عمر یہ غیر منصرف ہے اس میں وہ سبب پائے جارہے ہیں ایک سبب علیت ہے اور دوسرا سبب عدل اس کو نکرہ بنایا جائے تو یوں پڑھیں گے **قام عمر**، خبر سبب اس کو نکرہ بنایا گیا تو اس میں علیت والا سبب ختم ہو گیا صرف ایک سبب عدل باقی رہ گیا، اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ منصرف ہوگا۔





وزن فعل کو منصرف بنانے کی مثال: صوب احمد یہ غیر منصرف ہے۔ اس میں اسبب پائے جا رہے ہیں؛ ایک علیست اور دوسرا سبب وزن فعل ب اگر اس کو نکرو بنائیں تو اس کو یوں پڑھیں گے **صوب احمد** سبب جب اس کو نکرو بنایا گیا تو اس میں سے علیست والا سبب ختم ہو گیا صرف ایک سبب ورس فعل باقی رہ گیا اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ منصرف ہوگا۔

وکل ما لا ينصرف اذا صيغ او دخله افعال قد عده النكسرة معز مروت يا احمد كم وبلا احمد اور وہاں جمع منصرف، وجب اس کی اضافت کی جائے یا اس پر الف لام داخل ہو جائے تو اس کے آخر میں کسرہ آ جائے گا جیسے مروت یا احمد کم وبلا احمد

غیر منصرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ: غیر منصرف کی حالت جب کسی دوسرے اسم کی طرف ہو جائے یا اس پر الف لام داخل ہو جائے تو اس پر کسرہ پڑھی جائے گی۔ جیسے مروت یا احمد کم اسی طرح ضرورت بالاحمد میں الف لام داخل ہونے کی وجہ سے کسرہ پڑھی جائے گی اور یہ منصرف ہوں گے

مثال: اسباب منع صرف پر اضافت اور الف لام کے داخل ہونے سے اس پر کسرہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟
جواب: یہ ہے کہ غیر منصرف پر کسرہ کا نہ آنا یہ فعل کے ساتھ مٹا بہت کی وجہ سے ہے جب اس پر الف لام یا اضافت آجائے جو کہ اسم سے خواں میں سے ہے تو اس پر غیر منصرف کی مٹا بہت فعل سے کم اور اسم سے زیادہ ہو جاتی ہے لہذا اس پر کسرہ بھی آئے گا اور یہ منصرف بھی پڑھے جائیں گے۔

تمارین

سوال نمبر ۱: علم نحو غوی اور اصطلاحی تعریف، موضوع وروائد ذکر کریں "یہ ہدایہ" لغو کے معنی کا تعارف لکھیں؟

سوال نمبر ۲: کلمہ کی تعریف دو کلمہ کی قسم سے ذکر کریں؟

سوال نمبر ۳: اسم کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ ہر اسم کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۴: اسم کی علامات مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۵: فعل کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ نیز فعل کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۶: فعل کی علامات ذکر کریں نیز ہر علامت کے ساتھ مثال بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۷: حرف کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ نیز حرف کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۸: حرف کے فوائد مع مثال ذکر کریں؟

سوال نمبر ۹: کلام کی تعریف کریں اور مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۰: کلام کن چیزوں سے مرکب ہوتا ہے اور اس پر خاموشی اختیار کرنا کب درست ہے مثالوں سے

واضح کریں؟

سوال نمبر ۱۱: جملہ کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۲: اسم معرب کی تعریف اور مثال لکھئے؟ نیز مثنوی "ااصل کثنی چیزیں ہیں؟"

سوال نمبر ۱۳: اسم متکلم کسے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟ نیز اسم متکلم کی اقسام ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۴: عرب بھل، عرب اور عال کی تعریف کر کے، ایک کی مثال سے وضاحت کریں؟ عرب

حرفی اور حرفی کیا ہوتا ہے ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۵: اسم کے اعراب کی اقسام مع امثلہ وضاحت سے لکھیں؟

سوال نمبر ۱۶: جار مجرای صحیح کسے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۱۷: مفعول مفعول صحیح، چاروی مجرای صحیح اور جمع مکسر کے اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۸: جمع مؤنث سالم کے اعراب ذکر کریں، مثال بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: غیر منصرف کے اعراب ذکر کریں اور مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسمائے متکبرہ کون کون سے ہیں؟ نیز اسمائے متکبرہ کے اعراب مرنے کے بعد ن کے

اعراب کے لیے کیا شرائط ہیں تفصیل سے مع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۱: مثنوی کے اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۲: جمع مذکر سالم کے اعراب مثال کے ساتھ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۳: لون تشبیہ اور لون جمع مذکر سالم کب گرتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۴: اسم مفعول کی تعریف کریں اس کے اعراب کر کرنے کے بعد اس کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۵: جمع مذکر سالم جب یائے متکلم طرف مضاف ہو اس کا اعراب کیا ہوگا مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۶: اسم منصرف، وغیرہ منصرف کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟ نیز اسباب مع صرف بھی مع امثلہ ذکر

کریں؟

سوال نمبر ۲۷: حد کی تعریف اور اقسام مع امثلہ ذکر کرنے کے بعد عدل کے مع صرف میں مؤثر ہونے کی شرط

لکھیں "نیز عدل اسباب مع صرف میں سے کن کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کن کے ساتھ نہیں ہوتا

واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۸: وصف کی تعریف اور مثال ذکر کر کے کے بعد وصف کے غیر منصرف ہونے کی شرط بھی ذکر کریں؟

نیز وصف اصلی اور وصف عارضی کی تعریف کریں اور وصف اصلی کے اشتراط کا سبب بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۹: تانیث کی قسم مع امثلہ ذکر کریں؟ نیز تانیث کے غیر منصرف ہونے کی شرط مع امثال ذکر

کریں؟

سوال نمبر ۳۰: تانیث معنوی جب علم ہو اور ماکن ال وسط ہو تو کیسے؟ منصرف پڑھنا چاہیے مثال سے واضح کریں؟



پنجاب
حکومت
وزارت تعلیم

سوال نمبر ۳۱: تائید مقصود اور تائید الف سمدودہ میں غیر منصرف بننے کا سبب کیا ہے رکر کریں؟

سوال نمبر ۳۲: معرفہ کی تعریف ذکر کرنے کے بعد بتائیں کہ تائید میں غیر منصرف ہونے کا سبب کیا ہے؟ نیز

علیت کے عدوہ معرفہ کی باقی اقسام غیر منصرف کا سبب یہاں نہیں بن سکتے؟ نیز صفت کے ساتھ

معرفہ جمع نہ ہو سکنے کی وجہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۳۳: عجمہ کا منع صرف کا سبب بننے کے لیے کون سی شرط میں یہ بھی بتائیں کہ برہم، جام، روح

منصرف ہیں یا غیر منصرف؟ یہ عنما فی العجمہ کا کیا مطلب ہے؟

سوال نمبر ۳۴: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

سوال نمبر ۳۵: ترتیب کا حوی در اصطلاحی معنی بیان کریں؟ اور مصنفہ رلیہ کی؟ رکر وہ تمام اتفاقی اور اترازی

مثالوں کی وضاحت کریں؟ نیز ترتیب کے منع صرف میں موثر ہونے کے لیے علیت اور

بلا صافہ و لا مساد ہونے کی شرطیں کیوں لگائی ہیں تحریر کریں؟

سوال نمبر ۳۶: الف وفون اگر اسم کے آخری رائے ہوں تو اس کے منع صرف کا سبب بننے کی شرط بیان کریں اور

اتفاقی مثال اور اترازی مثال بھی، رکر کریں؟ نیز الف ولون اگر صائے کے آخری رائے ہوں تو اس

کے منع صرف کا سبب بننے کی شرط بیان کریں اور اتفاقی مثال اور اترازی مثال تفصیل سے تحریر کریں؟

سوال نمبر ۳۷: وزن فعل کا منع صرف کا سبب بننے کی شرط تحریر کریں اور مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۳۸: اسباب منع صرف کا منصرف بنانے کا قاعدہ تفصیل سے بیان کریں اور مثالوں سے وضاحت

کریں؟ یہ غیر منصرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ منع امثلہ تحریر کریں؟



المقصد الأول في المرفوعات

لأنشاء المرفوعات ثمانية أقسام: المفعول الذي لم يسم فاعله، والمستند، والمضمر، والخبر،

مقصد اول مرفوعات و بحث میں ہے اسم مرفوعہ۔ کی تین قسم میں فاعل، مفعول، مستند، مضمر اور خبر اور اس

وأخواتها وإنهم كان وأخواتها واسم ما ولا المشبهتين بالنس و خبر لا لتس لمعي الجسم

اور اس کے اخوات و خبر اور گن اور اس کے تحت کا اسم اور ما و لا المشبهتين بالنس کا م، والا لیس جس کی

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ مقدمہ سے شروع ہونے کے بعد سب یہاں سے مقاصد مثل شے کو بیان فرما رہے ہیں۔

مقصد اول مرفوعات کی بحث میں درمقدمہ ثانی منصوبات کی بحث میں اور مقصد ثانی خبر ورات کی بحث میں۔

شکال: یہ ہوتا ہے کہ مصنف نے مقاصد مثل میں سے مرفوعات کو منصوبات اور خبر ورات پر مقدم کیا ہے؟

جواب: یہ ہے کہ مصنف نے مرفوعات کو اس لیے مقدم کیا ہے کہ مرفوعات پر فاعل ہوتا ہے اور رفع قوی اور مضبوط ہوتا

ہے نسبت نصب اور خبر لہذا مرفوعات رفع پر مشتمل ہونے کی وجہ سے قوی ہوئے ہیں اس کو مقدم کیا۔ دوسری وجہ یہ

ہے کہ مرفوعات فاعل اور مہند پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ مہند لیا ہوتے ہیں درمہند یہ کلام میں عمدہ ہوتا ہے جب کہ

منصوبات اور خبر ورات کلام میں قصہ ہوتے ہیں اس لیے مرفوعات کو مقدم کیا۔

اسم مرفوع کی تعریف: اسم مرفوع وہ اسم ہے جو عداست فاعل پر مشتمل ہو عداست فاعل میں چیزیں ہیں۔

(۱) ضمہ (۲) ولا (۳) انف

ضمہ کی مثال: جاء عيسى ريد وروكي مثال جاء عيسى مسموعی لف کی مثال: جاء عيسى لزيد

مرفوعات کی پہلی قسم فاعل

فصل - الفاعل كمن اسم قبله فعل أو صفة أو اسم دلالة على معنى أنه قام به لا وقع عليه نحو قام زيد ورید

فاعل ہ وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا صیغہ فعل (یعنی شے فعل ہو) یا فعل یا شے فعل جس کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو

اس طور پر کہ وہ فعل یا شے فعل اس اسم سے ساتھ قائم ہو نہ اس اسم پر واقع ہو جیسے قام زید (زید کھڑے ہے) اور زید

ضارب آلہ عمروا ز قاصر ب و زید عشررا

ضارب نوہ عمروا (زید، دے مارنے والے اس کا باپ عمرو کا) اور ضارب ب زید عطف و (انہیں مارا زید نے عمرو کو)

وضاحت: مصنف نے اس فعل میں جیسا کہ چارہ تیں ذکر فرمائی ہیں۔

فاعل کی تعریف

پہلی بات

فاعل کی مختلف صورتیں اس کی مناسبت سے فعل، ضمہ کا ضمہ

دوسری بات:



تیسری بات: وہ مقام جہاں فاعل کو مفہوم پر مقدم کرنا واجب ہے اور

وہ مقام جہاں قائل کو مفہوم سے مؤخر کرنا ہوتا ہے۔

تجلیات : قرینہ موجود تو باطل کے فعل کو حذف کرنا چاہئے

فاعل کی تعریف

کھلی بات

ہر وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے فعل یا شہ فعل ہو اور اس فعل یا شہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف کو گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہونے کہ اس پر واقع ہو۔

قواعد و قیود: اس تقریب میں کل سہ ہفت روزے اس میں سارے کام و اہل ہو گئے۔ قیدہ بعد و صبحہ فصل

بولے اس سے وہ اسے نقل گئے جو فعل کا شیعہ فعل سے مقدر ہوگا۔ جیسے لاءریہ

سید الیہ

یہ عمر و امیں عمرو و اقل نہیں ہے اس لیے کہ اس میں صرف کی ستہ عمرو کی طرف نہیں ہے۔

یہ تیسری فصل ہے اس سے وہ اسم نکل گئے جن سے سب تینوں فعل یا شے فعل قائم ہو سکے نہ ہو بلکہ نہ ہو واقع ہو

جیسے **صرب** **رید** سے پہلے جو فعل ہے وہ اس اسم پر واقع ہے اس کے ساتھ قلم نہیں ہے کیونکہ **رید** نائب فاعل ہے **صرب** فعل کے ہے

مثالیس پہلی مثال: فعل کی ہے جیسے ہم دیکھ اس مثال میں ہم فعل ہے اور دیکھ اس کا اسم اور فاعل ہے

وراء اس فعل کی اناد سمبلی طرف ہجوری ہے اس طرح یہ کہ **مجلس رید** کے ساتھ قائم ہے اس پر تو قیہ میں ہے۔

شپ فعل کی ہے۔ جیسے رد و جب ابو عمر اس مثال میں صر بشپ فعل ہے اس کی نسبت

یہودی طرف دہریہی ہے اس طرح کہ صریحاً و بالفعل اس کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں ہے

تیسری مثال: فعل متعدی کی ڈکری جاتی ہے کیونکہ جس میں فعل ثبوت کی نسبت ماضی و صرف ہوتی ہے

یہ فعل متعدی کی نسبت قاعلاً کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے ماحصر ب دید عمر و امیں ماحصر ب فعل متعدی راست

آبدی کی طرف ہو رہی ہے اس طرح کہ وہ فعل متغی دہ کے ساتھ قیام ہے نہ کہ اس پر واقع ہے۔

وکل فعلی لا بدله من فعل مرفوع مظهر کدھب ریڈاؤ مصر ہمارو کسرت ریڈاؤ او مستتر کریدھب

اور ان کے سینے پر تل کا پیرا تھا۔ وہ بے حجاب و عریان مروج منظر پیش کر رہے تھے۔

وَأَنَّ كَلِمَ بَعْضِ مَعْدِيَا كَانِ لَهُ مَقْعُولٌ بِهِ أَيْضًا مَحْوٌ صَرِيحٌ بِرَدِّ عَمْرٍو أَوْ كُنَ الدَّاعِلُ مَظْهَرًا وَاحِدًا لِمَعْنَى

اور تہ فعل متعدی ہو، اس فعل کے لیے مفعول کا ہونا ضروری ہے کی طرح جیسے صبر ب رید عمر د اور افعال کا فاعل سرنگم ہو تو فعل



بدا بحو: صرب رید و صرب الیہاں و صرب الیہو و ان کان مضموا و حد لفعل للواحد بحو رید
 ہمیشہ سمر یا حائے گائیے صرب رید و صرب الیہاں و صرب الیہو اور مضمون کو و حد کے لیے حد ہے رید صرب
 صرب ویشی لمحتی بحو الیہاں صربا و یجمع للجمع بحو: الیہو صربا و ان کان لفعل مؤنث
 و مشبہ کے لیے تھیجے لیدہ پ عویہ و ان کے ہے جمع لایا حائے گائیے رید و صربا اور رفاں کو عشت حق و اور وہ ہے
 حقیقہ و ہو ما پیرا نہد کر جس الحیرا اب آیت الفعل اب ان لم تعمل بین الفعی و الفاعل بحو قامت ہندوں
 اس کے مقابلے میں جائزہ کر ہو فعل اس صورت میں ہمیشہ مؤنث لایا حائے گائیے و رفاں کو عشت حق و اور وہ ہے
 فصت فلک الحیز فی لند کبر و لتابث بحو صرب الیہم ہند و ان شئت قلت صرب الیہم ہند
 قاصر ہے فصت ہند اور فصل و فاس نے درمیان فاعل ہے تو تجھے حیدر ہے فعل کو موش اور درمیان میں پیشہ تو کے صرب
 و کذلک فی الموش غیر الحقیقی بحو طالع لشمس و ان شئت قلت طالع الشمس هذا اذا کان
 لیوم ہند اور اگر تو چاہے تو کے صرب ہند و اسی طرح (حی فعل کو وقت اور ذکر ہے میں اختیار ہے)
 موش غیر حقیقی میں ہے صرب سمس اور اگر تو چاہے تو کے صرب سمس یہ اس وقت ہوگا جب
 بفعل مسد الی لمظہر و ان کان مسد الی لمضمون آت ابدانحو الشمس طلعت و جمع لتکسیر
 فعل مسد ہوا م ظاہر کی طرف اور اگر فعل مسد ہو ضمیر کی طرف تو فعل ہمیشہ مؤنث، یاد ہے تاہم سمس صرب و ان کسر موش ہر
 کا لمؤنث البعیر الحقیقی، تفویض قام لرجا و ان شئت قلت قامت لرجا
 حقیقی و اس سے تو ہے قام و اس سے تو ہے قامت لرجا

دوسری بات فاعل کی مختلف صورتیں اور ان کی مناسبت سے فعل لانے کا حکم

فاعل بھی اسم ہوتا ہے اور کبھی مضر کی شکل میں ہوتا ہے اور کبھی مستتر کی شکل میں ہوتا ہے۔

فاعل منظر: جس میں فاعل نہ ہو جیسے دھب رید (زید گیا) اس میں رید و مل اسما ہر ہے۔

فاعل مضمون رز: جس میں فاعل ضمیر کی شکل میں ہو اور وہ ضمیر کا ہر ہو جیسے صرب رید (میں نے رید کو مارا)
 اس مثال میں ضرورت میں ضمیر فاعل ہے جو کہ ہر ہے۔

فاعل مستتر: جس میں فاعل ضمیر کی شکل میں ہے اور وہ ضمیر پوشیدہ ہو نظر آ رہی ہو جیسے رید دھب اس مثال
 میں دھب فعل ہے، و رھو ضمیر اس کا فاعل ہے جو کہ پوشیدہ ہے اس کو ضمیر مستتر کہتے ہیں۔

فعل متعدی کے لیے مفعول بہ ضروری ہے: اگر فعل لازمی ہو بلکہ متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول بہ کا ہونا
 ضروری و لازمی ہے، کیونکہ فعل متعدی مفعول بہ کے بغیر عمل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے صرب رید (میں نے رید کو
 مارا) اس مثال میں مفعول بہ ہے صرب فعل کے لیے۔

فعل کی مناسبت سے فعل لانے کا قاعدہ

۱)..... فاعل، مگر اسمی ہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد لایا جائے گا ماضی خواہ واحد ہو یا شکیہ ہو یا تمیز۔

مثالیں :- صرب ریڈ، صرب لڑیڈ، صرب الیڈ

ان تینوں مثالوں میں فاعل اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے فعل کو مفرد لایا گیا۔

فعل کو مشیہ اور جمع اس لیے یہ ہوتا ہے تاکہ وہ

فعل کی حالت ہے کہ۔ یہ مشبہ ہے یا جمع پس جب فاعل ہم لفظ ہو تو اس کی حالت مشبہ اور جمع کی اس سے خود ظاہر ہوگی فعل کو مشبہ اور جمع لانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) فاعل جب اہم مضمر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق ر م ح نے کا پس اگر فاعل مضمر ہو حد ہو تو فعل بھی واحد م جائے گا۔ فاعل مضمر ثانیہ ہو تو فعل بھی تثنیہ ر م ح کا اور فاعل مضمر گرجع ہو تو فعل بھی جمع م ر م ح کا جائے گا۔

مثالیں :-

اب مثنوی میں فعل فاعل مضمون کے مطابق ہے۔

مؤثر کی اقسام: () مؤثر حقیقی (۲) مؤثر غیر حقیقی

موٹ حقیقی کی تعریف: موٹ حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں حاملہ رتہ کو بنو و ہر مت تائیت غفلوں میں

موجودہ پاسہ ہو۔ جیسے مردہ کے مقابلے میں رجب اور شافہ (قنن) کے مقابلے میں حمل (وت)

مؤنٹ غیر حقیقی کی تعریف: مؤنٹ غیر حقیقی دو ہے جس کے مقابلے میں حاد اور مذکورہ ہو۔ جسے متعلقہ کے مقابلے میں خاص میں اس کے مقابلے میں بالکل مذکورہ ہو۔ جسے عین (چشمہ)

(۳) فاعل مؤنث حقیقی کی صورت میں فعل لائے کا قاعدہ: فاعل جب مؤنث حقیقی ہو اور فاعل اور

نفل کے درمیاں کو فاصلہ نہ آؤ تو فعل ہمیشہ مؤنث یا جائے گا۔ جیسے قامت عہد اس میں عہد مؤنث تثنیٰ ہے لہذا **قامت** فعل ماضی ہی لیں گے۔ اور اگر مفعول اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو مفعول کو مؤنث انا بھی جائز ہے اور مذکر۔ نا بھی جائز ہے جیسے صربت الیوم عہد اور صربت الیوم عہد یوں صو۔ تمیں چاہئے ہیں

(۴) فاعل مؤنث غیر حقیقی کی صورت میں فعل لانے کا قاعدہ: فاعل گر مہنٹ غیر حقیقی ہو تو فعل کو

مؤثر اور مددگار نے میں اختیار حاصل ہے۔ جیسے طلع لشمس کہنا بھی جائز ہے اور عذبت شمس کہنا بھی جائز ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب اصل مندوہم ظاہر ہر طرف اور جب اصل مندوہم کی طرف توجہ اصل کو ہمیشہ مؤثر لایا جائے گا۔ جیسے الشمس عذبت، پس، لشمس جمع کہنا، درست نہ ہوگا۔

(۵) فاعل جب جمع مکسر ہو تو فعل لاتے کا قاعده:



میں یہ سوٹ غیر حقیقی کی طرح ہے لہذا جمع مکسر فعل کو مؤنث یا مذکر لائے گا اختیار حاصل ہوگا:

جوا جمع مکسر نہ کر ہو جیسے و جانی یا مؤنث دونی العقول ہو جیسے حمال

یا غیر ذوی العقول ہو۔ جیسے یا م وغیرہ ان سب کا ایک آل حکم ہے۔

جیسے فاء لرحال نہا بھی جائز ہے، ارفاق لرحال نہا بھی جائز ہے۔

و يجب تقديم الفاعل على المفعول إذا كان مقصورين وحقت الينس لحو صرحت موسی جیسی

و فاس مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جب وہ دونوں اسم مقصور ہوں اور قرآن دونوں میں التباس کا خوف کرے جیسے ضرب موسی عیسی

و یجوز تقديم المفعول على الفاعل ل لم يجب الینس لحو اکل لکمثری پخیلی و ضرب عمرو و ازیذ

و مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے جب قرآن دونوں میں التباس کا خوف نہ ہو لہذا

جیسے اکل لکمثری پخیلی و ضرب عمرو و ازیذ

تیسری بات وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے

مفعول و مفعول دونوں اسم مقصور (یعنی وہ اسم ہنس کے آخر میں تک مقصورہ ہو) ہوں تو اس صورت میں فاعل

کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے ورنہ فاعل اور مفعول دونوں میں امتزاج پیدا ہو جائے گا اور یہ معلوم نہیں ہوگا کہ فاعل

کون ہے اور مفعول کون ہے؟ اس صورت میں جو پہلے ہے اسے فاعل کہا جائے گا۔

مثال: ضرب موسی عیسی اس صورت میں موسی فاعل اور عیسی مفعول ہوگا۔

وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے: مفعول و مفعول کے درمیان تباس کا خوف نہ

ہو اس طور پر کہ فاعل متعین ہو تو فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے۔

پہلی مثال: اکل لکمثری پخیلی (مئل سے مراد کھایا) اس صورت میں لکمثری مفعول ہے اور پخیلی

فاعل، مفعول کو فاعل پر مقدم کیا گیا ہے اور یہ جائز ہے، اس لیے کہ ان دونوں میں التباس کا اندیشہ نہیں ہے۔ وہ اس

طرح کہ پخیلی کے مفعول سے کی صداقت موجود ہے و لکمثری میں مفعول سے کی صداقت موجود ہے، کیونکہ

لکمثری ایک پھل ہے جسے کھایا جاتا ہے اب یہاں لکمثری کے مفعول ہونے پر قرینہ حتمی ہے اس لیے اس کو

فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔

دوسری مثال: ضرب عمرو و رید اس مثال میں عمرو و مفعول سے، رید مقدم کیا گیا ہے اور یہ جائز ہے اس

کیے قرینہ عطی موجود ہے و رید اسے اعراب چونکہ عمرو پر نصب ہے اور رید پر رفع ہے، لہذا عمرو کو رید پر مقدم

کرنے کی وجہ سے التباس کا اندیشہ نہیں رہتا ہے اس لیے عمرو کو مفعول ہے اس کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔



و بخبر حذف الفعل حيث كانت قرينة نحو ريد في جواب من قال . من ضرب ؟ وكذا حذف الفاعل

اور جاز ہے فعل کا حذف ناچھنا قرینہ سے ۔ جیسے رید کہنا اس کی کے جواب میں جو کہے میں ضرب (کس نے مارا) اسی طرح فعل

والفعل معاً كنعم في جواب من قال أقدم ريداً وقد يحذف الفاعل ويقام المفعول مقامه إذا كان الفاعل

ورفال دونوں کو حذف کرنا جاز ہے جیسے نعم کہنا اس کوئی نے جواب میں کہے کہ ہم رید (میاں رید ہڑ ہے؟)

اور بھی فعل حذف کیا جاتا ہے مفعول کو اس کا مقام بتایا جاتا ہے

مجهول لا نحو ضرب ريد وهو قسم الثاني من المرفوعات

جب فعل نہیں ہے جیسے ضرب رید اور یہ مرفوعات کی قسم دہنی ہے۔

چونگی بات قرینہ ہو تو فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے

فعل کے حذف ہونے پر اگر قرینہ موجود ہو تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے رید کہنا اس شخص کے جواب میں جو

کہے کہ ضرب (کس نے مارا) اب یہاں رید کہنا چونکہ سوال کے جواب میں واقع ہے اس لیے یہ قرینہ فعل کے

حذف ہونے پر دلالت کر رہا ہے جو کماصل میں ضرب رید ہے۔

اسی طرح قرینہ ہو تو فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا بھی جائز ہے

کس طرح قرینہ ہو تو حذف فعل کا حذف کرنا جاز ہے۔ اسی طرح قرینہ ہو تو فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا بھی

جائز ہے۔ جیسے نعم کہنا اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ ہم رید (میاں رید کھڑے؟) اصل میں عبارت یوں تھی:

نعم قدم ريداً فاعل ورفاعل دونوں کو حذف کر کے صرف نعم ذکر کر دیا یہاں نعم کا سوال کے جواب میں واقع ہونا

اس بات پر قرینہ ہے کہ یہاں فعل ورفاعل دونوں ہیں جنہیں تخفیف کے لیے حذف کیا گیا ہے۔

کبھی فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا جاتا ہے

جب فعل متعدی ہو تو فاعل کو حذف کرنے کی وجہ مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا جاتا ہے۔ جیسے ضرب رید

(مار گیا رید) اس میں فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا گیا ہے اس کو مفعول بہ کہہ سکتے ہیں۔

کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل مرفوعات کی قسم دہنی میں آئے گی۔

بَحْثُ تَنَازُعِ الْفِعْلَانِ

فصل إذا تَنَازَعَ الْفِعْلَانِ فِي اِسْمٍ ظَاهِرٍ بَعْدَهُمَا اَيُّ اَوَادَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفِعْلَيْنِ اَوْ يَفْعَلُ فِي ذِكْرِ اِسْمٍ

دوسری شخص جب نام میں دو فعل مزاح (حذف) کرے اس میں اسم ہر میں سے ایک کو اس نے بعد ذکر کیا ہے جو

یعنی مذکورہ دونوں فعلوں میں سے ہر ایک اسم ظاہر پہ عمل کرنے کا ارادہ کرے۔

وضاحت: اس بحث نو، کر کرنے سے پہلے چند فضائل مت اور اس کے جو بات ذکر کیے جاتے ہیں، تا کہ بحث

مجھے میں آسانی ہو۔

پہلا اشکال: یہ ہوتا ہے کہ تنازع المفعول سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ تنازع صرف المفعول کے مابین ہو سکتا ہے جب کہ دو شہ فعل (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) کے مابین بھی ہو سکتا ہے؟
جواب: یہ ہے کہ چونکہ فعل عمل میں اصل ہے اور شہ فعل اس کی فرع لہذا جب اصل کو ذکر کیا گیا تو فرع کا حکم اس سے سمجھ جائے گا۔

دوسرا اشکال: یہ ہے کہ وہ دونوں فعل ایک اسم ہی میں تنازع کر رہے ہوں، ضمیر میں تنازع کیوں نہیں کر سکتے؟
جواب: یہ ہے کہ تنازع ضمیر میں اس سے نہیں کر سکتے ہیں کہ ضمیر یا تو متصل ہوگی یا منفصل اگر ضمیر متصل ہے تو وہ اسی فعل کا مفعول ہوتی ہے جس کے ساتھ متصل ہوتی ہے ورنہ منفصل ہے تو اس میں تنازع تو ہو سکتا ہے مگر اس کو مختص کرنے کا طریقہ وہ نہیں جو کو فیوں اور ضمیر پر ذکر کیا لہذا وہ اس بحث سے خارج ہے۔

تیسرا اشکال: مہارت ہے د تنازع المفعول (جب دو فعل جھگڑا کریں) تو اب اشکال یہ ہوتا ہے کہ تنازع جہی جھگڑا کر تا تو دونوں چیزوں میں ہو سکتا ہے کہ غیرہ دونوں چیزوں میں، ایسی دو فہموں میں جھگڑا کیسے ممکن ہو؟
جواب: یہ ہے کہ یہاں تنازع اس معنی میں نہیں ہے جو دو روح میں پایا جاتا ہے بلکہ یہاں تنازع کا یہ مطلب ہے کہ وہ فعل ایک اسم کا سر پر عمل کا تقاضا کرتے ہوں اور اس کا طرف متوجہ ہوں۔

بحث کا خلاصہ

تنازع المفعول کی بحث چھ باتوں پر مشتمل ہے۔

- | | |
|---------------|---|
| تکلی بات : | تنازع المفعول کی اقسام |
| دوسری بات : | تنازع المفعول کی بعض صورتوں میں جوار و عدم جوار میں الامم افراد انہما کا جمہور نحو یوں سے اختلاف۔ |
| تیسری بات : | بصرین اور کوئین کا اختلاف کہ تنازع المفعول کی صورت میں فعل دل کو عمل دینا انھیں سے یا فعل ثانی کو۔ |
| چوتھی بات : | بصرین کے مسلک کے عقائد سے تنازع المفعول کی پانچ صورتیں |
| پانچویں بات : | کوئین کے مسلک کے اعتبار سے تنازع المفعول کی چھ صورتیں۔ |
| چھٹی بات : | نوٹوں کے مذہب سے مطابق گروہوں فعل اعمال قلوب میں سے ہوں وروہ مشغول میں تنازع کریں تو فعل ثانی کے مفعول کو ہر کرنے کی وجہ۔ |

[لہذا انہما یکنون علی اربعۃ اقسام الاول ان یصارع فی القاعبۃ لفظ بخو: ضمیر بی واکرمی زید لثانی: ان





اور یہ سب چار قسموں پر ہے اس کے دونوں فعل آپ سے صرف فاعل کا تقاضا کریں جیسے **یہی** (اکثر میں) دوسری قسم یہ ہے کہ بتدریج فاعلی المعقولیۃ فقط بحو: صریت و اکثریت ریدہ الثالث: فی بتدریج عافی المعقولیۃ و المعقولیۃ و بتدریج اولوں فعل معقول کا تقاضا کریں جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ ثانیہ کی قسم یہ ہے کہ دونوں فعل فاعلیت و مفعولیت کا تقاضا کریں اور یہی الاول الفاعل و الثانی المفعول بحو: صریت و اکثریت ریدہ الرابع عکسہ بحو: صریت و اکثریت ریدہ فاعل کا تقاضا کرے اور دوسرے معقول کا جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ چوتھی قسم اس کا عکس ہے (یعنی فعل اول معقول کا اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے) جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ

تسارع الفعلاں کی اقسام

پہلی بات

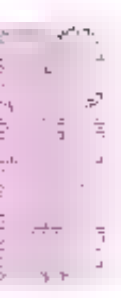
تسارع الفعلاں کی کل چار قسمیں بنتی ہیں۔

- پہلی قسم:** دونوں فعل جب فاعل کا تقاضا کریں جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ
- دوسری قسم:** دونوں فعل جب مفعول کا تقاضا کریں جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ
- تیسری قسم:** فعل اول فاعل کا اور فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ
- چوتھی قسم:** فعل اول مفعول کا اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے جیسے **صریت** و **اکثریت** ریدہ

واعلم ان فی جمیع هذه الأقسام يحوز الأعمال الفعل الأول و أعمال الفعل الثاني خلاف لبقراء فی الصورة اور جاس کو کہ ایک ہر قسم صورتوں میں فعل اول اور فعل ثانی میں سے ایک کو عمل دینا یا نہ دینا کی صورت میں مامور ہے۔
 الأولی و الثالثہ ان یعمل لثانی و دلیلہا و ماحد الاہرین ماحد الفاعل
 اختلاف ہے (و کہتے ہیں کہ یہ فعل ثانی کو عمل دینا یا نہ دینا کی صورت میں ہے) (پہلی اور تیسری صورت میں) فاعل کا حذف
 أو الإضمار قبل الذکر و کلاهما محظوران و هذا فی الجوار
 کہہ یا جاز یا بحر اضممار قبل الذکر ہے اور یہ دونوں صورتیں ممنوع ہیں اور قرآن کا یہ اختلاف جواز میں ہے۔

دوسری بات تسارع الفعلاں کی بعض صورتوں میں جواز اور عدم جواز کے سلسلے میں امام فراء و فقہاء کا جمہور نحویوں سے اختلاف

چنانچہ جمہور نحویات تسارع الفعلاں کی مذکورہ چاروں قسموں میں کسی بھی فعل کو عمل دینا یا نہ دینا کہتے ہیں چاہے فعل اول کو دیں چاہے فعل ثانی کو اس میں کہ یوں اور صریحوں کا اتفاق ہے سوائے امام فراء و فقہاء کے۔ وہ پہلی اور تیسری قسم میں اختلاف کرتے ہیں اور فعل ثانی کو عمل دینے کو ناجائز کہتے ہیں۔
امام فراء و فقہاء کی دلیل: وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ پہلی اور تیسری صورت میں عمل فعل ثانی دیا جائے تو فعل اول جو کہ فاعل کا تقاضا کر رہا ہے یوں اس کے لیے فاعل محذوف نہیں گئے یا ضمیر ماکس گئے اگر فاعل کو محذوف نہیں گئے تو





عمرہ چیز کا محذوف ماننا۔ مرنے کا جو کہ جائز نہیں۔ اور اگر ضمیر میں آئے تو اصناف میں الہ کو۔ مرنے کا تو یہ صورت بھی جائز نہیں ہے

وأما الإخبار فله خلاف التصريح والكوفيين فيهم يختارون عمال الفعل الثاني عتباراً بالتقريب

والجواب والكوفيين يختارون عمال الفعل الأول مراعاةً للتقدم والاستحقاق

یہ قرب وجوار (پڑوسی) کا اعتبار کرتے ہوئے اور کوئی فعل اور کوئی فعل دے، مقدار کرتے ہیں تقدیم اور استحقاق رعایت کرتے ہوئے۔

تیسری بات بصریین اور کوفیین کا اختلاف کہ تاراع الفعل کی صورت میں فعل اول کو عمل دینا افضل ہے یا فعل ثانی کو

بصریین اور کوفیین حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ دونوں فعلوں میں سے کسی کو بھی عمل دینا جائز ہے، البتہ اختلاف فضیلت اور غیر الفضیلت میں ہے چنانچہ بصریین حضرات کہتے ہیں کہ فعل ثانی کو عمل دینا پسندیدہ ہے اور کوفیین حضرات فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں۔

بصریین کی دلیل: بصریین حضرت فعل ثانی کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں کہ محقق بقرب ثم تبعہ (حق قریب دے گا ہوتا ہے پھر دوراں دے گا)، چنانچہ اسم ظاہر فعل ثانی کے قریب ہے اس لیے اس لیے عمل فعل ثانی کو دینا بہتر ہے۔

کوفیین کی دلیل: کوفیین حضرت فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں وادوح یہ بتاتے ہیں کہ لیسو حو من املاحو (حق پسند آنے) دے گا ہوتا ہے نہ کہ جدوا لے گا (چنانچہ فعل اول پہلے ہے حق بھی کسی کا ہے لہذا فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ ہے۔

چند اہم فائدے

مذہب بصریین: مصنف شیعہ کے نزدیک چونکہ بصریین کا مذہب راجح ہے اس لیے ان کے مذہب کو پہلے ذکر فرما رہے ہیں۔ بصریین کے مذہب کو تفصیل سے ذکر کرنے سے پہلے تین فائدے ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) فائدہ جس فعل کو عمل نہیں دیا گیا ہوا اسے عمل دینے کا طریقہ: جس فعل کو عمل نہیں دیا گیا

ہوا اسے عمل دینے کے تین طریقے ہیں: (۱) حذف (۲) ذکر (۳) ضمیر

حذف: یعنی معمول کا محذوف مانا جائے۔

ضمیر: یعنی معمول کو ضمیر کی شکل میں دیا جائے۔

ذکر: یعنی معمول کو لفظوں میں ذکر کیا جائے۔



بصر میں: ہر میں کے مذہب کے مطابق عوام نعل ثانی کو نعل پہنے ہیں تو سی دو صورتیں ہوں۔

(۱) فاعل و فاعل کا تعلق کرے گا (۲) یا فعل اور مفعول کا تعلق کرے گا۔

فعل اول فاعل کا تقاضا کرے: جب فعل اس فاعل کا تقاضا کرے تو اس صورت میں فعل ثانی کو عمل دینے کے بعد فعل اول کو عمل دینے سے تین طریقے ہوں گے۔

پہلا طریقہ: یہ ہے کہ اس کا فاعل محمد وف۔ جس کے اس صورت میں محمد وف ماننا لازم آئے گا جو کہ صحیح نہیں ہے (عمدہ سے مراد فاعل یا مبتدا ہے)

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ ہم فصل اوس کے قائل و ذکر کریں تو اس تصویر میں اہم ظاہر کا ٹکڑا ملازم آئے گا، پس یہ صورت بھی درست نہیں۔

تیسرا طریقہ: یہ کہ اس کا قائل ضمیر ایسا ہے تو اس صورت میں **صغار قبل الذکر** زم آئے گا، کیونکہ اسم ظاہر جو کہ ضمیر کا مرتب ہے ۱۰۰ بعد میں ہے۔

بھریں فرماتے ہیں کہ فعل ول کو مل دینے کا تیسرا طریقہ پنا میں گے اور اس کے بے ضمیر فاعل نہیں ہے۔ ب
اس صورت میں اسرار قبل الذکر برآمد ہے تو اس کا جو یہ ہے کہ **اصداق** لہذا متروک وہیں بشرط تفسیر تاکہ یہ
یعنی اس شرط پر ضمیر انا تاکہ ہے کہ مرئی بعد میں ذکر کیا جائے۔

مثلاً، **قُلْ هُوَ اللَّهُ حَسْبِيَ** ہو صمیمیہ کا مرجع لفظ **ہندے** جو کہ عمیرے بعد واقع ہے۔

(۲) ناکدہ: ضمیر اور سم ظہریں چند چیزوں میں مطابقت ضروری ہے

(۱) افرام میں (۲) شہر میں (۳) جمع میں (۴) تذکیر میں (۵) تانیث میں

(۳) فائدہ: مثالوں میں تیس رد کا غلط ہے نہیں وہاں کا لفظ ہے ورنہیں وہاں سے لفظ ہے ورنہیں وہاں سے لفظ ہے۔ اس سلسلے میں اس بات کو سمجھیں کہ بعضی جمع ویدوں سنی ہے جو کہ جمع مذکر عام ہے، کسے بدگرا علیٰ ہوا یا ہو اور مفرد بہتو بد پڑھا جائے گا اور اگر تشبیہ بہتو بد پڑھا جائے اور جمع بہتو بد پڑھا جائے گا اور گھر جمع بہتو بد پڑھا جائے گا۔

فإن أعملت الشيء و نظرت أن الفعل الأول يقتضي الماعل أصمونه في الأول كما تقول في المتوافقين

پس اگر تو فعل ماضی دے تو دیکھ کہ کُرفعل اور فاعل قائم کرتا ہے تو تو سے صیغہ فاعل دے دے جیسے تو نے تو میں (تبی ضررینی و اکثر ماضی ریدو صر ماضی و اکثر ماضی الموبدان و طرہوبی و اکثر ماضی لریدوں رومی فہمخالیقی:

[illegible]

جیسے تو کئے گا صریحی و اکثریت ریداً و ضربی و اکثریت زیدیں و صریحی و اکثریت زیدیں در اثر فعل دل مضمون کا تھا۔
 يقتضي المفعول ولم يكن الفعلان من أفعال القلوب حدثت المفعول من الفعل الأول كما تقول في
 كرمه أو دون فعل أفعال قلوب میں سے نہ ہوں تو فعل اور سے مفعول و حذف کر دے۔ جیسے تو نے کئے گا متنبہ میں
 (یعنی دونوں فعل مفعول کا تقاضا کرتے ہوں اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں)
 لموافقين. صریح و اکثریت ریداً و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضربیت و اکثریت الزیدیں و فی
 ضرب و اکثریت ریداً و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں
 (یعنی فعل میں مفعول کا درجہ ملان فاعل کا تقاضا کرتا ہو و و دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں ایسے
 لمختلفين. ضرب و اکثریت زید و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں
 ضرب و اکثریت زید و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں
 لفعلا من أفعال القلوب يجب إظهار المفعول الأول كما تقول حسبني مطعماً و حسبني مطعماً و حسبني مطعماً
 افعال قلوب میں سے ہوں و فعل اس نے ہے مفعول کا جہاں رہنا واجب ہے جیسے؟ کہے گا حسبني مطعماً و حسبني مطعماً
 لا يجوز حذف المفعول من أفعال القلوب و ضم المفعول قبل لذكر هذا هو مذهب البصريين
 یہ کہ افعال قلوب سے مفعول کا حذف کرنا جائز نہیں اور یہ اصحاب میں سے نہیں یہ صریحی و اکثریت

چوتھی بات: صریحی کے مسلک کے اعتبار سے تارخ الفعلان کی پانچ صورتیں
 پہلی صورت: دونوں فعل جب فاعل کا تقاضا کریں۔

مفرد، متنبہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریحی و اکثریت زید اس مثال میں صریحی میں فاعل ضمیر ہو مشترک ہے جو کہ ریدہ مفرد کے
 مطابق ہے۔
 حثنیہ کی مثال: صریحی و اکثریت الزیدیں اس مثال میں صریحی میں فاعل ضمیر حثنیہ ہے اس لیے کہ
 اسم ظاہر حثنیہ ہے یعنی الزیدیں
 جمع کی مثال: صریحی و اکثریت الزیدوں اس مثال میں صریحی میں فاعل واو ضمیر جمع کی ہے جو کہ
 الزیدوں اسم ظاہر کے موافق ہے۔
 دوسری صورت: فعل دل فاعل کا تقاضا کرے، فعل تالی مفعول کا تقاضا کرے۔

مفرد، حثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریحی و اکثریت ریداً اس مثال میں صریحی میں ضمیر ہو فاعل مشترک ہے جو ریدہ کی طرف
 راجع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



تشبیہ کی مثال: ضمر ماضی و اکرم مت الزیدین اس مثال میں ضمر ماضی میں فاعل الف ثانیہ ہے جو سریدیں کی طرف راجع ہے

جمع کی مثال: ضمر فوہی و اکرم مت الزیدین اس مثال میں ضمر فوہی میں فاعل واحد ضمیر جمع ہے جو لزیدین کی طرف راجع ہے۔

تیسری صورت: دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں اور وہ دونوں فعل فاعل قلوب میں سے کسی نہ ہوں اس صورت میں بعد میں حضرت فرماتے ہیں کہ اسم ظاہر فعل ثانی کا مفعول بنائیں گے اور فعل اول کا مفعول محذوف بنائیں گے کیونکہ ذکر کرنے میں مفعول کا تکرار لازم آئے گا جو کہ غیر مناسب ہے اور ضمیر مانے میں **اصح** فعل واحد ذکر کردہ میں جائز ہے نہ کہ فصدہ میں لہذا فعل وں کا مفعول محذوف بنائیں گے جو کہ فصدہ میں جائز ہے۔

مفردہ تشبیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: ضربت و اکرم مت زیدا

تشبیہ کی مثال: ضربت و اکرم مت الزیدین

جمع کی مثال: ضربت و اکرم مت المریدین

تینوں مثالوں میں فعل اول کا مفعول محذوف ہوگا۔

چوتھی صورت: فعل وں مفعول کا تقاضا کرے اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے۔

مفردہ تشبیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: ضربت و اکرم مہی زیدہ

تشبیہ کی مثال: ضربت و اکرم مہی المریدان

جمع کی مثال: ضربت و اکرم مہی المریدوں

ان تینوں مثالوں میں بھی فعل اول کا مفعول محذوف ہوگا۔

پانچویں صورت: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں جو کہ دو مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں اور وہ دونوں فعل متعدی مرکب یا مفعول بنانا چاہتے ہیں تو پھر میں کے مذہب کے مطابق اسم ظاہر کو فعل ثانی کا مفعول بنایا جائے گا اور فعل وں کا مفعول ذکر کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فعل اول کا فاعل اپنے کے تین طریقے تھے حذف، تکرار و ضمیر۔

سب یہاں پر حذف کریں گے اور خرابی نہ آئے گی نہ فعل قلوب کا یہ مفعول مذکور اور ایک مفعول محذوف ہوگا جو کہ درست نہیں یا تو دونوں مذکور ہوں یا وہاں محذوف ہوں۔ اگر ضمیر لاتے ہیں تو یہ خرابی مارم آتی ہے کہ فصدہ (یعنی مفعول) میں **اصح** فعل واحد ذکر کردہ آئے ہے جو کہ جائز نہیں ہے لہذا فعل اول کا مفعول ذکر کرنا واجب ہے۔

مثال: حسب مطلقا و حسب رید مطلق اس مثال میں پھر میں کے مذہب کے مطابق مطلقا جو کہ مفعول

مقدمہ: مشق اول: حروف تہجیہ



پانچویں بات کو فیین کے مذہب کے مطابق ناسخ اصلاح کی صورتیں

کلی صورت: دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں۔ کو فیین کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں تو فعل اول کو دیا جائے گا اور فعل ثانی کے لیے ضمیر لیں گے، یہ نہ فعل ثانی کا فاعل کہ ہم ضمیر لکرتے ہیں تو فاعل کا حکم رما رم آئے گا اور اگر حذف کرتے ہیں تو عمدہ کا حذف آئے گا جس سے دونوں صورتیں جائز نہیں ہیں ضمیر لیں گے اس صورت میں اصمار قبل ابد کر لے آئے گا، لیکن یہاں اصمار قبل الد کر فقط لازم آئے گا نہ کہ ہمت اور اصمار قبل الد کر وہاں نا جائز ہے، جہاں لفظ اور ہمت ہو، چنانچہ یہاں صرف اصمار قبل الد کر رما رہا ہے جو کہ جائز ہے۔

مفرد، ثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: ضربی و اکرمی رید

ثنیہ کی مثال: ضربی و اکرمی الریدی

جمع کی مثال: ضربی و اکرمی الریدوں

ان مثالوں میں اسم ظاہر کو فعل اول کا معصوم بنایا اور فعل ثانی کے لیے اسم ظاہر کے موقع ضمیر لئی گئی ہے یہی مثال اکرمی میں ضمیر ہر مستتر فاعل ہے اور دوسری مثال اکرمی میں الف اور تیسری مثال اکرمی میں و و فاعل علامت جمع کا لایا گیا ہے۔

دوسری صورت: فعل اول معصوم اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے۔

مفرد، ثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

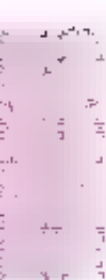
مفرد کی مثال: ضربت و اکرمی رید

ثنیہ کی مثال: ضربت و اکرمی الریدی

جمع کی مثال: ضربت و اکرمی الریدیں

تینوں مثالوں میں اسم ظاہر کو فعل اول کا معصوم بنایا جو کہ معصوم کا تقاضا کرے اور فعل ثانی کے لیے اسم ظاہر کے موقع ضمیر لیا۔

تیسری صورت: اگر فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے، اور دونوں فعل فعال کلوب میں سے نہ ہوں تو اس صورت میں کو فیین کے نزدیک دو جہیں جائز ہیں پہلی وجہ فعل اول کو عمل دینے کے بعد فعل ثانی کے مفعول حذف کرنا بھی جائز ہے اور دوسری وجہ ضمیر لانا بھی بہتر ہے تاکہ مفعول مقصود متکلم کے موافق ہو جائے۔





دونوں فعل اسم کا ہر کو اپنا مفعول بنانا چاہیں

حذف کی مثالیں مفردہ، ثنیۃ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

ثنیۃ کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

جمع کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

فعل ثانی اسم کا ہر کو اپنا مفعول اور فعل اول اسے اپنا فاعل بنانا چاہتا ہو

مفردہ، ثنیۃ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

ثنیۃ کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

جمع کی مثال: صریب و اکثر ماریدہ

چوتھی صورت: صریب و اکثر ماریدہ (جو کہ دو مفعولوں کے متقاضی ہوتے ہیں) اور وہ

دونوں فعل اسم کا ہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتے ہوں تو اس صورت میں کوئیوں کے مذہب کے مطابق فعل اس کو عمل دیا جانے کا دراصل ثانی کے لیے مفعول کا ہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتا ہو گا فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنا بھی جائز نہیں اور اس سے لیے ضمیر ناہیک جائز نہیں۔

مثال: حسبی و حبیبہما مطلقین لریبہما مطلقا اس مثال میں دونوں فعلوں نے پہلے ماریدہ میں جھگڑا کیا، فعل اس نے فاعل اور فعل ثانی نے مفعول کو قہر کیا، پس کوئیوں کے مذہب کے مطابق فعل اس کو عمل دیا اور فعل ثانی کے لیے ہما ضمیر دئے، پس حبیبہما ہوا۔ اس کے بعد دونوں فعلوں نے مطلق مفعولوں میں جھگڑا کیا، پس ہم نے کوئیوں کے مذہب کے مطابق مطلق لافعال اول کو مفعول بنا دیا۔ پس مطلقا حسبی یا مفعول ثانی ہوا، اب فعل ثانی کا دوسرا مفعول مطلق مطلقوں میں ذکر کرنا لازم ہو۔

وذلك لان حسبی و حبیبہما تارعا فی مطلقا و عملت الاول و هو حسبی و اظہرت المفعول فی

یاس کے کس حسبی حبیبہما دونوں نے مطلق میں راع کیا کہ وہ اس کا مفعول واقع ہوا اور تو نے فعل اس کو عمل دیا اور وہ

ثانی لوان حدثت مطلقین و قلت حسبی و حبیبہما لریبہما مطلقا یرم لافحصاز علی أحد المفعولین

سے حسبی و ثانی نے یہ مفعول کا ظہر کر دیا جس آیت کو کہ ہم نے مطلقا کو حذف کر دیا اور کہ حسبی و حبیبہما لریبہما

فی لہعاب القلوب و هو غیر جانہ و ان اضمرب فلا یخجل من ان تضمر مفعولاً و تقول حسبی و حبیبہما





مطلق تو فعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے ایک پر لکھ کرنا اور مآ کے گاموں کا پتہ ہے، اگر تو نے سمجھ لیا

تو پھر دوسرا سے جائز نہیں یہ تو ضمیر مفرد کی ہے گا اور تو نے گائیے **حسی و حسبہما**

ایہا لزیدان مطلقا و حسبہ لا یکنون المفعول الثاني مصدقا لمفعول الاول وهو هما ہی قولک

یہا لزید یہ مطلق اس صورت میں مفعول ثانی مفعول اول کے مطابق نہ ہوگا اور وہ ہے **معا جو کہ** سے قوس

حسبہما ولا یجوز دلک أو ان تصیر مفعول و مقبول حسبی و حسبتہما ایہما الیہا الیہا مطلقا و حسبتہ

حسبتہما جس ہے اور یہ صورت جائز نہیں اور اگر تو نے ضمیر تشبیہی دیا تو ہے **حسی حسبتہما** ایہما الیہا الیہا مطلقا تو اس

یہم عودہ لضمیر المثنیٰ ہی اللفظ المعمر و هو مطلقا لیدی وقع فیہ التمازغ و ہذا ایضا لا یجوز و لہم

یہا لہم میں تشبیہ کی ضمیر کا اس نے مفرد مفعول کی طرف اشارہ کرتا ہے گا جو کہ **مطلقا** ہے جس میں تنازع واقع ہے یہ صورت بھی

یجوز الحذف و الإضمار کما عرفت و جب الإظهار

جائز نہیں پس جب مفعول کو حذف کرنا اور ضمیر را تا دونوں ناجائز ہے تو اس کا اظہار کرنا واجب ہوگا

چھٹی بات کوئیوں کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور وہ

مفعول میں تنازع کریں تو فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنے کی وجہ

فعل ثانی کے مفعول کو ترک کرنا اس لیے ضروری ہے کہ اگر فعل ثانی کے مفعول ثانی کو حذف کرنا جائے تو افعال قلوب

کا ایک مفعول پر لکھ کرنا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔ اور اگر فعل ثانی کا دوسرے مفعول کو ضمیر کی صورت میں مانے تو

اس کی دو صورتیں ہیں: یا ضمیر مفرد کی یا جس کے یہ تشبیہی۔ پس اگر ضمیر مفرد کی لائی تو اس صورت میں فعل ثانی کے

دونوں مفعولوں کے درمیان مطابقت نہ ہوگی، کیونکہ مفعولوں کی ضمیر تشبیہی ہے اور مفعول ثانی کی مفر کی ہوگی۔ جیسے

حسبی و حسبتہما ایہا الیہا الیہا مطلقا اس میں **حسبتہما** میں مفعول تشبیہی ضمیر ہے اور ایہا میں مفعول مفرد کی

ضمیر ہے اور یہ صورت جائز نہیں اور اگر مفعول ضمیر تشبیہی لائی تو اس صورت میں فعل ثانی کے دونوں مفعولوں

میں مطابقت تو ہو جائے گی، جیسے **حسبتہما ایہا** لیکن اس صورت میں ثانی یہ لازم آئے گی کہ ضمیر اور مفعول کے

درمیان مطابقت باقی رہے گی، اس لیے کہ **ایہا** ضمیر تشبیہی کی ہے اور اس کا مخرج **مطلقا** ہے، جو کہ مفرد ہے، لہذا یہ

صورت بھی جائز نہیں۔ پس جب فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنا بھی جائز نہیں ہو۔ اور ضمیر نا بھی جائز نہیں ہو تو یہ ہی

صورت باقی رہ گئی، وہ یہ کہ اس کے مفعول کو غفلتوں میں ظاہر کیا جائے۔

مرفوعات کی دوسری قسم مفعول ما لہم یسم فاعلہ

فصل مفعول ما لہم یسم فاعلہ و هو کن مفعول حذف فاعلہ و أقیم المفعول مقدمہ نحو: ضرب رید

مفعول ما لہم یسم فاعلہ وہ مفعول ہے جس کا فعل حذف یا ضمیر ہوا اس کو (نشان مفعول) اس فاعل کے قائم مقام بنادیا گیا وہ جیسے ضرب رید

و حکمہ فی نو جہد فعیہ و تشبیہ و جمعہ و قد کثیر و ثابتہ علی قیاس ما عرفت فی الفاعل

اور اس کا حکم اس کے فعل مفر، شتیہ، جمع، مذکر، مؤنث نے میں فاعل کے فعل کی مانند ہے

وضاحت: مصنف اپنے مرفوعات کی پہلی قسم فاعل کو بیان فرمائے کے بعد دوسری قسم مفعول مالم بسم عدہ کو بیان فرما رہے ہیں۔ اس میں تیس باتیں ذکر کی ہیں۔

پہلی بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کی تعریف

دوسری بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم

تیسری بات: حکم کے اعتبار سے چند صورتیں

پہلی بات مفعول مالم بسم فاعلہ کی تعریف

مفعول مالم بسم فاعلہ برود مفعول ہے کہ جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کے قائم کردہ پڑ گیا ہو۔
مثلاً: ضرب برید (زیر را گیا) اب اس مثال میں ضرب فعل مجہول کا فاعل حذف کر دیا گیا ہے جو کہ عمرو ہے اور زید کو جو کہ مفعول ہے اسے نائب فاعل بنا کر فاعل کو حذف کر دیا گیا۔ اصل عبارت یوں ہوئی ضرب عمرو زید۔

دوسری بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم

مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے فعل کو مفر، شتیہ، جمع، مذکر، مؤنث بنانے میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو فاعل کی بحث میں گزر چکی ہے۔

تیسری بات حکم کے اعتبار سے چند صورتیں

(۱) مفعول مالم بسم فاعلہ اگر اسم ظاہر ہے تو اس کا فعل ہمیشہ منف وایا جائے گا۔

مفرد جیسے ضرب برید شتیہ: جیسے ضرب الزیدانی جمع: جیسے ضرب الزیدانی

(۲) مفعول مالم بسم فاعلہ اگر مضمّر ہے تو فعل کو سہا کی سمیر نے موافق، یا جائے گا سمیر اگر مفر و ہو تو فعل کو مفرد و اگر شتیہ ہو تو فعل کو بھی شتیہ اور اگر جمع جمع ہو تو فعل بھی جمع کا لایا جائے گا۔

ضمیر مفرد کی مثال: ضرب برید ضمیر شتیہ کی مثال: الزیدانی ضمیر جمع کی مثال: الزیدانی

(۳) مفعول مالم بسم فاعلہ اگر ماضی حقیقی ہو تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا خواہ اسم ہو یا ضمیر بشرطیکہ لفظ میں فاعلہ ہو۔

مثلاً: صوت جہد، صد ضربت پہلی مثال اسم ظاہر ہے دوسری مثال ضمیر کی ہے۔ دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لایا گیا ہے۔ اگر فعل اور اسم ظاہر کے درمیان فاعلہ ہو تو فعل کو مؤنث اور مذکر لائے میں اختیار ہے۔

مثلاً: ضرب الزید صد ضربت یہ دو جہد پہلی مثال میں فعل کو مؤنث اور دوسری مثال میں مذکر لایا گیا ہے۔

(۴) مفعول مالم بسم فاعلہ اگر مؤنث غیر حقیقی ہو اور اسم ظاہر ہو تو بھی فعل کو مذکر اور مؤنث، نے میں اختیار ہے خواہ فعل صلی ہو یا ناقص ہو۔

مثلاً: تکلّف لفسوس اور کورت السوس پڑھا جائے ہے۔

مثال: کور لوم شمس اور کور عت الیوم انشمی

مثال: إذا الشمس كورت

فصل الجہد والخیار: اسباب مجردان عن العوالم الفکریة: أحدهما منهج الیہودیسسی المنہج

۱۱۔ دوسرے مسئلہ پر آتا ہے جسے خبر کا نام دیا جاتا ہے۔ جسے یہی قاضی

سیدہ الدیر فی حریف

• **پیشگیری**

مبتدا اور خبر کے عامل سے متعلق

روسیہ کی بات:

مبتدا میں اصل معترضہ اور خبر میں اصل نکرہ ہوتا ہے چوتھوں میں نکرہ میں تخصیص کرنے کے بعد مبتدا بنادیا جاسکتا ہے۔

تعمیر کے بارے میں:

مستند اور خبر کے بے معارف اور غمگنہ ہونے کے اعتبار سے ایک تقاضہ

چونکہ بات :

خیر کا جملہ اسماء الفعیلہ، شرطیہ اور تکرر فیہ ہونے کا ذکر

ما نحتاج من بات:

تقریباً جملہ ہتھوڑاں میں ایک یا دو (ضمیمہ کا ہونا) ضروری ہے جو ہتھوڑے کی طرف اوڑھے

تجربیات

سید کاظم علی متعلق

ساخت و ساز:

مبتدا اور خبر کی تعریف

گاہی گاہی

مبتدا اور خبر، وہ ایسے اسم ہیں جو **عواملِ غلطیہ** سے خالی ہوں ان میں سے یہ مسند پہ ہوتا ہے جسے مبتدا کہتے ہیں۔
 ورنہ میں سے دوسرا مسند پہ ہوتا ہے جسے خبر کہتے ہیں۔

فوائد و قیود: ہر اسم جنس ہے، محذوف اس میں تعارض للعطف۔ پہلی فصل ہے، اس سے وہ اسم حادث
ہوئے جن پر عوامل اظہار فعل ہوتے ہیں۔ جیسے ان ورکن، تعمیر کا اسم اور غیر۔

یہ فیصلہ مانی ہے اس سے خبر اور امتداد کی قسم مانی خارج ہو گئے۔



والفابی مستندہ: یہ فصل ثالث ہے، اس سے مبتدا خارج ہو گیا۔

دوسری بات: مبتدا اور خبر کے عامل سے متعلق

والعابین فیہما معنوی، وهو الابتداء

ان دونوں میں عامل معنوی سے مراد مبتدا ہے

اقول:

مبتدا اور خبر کے عامل کے حوالے سے قسملوں ہیں۔

پہلا قول:

مبتدا اور خبر کے عامل کے حوالے سے پہلا قول یہ ہے۔ ان دونوں کا عامل معنوی سے مبتدا کا عامل بھی مبتدا ہے اور خبر کا عامل بھی مبتدا ہے جو کہ معنوی سے ہیں مگر یہاں یہاں ہے۔ مصنف رحمہ اللہ کے نزدیک چونکہ مصرع میں کامد بہ پندیدہ ہے، اس لیے صرف ہی مذہب کو کتاب میں ذکر کیا ہے۔

دوسرا قول:

یہ ہے کہ مبتدا کا عامل مبتدا اور خبر کا عامل مبتدا ہے۔

تیسرا قول:

یہ ہے کہ مبتدا کا عامل خبر ہے، اور خبر کا عامل مبتدا ہے

وأصل المبتدأ، أن يكون معرفة وأصل الخبر أن يكون نكرة والنكرة إذا وصفت حالاً تقع مبتدأ نحو

مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرف ہو، اور خبر میں اصل یہ ہے کہ نکرہ ہو اور نکرہ جب اس کی صفت لائی جائے تو اس کا مبتدا بنتا درست ہے جیسے

قوله تعالى: وبعد مومن خير من مشرك وقد إذا الخصصت بوجه آخر نحو: أرسل في الدار أم امرأة

وبعد مومن خير من مشرك اور ان میں اس میں جب کسی مرد سے تخصیص کی جائے جیسے أرسل في الدار أم امرأة

وما أجد خير منك وشأنه نزل دانا بوفی الدار وحل وسلام علیک

وما أجد خیر منک وشرافہ نازل دانا بوفی الدار وحل وسلام علیک

تیسری بات

مبتدا میں اصل معرفہ اور خبر میں اصل نکرہ ہونا ہے،

مگر چھ جگہوں میں نکرہ میں تخصیص کر کے بعد مبتدا بنایا جاسکتا ہے۔

پہلی جگہ:

نکرہ کی جب صفت لائی جائے تو اس میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے، لہذا سے مبتدا بنانا جائز ہے۔

مثال: وبعد مومن خير من مشرك (مومن عام بہتر ہے مشرک سے) اس مثال میں بعد کرد ہے اس کا

علاقہ غلام پر ہوتا ہے خود مسلمان ہو یا کافر۔ اب جب بعد نکرہ کی صفت مومن لائی گئی تو نکرہ میں تخصیص پیدا ہوئی

یعنی ہر مومن میں بعد مومن تمام مرد ہے پس اس تخصیص کی وجہ سے نکرہ کا مبتدا بنانا جائز ہے۔

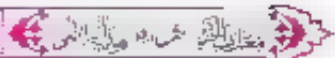
دوسری جگہ:

یہ ہے کہ جب نکرہ سے ہمراہ استفہام کے بعد قح ہو، جو ام متصل کے ساتھ ہوا ہو تو نکرہ میں

تخصیص پیدا ہو جاتی ہے، اس لیے یہ ہمزہ استفہام متصل کے ساتھ ہوا ہو تو حد الامریں (دو باتوں میں سے ایک)

تعمین کے لیے آتا ہے۔

مثال: أرسل في الدار أم امرأة (گھر میں مرد یا عورت) اس مثال میں تخصیص متکلم کے علم کے لیے آتی



فاجعل أتيهما شئ من دأوا الآخر خير نحو الله إلهنا رادهم أرباب محمد ﷺ بيا

وہ کہتے ہیں کہ جسے چاہے ملے گا جسے چاہے ملے گا جسے چاہے ملے گا

پہلے قاعدہ: دو سوں میں سے ایک معرفہ درود سرائکر ہو تو معرفہ کو مبتدا بنایا جائے گا ورنہ جو گھرہ ہے اسے نہ بنایا جائے گا کیونکہ مبتدا میں اصل معرفہ ہوتا ہے اور خبر میں اصل گھرہ ہوتا ہے۔

مثلاً: **ویدھانم** اس مشن میں **ید** معروف ہے جسے مبتدا بنایا گیا ہے، اور **فانم** گمراہ ہے جسے خبر بنایا گیا ہے۔
دوسرا قاعدہ: **گمراہوں** سم معروف ہوں تو **ن** دونوں میں سے جسے چاہیں مبتدا بنائیں، البتہ جسے مبتدا بنانا ہو اسے مقدم کیا جائے۔

مثالیں اللہ انہما وادم انوں و محمد ﷺ سب رتیلوں مثلاً اس میں پہلا اسم یعنی اللہ، ادم، محمد ﷺ حکم ہونے کی وجہ سے معروف ہیں اور دوسرا اسم یعنی، لیل، انوں سب یہ تیلوں اسماء ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معروف ہیں۔ لیس اللہ، لیل اور لیل اللہ ادم ہوں اور ہوں ادم، محمد ﷺ، بیبا اور بیبا محمد ﷺ پر صاف جان کرے۔

وَقَدْ يَكُونُ الْخَيْرُ جَسَلَةً سَمِيَةً حُرِّدَ أَبُو دَقْنَانٍ أَوْ فَصِيحَةُ حُرِّدَ فَلَمْ أَبْرُءْهُ أَوْ شَوَّطِيهِ خُوْرِيْدَنْ جَاءَتِي
 وَرَبِّي كَبِيْرٌ جَمْدٌ سَمِيٌّ سَوَّيْتُ بِيْهِ رِيْدَانِيَّةً وَرَبِّي قَاهِرٌ بِيْدٌ وَرَبِّي شَرِيْفٌ رَوَّيْتُ بِيْهِ رِيْدَانِيَّةً

لَا تُكْرِهُهُ أَوْ ظَرْفِيَّةٌ حَوْرِيَّةٌ خَلْفَكَ وَعَمْرٌ فِي الْمَدَارِ

فاکرمیتہ اور کبھی تحریر ہوتی ہے جیسے زید خدیجک اور عمر فی الدار

یا ٹھوکیں بات خبر کا جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ اور ظرفیہ ہونے کا ذکر

خبر جب جملہ اسیہ ہو: جیسے دیدارِ قائم سے مشابہت میں اب ہفتاب جہد سمیٹ کر واقع ہو رہی ہے، اس طور پر کہ اب ہفتاب مصروف ہے ملکہ مبتدا اور فہم جہ ہے مبتدا اور جہ لکھ جہد سمیٹ کر ہفتاب دیدارِ قائم کی خبر واقع ہوگی۔

خبر جب جملہ فعلیہ ہو: جسے یہ مقام ہو اس شان میں یہ مبتدا ہے اور قاضی فعل ہے یہ مضاف مضاف
 پر ہے مگر وہ فعل ہے قاضی نے کیا فعل ہے قاضی سے مکرر جملہ فعلیہ ہو مبتدا ہو یہ مبتدا کے ہے۔

خیر جب حملہ شرطیہ ہو: جیسے ویدائی حادی فاکر مہہ اس مثال میں رید میندا ہے۔ حادی شرط اور فاکر مندیر ہے۔ شرط پنی ح سے ملکر حملہ شرطیہ ہو کر خیر ہوگی۔ رید مستند کے ہے۔

خبر جن جملہ ظرفیہ ہو: جیسے یہ خضک و عمر فی لہر، بجلی مثلاً میں، یہ مبتدے اور خضک



مضاف مضاف یہ سے طرف سے متعلق ہو، مستقر فعل سے مستقر فعل اپنے ذیل سے اور مفعول سے مفعول فعل یہ ہو کر خبر ہوگی دہلہ متداکی۔

والظرف متعلق بحملة عند الاكتمار وهي المستقر لقول زيد في المداق تقدیرہ زيد المستقر في المداق

طرف جملہ کے ساتھ متعلق ہوتا ہے کثرت کے لیے اور وہ جملہ مستقر ہے۔
مثلاً آپ کہیں گے زيد في القاراس کی صورت یہ ہے زيد مستقر في المداق

خبر جب طرف ہو تو اس کا متعلق جملہ فعلیہ ہوگا

وضاحت: طرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) طرف اول (۲) طرف مستقر

طرف نحو: طرف متعلق عرفظوں میں موجود ہوتا ہے طرف لغو کہتے ہیں۔

طرف مستقر: طرف متعلق عرفظوں میں موجود ہوتا ہے طرف مستقر کہتے ہیں۔

طرف مستقر کے متعلق کے بارے میں کو یوں اور بھریوں کا مختلف ہے، چنانچہ بھری حضرات اس کا متعلق فعل کو قرار دیتے ہیں جب کہ کوئی حضرات سموات قرار دیتے ہیں۔

بھریوں کی دلیل: یہ ہے کہ طرف میں عامل متعلق ہوتا ہے اور فعل عمل کرنے میں اصل ہوتا ہے، اس لیے اس کا متعلق فعل ہوگا

کوئیوں کی دلیل: یہ ہے کہ خبر میں اصل مفرد ہوتا ہے اور اسموں میں اصل مفرد ہوتا، لہذا اس کا متعلق اسم نکالیں گے۔

مصنف رحمہ اللہ کے ہاں چونکہ بھریوں کا مذہب پسند یہ تھا اس لیے اس کو عند الاکتمار کہہ کر رکھا ہے۔ بھریوں کے نزدیک، مگر کسی فعل خاص کے مقدم کرنے پر کوئی قرینہ موجود نہ ہوتا تو فعل عامہ میں سے کوئی فعل مقدم رہا نہیں گے۔

افعال عامہ چار ہیں: (۱) کون (۲) ثبوت (۳) وجود (۴) حصول

ولا بد من ضمير في الجملة يعود الى المبتدأ كقوله في المداق

اور جملہ میں ایک کی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدأ کی طرف سے ہے جیسے مذکورہ مثال میں ہے۔

چشمہ بات خبر جب جملہ ہو تو اس میں ایک عامک (ضمیر کا ہونا) ضروری ہے جو مبتدأ کی طرف لوٹے

خبر جملہ ہو تو عامک کی چھ صورتیں

خبر جب ممد ہو تو اس میں ایک عامک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدأ کی طرف لوٹے۔ اس عامک کی چھ صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: عامک جب ضمیر ہو۔ جیسے زيد آمنو فانهم اس مثال میں ضمیر مبتدأ کی طرف راجع ہے۔

دوسری صورت: ؎ کہ جب الف لام ہو۔ جیسے بعد سر جل رید اس مثال میں بعد فعل، اس جل فاعل ہے، فعل فاعل مکرر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم ہے رید مبتدا مؤخر کے ہے۔ اس میں مبتدا کے ساتھ خبر مقدم اور بادیتہ اور اس جل کا الف لام ہے۔

تیسری صورت: ؎ کہ جب ام ظہر کا اسم ضمیر کی جگہ نواسو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہاں اَلْحَمْدُ اسم ظہر ضمیر کی جگہ آگیا ہے اصل عبارت یوں تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

چوتھی صورت: ؎ کہ جب خبر مقرر ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہاں یہ جملہ سبب خبریہ مبتدا دل کی تفسیر کر رہا ہے کہ ہو سے مراد اللہ ہے تو بس اس کا تفسیر ہوتا ہے اور بد ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بد ہونے کی ضرورت نہیں۔

پانچویں صورت: ؎ کہ جب ام اٹ رہا ہو۔ جیسے وَلَیْسَ بِمَقْیُودٍ لِّکَلْبٍ حَبِیرٌ اَسْ مِنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ اَشَارَہُ مَا کہ ہے۔

چھٹی صورت: ؎ کہ جب خبر مبتدا کے عین ہوتا ہو۔ جیسے وَفَصَّلَ مَا قَدْ اَنَابُوا التَّیْبُوْنَ مِنْ لَبِیْ قَبْلِ لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ سبب میں ؎ مدح ہے مگر چونکہ یہ تکرار ہوا تھا میں ضمیر نبی کا استعمال ہوتا ہے اور ضمیر عمدہ بھی ہے اس لیے مصنف ؒ نے ضمیر کو ذکر کیا اور باقی رو ہٹا کر نہیں لیا۔

وَبَعُورٌ حَذْفٌ عَمَّا وَجُوْدٌ قَرِیْبٌ عَمَّا اَلْتَمَسَ مَوَاقِفَہُمْ وَاَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا

اور جائز ہے ضمیر کا حذف کرنا قرینہ موجود ہوئے کی صورت میں جیسے اَلْتَمَسَ مَوَاقِفَہُمْ اور اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا

قرینہ موجود ہو تو ضمیر کا حذف کرنا جائز ہے

وضاحت: پہلے یہ بات گزری تھی کہ خبر اگر جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف دے۔ اب یہاں سے مصنف ؒ نے یہ فرما رہا ہے کہ اگر خبر کے مبتدا کے ساتھ خبر مقدم ہو تو ضمیر کا حذف کرنا بھی جائز ہے۔ اس پر دو مثالیں دی ہیں۔

پہلی مثال: اَلْتَمَسَ مَوَاقِفَہُمْ اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا (اوپر بھی ایک درہم کے بدلے میں ہے) اس میں اصل عبارت یہ تھی: اَلْتَمَسَ مَوَاقِفَہُمْ اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا اور یہ بھی کی سبھی کے ایک درہم ہے (یہاں سے کو حذف کر دیا گیا، کیونکہ قرینہ موجود تھا۔ وہ اس طرح کہ جب بیچنے والا کسی چیز کا نام نہ لے آگے شیہ بیان کرتا ہے تو تھینا مرث بھی سی کا تھل ہا ہوتا ہے، جس کا اس نے اس پر یہ ہے نہ کہ کسی اور چیز کا۔

دوسری مثال: اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا (گندہ نام ایک کربس تھو درہم کے عوض ہے) اس میں اصل عبارت یہ تھی: اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ سِتْنِیْنِ دَرْہِمًا اس مثال میں بھی قرینہ کی وجہ سے وہ کی ضمیر کو حذف کر دیا اس طرح سے کہ بیچنے والا پہلے اَلْبَرُّ اَلْکَرْبُ کو ذکر کر کے پھر سِتْنِیْنِ کا ذکر کر رہا ہے۔ یہاں بات کا قرینہ ہے کہ یہ سا تھو درہم اسی گندہ کے ہیں جس کا بھی ذکر کیا ہے نہ کہ کسی اور چیز کا، لہذا ضمیر نہ کو حذف کر دیا۔



کبھی خبر کو مبتدا پر مقدم کیا جاتا ہے

وقد تقدم الخبر على المبتدأ إن كان ظرفاً نحو لي الداوريد

اور کبھی خبر مبتدا پر مقدم ہوتی ہے جیسے فی الداورید

وضاحت: مبتدا اور خبر میں اسل تو یہ ہے کہ مبتدا مقدم اور خبر مؤخر ہوتی ہے، لیکن کبھی خبر کو مبتدا پر مقدم کیا جاتا

ہے۔ بعض صورتوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ مبتدا اگر مکمل ہو

تو خبر مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے فی الداورید

ایک مبتدا کی کئی خبریں لانا جائز ہے

وتجوز للمبتدأ لو اُحْدَ احْبَار كَثِيرَةٍ نحو ريد فاضل عالم عاقل

اور عام ہے ایک مبتدا کے لیے بہت سی خبریں، جیسے رید فاضل عالم عاقل

وضاحت: ایک مبتدا کی کئی خبریں لانا بھی جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبتدا ذات ہے اور خبر صفت و حال

پس ایک ذات کی کئی صفات و احوال ہو سکتے ہیں جیسے رید فاضل عالم عاقل لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ان صفات میں ہمیں میں تضاد نہ ہو۔ جس پر کہ درست نہ ہوگا کہ رید عالم عاقل ہو نہ کہ عام اور چال میں تضاد ہے۔

وفائدے: (ایک خبر سے زیادہ کا ہونا بعض اوقات واجب اور بعض اوقات جائز ہوتا ہے جہاں دوسری خبر

کے بغیر محسوس ہوتا ہو وہاں دوسری خبر کا نا واجب ہوتا ہے جیسے لعل حلہ حامض (کہ کھنٹھا ہے)

(۲) مبتدا متعدد ہوں اور خبر واحد ہو یہ بھی جائز ہے۔ جیسے رید و عمرو و جلال

مبتدا کی قسم ثانی

ساتویں بات

واعلم أن لهم قسماً آخر من المبتدأ ليس بمسند إليه وهو صفة وقعت بعد حرف لنفي

اور جان لو کہ انہوں نے ہاں مبتدا کی ایک قسم بھی ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی ہے اور صفت و وقعت ہوتا ہے جو حرف نفی کے بعد ہوتا ہے

نحو ما قالہ رید او بعد حرف لا استہماہ نحو أفانم زید و شرطہ أن ترفع نكك للصفة اسماً ظاهراً بعدہ جیسے ما قالہ رید یا حرف استفہام کے بعد، رفع وہ ہے جیسے أفانم بعد اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت اسم عام و رفع اسے

نحو ما قالہ الریدان و أفانم الریدان لا بخلاف ما قالہما الریدان ۲

جیسے ما قالہم الریدان و ما قالہم الریدان بخلاف ما قالہما الریدان ۲ کے

مبتدا کی قسم اول اور قسم ثانی میں فرق

مبتدا کی قسم اول اور قسم ثانی میں دو طرح کا فرق ہے۔

پہلا فرق: یہ ہے کہ مبتدا کی قسم اول مسند سے ہوتی ہے اور مبتدا کی قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔



دوسرا فرق: یہ ہے کہ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے لیکن مبتدا کی قسم ثانی کے لیے خبر کا ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کا جو فاعل ہوگا وہ قائم مقام خبر کے ہوگا۔

مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف: وہ صیغہ جو حرف استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر و رفع دے۔

مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف میں دو شرطیں ہیں

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ صیغہ صفت حرف استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو

دوسری شرط: یہ ہے کہ وہ صیغہ اسم ظاہر و رفع دے۔

پہلی شرط لگانے کی وجہ: یہ ہے کہ صیغہ صفت یا قائم مقام صفت بغیر ہمارے کے محسوس نہیں آتا، جس سے یہ صیغہ حرف استفہام یا حرف نفی پر ٹیک لگا کر عمل کرے گا، اس لیے یہ شرط لگادی۔

دوسری شرط لگانے کی وجہ: یہ ہے کہ اگر وہ صیغہ اسم ظاہر و رفع نہ دے، بلکہ ضمیر مستتر کو رفع دے تو یہ مبتدا نہیں بن سکتا، کیونکہ پھر یہ جملہ بن جائے گا اور جملہ مبتدا نہیں بن سکتا۔ اسم ظاہر سے مراد وہ ہے جو ضمیر مستتر کے مقابلے میں واقع ہو۔

مبتدا کی قسم ثانی کی شرائط کے مطابق مثالیں

صیغہ صفت بھی مفرد اور اسم ظاہر بھی مفرد ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ صیغہ صفت حرف نفی کے بعد واقع ہونے کی مثال ہے۔ **ما قائم** یہ صیغہ صفت حرف استفہام کے بعد واقع ہونے کی مثال ہے۔ ان دونوں مثالوں میں صیغہ صفت جو کہ مفرد ہے اور مبتدا ہے اور اسم ظاہر ہے اس کا فاعل قائم مقام خبر ہے، اور صیغہ صفت جو کہ **ما قائم** ہے وہ اسم ظاہر جو کہ **ما قائم** سے رفع دے رہا ہے لہذا دونوں شرطیں پائے جانے کی وجہ سے **ما قائم** اور **ما قائم** کا مبتدا بنانا درست ہوگا۔

استرازی مثالیں: مذکورہ دونوں شرطیں جہاں نہ پائی جائیں وہیں صیغہ صفت مبتدا نہیں بنے گا۔

صیغہ صفت مفرد اور اسم ظاہر مفرد، مثبت، جمع کی تین صورتیں

پہلی صورت: صیغہ صفت مفرد ہو اور اسم ظاہر بھی مفرد ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟

اس صورت کا حکم: یہ ہے کہ یہاں دونوں صورتیں جائز ہیں، صیغہ صفت کو مبتدا بنایا جائے اور اگر صیغہ صفت میں واقع ہونے والی ضمیر مستتر کا کیا کیا جائے تو ضمیر بنایا جائے گا۔

دوسری صورت: صیغہ صفت ہے بالبعد اسم ظاہر کے مطابق نہ ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟

اس صورت کا حکم: یہ ہے کہ صیغہ صفت کا مبتدا کا قسم ثانی ہونا واجب ہے

تیسری صورت: صیغہ صفت ہے بالبعد اسم ظاہر کے مطابق ہو مثبت و جمع ہونے میں۔

جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟



اس صورت کا حکم: یہ ہے کہ صیغہ صفت کا خبر یہ نا واجب ہے اور ما بعد اس کا اسم مبتدا ہوگا۔

اس صورت میں صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع نہیں دے رہا، اس لیے کہ اگر اسم ظاہر کو رفع دیتا تو صیغہ صفت و حد لا یا جاتا۔

مرفوعات کی پانچویں قسم خبریں وأخواتہا (حروف مشبہ بالفعل)

فصل: خبریں وأخواتہا وہی ان وتکثر ولکن ولبت ولعل فہذہ الحروف تدخل علی المبتدأ والخبر خبریں اور اس کے اخوات اور وہ ان رکعتیں ہوتیں ہیں یہ حروف مبتدأ و خبر پر دخل ہوتے ہیں بتسبب المبتدأ وبتسبی اسم ان وترفع الخبر وبتسبی خبریں ہوں المبتدأ بعد دخولہا نحو خبریں مبتدأ وصببے ہیں اور اس کا اسم رہا کہ گیا ہے اور خبر ہوتی ہے اس کا اسم نہ تھا کہ اب خبریں خبریں کی خبر لا رہی ہے جو مبتدأ ہے ان کے اہل ہونے کے بدلے

ان ربذا قائم وحکمہ لی کو بہ مہر دا أو خمدہ أو قہر فہ أو سکرة کحکمہ خبر المبتدأ ولا یعو و تقدیم اس پر قائم اور اس کی خبر اس کا مہر اور خمدہ اور قہر ہونے میں مبتدأ کی خبر ہے حکم کے مبتدأ ہے اور اس نے خبروں سے اسم پر احبار ہا علی اسماء ہذا لا ذاکان ظہر فاعلم خبریں فی المذارید لمحب التوسع فی الطروف مقدم کرنا جو خبریں ہے مگر وہ خبر جو طرف میں ہیں جیسے فی المذارید اس لیے کہ طرف میں گنجائش ہوتی ہے

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ مرفوعات کی پانچویں قسم اس اور اس کے اخوات حروف مشبہ بالفعل کو بیان فرما رہے ہیں۔ یہاں چار باتیں ہیں:

- پہلی بات: حروف مشبہ بالفعل کا عمل
- دوسری بات: خبریں کی تعریف اور مثال
- تیسری بات: خبریں کا حکم

چوتھی بات: ان کی خبر اس کے اسم پر مقدم کرنے کی صورت

قائدہ: حروف مشبہ بالفعل کی اچھٹسیہ: ان حروف کی مشابہت فعل کے ساتھ فقط محال ہے اور معنی بھی ہے تو اس وجہ سے ان کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

لفظاً مشابہت: ان حروف کی فعل کے ساتھ فقط مشابہت اس طرح ہے کہ جس طرح فعل محذوف رہا ہی ہوتے ہیں اس طرح یہ حروف بھی محذوف اور رہا ہی ہوتے ہیں اس حروف میں سے ہا، لب، لڈی اور کان، لک، بعد رہا ہی ہیں۔

معناً مشابہت: ان حروف کی فعل کے ساتھ معنات معنوی بھی ہے، وہ اس طرح ہے کہ:

مقدمہ



وہاں حذف کے معنی میں ہے اور کان سبب کے معنی میں ہے لکن استدراب کے معنی میں ہے

لیت فمیت کے معنی میں ہے اور لعل نوحیت کے معنی میں ہے۔

پہلی بات حروف مشبہ بالفعل کا عمل

یہ حروف مبتدئہ خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مستند کو نصب دیتے ہیں ورنہ اس کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں اس کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

مثال: ان ریذا فانیہ اس میں فانیہ ان کی خبر ہے اور ریذا اس کا اسم ہے۔

دوسری بات خبر ان کی تعریف اور مثال

ان کی خبر وہ ہے جو مستند ہواں کے داخل ہونے کے بعد۔

مثال: ان ریذا فانیہ ان کے داخل ہونے سے پہلے ریذا فانیہ خبر، حتی ریذا مبتدئہ فانیہ خبر ہو یہ دونوں مرفوع تھے پس ان کے داخل ہونے کے بعد ریذا منصوب ہوا اور فانیہ مرفوع ہوا اب فانیہ ان کے داخل ہونے کے بعد مستند ہے ان کے داخل ہونے سے پہلے مبتدئہ خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا اب ان کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

تیسری بات خبر ان کا حکم

یہ ہے کہ اس کی خبر مفرودہ جسد ہوے جس پر جسد ہونے کی صورت میں اسمیہ، تعبیہ، شرطیہ، ظرفیہ ہوے جس میں، ہی صرح مفرودہ ہوے جس میں، ہی طرح مثبت یا منفی ہونے میں مبتدئہ کی خبر کی طرح ہے، ہی طرح قرینہ کی وجہ سے عائد کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔

مستند کی خبر اور ان کی خبر میں فرق

والا بعد تقدیم اخبارہ۔ الخ: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے مستند کی خبر اور ان کی خبر میں فرق بیان فرما رہے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مستند کی خبر کو مبتدئہ پر مقدم کرنا جائز ہے، لیکن ان کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ عدم جواز کی وجہ: ان اور اس کے اخوات کی خبر کون کے اسموں پر مقدم کرنا جائز ہے۔ یہ ہے کہ یہ خبریں مشبہ بالفعل میں ضعیف ہیں اور عامل ضعیف اسی وقت عمل کر سکتا ہے جب اس کے معمول میں ترتیب ہو۔ جب ترتیب بدل جائے جی خبر اسم پر مقدم ہو جائے تو اس وقت، پنے نصب کی وجہ سے یہ عمل نہیں کریں گے۔ لہذا فانیہ ریذا کہنا درست نہیں ہے۔

چوتھی بات ان کی خبر اس کے اسم پر مقدم کرنے کی صورت

لا بد اکمل طبعاً... الخ: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے دو صورت ذکر فرما رہے ہیں کہ جہاں ان کی خبر کو اس کے اسم



پرمقدمہ کرنا جائز ہے، چنانچہ جب ماں کی خبر نہ ملے تو اس کے اسم پر مقدمہ کرنا جائز ہے۔

جواز کی وجہ: یہ ہے کہ طرف میں ایسی وسعت ہے جو غیر طرف میں نہیں کیونکہ طرف کلام میں کثرت سے واقع

ہوتا ہے تو غریبوں کے ہاں طرف بمنزل محرم کے ہے۔ محرم وہاں ہوتا ہے جہاں غیر محرم داخل نہیں ہو سکتے۔

پھر اگر حرف مشبہ بالفعل کا اسم معرفہ ہو اور غیر طرف ہو تو خبر کا اسم پر مقدمہ کرنا جائز ہے۔

مثال: **ہم فی الدار** اور **لنا اسمہم** ان مثالوں میں ان کی خبر طرف ہے لہذا ان کی خبر کو اس کے اسم پر مقدمہ کرنا جائز ہے۔

اور اگر حرف مشبہ بالفعل کا اسم مکرر ہو تو اس وقت ان کی خبر کو اسم پر مقدمہ کرنا واجب ہے۔

مثال: **ہم لسان لسان** اس میں ان کا اسم مکرر ہے لہذا ان کی خبر کو مقدمہ کرنا واجب ہوگا۔

مرفوعات کی چھٹی قسم کان وراس کے انوات کا اسم

فصل اسم کان وأخواتها وهي صار و أصبح وأمسى وأضحى وظل و بات وراح وأص و عاد وعدا

کان اور اس سے نوات کا اسم اور وہ یہ ہیں صار و أصبح و أمسى و أضحى وظل و بات وراح و أص و عاد و عدا

و قرائل و ما یخرج و ما یقنی و ما الفک و عدا و ما و لیس و ھذا و الافعال مدخل یصاعلیٰ الضمیر الخیر فترفع

و مراد و ما یخرج و ما یقنی و ما الفک و عدا و ما و لیس و ھذا و الافعال مدخل یصاعلیٰ الضمیر الخیر فترفع

المبتدأ و یسمی اسم کان و تصب الخیر و یسمی خبر کان باسم کان ھذا المبتدأ الیہ بعد دخول لھا نحو

و کان کو نام دیا جاتا ہے کان کا اسم و مراد کو تصب دے گا کہ کان کو نام دیا جاتا ہے کان کی خبر

اسم کان کو ہے جو مسدود ہے نہ ان افعال ناقصہ کے داخل ہونے کے بعد جیسے

کان وید قائمًا و یجوز فی السکال تقدیم اخبار علی اسم نہا نحو کان قائمًا رید و علی نفس الأفعال ایضا

کان وید قائمًا جائز ہے سب میں ان کی خبر یا مقدمہ نہاں ہے اسوں پر جیسے کان قائمًا رید و رجا ان افعال پر بھی ہمارے مقدمہ رجا دے

فی السبعة لا ولی نحو و ما کان رید و لا یجوز ذلک فیما أولہا فلا یقل

پس یہ تو محال میں جسے قائمًا کان رید و رجا افعال کے شروع میں مابعد میں خبر نہ کرنا جائز نہیں ہے اس لیے نہیں کہہ سکتے

قائمًا مراد رید و لیس خلاف و باقی الکلام فی ھذا و الافعال یجی فی القسم الثانی شاء اللہ تعالیٰ

قائمًا مراد رید و لیس میں اختلاف ہے اور ان افعال کے بارے میں ہجرتی نہیں نہ شاء اللہ قسم ثانی میں نہیں کی۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے مرفوعات کی چھٹی قسم کان اور اس کے انوات (یعنی افعال ناقصہ) کے

اسم کو بیان فرماتے ہیں۔ اس میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: افعال ناقصہ کی تعداد

دوسری بات: افعال ناقصہ کا عمل



تیسری بات: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے۔

چوتھی بات: افعال ناقصہ کی خبر کو خود افعال ناقصہ پر مقدم کرنے کی صورت میں جواز اور عدم جواز کی چند صورتیں

مکمل بات	افعال ناقصہ کی تعداد
افعال ناقصہ کی تعداد سترہ ہے اور وہ یہ ہیں:	تَنَامُ، صَادُ، أَصْبَحُ،
أَفْهَى، أَطْفَى،	أَخْضَى، هَلَّى، بَاتَ، رَاغَ،
عَادَ، عَادَ،	عَادَ، مَازَالَ، مَاتَ،
مَاتَ، مَاتَ،	مَاتَ، مَاتَ،
دوسری بات	افعال ناقصہ کا عمل

یہ ہے کہ مبتدئہ خبر پر داخل ہو کر مبتدئہ اور رفع اور خبر کو نصب دے یہ ہیں مبتدئہ کا ن بھ کا اسم اور خبر کو ن کی خبر کہا جاتا ہے۔

کائنات کے اسم کی تعریف: کائنات کا اسم وہ ہے جو مبتدئہ ہو ن افعال کے داخل ہونے کے بعد۔ جیسے کائنات بعد قضا

تیسری بات: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے

چوتھی بات: افعال ناقصہ کی خبر کو خود افعال ناقصہ پر مقدم کرنے کی صورت میں جواز اور عدم جواز کی چند صورتیں

مکمل صورت: افعال ناقصہ کی خبر کو صرف اُن افعال ناقصہ پر مقدم کرنا جائز ہے جن کے شروع میں م نہیں آتا ہے۔ وہ گیارہ افعال ہیں: تَنَامُ، صَادُ، أَصْبَحُ، أَفْهَى، أَطْفَى، عَادَ، مَاتَ، مَاتَ، مَاتَ، مَاتَ،

نوٹ: کتاب میں نو کا عدد ہے جو کہ کتاب کی تسبیح ہے۔ یہ نو نہیں کیا راقی۔

دوسری صورت: افعال ناقصہ کی خبر کو ن افعال ناقصہ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جن کے شروع میں فقط م آتا ہے وہ پانچ افعال ہیں: تَنَامُ، صَادُ، أَصْبَحُ، أَفْهَى، أَطْفَى، عَادَ، مَاتَ، مَاتَ، مَاتَ، مَاتَ،



ہامیہ یہ ہے کہ اس کا حکم افعال و قصد کی مانند ہے جن کے شروع میں آتا ہے حتیٰ میں کی خبر کو
لیس پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔

کذا بصری حضرات کہتے ہیں لیس کی خبر و لیس پر مقدم کرنا جائز ہے کیونکہ لیس کا عمل فعلیت کی وجہ سے ہے
نہ کہ معنی منفی کی وجہ سے و اصل کے مصوب معمول و اصل پر مقدم کرنا جائز ہے۔

مرفوعات کی ساتویں قسم ما ولا المشبہتین بلیس کا اسم

فصل اسم ما ولا المشبہتین بلیس وهو المسند الیہ بعد دخولہما نحو ما رید فانما
ما ولا المشبہتین بلیس کا اسم و ما اسم ہے جو مستند یہ احوال و احوال کے داخل ہونے کے بعد چھوڑ دینا ہے۔

ولا راجل الفصل مک و مختص لا بالتکثیر اب و یعم ما یعمی و لا لکثرة
ولا راجل الفصل مک (نکتہ یہ بھی انفس میں ہے) اور مختص ہے نکرہ کے ساتھ و ما رید و ما رید کو عام ہے۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ مرفوعات کی ساتویں قسم ما ولا المشبہتین بلیس کا اسم بیان فرما رہے ہیں۔
اس میں تین باتیں کر رہے ہیں۔

پہلی بات: اسم ما ولا المشبہتین بلیس کی تعریف

دوسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس کا عمل

تیسری بات: ما اور لا المشبہتین بلیس میں فرق

فائدہ وجہ تسمیہ: ما اور لا کی لیس کے ساتھ مشابہت دو طرح کی ہے:

پہلی یہ کہ جس طرح لیس کی اسے آتا ہے، اسی طرح ما اور لا بھی نفی کے لیے آتے ہیں اور
دوسری یہ کہ جس طرح لیس مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح ما اور لا بھی داخل ہوتے ہیں۔

پہلی بات: اسم ما ولا المشبہتین بلیس کی تعریف

اسم ما ولا المشبہتین بلیس وہ ہے جو مستند یہ ہو ما ولا کے داخل ہونے کے بعد

دوسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس کا عمل

عمل یہ ہے کہ ما اور لا لیس کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال: ما رید فانما میں ما مشبہ لیس ہے۔ رید اس کا اسم ہے۔ فانما اس کی خبر ہے۔ لا راجل الفصل مک
اس میں لا مشبہ لیس ہے۔ راجل اس کا اسم ہے جو کہ مرفوع اور الفصل مک کی خبر ہے۔

تیسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس میں فرق

ما ولا المشبہتین بلیس میں درحقیقت تین طرح کا فرق ہے۔



پہلا فرق: لا صرف گھر کے ساتھ خاص ہے، جب کہ ما معارف و کرہاء انہوں کے لیے عام ہے۔

دوسرا فرق: عائلی حال کے لیے آتا ہے، جب کہ لا مطلق نفی کے لیے آتا ہے۔

تیسرا فرق: ما کی خبر میں یا کا داخل ہونا جائز ہے اور لا کی خبر پر، ما کا داخل ہونا جائز نہیں ہے۔

مرفوعات کی آٹھویں قسم لائے نفی جنس کی خبر

فصل خبر لا نفی بحسن و هو المسند بعد دخولها نحو لا رجل قائم

لائیے نفی جنس کی خبر درود یہ ہے کہ جو مسند ہوں نے داخل ہونے کے بعد جیسے لا رجل قائم

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے مرفوعات کی آٹھویں قسم لائے نفی جنس کی خبر کو بیان فرما رہے ہیں۔

اس میں تیس باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات لائے نفی جنس کی خبر تعریف

دوسری بات لائے نفی جنس کا عمل اور مثال

تیسری بات ایک اشکال

پہلی بات لائے نفی جنس کی خبر تعریف

لائے نفی جنس کی خبر اس کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوا کرتی ہے۔ جیسے لا رجل قائم

دوسری بات لائے نفی جنس کا عمل اور مثال

لائے نفی جنس پنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لا رجل قائم

تیسری بات ایک اشکال

اشکال یہ ہوتا ہے کہ یہ مثال مشکل کے مقابل نہیں۔ محض یہ تھا کہ لا جنس کی نفی کرتا ہے اور آپ

نے جو مثال دی ہے اس میں جنس کی نفی نہیں، بلکہ قیام کی نفی ہے؟

جواب: ہر ہے کہ یہاں نفی کے بعد مصداق محذوف ہے لیس صنف بحسن کہ لا جنس کی صفت کی نفی

کے لیے آتا ہے نہ کہ مدت جنس کی نفی کے لیے۔

تہارین

سوال نمبر ۱: مرفوعات کتنے ہیں؟ کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال بیان کریں؟ نیز معصوفہ کی مرفوعات

کو منصوبہ اور مجرور اسے پر مقدم کیوں کیا؟

سوال نمبر ۲: مرفوعات مرفوع کی جمع ہے یا مرفوعہ تحریر کریں؟ اگر مرفوعات مرفوع کی جمع ہے تو

مرفوع مذکر ہے، اور مذکر کی جمع ما، تو دونوں کے ساتھ آتی ہے یہاں الف تاء کے ساتھ کیسے آگئی؟

سوال نمبر ۳: فاعل کی تعریف اور اقسام جمع، مشدّد ذکر کرنے کے بعد مرفوعات میں سے فاعل کو مقدم کیوں کیا؟

تحریر کریں۔

سوال نمبر ۴: فعل کا فاعل کے ساتھ کب مفرد لائے کی گنجائش ہے؟ فعل فاعل کے موافق کب ہوگا جب کہ

فاعل تشبیہ یا جمع ہو مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۵: فعل کو کب مؤنث اور کب مذکر لایا جائے گا؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۶: مفعول کو فاعل پر کب مقدم کرنا جائز ہے؟ نیز مفعول اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں تو مفعول کا

فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے؟ وجہ بھی ذکر کریں۔

سوال نمبر ۷: کیا فعل کا حذف کرنا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کب جائز ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۸: مفعول فاعل کے قائم مقام کب ہوتا ہے؟ اس سے کیا نام دیا جاتا ہے؟ مثال کے ساتھ تحریر کریں۔

سوال نمبر ۹: نائب فاعل کے فعل کو مرد تشبیہ جمع لانے کا کیا حکم ہے؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۰: نداء مفعول کے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر ۱۱: فتاوع الفعل کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۲: فتاوع الفعل کی صورت میں اس حکم کیا ہے؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۳: نداء مفعول کی صورت میں کسے فعل کو عمل یا جائے گا؟ ہر میں ہر میں اور کوئی میں کا

مختلف بھی ذکر کریں۔ اختلاف کی صورت میں کتنی صورتیں ہوتی ہیں؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۴: تاء مفعول کی صورت میں عمل دینے کے اعتبار سے مصنف کا پسندیدہ مسلک و نسب ہے؟

سوال نمبر ۱۵: مبتدأ و خبر و تخریف کریں اور دونوں کی مثال بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۶: عوال مفعول سے کیا مراد ہے؟ ذکر کریں۔



سوال نمبر ۱: مبتدا اور خبر میں سے اصل کون ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۱۸: کمرہ کو مبتدا بنانا کب جائز ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۱۹: خبر کی قسام صح امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۰: خبر میں ونسی ضمیر ہے جو مبتدا کی طرف ہوتی ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۲۱: ضمیر عائد کا حذف کرنا کب جائز ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۲۲: خبر کا مبتدا پر مقدم کرنا کب جائز ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۲۳: کیا ایسا مبتدا بھی ہے جو مستدالہ نہ ہو؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۲۴: کیا یک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں یا نہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۲۵: ب اور اس کے اجوات کو ذکر کریں اور اس کے اجوات کا کیا کلمہ ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۲۶: کیا خبر ب اور اس کے اجوات کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۲۷: فعل ناقصہ کتنے ہیں؟ ذکر کریں اور ان کا ثل بھی ذکر کریں، نیز مثالیں بھی ذکر کریں۔

سوال نمبر ۲۸: خبر لا یحیی الجسد اور لا تمشیہ ہمیں میں کیا لفظ ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۲۹: کیا خبر کان اور اس کے اجوات کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۳۰: وہ کون سے فعل ناقصہ ہیں جن پر ان کی خبر کا مقدم کرنا جائز ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔



المقصد الثاني في المنصوبات

المقصد الثاني في المنصوبات: الأسماء المنصوبة وهي ثمان عشر قسم المفعول المطلق والمفعول مقدر على منصوبات کے بارے میں وہ اسم جو اسب دیتے ہیں ان کی بار قسم ہیں مفعول مطلق مفعول بہ والمفعول فيه والمفعول له والمفعول معه والحال والتفخيز والتستضي وامس إن وأخواتها وخبر مفعول فيه مفعول له مفعول معه حال ، تفخيز ، مستضي اور إن اور اس کے اخوات کا اسم ، کان وأخواتها ومنصوب بلا لئلي لنهي الجس وخبر ما ولا المشبهين بلئس کان اور ان کے ے ت ن ح اور وہ لا جو نئی جس کے لیے ہے اس کا منصوب اور ما ولا المشبهين بلئس کی خبر

وضاحت: منصرف الیہا مرفوعات ن بحث سے قارع ہوئے کے بعد اب یہاں سے منصوبات کو ذکر قرار ہے ہیں۔ منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں۔

فائدہ: منصوب وہ اسم ہوتا ہے جو نامت مفعول پر مشتمل ہو درعات مفعول چار چیزیں ہیں۔

(۱) فتح جیسے رأیت ریذا (۲) کسرہ جیسے رأیت منیذا

(۳) الہا جیسے رأیت ایانک (۴) یا جیسے رأیت عسیمین

منصوبات کی بارہ اقسام ہیں

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول غیر (۴) مفعول لہ

(۵) مفعول معه (۶) حال (۷) تفخیز (۸) مستضي

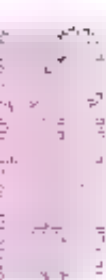
(۹) ان اور اس کے اخوات کا اسم (۱۰) کان اور اس کے اخوات کی خبر

(۱۱) رائے نئی جس کا اسم (۱۲) فا ولا المشبهين بلئس کی خبر

منصوبات کی پہلی قسم مفعول مطلق

فصل المفعول المطلق وهو مصدر بمعنى فعل مدكور قينه ويدكر للتاكيد كصبرت صرنا مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو یہ فعل کے ہم معنی ہوں سے پہلے کہرتے اور مفعول مطلق کہتے تاکيد نے لیے بیان تات جیسے اولیس النوع نحو حسنت حلما لقري وليان لعدد نحو جلست حلما أو جلستين أو حسانت صرنا صرنا کوں یاں کرے کے یہ ذکر کیا جاتا ہے جیسے حسب حسب بصری یا گ یاں صر کے یہ ذکر کیا جاتا ہے

و يكثر من غير لفظ المعنى المذكور نحو قعدت حوت وبت بئنا وقد يحدف بعده لقيام قريه جواراً تیس حسب حسب و حسب او حسب اور کچھ مفعول مطلق کے طور کے لفظ کے غیر سے ہوتا ہے جیسے قعدت حوت وبت بئنا وبت بئنا كقولك لهاده خير مقدم أي قدمت قدوماً وجونا متجاعاً نحو سفا وشكراً وحسناً وعباً



ہاں اور بھی مطلق مطلق کے فعل کو یہ یاد رہے کہ جو اسے جوازِ حذف کیاجاتا ہے، جیسے تیرا تو اس شخص کے لیے جو ہے وہ اس کے لیے وہ ہر جہ سے مقدم یعنی قدمت قدموں اور مفعول مطلق و وجوبی سماعی حذف کیاجاتا ہے

ی سفاک اللہ سقیما و شکر تک شکر او حمد تک حمد اور عاک الفقر عیا

یہی سب در شکر اور حمد اور عیا تک شکر و حمد تک حمد و عاک الفقر عیا

عبارت سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ مفعول مطلق کی وجہ تسمیہ: مفعول مطلق یا مفعول مطلق اس سے کہے ہیں کہ دیگر مفعول کی نہ کی قید کے ساتھ مقید ہیں، جب کہ مفعول مطلق کی قید کے ساتھ مقید نہیں ہے، اس لیے اس کو مفعول مطلق کہا جاتا ہے۔ اس کو دیگر مفعول پر مقدم کرنے کی وجہ بھی یہی ہے۔

فائدہ ملاحظہ کرنے کے بعد اب عبارت سمجھیں۔

وضاحت: مصنف اللہ یہاں سے منصوبہ اس بھی قسم مفعول مطلق کو بیان فرما رہے ہیں۔

اس فصل میں چار باتیں سررہائی ہیں۔

مفعول مطلق کی تعریف

پہلی بات

مفعول مطلق کی تین اقسام

دوسری بات

کبھی مفعول مطلق اپنے فعل کے معانی اور مختلف ہوتا ہے

تیسری بات

مفعول مطلق کے فعل کو یہ کی وجہ سے حذف کرنا چاہئے ہے

چوتھی بات

مفعول مطلق کی تعریف

پہلی بات

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو اس فعل کے معنی میں ہو جو اس سے پہلے مذکور ہو، خواہ وہ حقیقتاً مذکور ہو، جیسے ضربت ضربا جو وہ فعل حکم مذکور ہے، جیسے ضربت الرقاب یا اصل میں تھا ضربت الرقاب یا ضربت الرقاب اس میں ضربت الرقاب حذف ہے، اور بمحدود کہ مصدر کو یہ ہوتا ہے یا مصدر سے پہلے فعل نہ ہو بلکہ یہ اسم ہو جو اس کے معنی پر مشتمل ہے۔ جیسے رید ضارب ضربا اس میں ضربا مفعول مطلق ہے اور ضارب اسم فاعل ہے جو مصدر سے پہلے ہے اور فعل کے معنی میں ہے۔

فوائد و قیود: اس میں عظام مصدر جنس ہے بمعنی فعل مذکور یہ فعل اول ہے اس سے ضربت الرقاب فعل گما کیونکہ وہ فعل مذکور کے معنی میں نہیں ہے۔ **فائدہ:** یہ فصل دینی ہے اس سے لفظ و قیغ عربی وید جاری ہو گیا، کیونکہ اس میں الضرب اگرچہ مصدر ہے لیکن اس سے پہلے فعل نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفعول مطلق کی اقسام

دوسری بات

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں (۱) مفعول مطلق تاکیدیں (۲) مفعول مطلق نوعی (۳) مفعول مطلق عدوی

مفعول مطلق تاکیدیں: جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کی تاکید کے لیے ہے۔ جیسے صرب صرباں میں مضر بہا مفعول مطلق ہے جو کہ مضر بہا فعل کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے۔

مفعول مطلق نوعی: جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کی نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے حلسہ حلسہ القاری (میں بیٹھا ہوں قاری کے بیٹھنے کی طرح) اس مثال میں حلسہ القاری مفعول مطلق ہے جو کہ بات نوع کے ہے، اس طرح سے کہ حلسہ القاری کے اذن پر ہو اور حلسہ کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ **لحمہ صہبہ** یعنی ہر وہ کلمہ جو **لحمہ** سے وزن پر وہ کسی حیثیت و نوعیت پر دہا کرتا ہے جیسے **حلسہ** کا معنی ہے خاص نوعیت کا بیٹھنا۔

مفعول مطلق عدوی: جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کا عدو بنایا کر کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے **حلسہ حلسہ** (بیٹھا ہوں میں ایک مرتبہ بیٹھنا) اور عدوی بیٹھنا کبھی وزن سے ہوگی جیسے **رہنہ** کے وزن پر ہے تو کسی کام کے ایک مرتبہ پر پروا نہ کرتا ہے کیونکہ **لحمہ** کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ **لحمہ لمرہ** یعنی **لحمہ** کا وزن کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے پر نہ کرتا ہے اور عدوی بیٹھنا کبھی صیغہ ثانیہ و جمع سے ہوگی۔

جیسے **حلسہ حلسہ** اور **حلسہ حلسہ** یعنی میں بیٹھا ہوں دہرتی و میں بیٹھا ہوں کئی مرتبہ۔

تیسری بات کبھی مفعول مطلق اپنے فعل مذکور سے معنی میں مختلف ہوتا ہے

یہ معنی صریح و طریح سے ہوتی ہے (۱) باعتبار مادہ (۲) باعتبار باب

مغایرت باعتبار مادہ: جیسے **لحمہ** جس میں اس مثال میں مفعول مطلق کے حروف اصدیہ و زحیں و فعل کے حروف اصدیہ اور زحیں۔

مغایرت باعتبار باب: جیسے **لحمہ** جہاں اس میں میں نیم کا باب فعل ہے اور **لحمہ** کا باب نصب و نصب ہے تو یہاں مغایرت باعتبار باب ہے۔

چوتھی بات مفعول مطلق کے فعل کو بھی کبھی قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

مفعول مطلق کے فعل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔

قرینہ دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) قرینہ حایہ (۲) قرینہ مقالیہ

قرینہ حایہ: جیسے اس شخص کو جو سفر سے واپس آئے آپ نہیں: **خیر مقدم** (آپ کا آنا مبارک ہو) یہ اصل میں **مقدم** و **خیر مقدم** تھا۔ اس مثال میں مخاطب کے سفر سے آنے کی حالت قرینہ میں رہی ہے وہ **مقدم** فعل کو

حذف کیا، پھر قدو ما کو حذف کیا گیا اور اس کی جگہ حیرت مقدسہ کو اس کے ساتھ مل کر لکھا گیا۔

قرینہ مقالہ: جیسے کسی شخص نے پوچھا کہ **صرب** (کسی کیفیت سے تو نہ رہا) اس کے جواب میں آپ کہیں کہ **صرب کا شایعہ اب یہاں فعل محذوف ہے** اور اصل عبارت یوں تھی **صرب صرب** انھیں حذف ہونے پر پندرہ سال کا سوال قریہ ہے، سے تو یہ مقایہ کہتے ہیں۔

مفعول مطلق کے فعل کا سلما حذف کرنا واجب ہے

جیسے سقیا، رشکرا، او حمد اور عبا یہ معذور عربوں سے اس کی ہی تہ نے ہیں اس میں کوئی قاعدہ نہیں ہے۔
 سب کے مل و حذف کرنا واجب ہوگا اس کی جمل عبارت یہ تھی سقیا اصل میں سقا کا اللہ سقیا، رشکرا اصل میں تھا
 رشکریک شکر، حمد اصل میں تھا حمد تک، عبا اصل میں تھا عباک اللہ عبا
 منصوبات کی دوسری قسم مفعول پر

فصل: المعمول بہ و هو اسم مازع علیہ لعل العاصی **تصرب رید عمر** وقد تقدم غنی لعامل كضرب
مفعول۔ وہ سم ہے کہ پر عمل کا فعل واقع ہو چکے **عصر رید عمر** اور کبھی بھی مصعب۔ فاعل پر مقدم ہوتا ہے جیسے **عصر**
عمر ارید وقد يحدف بضمه لقام قرينة جوار اريد في جواب من قال من اضرب ووجوباً في أربعة
عمر رید رکبھی مشقوں کے لئے کوثر بن وح سے جوڑا حذف کیا جاتا ہے جیسے نہ آہاں آدمی کے جب شک جو یہ ہے میں
صرب (جس میں کسی و ماراں و پیر شبھیں میں وجوباً مفعول کا فعل حذف کیا جاتا ہے)
مواضع الاول سماجي نحو امر وانفسه وانهو خير الكو اولاهو سهل وابوقي في سباق الثاني الحديد
س میں نے پہلی جگہ صر ہے مر، نفسه وراسيه **عمر حکم** در، اهلا وسهلاً اور باقی قیام میں ومرت بد تقدیر
وهر معمول بتقدیر اتق بحذیر معافندہ نخو اپناک والاند اصلہ اثقب و لا تذأ ذکر المعبر مد
اور وہ معمول ہے حق مقدم کرنے کے ساتھ اور یا کیجئے ہار۔ یہ جانا اپنے نام بعد سے جیسے **پاک والانداس کی اصل تفک والاند**
تشی (یعنی) تو ہے آپ و شی سے ور شیر و آپ سے)
مکرراً نحو الطريق لطريق

ہاں یہ کیا چاہئے! **مطربوں** **لغربیوں** انوکھوں کے ساتھ جیسے کسا (جیسا کہ آئینہ مستور سے)۔

وضاحت۔ مصنف ^۱یہاں سے منضم باتیں دوسرے قسم مفعول کو انکار کر رہے ہیں۔
یہ فصل میں نکل چکی باتیں انکار کر رہی ہیں۔

مفسحول کی تحریر ہے

مفتوح رہے۔ فعال کو قریب کی وجہ سے جو ازا حذف کرنے کا ذکر

میں نے اپنی بات

وہ سب سے زیادہ



تیسری بات: چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کرنے کا ذکر

مفعول بہ کی تعریف

مفعول بہ جو واسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے صربہ عزم و (زیر نے عزم کیا) فوائد قیو: ہو واسم جس ہے وقوع علیہ فعل الفاعل یہ فعل اس ہے اس سے مفعول فی مفعول۔ اور مفعول موعارض ہو گئے اس سے کہ ان پر فاعل کا فعل واقع نہیں ہوتا ہے۔

کبھی مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کیا جاتا ہے

کبھی مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل عمل میں قوی ہوتا ہے لہذا مفعول مقدم ہوتا ہے۔

مثال: صربہ عزم و (زیر نے عزم کیا) مفعول بہ سے جو زید فاعل پر مقدم ہے اور یہ صورت جائز ہے فعل عمل میں قوی ہوئے کی وجہ سے مفعول بہ کو مقدم کرنے کی صورت میں بھی عمل کرے گا۔

دوسری بات مفعول بہ کے فعل کو قرینہ کی وجہ سے جو با حذف کرنے کا ذکر

جب قرینہ موجود ہو تو مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے صربہ عزم و (زیر نے عزم کیا) جواب میں جس نے کہا میں صربہ عزم و (میں کس کو، روں) اس عبارت میں چار اجزائیں ہوتی ہیں صربہ عزم و (زیر کو، رہا) کہیں یہ کہتے ہیں کہ میں آجاتی ہے اس سے کہ میں صربہ عزم و کے جواب میں ہے۔

تیسری بات چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے

پہلا مقام سماعی: جس چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے، ان میں سے پہلا مقام سماعی ہے۔ سماعی کا مطلب ہے کہ اس فعل کے حذف کر کے پرولی قاعدہ رہے ہو، بلکہ اہل عرب اس کی طرح سماعی ہو۔ سماعی کی پہلی مثال: امر او فہمہ اس کی اصل عبارت یوں تھی امرک مر او فہمہ (چھوڑ دے تو امی اور اس کی ذات کو) اس مثال میں امر مفعول بہ سے اس کے فعل امرک کو اہل عرب جو با حذف کرتے ہیں پس ہم بھی ان کی اتباع میں فعل کو بغیر قاعدہ و قانون کے حذف کر دیتے ہیں۔

سماعی کی دوسری مثال: لکھ احیر انکھ اس کی اصل عبارت یوں تھی اسھو اعھ لکھ و قصد و احیر انکھ (اس نصاریٰ نے تین حد اکہنے سے بچو اور یہ بے بہتری کا قصد کرو) اس مثال میں حیو مفعول بہ ہے جس کا فعل ناصب اقصو و اخذ و ہے حیر اسھو فعل کا مفعول نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ جو تم بہتری سے حالانا کہ مقصود تو مثلیت کے عقیدے سے رو کرنا ہے لہذا یہ درست نہیں۔

سماعی کی تیسری مثال: ہلا و سہلا یہ اصل میں تھا لیت ہلا و طیت سہلا (تر پنے اہل میں کیا ہے اور تو

فیضانِ عربیہ

نے نرم میں کووند ہے (اہل عرب آنے والے مسافر کا مستقل نہ گھبراتے ہیں اور ہر جگہ ہادیتے ہیں اور اقیات اور وطنیت فہلوں کو حذف کرتے ہیں۔ جس ہم نے بھی اس سے سن کر حذف کر یا بغیر کی قاعدہ کا قانون کے۔
 دوسرا مقام قیاس: جن مقامات میں معصوم کے فعل ماضی و وجہی طور پر حذف کیا جاتا ہے ان میں سے دوسرا مقام تخریر ہے۔

تخریر کے معنی: کی چیز سے ڈرنا۔

مخویوں کی اصطلاح میں: تخریر وہ اسم ہے جو تعلق فعل مقدر کا معصوم ہو جس سے اس کے مابعد کو ڈرایا جائے۔
 قاعدہ: تخریر کی بحث سے پہلے تین باتوں کا جائنا ضروری ہے۔
 (۱) تخریر: ارانے (۲) محذّر: جس کو ڈرایا جائے (۳) محذّر منہ: جس چیز سے ڈرایا جائے۔

تخریر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ اسم جو تعلق یا اس کے مانند جیسے احد، یا بعد وغیرہ کا معصوم ہو اور اس کو مابعد سے ڈرایا گیا ہو۔
 مثال: اہل و الاسد اس کی اصل انفک و الاسد تھا۔ اس کا معنی یہ ہوگا کہ بچا بچے آپ کو شیر سے اور شیر کو بچے آپ سے۔ پھر تعلق مقدم اور قلت فرصت کی وجہ سے تعلق فعل کو حذف کیا گیا۔

مثال کی وضاحت: انفک میں ضمیر فاعل و ضمیر مفعول متصل ہوئے ہیں، لیکن چونکہ ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول کا تعلق فعل کے ساتھ جب کہ وہ دونوں تعلق واحد سے ہے ہوتا تو فعل قلوب کے مابعد و ناجائز ہے پس صریح ناجائز ہے، یعنی ضمیر فاعل و ضمیر مفعول کا مصداق ایک ہوتا تو یہ فعل قلوب کے مابعد و ناجائز ہے۔ یہ صورت میں لفظ نفس کو معصوم یہ کی ضمیر کی طرف صاف تر کے ایا جاتا ہے۔ جیسے ہنسک اب عبارت چوں گی۔ اتق ہنسک و الاسد جب تعلق مقدم کی وجہ سے تعلق فعل کو حذف نہ کیا ہو ہنسک و الاسد رہ گیا۔ اب حفظ نفس رہنے کی ضرورت ختم ہوگئی کیونکہ وہ تو ضمیر مرفوع اور ضمیر منصوب کے درمیان فصل ہے کے لیے نہ کیا گیا تھا۔ اس ک و الاسد رو گیا کہ ضمیر غیر فعل سے متصل نہیں رہ سکتی تو ک ضمیر منصوب متصل ضمیر منصوب متفصل سے بدایا گیا تو پاک و الاسد ہو گیا۔ اس کا معنی یہ ہوگا کہ چوتھ تو آپ نفس کو شیر سے اور شیر کو اپنے نفس سے۔ اس مثال میں پاک محذّر ہے و الاسد محذّر منہ ہے۔

دوسری قسم: جی محذّر منہ ہو کر ذکر کیا جائے اور اس کو ڈرایا جائے۔ جیسے بطریق لطریق یہ فعل میں اتق لطریق تھا (خود سے) اس صورت میں محذّر منہ محذّر ہے، در لطریق مشغول ہو محذّر منہ جس کو مکرر ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں تعلق مقام کی وجہ سے فعل کو حذف کیا گیا اور بطریق محذّر منہ کو مکرر ایا گیا ہے، بطریق لطریق کہہ دیا۔

لَقَالَتْ مَا ضَمِيرٌ غَامِبَةٌ عَلَى شَرْيَطَةِ التَّخْفِيرِ وَهُوَ كَلِّ اسْمٍ بَعْدَ فِعْلٍ أَوْ شِبْهِهِ يَضَعُ ذَلِكَ لِفَعْلٍ عَنِ

تیسرا مقام (ما أضمر عامله) یعنی وہ مفعول جس کے عامل کو چھپا دیا گیا ہو اس شرط پر کہ اس کی تفسیر کی گئی ہو اور ما اضمر بمعبر وہ اسم ہے جس سے بعد فعل یا شرط فعل یا اس حال میں کہ یہ فعل یا شرط فعل دلک لا پسو بضمیر ہوا بمعنیہ بحیث لو بسط علیہ ہوا وہ اسبہ لنصبہ بخون لئذا اضمر ثلثہ فای لئذا اضمر ثلثہ اس اسم سے اعراب کر کے ہوا اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں لٹل کرنے کی وجہ سے ایسے طور پر کہ اس فعل یا اس کے نائب کو اس اسم پر مسط کیا جائے تو اس کو نصب دے جیسے ریداً صرہ (ریدہ مارا میں سے اس کو) جس پر ثلثہ ریداً بفعل محدود و مضمر و هو ضرر و یفسرہ الفعل المذکور بعدہ و هو ضرر بند و لہذا اب شروع کثیرۃ فعل محدود کی وجہ سے مسوب ہے جو کہ مضمر ہے اور وہ صحت ہے تیسرا کہ تا وہ فعل اس فعل سے ہوا اس سے بعد مذکور ہو اور وہ صرہ ہے اور اس کا یہ لٹل کرنا صحت بہت ساری کی ہے۔

تیسرا مقام ما أضمر عامله علی شرطۃ التفسیر

جن چار مقامات میں مفعول ہے کے عامل نائب یعنی فعل کو حذف کرنا واجب ہے، ان میں سے تیسری جگہ ما أضمر عامله علی شرطۃ التفسیر ہے۔ اس میں ا باتیں ذرا نئی تھیں۔

پہلی بات : ما أضمر عامله کی تعریف
دوسری بات : ما أضمر عامله کی تعریف کے اعتبار سے چار صورتیں اور ان کی اضافت

مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنے کی وجہ

مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنے کی وجہ سے یہ ہے کہ اگر عامل کو حذف نہ کیا جائے تو اس صورت میں مفسر و مفسر کا حجاج لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں ہے۔

پہلی بات : ما أضمر عامله کی تعریف

ما أضمر عامله علی شرطۃ التفسیر ہر وہ اسم ہے جس کے بعد فعل ہو یا شرط فعل ہو اس حال میں کہ یہ فعل اس اسم سے اعراب کر کے ہوا، ہو اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں لٹل کرنے کی وجہ سے ایسے طور پر کہ اگر اس فعل یا اس کے مناسب فعل کو اس اسم پر مسط کیا جائے تو اس کو نصب دے گا جیسے ریداً صرہ

فوائد و قیود : مذکورہ تعریف میں کل اسم جس سے بعدہ فعل او شبہہ یہ فعل ول ہے اس سے وہ اسم خارج ہو گیا جس کے بعد فعل یا شرط فعل نہ ہو۔ جیسے ویداً یوگ

شغل دلک، انفعول عن دلک، اسم یہ فعل ثانی ہے اس سے وہ اسم خارج ہو گیا جس میں فعل یا شرط فعل غائب کر رہا ہے اعراب نہیں کر رہا ہے۔ جیسے ویداً اھرب

بحیث لو بسط علیہ ہوا وہ اسبہ لنصبہ یہ فعل ثالث ہے، اس سے وہ اسم خارج ہو گیا جس پر فعل یا شرط فعل مسط ہو۔ اس کو نصب نہیں دیتا۔ جیسے رید صرہ ساریہ نائب قائل ہے جو کہ مرفوع ہوتا ہے۔

دوسری بات: ما ضمیر عامدہ کی تعریف کے اعتبار سے چار صورتیں اور ان کی وضاحت

پہلی صورت: اس اسم کے بعد فعل واقع ہو و فعل اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم پر عمل سے اعراض کر رہا ہو۔ اس فعل کو ضمیر سے الگ کر کے عید اس اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ سے نصب دے گا۔
مثال: ریدہ ضربتہ اس مثال میں ضربتہ فعل ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے ریدہ کو اسم ہے اس سے اعراض کر رہا ہے۔ اگر اس ضربتہ کو ریدہ پر مسلط کریں وہ سے نصب دے گا۔ اصل عبارت یوں ہوگی، ضربتہ ریدہ ضربتہ ب یہاں ریدہ اسم مفعول پر فعل محذوف نے نصب دیا ہے۔ اس مثال میں ضربتہ فعل محذوف مقرر ہے اور ضربتہ ضمیر ہے۔ ب آوردوں لعلوں کو کریں جاتا تو مقرر اور ضمیر کا اجتماع لازم آتا جو کہ ناجائز ہے، لہذا فعل اول ضربتہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

دوسری صورت: اس اسم نے بعد شہ فعل واقع ہو و وہ شہ اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم سے اعراض کر رہا ہے۔ اس شہ فعل کو ضمیر سے الگ کر کے اس اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ سے نصب دے گا۔
مثال: ریدہ است ضربتہ اس مثال میں ضربتہ فعل ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اسم سے اعراض کر رہا ہے۔ اب اس شہ فعل کو ضمیر سے الگ کر کے اس اسم پر مسلط کریں تو شہ فعل ریدہ کو نصب دے گا۔ پس ضربتہ شہ فعل جو کہ ضمیر جتہ پر مہرہ کے کہ ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے ریدہ سے اعراض کر رہا ہے۔ ضربتہ شہ فعل کو ضمیر سے جدا کر کے ریدہ پر مسلط کریں تو شہ فعل ریدہ کو نصب دے گا۔ پوری عبارت یوں ہوگی: ضربتہ ریدہ است ضربتہ ب یہاں پیدہ است شہ فعل کو حذف کرنا لازم ہے تاکہ مقرر اور ضمیر کا اجتماع لازم نہ آئے۔

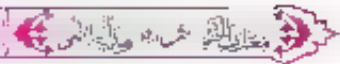
فائدہ: تیسری صورت کر کرنے سے پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ ایک فعل ہوتا ہے اور ایک مناسب فعل ہوتا ہے۔ پس مناسب فعل کی دو صورتیں ہیں: (۱) مناسب مترادف (۲) مناسب لازم۔

مناسب مترادف: سے مراد وہ فعل ہے جو اس فعل کے ہم معنی ہو جو مثال میں مذکور ہے۔ جیسے ضربتہ اس کا ہم معنی جاوڑ ہے۔

مناسب لازم: سے مراد وہ فعل ہے جو اس فعل کے ہم معنی نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ہو۔ جیسے ضربتہ در اہست میں تعلق ہے۔

تیسری صورت: فعل اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اسم سے اعراض کر رہا ہو۔ ب اگر عید اس فعل کو اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ نصب نہیں دے گا، لیکن اگر فعل کے مناسب مترادف فعل کو مسلط کیا جائے تو وہ اس کو نصب دے گا۔

مثال: ریدہ ضربتہ ب اب اس مثال میں ضربتہ فعل کو اگر عید پر مسلط کریں تو ریدہ کو نصب نہیں دیتا، اس سے



چوتھا مقام مہرٹاوی

وضاحت: جن چار جہتوں میں مشغول رہے عاملِ ماحول و حلفِ سزا و جب ہے، ان میں سے ہر دو مقاماتِ مہم کی ہے۔ اس میں تین باتیں فرمائی ہیں۔

پہلی بات منہا کی تشریف

دور کی بات: تحریک

قیصرشاہ پستانہ

سبکی بات منادی کی تعریف

من وئی وواہم سے جسے حرف نداء ہے ذریعہ سے پکارا گیا اس حال میں کہ وہ حرف تدافیضوں میں مباحو ہو۔ جیسے عابد اللہ (یعنی ادعیر عبد اللہ میں عبد اللہ کو بتا رہا ہوں) اس میں عبد اللہ ملعون ہے۔ اور اس کا عامل ادعیر سے ہے حذف کر کے اس کی جگہ حرف نداء کو قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

دوسری بات

حروف تہذیب: (ا) (ب) (۲) ای (۳) ہی (۳) ای (۵) لہمزہ لمفتوحہ

تیسری بات حرف ندا کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

اور بھی حرف مذکور کی وجہ سے لفظوں سے حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے یوسف، عرصہ، عس، ہذا اصل میں "بوسف، عرصہ، عس" ہذا تھا یعنی اے یوسف عراض کر اس سے۔ اس مثال میں یا حرف مذہ ہے یوسف، عرصہ، عس اس مثال میں یا حرف مذہ حذف کیا گیا ہے۔

قرینہ: اس میں یہ ہے کہ یا حرف تہ کو مقدار تہ میں تو یہ سب ملند ہوگا **عروض** **ع** **ص** **س** **ف** **ہ** **ا** **س** کی تہ ہوگی، حالانکہ **عروض** امر کا صیغہ ہے۔ اور امر شہ ہوتا ہے اور اتنا کہ کو بغیر تاء میں کے خبر بنا جائز نہیں ہے، لہذا یہ سب متا دی اور حرف تہ اخذ نہ ہوگا۔

واعلم ان الحنادی عسی انقسم فان كان مفردا مفرقة ونمتی عسی علامة الرفع كالضمة ومحوها
ورحها لانه یحذف من الیاء چند قسموں پر ہے پس اگر حنادی مفرد مفرقہ ہو تو علامت الرفع پر بی سوا
چھپے (یعنی) نہرہ کی طرح دوسری علامت مثلاً لب ط دار و فہ (۱)

[illegible]

فائدہ: مشغور چار چہرہ ہوں گے مقابلے میں آتا ہے:

(۱) مرکب کے مقابلے میں (۲) جملے کے مقابلے میں

(۲) جمیلہ کے مقدمات ہیں

(۳) مضاف و شہ مضاف کے قصبے میں (۴) حثیہ اور جمع کے مقابلے میں

(۴) شہید اور جمع کے مقابلے میں

ب یہاں مفرد ہے مگر دو مفرد ہے جو مضاف و مضاف کے متعلق ہیں آئے ہیں تثنیہ اور جمع مضاف و مضاف نہیں ہیں لہذا وہ مفرد و ثنار ہیں گے۔

پہلی قسم: اگر متاد کی مفرد معروف ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے یارب اور یا رجل اور یا ربیع اور یا رندون ان میں پہلی مثال میں زیر متادل ہے جو مفرد بھی ہے اور معرفہ بھی، لہذا یہ مخی برضہ ہوگا اور دوسری مثال میں یا رجل یہ بھی مفرد ہے اور حرف نداء کے داخل ہونے کے بعد معرفہ ہوا ہے پس یہ بھی صمد برمی ہوگا۔ تیسری مثال میں سارداں یہ مفرد اس لیے ہے کہ یہ مضاف و شبہ مصاف نہیں اور معرفہ بھی ہے لہذا یہ علامت رفع پر مبنی ہوگا چوتھی مثال میں یا رسدوں یہ بھی مفرد ہے علامت رفع واو کے ساتھ اور یہ مفرد اس لیے کہ یہ مضاف و شبہ مضاف نہیں اور معرفہ بھی ہے، لہذا یہ مسب علامت رفع پر مبنی ہوں گے۔

دوسری قسم: منادی مستغاث بالاداء یہ مجرور ہوتا ہے۔ ام استفادہ کے ساتھ۔ جیسے: **یٰ سید** بمظنورہ۔
 استفادہ کی وجہ سے منادی مجرور اس لیے ہوتا ہے کہ اس وقت منادی میں روح مل جاتا ہے: **ایک حرف** ندا ہے جو فعل کے قائم مقام ہے۔ یہ نصب یا صمد، غیرہ کو چاہتا ہے اور دوسرا م جارہ ہے جو اپنے مدخوس میں جر کو چاہتا ہے۔ لہذا ان دونوں مایوں میں فوقیت، ام چارہ کو حاصل ہے اس لیے کہ مدخوہ عامل ہے جب کہ یا خود عامل نہیں بلکہ فعل کے قائم مقام ہے اور اس منادی کے قریب ہے ہنست یا حرف ہا کے اس لیے ام استفادہ کی وجہ سے منادی مجرور ہوگا۔

(۱) فائدہ چند اصطلاحات: مستغاث جس سے فریاد کی جائے مستغاث کہ جس کے لیے فریاد طلب کی جائے، مستغاث: فریاد طلب کرنے والا، مستغاث: وہ لمحہ جو وقت استغاثہ مستغاث پر داخل ہو۔ جیسے یا رب یا رب یا رب یا رب (یہ مضبوطی کی فریاد کی) اس مثال میں بعد مستغاث ہے اور مظلوم مستغاث کہ اور شکرم مستغاث ہے۔

میں لڑا کہ لڑا۔ سزا سزا ہے مجھے ہیں کہ یہ مہم کی بقت لایا جاتا ہے جب کسی سے مدد کی جاتی ہے۔

(۲) فائدہ: لام استغاثہ کے مفتوح ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ اگر لام استغاثہ یکسو ہوگا تو اس صورت میں لام چارہ سے انتہاس نہ چائے گا جو یہ مستغثہ میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے لمظاہر عیس لام چارہ ہے۔

تیسری قسم: منہائی مستفادہ بالالف میں منہائی مفتوح ہوتا ہے۔ غف استغفار کے ساتھ جیسے پاریزہ۔ جب منہائی آخر میں الف استغفار لاحق ہوگا تو منہائی میں برکت ہوگا کیونکہ الف اپنے ماقبل مفتوح چاہتا ہے۔

چوتھی قسم: مزاح کی مضامین منقسم ہوتا ہے۔ جیسے **پا عید** لفظ اس مثال میں **عید** مضامین ہے اور **لفظ** اللہ

مضاف، ایسی عید منادی منصوب ہوگا کیونکہ مضاف ہے۔

پانچویں قسم: منادی مشابہ مصنف بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا حلالہ حبالہ اس مثال میں طبعاً مضاف ہے کہ جس طرح مصنف مضاف لے کر بغیر نام نہیں ہوتا ہے کی طبعاً کا معنی بھی حبالہ سے بغیر نام نہیں ہوتا ہے، اس لیے یہ مشابہ مصنف ہو جس طرح منادی منصوب ہوتا ہے اسی طرح مشابہ مصنف منادی بھی منصوب ہوگا۔

چھٹی قسم: منادی کراہ غیر معین ہو تو وہ منصوب ہوتا ہے جیسے یا حلالہ حلالہ حلالہ کے شخص میر ہاتھ بڑا اس مثال میں حلالہ کراہ معین ہے کیونکہ یہ حملہ اپنا شخص کا ہے جس کو معلوم نہیں ہے کہ کسے وہ شخص ہے، اس لیے حلالہ کو کراہ غیر معین ہے اسے منصوب پڑھیں گے۔

دوسری بات منادی معرف باللام پر حرف ندا داخل کرنے کا طریقہ

وضاحت: اگر منادی کے شروع میں الف متحریف ہو تو اس وقت اگر منادی مذکر ہے تو حرف ندا اور منادی کے درمیان ایہا کا واسطہ دیا جائے گا اور اگر منادی مؤنث ہے تو حرف ندا اور منادی کے درمیان ایہا کو واسطہ دیا جائے گا۔ جیسے یا ایہا الزجل اور یا ایہا لحرأفا

واسطہ ماننے کی وجہ: منادی معرف باللام ہو تو حرف ندا اور منادی کے درمیان واسطہ لانا اس لیے ضروری ہے کہ چونکہ اس صورت میں دائرہ تعریف جمع ہو رہا ہے اور اسے تعریف جمع ہونا درست نہیں اس لیے اس کے درمیان مذکر کی صورت میں ایہا اور مؤنث کی صورت میں ایہا کا واسطہ دیا جائے گا۔ ترکیب میں ایہا موصوف اور اکثر خل اس کی صفت ہو کر منادی مقرر ہوگا۔

تیسری بات منادی مرخم کی تعریف اور ترخیم منادی کی صورتیں

ترخیم کے لغوی معنی: ترخیم باب تعیل کا مصدر ہے، اس کا لغوی معنی ہے نرم اور آسان کر دینا۔

اصطلاحی تعریف: یہ ہے کہ منادی کے آخر میں کسی حرف تخفیف و سہانی کے لیے حذف کیا جائے۔

ترخیم منادی کی صورتیں

پہلی صورت: یہ ہے کہ منادی کے آخر سے تخفیف کی خاطر ایک حرف حذف کیا جائے۔ جیسے یا مالک کو یا مال پڑھا جائے اور یہ جائز ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ منادی کے آخر سے دو حرف حذف کیے جائیں شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف صیغہ ہو اور اس سے پہلے والا حرف مدہ ہو۔ جیسے یا منصور کو یا منصور پڑھنا جائز ہے۔ اس مثال میں منصور کا آخری حرف صیغہ ہے جو کہ مدہ ہے اور اس سے پہلے دو حرف مدہ ہیں، لہذا اس دونوں کو حذف کرنا درست ہے۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ منادی میں ایسے دو حرف ہوں جو ایک ساتھ نہ ہوں اور ایک ساتھ حذف ہوتے



ہوں تو ن دونوں حروف کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے **بعضمان** کو **عشم** پڑھنا جائز ہے۔ اس مثال سے آخری دونوں حرف یعنی **ن** اور **م** دونوں رائد ہیں اور ایک ساتھ حذف ہوتے ہیں پس ان کو تخفیف کے لیے حذف کرنا جائز ہے۔
منادی مرغم کی آخری حرکات۔ منادی مرغم کے آخر میں دو حرکتیں جاری ہیں ایک ضمہ اور دوسری کسرہ۔ ضمہ اس بنا پر کہ یہ منادی مستقل ہے اور جو حرف آخر سے حذف ہوا ہے وہ بمنزبہ سبب متبای سے گویا کہ یہی اس کی اصل شکل ہے اور وہ مفرد معروف ہے لہذا منادی مثنیٰ برغمہ ہوگا جیسے **یا حارث یا حار یا حار**۔ یا حارث میں آخری حرف کو حذف کیا گیا تو حار ہو گیا برصہ پڑھیں گے گویا یہی آخری حرف ہے۔

اور سن حرست اصیہ ہے جو رخم منادی سے پہلے اس حرف پر تھی مثلاً **یا حارث** میں **ث** کی موجودگی میں راء پر کسرہ تھ تو **ث** کو حذف کرنے کے بعد بھی راء پر کسرہ ہی پڑھ جائے گا گویا کہ آخری حرف حذف ہوا نہیں۔

چوتھی بات حرف نداء کا استعمال منادی کے علاوہ دوسرے معنی میں

وضاحت: یا حارب جس طرح منادی میں استعمال ہوتا ہے اسی طرح کبھی مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
مندوب کا لغوی معنی: وہ بیت جس کی دیوہوں کو یاد دہر کے رویا جائے تاکہ سامعین اس کی موت عظیم سامعہ نہیں کریں۔

مندوب کا اصطلاحی معنی: یہ ہوگا کہ مندوب اس ذات کا اسم ہے جس کی وجہ سے وہ دہندی کا اظہار کیا جائے حرف یا بلا کے ذریعے۔

مثال: **یارب** یہ جملہ ہی مرنے پر قوموں کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اس مثال میں یا حارب **یارب** مندوب پر داخل ہوا ہے۔ اس مثال میں کسی کے مرنے پر جو مصیبت آئی ہے اس پر ند یہ کیا جا رہا ہے آخر میں عارف کی تہ جو درازی کو اس کے لیے ہے۔

لواحقہ حصۃ بالمندوب الخ اس عبارت میں **و** اور **ب** کے درمیان فرق بیان کیا گیا ہے۔
والاخرینا کے درمیان فرق: یہ ہے کہ **واتو مندوب** کے ساتھ مختص ہے منادی میں استعمال نہیں ہوتی ہے اور یا مشترک ہے منادی اور مندوب دونوں میں استعمال ہوتی ہے۔
مندوب کا حکم: جیسے منادی مفرد معروف علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے اسی طرح مندوب مفرد معروف بھی علامت رفع پر مبنی ہوگا۔

منصوبات کی تیسری قسم مفعول تہ

لفظ المفعول تہ هو اسم وقع جعل التماثل فیہ من الزمان والمکان ویسمی ظرفاً وظرف الزمان عسی مفعول تہ وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے زمان میں اور اس وظرف کا نام لیا جاتا ہے۔ ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں



قسمیں مبہم و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کدھر و حبیب و مخلد و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کیوم ولیدۃ
ایک مبہم ہے اور مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے
و شہر و مکہ کنہا منصوب بقدر فی تقوں صفت دھڑ او ساقرت شہر ای فی دھڑ و فی شہر و ظروف
یہ کوئی حد متعین ہو جیسے ہر اور مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے
ص دھڑ و ساقرت شہر یعنی ہے میں نے ۱۔ میں دھڑ رکھا اور ۲۔ میں نے عینت میں اور ظرف
الحکایہ کدلیک مبہم و ہوما منصوب اُیضا بقدر فی نحو حبس حبسک و اُمامک و مخلد
مکان و مبہم ای طرح مبہم ہیں اور مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے
و ہوما لایکوں منصوب بقدر فی بل لا بد میں ذکر فی قبہ نحو حبسک فی الدار و فی لسوق و فی المسجد
اور محدود وہ ہے کہ نہیں ہوتے منصوب ہی کہ محدود کر کے کہ نہ بلکہ ہی کا ذکر خاصہ دوسری سے
جیسے حبسک فی الدار و فی سوق و فی المسجد

وضاحت: مصنف **مبہم** مصوبات کی تیسری قسم منصوب زید و کر فہا رہے ہیں۔ اس میں دو باتیں رکھی ہیں۔

پہلی بات: مفعول یہی کی تعریف

دوسری بات: ظرف رہاں و ظرف مکان کی دو قسمیں درں سے ۱۔ س کا ذکر

پہلی بات: مفعول یہی کی تعریف

منصوب زید وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو رہاں میں یا مکان میں۔

فوائد و قیود: منصوب یہی کی تعریف میں ہو اسم جنس ہے و وقع فعل العابد یہ یہ فصل ور ہے، اس سے دیگر
تمام مفاعیل خارج ہو گئے۔

دوسری بات: ظرف زمان اور ظرف مکان کی دو قسمیں اور ان کے اعراب کا ذکر

منصوب یہی کا دوہرا نام ظرف ہے۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود

ظرف زمان مبہم: وہ ہے جن کے لیے کوئی حد متعین نہ ہو۔ جیسے دھڑ یعنی رہاں، حبس یعنی وقت

ان دونوں کے لیے کوئی حد متعین نہیں ہے۔

ظرف زمان محدود: وہ ہے جن کے لیے کوئی حد متعین ہو۔ جیسے ہر اور مبہم دن، بلکہ یعنی رات، سہر یعنی

مہینہ، سہ ماہ یعنی سال۔ ان سب کے لیے حد متعین ہے۔ ظرف زمان نمہ اور مبہم ہوا محدود و فی کے مقدر کرنے کی وجہ سے

منصوب ہوتے ہیں، کیونکہ اگر انھوں میں موجود ہو تو فی حرف جر کی وجہ سے محدود ہوں گے۔ جیسے حبس فی دھڑ

و ہر اب بھی شہر اس دنوں مثالوں میں دھڑ اور شہر مجرور ہے فی حرف جر کی وجہ سے۔



طرف زمان کی طرف مکان کی بھی قسمیں ہیں: (۱) طرف مکان مبہم (۲) طرف مکان محدود
طرف زمان مبہم: وہ ہے جس کے لیے حد متعین نہ ہو۔ جیسے **حلف** بمعنی پیچھے (پچھلے کوئی حد نہیں ہے)،
عاد بمعنی آگے (بہت آگے وں حد نہیں ہے) ظروف مکان مبہم بھی تقدیری کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں، کیونکہ یہ
 طرف زمان مبہم پر محمول ہیں کیونکہ وصف بہم فی کے ساتھ مشتق ہیں لہذا طرف مکان مبہم کا بھی وہی حکم ہوگا جو حکم
 طرف زمان مبہم کا ہے تقدیری یعنی یہ منصوب ہوں گے۔ جیسے **حسب حلفک اصل** میں تھا **حسب فی**
حلفک، حلفک اصل میں تھا **حلفک فی** اہامک

طرف مکان محدود: وہ ہے جس کی حد متعین ہو۔ جیسے **دار، مسجد، سوق** ان کی حد متعین ہوتی ہے کیونکہ
 گھر کی مسجد اور دار کی حد متعین ہے۔ یہ فی کے مقدر ہونے کے ساتھ منصوب نہیں ہیں بلکہ اس میں لفظ فی کو کرنا
 ضروری ہے جس کی وجہ سے یہ مجرور ہوں گے۔

ظروف مکان محدود کے مجرور ہونے کی وجہ: یہ کہ ان ظروف زمان مبہم کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں نہ
 اات میں نہ وصف میں۔ اس طرف کہ وہ زمان ہیں یہ مکان وہ مبہم ہیں یہ محدود لہذا ظروف مکان محدود کو طرف زمان مبہم
 پر یاس کر کے تقدیری منصوب پر ہونا درست نہ ہوگا بلکہ فی مکرر ہوگا جس سے وہ مجرور ہوں گے۔ جیسے **حسب فی**
لذی، فی السوق، فی المسجد

فائدہ: منصب **فی** کے نزدیک معنوں فیہ و قسم پر ہے؛ ایک وہ جس میں فی مقدر ہوتا ہے اس صورت میں معنوں فیہ
 منصوب ہوتا ہے۔ دوسری قسم معنوں فیہ کی وہ ہے جس میں فی لفظوں میں موجود ہو، اس صورت میں معنوں فیہ مجرور ہوتا
 ہے۔ جمہور کو یوں کے ہاں طرف زمان کی وہ صورت جس میں فی لفظوں میں موجود ہو، جیسے **حسب فی المسجد** تو وہ
 معنوں فیہ بواسطہ ظرف جر ہوگا نہ کہ معنوں فیہ۔ جمہور کو یوں کے نزدیک منصوب فیہ کی تعریف میں تقدیری فی شرط ہے اس لیے
 جہاں فی لفظوں میں موجود ہے، وہ مفعول فیہ نہ ہوگا۔ مصنف **رحمہ اللہ** کے نزدیک تقدیری فی شرط نہیں ہے اس لیے وہ مفعول
 فیہ ہوگا۔

منصوبات کی چوتھی قسم مفعول نہ

اصل: لمفعول نہ وهو اسم ما لأحد يقع الفعل المذكور قبله وينصب بتقدير اللام نحو
 مفعول نہ وہ اسم ہے جس کے سبب وہ فعل مذکور واقع ہو جو اس سے پہلے ہو یہ منصوب ہوتا ہے نام کے مقدر منصوب نہ وجہ سے جیسے
 صرہ تادیب آی لئلا ذنب و قعد عن الحزب جب آی یحییٰ و عبد الوہاب جو مصدر اذنبہ تادیب و حسب حسب
 صرہ تادیب آی لئلا ذنب (یعنی میں نے آپ کو رادب لکھنے کے لیے) اور قعد عن الحزب عن العرب حسب آی لئلا (یعنی میں نے
 میں لڑائی سے لڑائی کی وجہ سے) اور باسم ریح (بابت) کے نزدیک وہ مصدر ہے اور اس کی اصل **اصلا تادیب و حسب حسب** ہے۔





وضاحت: مصنف اپنے منصوبہ بات کی پختگی قسم مفوض نہ دیکھیں فرما رہے ہیں اس نصل میں دو باتیں ذکر کی ہیں۔

پہلی بات : مفوض کی تعریف اور اس کے اعراب

دوسری بات: مفوض نہ مصدر ہے یا مفعول، اس میں امر مزاج کا جمہور نہایت سے اختلاف کا ذکر

پہلی بات **مفعول نہ کی تعریف اور اس کے اعراب**

مفوض نہ وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہو جو اس سے پہلے مذکور ہے۔

فوائد و قیود: اس تعریف میں اسم معصوم ہے اور سب متاعیل کو شامل ہے لاحقہ نصل اور ہے، اس سے باقی

ترامہ عمل سب خارج ہو گئے، کیونکہ فعل ان کے حاصل کرنے کے لیے واقع نہیں ہوتا۔

مفعول نہ کے اعراب: مفوض نہ نام جارہ مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، کیونکہ ماضیوں میں موجود ہو

تو وہ جر دے گا۔

مصنف: لکھنے کے نزدیک مفعول نہ کی صورتیں ہیں: یکہ و کہ جس میں امر مقدر ہوا اس وقت یہ منصوب ہوگا۔

دو مزادہ کہ جس میں نام مذکور ہو تو اس وقت وہ بحر و ر ہوگا۔ یک مصنف کے نزدیک مفوض نہ کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ نام

مقدر ہو جب کہ مہمور نحو یوں کے نزدیک اسم کے مقدر ہونے کی شرط ہے، چنانچہ جمہور یہاں ماضیوں میں موجود

ہو، سے مفعول نہ نہیں کہتے ہیں۔

مثال: صرہ نہ ادیب ای للندادیب (میں نے اسے، ادیب سکھانے کے لیے) یہ اس مفوض نہ کی مثال ہے جس کو

حاصل کرنے کے لیے وہ فعل صرب واقع ہو، جو اس سے پہلے مذکور ہے، کیونکہ ماضیوں پر بغیر صرب کے رب حاصل

نہیں ہوتا۔

مثال: قعدت عن الحرب حب ای لمحج (میں میٹھا ہوا لڑائی سے بزدلی کی وجہ سے) یہ اس مفوض نہ کی مثال

ہے جس نے وجود کے سبب فعل قعدت کو اس سے پہلے مذکور ہے واقع ہوا ہے کیونکہ بزدلی لڑائی سے میٹھنے کا سبب ہے۔

دوسری بات **مفعول نہ مصدر ہے یا مفعول، اس میں امر مزاج کا جمہور نہایت سے اختلاف کا ذکر**

امام زجاج کا قول: امر مزاج نحوی، ماضی کے نزدیک مفعول نہ مستقل معصوم نہیں ہے بلکہ یہ مفعول مطلق

ہے جن غیر لفظہ حتی لفظہ فعل کا غیر ہے۔

پہلی مثال: صرہ نہ ادیب تقدیری عبارت: اذبتہ بصرہ نہ ادیب

(ادیب سکھانے میں لے اس کو مارنے کے ساتھ ادیب سکھانا)

دوسری مثال: قعدت عن الحرب حب تقدیری عبارت: خبت بالفرود عن الحرب حبنا

(بزدل ہوا میں لڑائی سے پیچھے جانے کے ساتھ بزدل ہونا)





جمہور کا توں: جمہور کے ہاں مفعول لہ مستقل معمول ہے امام زبان اللہ کے قول درست نہیں ہے، کیونکہ تاویل کر کے ایک قسم کو دوسری قسم میں داخل کرنے سے یہ امر نہیں آتا کہ جتنی قسم ختم ہوئی۔

منصوبات کی پانچویں قسم مفعول معہ

فصل. للمفعول معہ وہو ما یدکر بعد لوز بمعنی مع لمصاحبتہ معمول فعل نحو مفعول معہ اسم ہے جو اسم بمعنی مع ہے بعد ذکر کیا جائے فعل کے معنی کے ساتھ ہوئے کی وجہ سے ہے۔
جاء البرد والنجبات وحبث انا وریدا ای مع النجبات ومع وریدا فہاں کل الفعل لفظ جاء سرودہ والنجبات (سرودی آئی جیوں نے ساتھ) اور حبث اور ریدا (آپ میں رید کے ساتھ) میں سر (خوشی معہ) فعل شکل ہو وحار لعطف یحوز فہذہ النصب والرفع نحو حبث انا وریدا وریدا وریدا وریدا لم یحوز لعطف تعین ورعطف جائز ہو تو اس میں وہ نہیں جائز میں نصب اور رفع ہے حسب ان یہ وریدا آپ میں ساتھ رید ہے اور اگر لعطف جائز ہو نصب نحو حبث وریدا و ان کان الفعل معنی وحار لعطف تعین العطف نحو ما لریدا وغیرہ۔
مب تعین ہو گا جیسے حسب وریدا آپ میں رید کے ساتھ اور اگر فعل معنوی ہو اور عطف ما ہو تو عطف تعین ہو گا جیسے ما لریدا وغیرہ۔
وان لم یحوز العطف تعین نصب نحو مالک وریدا و ما مالک و عمر انا لان المعنی ماتصع
مفعول جائز ہو تو نصب تعین ہو گا جیسے مالک وریدا و ما مالک و عمر انا ہے۔ مکی ماتصع۔

وضاحت: نصف ایہ منصوبات کی پانچویں قسم مفعول معہ کو یہ سافراہ سے ہیں۔
اس فصل میں دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

نکات بات
مفعول معہ کی تعریف اور مثال
مفعول معہ کا فعل اگر فظوں میں موجود ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟
اور اگر فظوں میں موجود نہ ہو تو کیا ہوگا؟

مفعول معہ کی تعریف اور مثال

مفعول معہ کی تعریف: مفعول معہ وہ اسم ہے جو اسمی مع کے بعد ذکر ہو فعل کے محمول (فاعل یا مفعول) کی مصاحبت کے لیے۔

مثال: جاء البرد والنجبات (آئی سردی جیوں کے ساتھ) اس مثال میں النجبات مفعول معہ ہے کیونکہ وہ اسمی مع کے بعد مذکور ہے اور جاء فعل کا معمول یعنی المود کا مصاحب اور ساتھی ہے۔ جفت انا وریدا اس مثال میں وریدا مفعول معہ ہے کیونکہ وہ اسمی مع کے بعد مذکور ہے اور حسب فعل کا معمول جو کہ ت ضمیر قائل ہے اس کے ساتھ مصاحبت رہتا ہے۔ کھا کد وریدا اور کھا اس مثال میں کد مفعول معہ ہے، جو کھا کے معمول کا مصاحب ہے۔



دوسری بات مفعول معذ کا فعل اگر لفظوں میں موجود ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا اور اگر لفظوں میں موجود نہ ہو تو کیا ہوگا

مفعول معذ کا فعل اگر لفظوں میں موجود ہو تو اس کے اعراب کا ذکر: مفعول معذ کا مائل مرفوعی ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو واو کے مابعد کا وائے ماقبل پر عطف جائز ہوگا یا نہیں ہوگا اگر عطف جائز ہو (یعنی عطف کے لیے وائی ماقبل نہ ہو) تو اعراب کے اعتبار سے دو وجہ پڑھنی جائز ہوں گی مرفوع اور منصوب جیسے **حب** اور **ید** اور **ید** مرفوع اور منصوب دونوں وجہیں جائز ہیں نصب کو بر بنائے مفعول معذ کے ورفیع اس لیے کہ ہم ظاہر کا عطف ضمیر مرفوع متصل پر درست ہے کیونکہ قاعدہ ہے ضمیر مرفوع متصل پر کسی مفعول عطف کرنا ہو تو اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ مل جاتی ہے چنانچہ یہاں **حب** آتا ہے اس کا ضمیر منفصل نے کی وجہ سے عطف درست ہونے کی وجہ سے اسے مرفوع پڑھنا جائز ہوگا اور اگر عطف درست نہ ہو تو نصب متعین ہو جائے گا بر بنائے مفعول معذ کے جیسے **حب** و **ید** یہاں **ید** کا عطف **حب** فعل کی ضمیر مرفوع پر درست نہیں کیونکہ اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ نہیں ملتی ہے لہذا عطف متعین ہوگا۔

مفعول معذ کا فعل اگر معنوی ہو یعنی لفظوں میں موجود نہ ہو تو اس کے اعراب کا ذکر: مفعول معذ کا حامل فعل معنوی ہو تو دو بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو واو کے مابعد کا واو کے ماقبل پر عطف جائز ہوگا یا نہیں ہوگا اگر عطف جائز ہوگا تو اسے بر بنائے مفعول معذ کے منصوب پڑھنا جائز نہ ہوگا بلکہ معصوف علیہ والی اعراب جاری ہوگا جیسے **مالک** و **عمر** و **اس** میں **عمر** و **اس** منصوب نہیں پڑھا جائے بلکہ **زید** پر عطف کر کے پھر و پڑھا جائے گا کیونکہ اسے منصوب پڑھنے کی صورت میں اس مفعول معذ بنانے کے لیے اس کا حامل فعل معنوی ماننا پڑے گا اور تقدیری عبارت یہ ہوگی **ما نصبح** و **عمر** و **اس** (یا کرتا ہے **زید** کے ساتھ **عمر** و **اس** یہاں مفعول معذ کا حامل فعل معنوی ماننے کی صورت میں حامل لفظی اور حامل معنوی کا اجتماع لازم آئے گا جو کہ حامل قوی ہے اس کی موجودگی میں فعل معنوی جو کہ حامل ضعیف ہے اس کی طرف مائل نہ آئے گا تو یہ جائز نہیں ہے اور عطف جائز نہ ہوگا اس کو منصوب پڑھنا بر بنائے مفعول معذ کے واجب ہوگا جیسے **ما یکدور** و **ید** اور **ما شاہک** و **عمر** اب یہاں عطف اس لیے جائز نہیں کہ ضمیر مقرر متصل پر ضمیر آزاد و حرف جار کے عطف درست نہیں ہوتا ہے لہذا نصب متعین ہوگا۔ تقدیری عبارت ہوگی **ما نصبح**

و ید و ما نصبح و عمر و



تمہارے

- سوال نمبر ۱: مفعول مطلق کی تعریف کریں؟ یہ مفعول مطلق کی قسمیں کونسیں ہیں؟
- سوال نمبر ۲: مفعول مطلق کے فعل کو کب حذف کیا جاتا ہے تفصیل سے جمع امثلہ ذکر کریں؟ نیز مفعول مطلق کے فعل کو جو کتنے مقامات پر حذف کیا جاتا ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۳: مفعول یہ کی تعریف ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۴: مفعول یہ فاعل پر کب مقدم ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۵: مفعول یہ فعل اور فاعل دونوں پر کب مقدم ہوتا ہے؟ مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۶: مفعول یہ کے نام ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۷: تقدیر کے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۸: تقدیر کے استعمال کے متعلق مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۹: منادی کی تعریف کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: حروف ندا کو کسے ہیں ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: منادی کی قسم ذکر کریں اور مثالوں سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: منادی مئی رحمہ وہ مئی یہ کب ہوتا ہے جمع مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: ترخیم کسے کہتے ہیں منادی پر غم کب ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۱۴: مندوب کسے کہتے ہیں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: کو ناما حرف مندوب کے ساتھ مختصر ہے اور کو ناما مندوب و مندوب کے درمیان مشترک ہے مثال سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: مفعول یہ کی تعریف کریں؟
- سوال نمبر ۱۷: مفعول یہ کا عربی ذکر کریں اور اس میں کیا چیز مقدر ہوتی ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: ظرف کی قسمیں جمع امثلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: ظرف مبہم کسے کہتے ہیں اور ظرف معین کسے کہتے ہیں؟
- سوال نمبر ۲۰: وہ کسے ظرف مکان ہیں جن میں ظرف بھی کاس سے پہلے ذکر نہ آئے جب سے؟
- سوال نمبر ۲۱: مفعول یہ کی تعریف ذکر کریں؟ نیز مفعول یہ میں کیا چیز مقدر ہوتی ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲۲: مفعول یہ کی تعریف کریں اور مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۳: مفعول یہ میں نسب کب متعین ہوتا ہے؟ اور کب عطف اور نصب جائز ہوتا ہے؟

منصوبات کی چھٹی قسم حال

فصل الحال لفظ بدل علی باب هیئۃ الفاعل او المفعول بہ او کلہما بحر جاءنی رید راکنیا

حالیہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حیثیت کے بیان پر دلالت کرے جیسے حال ہی رید راکنیا رید آج اس حال میں کہ وہ یہ تھا۔

و ضریت رید امشد و ذالقیبت عقر و از اکبیر و قد یکنون الفاعل معنویاً نحو رید فی لدر قائما

اور ضریت رید امشد و ذال (مارا میں نے زید کو اس حال میں وہ بندھا ہوا تھا) اور لقیبت عقر و از اکبیر

(میں نے اس کو اس حال میں کہ بھرا ہوا تھا) یعنی فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے رید فی لدر قائما

لان معناه زید استقر فی الدر قائم و کذا المفعول بہ نحو هذا زید قائم لان معناه

اس لیے کہ اس کا معنی ہے رید استقر فی الدر قائم (رید مستقر ہے گھر میں اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو رہا ہے)۔

اور اسی طرح مفعول یہ جیسے هذا زید قائم اس کا معنی ہے المشرق الیہ قائم یہ

المشرق الیہ قائم ہو رید و المعامل فی الحال ہو فعل او معنی فعل

(وہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے در تھا تاکہ وہ کھڑا ہو رہا ہے) حال حال میں فعل ہے یا معنی فعل ہے۔

وضاحت: مصنف نے یہ منصوبات کی چھٹی قسم حال کو بیان فرما کر اس فصل میں چھ باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات: حال کی تعریف اور مثالیں

دوسری بات: حال کبھی فاعل معنوی اور مفعول معنوی سے واقع ہوتا ہے

تیسری بات: حال کے عامل سے متعلق

چوتھی بات: حال ہمیشہ نکرہ اور داخل نہ معرف ہوتا ہے اگر داخل نہ معرف ہو تو حاکم کا ذکر پر

مقدمہ کرنا واجب ہے

پانچویں بات: حال کبھی جمد خبریہ ہوتا ہے

چھٹی بات: حال کے عامل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

پہلی بات: حال کی تعریف اور مثالیں

حال کی تعریف: حال وہ لفظ ہے جو صرف فاعل یا صرف مفعول یا دونوں کی جانب پر دلالت کرے۔

فوائد و قواعد: لفظ جنس ہے سب الفاظ کو شامل ہے بدل علی باب ہیئۃ فصل دل ہے اس سے تغیر خارج

ہوگئی کیونکہ تیز صفت پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ ات پر دلالت کرتی ہے۔

ہیئۃ الفاعل و المفعول بہ او کلہما فصل ثانی سے اس سے وہ چیز عارض ہوگی جو فاعل و مفعول یہ کی حیثیت پر

دلالت نہ کرے بلکہ اس کی چیز کی حیثیت و رحلت بتلائے جیسے مبتدئ کی صفت حارہ عدم حرک میں العالم

زید کی صفت ہے جو نہ فاعل ہے نہ مفعول۔۔



مثنائیں فاعل کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: جماعی ریدہ راکب (میرے پاس زید سے رہتا ہے) اس مثنائے میں راکب فاعل کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔

مفعول کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: صرب ریدہ مشدود (میں نے زید کو مارا اور نہایت وہ بندھا ہوا تھا) اس مثنائے میں مشدود جار واقع ہے ویدہ سے جو کہ صرب فعل کا مفعول ہے یہاں مشدود نے ریدہ کو جو کہ مفعول ہے اس کی حالت بیان کی ہے۔

فاعل اور مفعول دونوں کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: لعب عمرو راکب (میں نے عمر سے ملاقات کی) درانی نیکہ میں در عمرو دونوں صورتیں تھیں جس طرح جار اس مفعول کی حالت بیان کرتا ہے جو مفعول میں موجود ہو اس کی طرح مفعول کی بھی حالت بیان کرتا ہے جو مفعول میں موجود ہو بلکہ معنوی ہو یعنی مقدر ہو۔

دوسری بات حال بھی فاعل معنوی اور مفعول معنوی سے واقع ہوتا ہے

مثنائیں فاعل معنوی سے حال واقع ہونے کی مثنائیں: ریدہ فی لذر قائمہ اس مثنائے میں قائمہ حال واقع ہے فاعل معنوی سے غلبہ کی عبارت یوں ہے ریدہ استغفر لہ لذر قائمہ اب یہاں قائمہ استغفر فعل معنوی کی ضمیر ہو فاعل سے حال واقع ہے۔

مفعول معنوی سے حال واقع ہونے کی مثنائیں: ریدہ قائمہ اس مثنائے میں قائمہ ریدہ سے حال واقع ہے اور ریدہ مفعول معنوی ہے اس لیے کہ لفظ کے اعتبار سے بیشک یہ جر ہے مثنیٰ لیکن اشارہ اور تعبیر سے جو اس کا معنی سمجھا جاتا ہے وہ ہے ایدہ و اشیر ریدہ حال کو یہ قائمہ لندا یہاں زید ہوا ہے حرف جر مفعول معنوی ہوا اسی سے قائمہ حال واقع ہے۔

تیسری بات حال کے عامل سے متعلق

حال کا عامل: حال میں حال فعل ہوتا ہے خود فعل مطلق موجود ہو یا مقدر ہو یا وہ عامل معنی فعل ہوتا ہے (معنی فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، مصدر وغیرہ ہے) جیسے ہمارا حال قائمہ میں ایدہ و اشیر یہ فعل مقدر ہے جو قائمہ حال کا عامل ہے اس طرح ہمارا حال قائمہ میں ادعو فعل مقدر ہے جو قائمہ حال کا عامل ہے۔

والحال مکرر آید و دو الحال معرۃ غالباً کما رأیت فی الأفضلة المکررہ ہیں کا دو الحال مکررہ اور حال میں حال فعل ہوتا ہے یا اسم فاعل اور حال ہمیشہ مکرر ہوتا ہے، ارادہ حال تکرر میں ہوتا ہے جیسا کہ آپ پہلی مثالوں میں دیکھ چکے ہیں

یجب تقدیم الحال علیہ بخبر حائقی راکب راجل سلاً بلتیس بانصاف فی حالة النصب ہیں جس میں ارادہ حال کا دو ہے یا مقدر مکررہ ہے جیسے جماعی راکب راجل تاکہ حالت نصب میں حال کا تعلق کے ساتھ

فی مثل قولک راکب و حلالہ راکب و قد تکرر الحال حملة خبریہ نحو جماعی ریدہ و علامہ راکب لیاں اور مثنائیں یہاں سے ہیں یا قمر رب و حلالہ راکب اور کبھی کبھی حال تکرر بھی ہوتا ہے جیسے جماعی ریدہ و علامہ



اور مرکب غلامہ ومثال ماکن عاملہ معنی النعل نحو هذا رید قائما معہ بند و اسیر

مرکب (آیہ میرے پاس رید کہ اس کا نام سو رتھا کہ اس میں اس حال کی جس کا حال معنی نعل سے یہ ہے جیسے هذا رید

وقد بعدہ انما جل لفریئة کما تقول للمساقر سالما عامہ ہی ترجیع سالما غایما

قد ناقص کا معنی ہے اسد و اسیر اور کبھی کبھی حال کا مال تر یہی وہ ہے حذف کیا جاتا ہے جیسے تو کہتے ہیں ہر سال کا سالہ عابدہ تو غرض ہے اس حال میں کہ سلاقی والا ہے اور نصبت حاصل کرنے والا ہے)

چوتھی بات حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے۔

حال کے نکرہ اور ذوالحال کے معرفہ ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ حال حقیقت میں خبر و حکوم پہ ہوتا ہے اور حکوم پہ میں اصل نکرہ ہے، لہذا حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال بے معرفہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ذوالحال حقیقت میں حکوم علیہ ہوتا ہے اور حکوم علیہ اصل میں معرفہ ہوتا ہے، البتہ کبھی ذوالحال بھی نکرہ ہوتا ہے۔

ذوالحال نکرہ ہو تو حال پر مقدم کرنا واجب ہے: کیونکہ اس صورت میں حالت نصب میں حال کا صفت سے لٹھاس ہو جائے گا، جیسے رائیہ حلاز کنا (ریکھ میں سے آئی کو راضی نیکہ وہ سوار تھا اس مثال میں رائیہ واحد کے لیے حال واقع ہے و رائیہ حلاز کی صفت بھی بن سکتی ہے پس ریب میں حال اور صفت دونوں بننے کی صحت ہے، اب اگر ہم ریب کو حال ہی مانا چاہتے ہیں تو ریب کو حلاز پر مقدم کریں گے و عبارت یوں ہوگی رائیہ حلاز اس صورت میں رائیہ کا حال ہونا نصیب ہوگا اس لیے کہ حال ذوالحال پر مقدم ہو سکتا ہے لیکن صفت موصوف پر مقدم نہیں ہو سکتی ہے، لہذا اس کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہوگا۔

پانچویں بات حال کبھی جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے

مثال: جاء صی رید و غلامہ ریب (آیہ میرے پاس رید و غلامہ اس کا نام سو رتھا اس مثال میں رید و غلامہ اس میں واحد ہے غلامہ مرکب جملہ خبریہ ہو کر رید و غلامہ سے حال واقع ہے۔

حال کا عامل معنوی فعل بھی ہوتا ہے

جس طرح حال کا عامل فعل ہوتا ہے اسی طرح حال کا عامل معنی فعل بھی ہوتا ہے۔ جیسے هذا رید و غلامہ اس مثال میں قد ناقص معنی فعل سے حال واقع ہے جو کہ بعد اسیر ہے تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

چھٹی بات حال کے عامل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

مثال: کوئی شخص غریب و تنہا ہے تو آپ اس کو کہتے ہیں: سالما عابدہ اصل عبارت یوں تھی: ترجیع سالما عابدہ چونکہ مفرک ظاہری حالت میں رہی ہے کہ وہ سفر سے و اس آیا ہے اس لیے آپ نے ترجیع فعل کو حذف کر دیا



اور سالک عباد کو ذکر کر دیا اور یہ صورت جائز ہے۔

ترکیب: مروج سالک عباد اکیس مثال میں مروج فعل ہے اور ضمیر استاذ اس سے سالک است ضمیر سے حال واقع ہے اور **غائب یا الٹ ضمیر** سے حال ثانی واقع ہے یا سالک کی صفت واقع ہے۔

منصوبات کی ساتویں قسم تمیز

فصل: لتتمیز ہو مکرر بعد مقدار من عدد اور کھل اور ورنہ او مساحۃ او عمر دلیک معافہ انہام تمیز وہ مکرر ہے جو مکرر کیا جاتا ہے مکرر سے بعد میں عدد یا کھل یا عمر یا مساحت یا ان کے عدد اس چیز کے بعد جس میں ابہام ہو مروج دلیک الایہام بخل عیندی عشر وں درہم و فقیر اپ بڑ و عین وں سملہ و جریباں لفظ و علی الصرة تمیز اس سے مکرر کرتا ہے جیسے عیندی عشر وں درہم و فقیر اپ بڑ و عین وں سملہ و جریباں لفظ و علی الصرة و لفظا رنڈا و قد یکون عن غیر مکرر محو ہد خاتم حیدڈا و سوار دھنہ و فیدہ انحصار اکثر و منہا ہد اور بھی تمیز یہ مکرر سے ہوتی ہے جیسے ہد خاتم حیدڈا (یا کوئی) جن ہے کو سوار دھنہ (در تنصیل سے کا ہے)

و قد یقع بعد الحمد لرفع الایہام عن سبتھا نحو طاب وید نفسا و عینا و انہا

اور اس میں کمرہ کھاتا ہے اور بھی تمیز بعد کے بعد واقع ہوتی ہے اس سے اس سے ابہام کو مکرر کے لیے پیسے

طابریہا بعد و علیہ و ان (و جوش ہو اسے) کے خاص سے یا علم سے ظہور سے یا وہاں کے شمار سے

وضاحت: مصنف ابہامی منصوبات کی ساتویں قسم تمیز کو بیان فرما رہے ہیں اس فصل میں تمیز، تکرار کر رہے ہیں۔

تمیز کی تعریف اور مثالیں

پہلی بات

تمیز کبھی میر مکرر سے بھی ابہام دور کرتی ہے

دوسری بات

تمیز حمد کی نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے

تیسری بات

تمیز کی تعریف اور مثالیں

پہلی بات

تمیز کی تعریف: تمیز وہ مکرر ہے جو مقدار کے بعد ذکر کیا جائے خواہ وہ مقدار عدد ہو، کھل ہو، وزن ہو، مساحت ہو یا اس کے علاوہ اس کی چیز جو جس میں ابہام ہو یا اس ابہام کو دور کرتا ہے

فائدہ: چاہنا چاہیے کہ جو چیز ابہام کو دور کرتی ہے اسے تمیز کہتے ہیں، درجہ جس چیز سے ابہام دور کیا جاتا ہے سے تمیز دور ہم نام کہتے ہیں۔

اسم تام ہونے کا مطلب: یہ ہے کہ اسم مصروف نہ ہو یعنی کسی دوسرے اسم کی طرف اس کی اصافہ نہ ہو سکتی ہو۔ مکرر وہ چیزوں میں سے کسی کی بھی اصافہ دوسری چیز کی طرف نہیں ہو سکتی ہے ہذا یہ اسم تام کہہ لے گا۔

اسم تام کا تمیز کو انصب دینے کی وجہ: یہ ہے کہ یہ نام ہوے میں فصل کے مشابہ ہوتا ہے جس طرح فصل قائل کے



سہ تمام ہو جائے تو معوں کو نصب دیتا ہے کی طرف جب ہم مذکورہ چیزوں سے تمام ہوتا ہے تو وہ تیز کو نصب دیتا ہے۔

اہم چند چیزوں سے تمام ہوتا ہے

- (۱) تخوین لفظی ہے۔ جیسے عہدی رطل یا اس میں رطل میں تو یہ ہے، اس لیے یہ اہم تمام ہے۔
- (۲) تخوین تقدیری سے جیسے عہدی احد عشر درہم، اس میں احد عشر اصل حد و عسروں تھا یہ بھی اہم تمام ہے۔
- (۳) نون تثنیہ سے۔ جیسے عہدی فقیر بوا اس میں فقیر نون میں تثنیہ کا ہے، اس لیے یہ تمام ہے۔
- (۴) نون جمع سے۔ جیسے ہن سنکھ۔ لا حسرین اعم لا اس میں احسرین کا نون جمع کا ہے۔
- (۵) مضاف ہوتا۔ جیسے علی لشمرہ منہا رید اس میں مثلہا مضاف ہے۔ یہ اہم تمام ہے اس لیے کہ یہ دوسری چیز کی طرف دوبارہ مضاف نہیں ہو سکتا ہے۔

تمیز کا مقدروالی صورتوں سے اہم دور کرنے کی مثالیں

- ۱۔ سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی عشرون درہم اس مثال میں عشرون مخیر اسم تمام ہے اور درہم اس کی تمیز ہے جس نے سے اہم کو دور کر دیا ہے یعنی میرے پاس نہیں درہم ہیں۔
- ۲۔ کمل سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی فقیر بوا (میرے پاس فقیر گندم ہیں) اس مثال میں فقیر بوا مخیر ہے جس نے کمل سے اہم دور کر دیا۔
- ۳۔ مساحت (پہا نش) سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی حویب فقیر میرے پاس حویب کپاں ہیں) حویب زمین نا پے کا ایک آلہ ہوتا ہے، اس مثال میں حویب مخیر ہے اور اسم تمام فقط اس کی تمیز ہے، جس سے مساحت سے اہم کو دور کر دیا۔
- ۴۔ متیس سے اہم دور کرنے کی مثال: علی النسرہ منہا رید، (کھجور پر اس کے مثل کھن ہے) اس مثال میں مثلہا مخیر ہے رید اس کی تمیز ہے جس نے مثلہا کے درجہ اہم تھا سے دور کر دیا۔ متیس سے مراد وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں اس میں کھجور پر حویب ہے اندازہ سے اس کو کھجور کے مثل قرار دیا گیا ہے

دوسری بات تمیز کبھی غیر مقدار سے بھی اہم دور کرتی ہے

- ۱۔ تمیز کبھی مقدار سے اہم کو دور کرتی ہے۔ جیسے ہد احسانم حدید اس مثال میں احسانم مخیر ہے اس میں اہم ہے کو آٹھویں کس جنس کی ہے سونے کی یا چاندی کی یہ دہن کی واحد ہے اس سے اہم دور کر دیا۔
- ۲۔ ور جیسے ہد سوار دھیا اس مثال میں سوار مخیر میں اہم سے کہ نگن س جنس کا ہے لوہا یا چاندی وغیرہ کا دھنہا نے اس اہم کو دور کر دیا۔



غیر مقدار و ادنی صورت کا اعراب: اس تمیز میں اکثر حرف آئے گا کیونکہ مفرد غیر مقدار مضرب ہوگا و تمیز مضرب ایسا ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی۔

تیسری بات تمیز جملہ کی نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے

مثال: **طاب وید عفا و عفا اوہا** (اچھا ہے یہ نفس کے لحاظ سے یا علم کے لحاظ سے یا باپ کے لحاظ سے) اس مثال میں طاب فعل کی جو سمت وید و عفا کی طرف تھی اس میں بہا تمہم عفا نے جملہ کی سمت میں جو ابہام تھا اس ابہام کو دور کر دیا ہے اسی طرح طاب وید عفا اور طاب وید اب اس مثال میں عفا و عفا کے نسبت سے ابہام کو دور کر دیا۔

منصوبات کی آٹھویں قسم مستثنیٰ

فصل - لمستثنیٰ فقط یدکر بعد لا و اخواتها لیعلم انه لا ينسب اليه ما ينسب الي ما قبلها وهو عینی مستثنیٰ وہ فقط ہے جو لا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا ہے تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اس کے بائیں کی طرف منسوب ہے اور وہ (مستثنیٰ)

لینسب من فصل و هو ما اخرج عن متعدد یا لا و اخواتها جو جاءني القوم الا بذو منقطع وهو المذکور (قسم پر ہے فصل اور وہ ہے جو نکالا گیا ہو متعدد سے لا کے اخوات سے جیسے جاءني القوم الا بذو منقطع ہے اور وہ ہے مذکور)

بعد لا و اخواتها غیر من اخرج عن متعدد بلعدہ دخولہ لمستثنیٰ من جاءني القوم الا حجاز (لا اور اس کے اخوات کے بعد درجہ کا لایا ہو متعدد سے اس کے بعد مستثنیٰ نہ رہے گی سے اکل نہیں تھا۔ جیسے جاءني القوم الا حجاز)

وضاحت: مصنف منصوبات کی آٹھویں قسم مستثنیٰ کو تین اقسام میں اس فعل میں پانچ باتیں کہیں لیں۔

پہلی بات مستثنیٰ کی تعریف

دوسری بات: مستثنیٰ کی اقسام

تیسری بات: مستثنیٰ کے اعراب کے اعتبار سے چار اقسام کا ذکر

چوتھی بات: افط غیو کے اعراب سے متعلق

پانچویں بات: افط غیو اور لا کے ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہونے کا ذکر

مستثنیٰ کی تعریف

مستثنیٰ وہ فقط ہے جو لا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ علم منسوب نہیں کیا گیا جو لا اور اس کے اخوات کے بائیں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

نوت: لا یہ ہیں: جلا عدا، ما عدا، ما عدا، حاض، اس، لا نکور

مستثنیٰ کی اقسام

(۲) مستثنیٰ منقطع

(۱) مستثنیٰ متصل

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔



مستثنیٰ متعلیٰ کی تعریف: مستثنیٰ متصل وہ ہے جو متحد سے بلا اور اس کے اخوات کے ذریعے سے نکالا گیا ہو۔

جیسے **جامعی القوم لا یرید**

مستثنیٰ منقطع کی تعریف: مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو بلا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو، اس حال میں کہ اسے

متحد سے نکالا نہ گیا ہو، کیونکہ وہ پسے ہی متحد میں شامل نہیں ہے۔ جیسے **جامعی القوم لا احمد**

اعراب المستثنیٰ علی اربعہ اقسام لان کان فیصلہ لرفع بعد الا فی کلام موجب او منقطعا کما مر و مفصلا علی

جان لیجئے کہ مستثنیٰ کے اعراب پر اقسام پر اہم اس امر وہ مستثنیٰ متصل واقع ہے۔ لے بعد کلام موجب میں یا منقطع ہو جیسے پہلا گذر چکا

المستثنیٰ جنہ نحو **جامعی القوم لا یرید** احمد و کان بعد عدا و خلا عند لا کثیر او بعد ما خلا و حادہ و لیس

بہ در مستثنیٰ مستثنیٰ سے پہلے **جامعی القوم لا یرید** احمد و عدا و خلا نے بعد کثیر کے ہاں ما خلا اور ما حادہ رلیس

ولا یکنون **جامعی القوم** حلا یرید البع منصوب و ان کان بعد لافہی کلام غیر موجب و هو کل کلام یکنون فیہ

اور لا یکنون کے بعد جیسے **جامعی القوم** حلا یرید۔ یہ منصوب ہوگا۔ مستثنیٰ لا کے بعد کلام فیہ موجب میں واقع ہے۔ کلام فیہ

نہی و بھی و استہام و المستثنیٰ مہ مذکور یحور فیہ الوحدہ النصیب و الیدن عمد قیدہا نحو ما حادہ اخذ

موجب) وہ کلام ہے کہ اس میں لئی جی۔ استفہام ہو۔ در مستثنیٰ مہ مذکور ہو تو اس صورت میں وہ اچھل جائز ہیں

ایک یہ کہ وہ منصوب ہوگا اور دوسری یہ کہ وہ لا کے ماقبل کے لیے پس ہوگا۔ جیسے **قد جاء احد**

لا یرید و **لا یرید** و ان کان مفعولاً بان یکنون بعد لافہی کلام غیر موجب و المستثنیٰ مہ غیر مذکور کاں

لا یرید و **لا یرید** (نہیں آیا میرے پاس وہی مگر یہ اور اگر مستثنیٰ مہ ہواں خود یہ کہ لا کے بعد کلام فیہ موجب میں ہو در مستثنیٰ مہ

یخبر انہ یحسب القوامیل تقول: **جامعی** لا یرید و ما رائت لا یرید و ما مروت لا یرید و ان کان بعد غیر

مذکور نہ ہو تو اس کے اعراب عوال کے اعتبار سے یہ گئے جیسے **ما حادہ** لا یرید (مہ سے پس نہیں آیا مگر یہ)

ما حادہ لا یرید (ا) میں سے نہیں لیکن مگر یہ کو **ما مروت** لا یرید اور میں نہیں مگر یہ کے ساتھ مستثنیٰ غیر نے

و سوی و سواہ و حاشا عند لا کثیر کاں معجز و **جامعی** القوم غیر **و سوی** و **و سوی** و سواہ و حاشا یرید

و سوی کے اور سواہ کا اور حاشا کے بعد، قیہ و کثرت کے ہاں مستثنیٰ مجزاً ہوگا جیسے **جامعی** القوم غیر **و سوی** و **و سوی** و سواہ یرید

و سوی کے اور سواہ کا اور حاشا کے بعد، قیہ و کثرت کے ہاں مستثنیٰ مجزاً ہوگا جیسے **جامعی** القوم غیر **و سوی** و **و سوی** و سواہ یرید

تیسری بات مستثنیٰ کے اعراب کے اعتبار سے چار اقسام کا ذکر

فائدہ: مستثنیٰ کے اعراب بیان کرنے سے پہلے چند اصطلاحات کا سمجھنا ضروری ہے۔

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں لئی جی، استفہام ہو۔ جیسے **جامعی** القوم لا یرید

کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں لئی جی، استفہام ہو۔ جیسے **جامعی** القوم لا یرید



مستثنیٰ مفرغ: وہ کلام جس میں مستثنیٰ مذکور نہ ہو۔ جیسے ما جاءني لا زيد

اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی چار قسمیں ہیں

پہلی قسم: مستثنیٰ منصوب پڑھا جائے گا اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: مستثنیٰ متصل بلا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو۔ جیسے جاءني القوم لا زيد اس مثال میں

زيد مستثنیٰ متصل ہے اور بلا کے بعد کلام موجب میں واقع ہے لہذا اس کو منصوب پڑھا جائے گا۔

دوسری صورت: مستثنیٰ مستقطع ہو تو خواہ کلام موجب میں ہو یا کلام غیر موجب میں۔

کلام موجب کی مثال: جاءني القوم لا جماد

کلام غیر موجب کی مثال: ما جاءني القوم لا جماد

تیسری صورت: مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اور کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے ما جاءني القوم لا زيد اس

مثال میں زید مستثنیٰ ہے کہ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہے اور کلام غیر موجب میں واقع ہے لہذا منصوب پڑھا جائے گا۔

ان تین صورتوں میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھنے کی وجہ: یہ ہے کہ ان تین صورتوں میں مستثنیٰ فائدہ ہونے میں

مقصود کے متبادر ہے اور اس میں ماقبل سے بدل واقع ہونے کا احتمال بھی نہیں ہے لہذا مستثنیٰ کو منصوب پڑھا جائے گا۔

چوتھی صورت: عدد در حلال کے بعد کثر مستثنیٰ منصوب پڑھا جائے گا۔ جیسے جاءني القوم حلال زيد

القوم حلال زيد

عدد اور حلال کے بعد اکثر کے ہاں مستثنیٰ پڑھنے کی وجہ: یہ ہے کہ ان کے ہاں یہ دونوں فعل ہیں جیسے حلال

بعض اور عدد بعد عدد اور حلال کا قائل وہ صیغہ ہے جو ان میں مشترک ہے جو فعل کے مصدر کی طرف موقوف ہے اور ان کے

بعد مستثنیٰ مقصود ہونے کی وجہ سے بنا پر مصاب ہوگا اصل عبارت یوں ہوگی جاءني القوم حلال بعضهم ولذا

(میرے پاس قوم اس حال میں آئی کہ ان کا آنا زید سے تجاوز کرنے والا تھا)

پانچویں صورت: ما حلال و ما عدد اور بیس اور لایکوں کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے جاءني القوم

ما حلال زيد جاءني القوم ما عدد زيد جاءني القوم لایکون زيد

دوسری قسم: مستثنیٰ بلا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو۔ اس میں عرب کے

عبارتوں سے دو جہیں پڑھنا ہے۔ (۱) نصب (۲) ماقبل سے بدل

نصب پڑھنے کی وجہ: یہ ہے کہ یہ مستثنیٰ متصل ہے جو کہ فائدہ ہونے میں مشغول ہے کہ مشدق ہے لہذا منصوب

پڑھیں گے

ماقبل سے بدل واقع ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ بدل کلام میں مقصود ہوتا ہے اور بدل کے لیے کوئی مانع بھی نہیں



چونگی بات

لفظ غنیر کے اعراب مشنکی کے اعراب کی طرح پانچ صورتوں پر ہیں۔

- ۱۔ متشقی متصل الا کے بعد کا م م جب میں واقع ہو تو غیر منصوب ہوگا جیسے جاءني الفو وغیر یہ۔
 ۲۔ متشقی منقطع ہو تو غیر منصوب ہوگا۔ جیسے جاءني الفو وغیر حملا۔
 ۳۔ کلام غیر م م جب میں متشقی متشقی مندر مقدم ہو تو منصوب ہوگا جیسے جاءني الفو وغیر یہ القوم۔
 ۴۔ کلام غیر م م جب میں متشقی لا کے بعد واقع اور متشقی مندر بھی مذکور ہو تو غیر کو نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور متشقی ماقبل سے مدد واقع ہونے کی صورت میں رفع بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے جاءني احد غير زيد، جاءني احد غير زيد۔
 ۵۔ متشقی مفرغ لا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو، اور متشقی مندر بھی مذکور نہ ہو تو غیر کلام عرب بھی سبب العوائل ہوگا۔ رفع کی مثال، جاءني غير زيد، نصب کی مثال، جاءني غير زيد، جر کی مثال، جاءني غير زيد۔
 یا انہیں بات لفظ غیر اور اما کا یک دوسرے کے معنی میں استعمال ہونے کا ذکر

غیر کبھی لائے تھے میں سب سے پہلے۔ جیسے جی اے لی ایف ایم غیر رید۔

بھی غیر کی جگہ لا صحت کے لیے آتا ہے۔ جیسے سوکے لیٹھمہ ہینہ لا اللہ صحت

یہاں **الا** کو تثناء کے لیے نہیں بنا سکتے، کیونکہ اس صورت میں دو خبریں ہیں، **امّا** میں د۔

پہلی خرابی: یہ لڑہ آئن کہ **لہذا** جمع مشغور (نکرہ) ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جمع مشغور سے استفادہ بنانا جائز نہیں ہے۔

دوسری خبری: یہ درم آئے گی کہ اس کے معنی میں خرابی لازم آئے گی کیونکہ لا کو استثناء کے لیے بنا نہیں گئے تو مذکورہ آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اگر زمین و آسمان میں کوئی لہ ہوتا مگر اللہ اللہ تو فساد ہو جاتا۔ اس صورت میں یہ لازم آتا ہے کہ اللہ ان الہ کے ساتھ ہے اس لیے لب و لپس ہوا، لیکن اللہ ان کے ساتھ نہ ہوتا تو فساد ہو جاتا حالانکہ یہ آیت تو حید کو بیان کر رہی ہے یعنی زمین و آسمان میں اللہ کے علاوہ کوئی الہ ہوتا تو فساد مچ جاتا۔

لا إله إلا الله: اس مثال میں بھی لا شتاء سے یہ ماننا جا رہا ہے کیونکہ اگر شتاء سے یہ بتائیں گے تو مستثنیٰ متصل بنائیں گے اور یہ مقطوع / مستثنیٰ متصل بنائیں گے تو پھر معنی یہ بنے گا معبود برحق اللہ کے سوا کوئی نہیں / زم آتا ہے کہ معبود ن باطلہ ہیں اور اگر مستثنیٰ مقطوع بنائیں گے تو پھر معنی یہ بنے گا کہ معبودان باطلہ اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے تو لا زم آتا ہے کہ معبودان برحق ہیں جب کہ ایسے معنی غلط ہیں۔ یہاں یہ **الا** عجز کے معنی میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کوئی معبود نہیں ہے۔



منصوبات کی نویں قسم کان اور اس کے اخوات کی خبر

فصل خبر کان وأحوالها هو المسند بعد دخولها نحو کان رید قائم وحکمہ حکم خبر المبتدأ إلا کان اور اس کے اخوات کی خبر ہمسرد ہوتی ہے اس کے بعد صیغے کان رید کا مسند اور حکم اس کا مبتدا کی خبر کے حکم کا مسند آئے یجوز تعلیقہ علی اسمانها مع کثرہ معرفۃ بخلاف خبر المبتدأ نحو کان القائم رید ہے سوائے اس بات کے کہ کان اور اس کے اخوات کی خبر جب معروفہ تو ان کے مسند پر مقدم کرنا جائز ہے جب کہ مبتدا کی خبر جب معروفہ ہے تو اسے مبتدأ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جیسے کان العالم رید

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے منصوبات کی نویں قسم کان اور اس کے اخوات (یعنی الحال ناقصہ) کی خبر کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس فصل میں ۱۱ باتیں لکری گئی ہیں۔

پہلی بات : کان اور اس کے اخوات کی خبر کی تعریف
دوسری بات: کان کی خبر اور مبتدا کی خبر میں فرق

پہلی بات کان اور اس کے اخوات کی خبر کی تعریف

کان اور اس کے اخوات کی خبر وہ ہے جو ان کے پیش ہوئے کے بعد مسند ہو۔ جیسے کان رید قائم (رید خبر تھا)
اس میں قائم کان کی خبر ہے جو کان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہے۔

کان اور اس کے اخوات کی خبر کا حکم: مبتدأ کی خبر کی طرح ہے۔ جیسے مبتدا کی خبر مفرد، جمع، معروف، نکرہ، واحد اور متعدد ہوتی ہے اسی طرح کان اور اس کے اخوات کی خبر بھی سب احکام میں مبتدا کی خبر کے مثل ہے۔

دوسری بات کان کی خبر اور مبتدا کی خبر میں فرق

کان اور اس کے اخوات کی خبر اور مبتدا کی خبر میں صرف ایک فرق ہے، وہ یہ ہے کہ کان اور اس کے اخوات کی خبر جب معروف ہو تو اپنے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے، حتیٰ اس کا یہ اسم پر مقدم کرنا جائز ہے، جیسے کان العالم رید کہنا درست ہے، برخلاف مبتدأ کی خبر کے کہ اس و مبتدأ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے، جب وہ معروف ہو، کیونکہ اس صورت میں مبتدا اور خبر میں متباس ہو جائے گا جب کہ کان اور اس کے اخوات کی خبر اور اسم کے اعراب مختلف ہونے کی وجہ سے انہماک کا اندیشہ نہیں ہے۔





منصوبات کی دسویں قسم ابن اور اس کے انخوات کا اسم

فصل: اسم ابن و آخر اتھا وهو المنسوب بعد دخولها نحو: بن زيد قائم

ابن اور اس کے انخوات کا اسم وہ ہے جو بن کے داخل ہونے کے بعد منسوب ہو جیسے بن زید۔ غالباً یہ شکل یاد رکھنا ہے۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے منصوبات کی دسویں قسم ابن اور اس کے انخوات کا اسم ذکر فرما رہے ہیں۔

ابن اور اس کے انخوات کا اسم: وہ ہے جو بن کے داخل ہونے کے بعد منسوب ہو اور وہ اسم و نصب دیتے

ہیں۔ جیسے بن زید قائم (یہ شکل یاد رکھنا ہے) اس مثال میں زید بن کا اسم ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

منصوبات کی گیارہویں قسم لائے نفی جنس کا اسم

فصل المنسوب بلا لتي لنفي الجنس هو المنسوب اليه بعد دخولها و يلبها بكثرة مصالحة نحو

المنسوب بلا لتي لنفي الجنس وہ ہے جو منسوب الیہ بن کے داخل ہونے کے بعد درجہ کا منسوب اس کے ساتھ مل کر منسوب ہے جیسے

لا غلام رجل في الدار أو مشابہ لہا نحو لا عشرین فرسہ فی البکس ہاں کن بعد لا مکروہ معرودۃ بنی علی الفصح

لا غلام رجل في الدار یا مشابہ منسوب : جیسے لا عشرین فرسہ فی البکس پس آ لائے بعد مکروہ معرودۃ و تو ہاں لائے ہوگا

نحو لا رجل في الدار ونحو مغرفة أو مكروة مقصود لایہ و بن لا تکان فزلفوا و بچہ نکریر لا منع اسم

جیسے لا رجل في الدار اور اگر لائے بعد معرودۃ یا لایا تہ ہو جس کے لا کے درمیان فاصد ہو تو ہنگامہ ہوگا اور لا کا نکرہ بنا

آخر تقول لا ريد في الدار ولا عمرو ولا فهار حل ولا امرأة ولا حول ولا قوة إلا بالله حمسة

جب و سے اسم کے ساتھ جیسے لا ريد في الدار لا عمرو لا فهار حل ولا امرأة (اس قسم کے جب

میں ہے کہ کہتا ہے ريد في الدار امرأة اور جائز ہے لا حول ولا قوة لا لله جنس متجانس میں پانچ

أو خه فتحهم و رفعهما و فتح الأوز و رفع اثني و رفع الأول و فتح الثاني

و جنس جنس کا فاعل، دونوں کا رفع، اوز کا فاعل و رسانی کا نصب اور اوز کا فاعل اور رسانی کا رفع اور اوز کا فاعل اور رسانی کا فاعل

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے منصوبات کی گیارہویں قسم لائے نفی جنس کا اسم ذکر فرما رہے ہیں اس

فصل میں چار باتیں ذکر کرتے ہیں۔

لئے نفی جنس کے اسم کی تعریف اور مثال

پہلی بات

لئے نفی جنس کے اسم کے منصوب ہونے کے لیے تین شرائط کا ذکر

دوسری بات:

لئے نفی جنس کے اسم کے نکرہ اور معرودۃ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی صورتیں

تیسری بات:

لا حول ولا قوة إلا بالله جیسی مثال کی اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں

چوتھی بات :



پہلی بات مائے نفی جنس کے اسم کی تعریف اور مثال

مائے نفی جنس کا اسم وہ ہے جو سدا یہ ہو اس کے داخل ہونے کے بعد جب کہ اس کے ساتھ نکرہ مضاف نہ ہو یا شری مضاف ملا ہو۔

دوسری بات مائے نفی جنس کے اسم کے منصوب ہونے کے لیے تین شرائط کا ذکر

(۱) مائے نفی کے درمیان فاصلہ نہ ہو (۲) نکرہ مضاف ہو (۳) نکرہ شبہ مضاف ہو۔

مثال: نکرہ مضاف نہ ہوا ہو۔ جیسے لا علام رحل فی لہ اور کہیں ہے کسی مرد کا کوئی عدم گھ میں اس مثال میں لا لئی جس کا ہے علام نکرہ مضاف ہے جو لا کے ساتھ متصل ہے رحل مضاف ہے یہ ہے ب علام مضاف رحل مضاف ہے مگر لائی جس کا اسم ہے فی لہ ظرف مستقر اس کی خبر ہے اس میں علام و نصب لائی جس نے دیا ہے۔
اس کے ساتھ مشابہ مضاف ملا ہوا ہو۔ جیسے لا عشیرہ درہما فی الکب۔ (نہیں ہیں میں درہم قبلی میں) اس مثال میں لا نفی جنس کا ہے عشیرہ نکرہ مشابہ مضاف ہے جو کہ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے (عشیرہ مشابہ مضاف اس لیے ہے کہ جس طرح مضاف مضاف لہ کے بغیر نامکمل ہے اسی طرح عشیرہ میں میز بھی تیز کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے) درہما اس کی قیڑ ہے میز تیز مکرر کا اسم فی نکس ظرف مستقر اس کی خبر بنے گی۔

تیسری بات مائے نفی جنس کے اسم کے نکرہ اور معرفہ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی صورتیں

پہلی صورت: اگر لائی جنس کے بعد اس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو اس کا اسم مبنی برفقہ ہوگا جیسے لا رحل فی لہ اور اس مثال میں و جل نکرہ ہے اور مفرد ہے لہذا مبنی برفقہ ہوگا۔

نکرہ مفرد مبنی برفقہ ہونے کی وجہ: مائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو مبنی برفقہ ہے لیے ہوگا کہ اس صورت میں نکرہ مفرد مبنی کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جب کوئی اسم حرف کے معنی کو متضمن ہو تو وہ اسم مبنی ہوتا ہے جس طرح حرف مبنی ہوتا ہے کیونکہ تمام حرف مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے لا رحل فی لہ کا معنی ہے لا میں رحل فی لہ کیونکہ یہ جہاں شخص کے خواب میں ہے جس سے کہنا نہیں میں رحل فی لہ کا وجوب یاد کیا گیا۔ رحل فی لہ برفقہ تخفیف کے لیے میں حذف کر دیا اور مبنی برفقہ اس لیے کہ خلف احکامات ہے مبنی تخفیف اور ہلکا ہے۔ یہاں مفرد سے مراد وہ مفرد ہے جو مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں ہو لہذا حکم تشنہ و ربيع بھی شامل ہوگا۔

دوسری صورت: اگر لائی جنس کا اسم معرفہ ہو تو معرفہ ہوگا درودہ لا مکرر آئے گا اور سے ام کے ساتھ۔ جیسے لا رحل فی لہ اور لا عشرو اس مثال میں یہ معرفہ ہے ہدایہ مرفوع ہوگا و لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرر ہوگا۔

مثال: لا قیہ رحل ولا صرافہ اس مثال میں رحل نکرہ ہے اس کے و لا کے درمیان قیہ کا فصل ہے لہذا رحل مرفوع پر صاحب نے گا و لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرر بھی یاد کیا ہے جیسے ولا صرافہ



مذکورہ دونوں صورتوں میں لائے نئی جنس کے اسم کو مرفوع پڑھنے کی وجہ: یہ ہے کہ پہلی صورت میں لا نئی جنس کا اسم ہے اس لیے مرفوع ہو گا کہ لا کو وضع نے نکرہ کی صفت کی نئی کے لیے وضع کیا ہے ہذا اس کا اثر معرفہ پر نہیں ہوگا اس کا عمل مرفوع ہو جائے گا بعد اسم نکرہ مفعول ہو تو بھی لا عمل نہیں کرے گا لہذا بعد اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

لا کو دوسرے اسم کے ساتھ مکرر لانے کی وجہ: یہ ہے کہ تاکہ جو ب سوال کے مطابق ہو جائے چونکہ لا رید لی الدار و لا عمرو تاکید کی ہے یہ روقہ کا عطف حوں کے محل پر ہے اور حوں حقیقت میں مبتدہ ہونے کی وجہ سے محل مرفوع ہے لہذا قوہ بھی مرفوع ہوگا عطف ہونے کی وجہ سے اس صورت میں بھی دو جنسیں جائز ہیں مفرک کا عطف مفرہ پر یا جملہ کا عطف جملہ پر۔

چوتھی بات لا حول و لا قوہ لا باللہ جیسے مثال کی اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں
لا حول و لا قوہ لا باللہ جتنی مثال میں اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں جائز ہیں۔

پہلی صورت: لا حول و لا قوہ لا باللہ دونوں اسم مثنیٰ بر فتح پڑھتا۔ اس صورت میں دونوں نے جنس ہوں گے اور حول و روقہ ان کا اسم ہوگا اور نئی جنس کا اسم جب نکرہ مفرہ ہو تو وہ مثنیٰ پڑھتا ہوتا ہے اس صورت میں ترکیب کے اعتبار سے دو احتمالات جائز ہیں۔

پہلا احتمال: مفرک کا عطف مفرہ پر ہو و دونوں کی خریف ہو اس صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی لا حول عن المعصیۃ لا قوہ علی اطاعتہ یا لا حول و لا قوہ لا باللہ اس مثال میں لا قوہ مفرک کا عطف لا حول مفرہ پر ہوگا ورنہ یا لا حول و لا قوہ کی خبر ہوگی۔

دوسرا احتمال: یہ ہے کہ جملہ کا عطف جملہ پر ہوگا اس صورت میں تقدیری عبارت یہ ہوگی لا حول عن المعصیۃ یا لا حول و لا قوہ علی اطاعتہ یا لا حول و لا قوہ لا باللہ اس صورت میں لا قوہ جملہ کا عطف لا حول جملہ پر ہوگا اس دونوں جملوں کی خبر الگ الگ ہے۔

دوسری صورت: لا حول و لا قوہ لا باللہ دونوں اسموں کو مبتدہ ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھیں گے اس صورت میں دونوں جگہ لا رائد ہوگا۔ اس وقت یہ جملہ یکساں کے خوب میں واقع ہوگا خواہ یہ ہے۔ تغییر اللہ حول و قوہ؟ (یا اللہ کے بغیر گمراہ سے بھرنا و رسالت پر طاقت ہے) اس سوال کے مطابق کی وجہ سے حول و قوہ مبتدہ ہونے کی بنا پر مرفوع ہیں۔ اس میں بھی دو جنسیں ہیں، جملہ کا عطف جملہ پر اور مفرک کا عطف مفرہ پر ہو سکتا ہے۔

تیسری صورت: لا حول و لا قوہ لا باللہ پس اسم مثنیٰ پڑھتا ہوگا اور دوسرے اسم پر صہب آئے گا تاہم کے ساتھ





اس صورت میں اول لائی جنس کا سوگا وروہ لا رائی تاکید ہے، ارقیہ کا عطف حوں کے لفظ پر ہوگا، اس صورت میں مفرد کا عطف مفرد اور جمد کا عطف جمد پر جائز ہے۔

چوتھی صورت: لا حوں ولا قوم ولا بالہ ول کافتحہ اور تالی کا رفع۔ وں کا لائی جنس کا ہوگا دوسرا جنس کے ساتھ مرفوع ہوگا۔ اس میں دوسرے اسم کا لازم ہے۔

پانچویں صورت: لا حوں ولا قوم ولا بالہ اول اسم کا رفع مع تنوین اور دوسرے اسم کا فتح۔ ول قسم کو رفع اس بنا پر کہ یہ لامشہر نہیں ہے دوسرے کا اس بنا پر کہ بر لائی جنس کا ہے لیکن اول اسم کا رفع ضعیف ہے کیونکہ لامشہر نہیں سم استعمال ہوتا ہے۔

اس صورت میں عطف الحمیدہ علی الحمیدہ کی صورت جائز ہے لیکن عطف المنصور دعی بمفرد ان صورت جائز نہیں ہے اس لیے کہ اس صورت میں دونوں کی تریک ہوتی ہے جب کہ اے نفی جنس کی خبر منصوب اور مشر بیس کی خبر مرفوع ہوتی ہے لہذا ایک خبر دونوں کی نہیں ہو سکتی ہے۔

وقد یحذف اسم لا لقریبہ نحو لا علیک ہی لا یأس علیک

اور کسی کس۔ نے نہ جنس کا اسم کی قریب کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے جیسے لا علیک ہی لا یأس علیک (تجربہ پر کون احسن نہیں)

کبھی لائے نفی جنس کا اسم قریب کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

قریبہ: یہ ہے کہ لا علیک اصل میں لا یأس علیک تھا یأس کو فتح سے حذف کیا گیا ہے چونکہ لا حرف ہے اور علیک میں بھی علی حرف جارہ ہے تو حرف داخل ہوا ہے جب کہ حرف پر حرف داخل نہیں ہو سکتا مضموم ہو کہ اس کا اسم محذوف ہے جو کہ اس ہے۔

حر ماؤ لا المشبہتین بلیس

فصل حر ماؤ لا المشبہتین بلیس هو التفسد بعد دخولهما نحو ماؤنذ قاتقا

د لا المشبہتین بلیس کی خبر وہ ہے جو مستحق الی وں سے قبل ہو سکے بعد جیسے ہرید قاتقا ہرید کھڑا ہو سکے ولا نہیں ہے)

و لا رجل حاصوا ان وقع الحبر بعد الا نحو ماؤ رید لا قائم او تقدم الحبر

لا رجل حاصر (یعنی حاضر نہیں ہے) اور آخر الا کے بعد فتح ہو جیسے ہرید لا قائم (میں ہے رید غزا ہوا ہے) یا خبر اسم

علی الاسم نحو ما قائم رید او ریدت ان بعد ما نحو ماؤن رید قائم بطل العمل کما رأیت فی لامثلة

پر مقدم ہو جائے جیسے ما قائم رید و ریدہ کیا جائے ان کو مائے بعد جیسے ماؤ رید لا تو مائے لا کمال باطل ہو جائے گا جیسے کہ آپ نے

بَیِّنَاتُ الْفَرَاقِ مِیْنِ اَوَّلِ اَمْرِ الْفَرَاقِ



و ھدیہ لغۃ اھل الصحار و اھل بصر تمییم فلا یعمد بہما اطلاقاً قول الشاعر عن لسان یبسی نعیم شعر
مثالوں میں، کچھ یاد دہیے کہ اہل تجاز کی بے نیکی جو تھیں وہ بے دونوں اہل تھیں۔ پتے ہیں شاعر۔ عمر بنی تمیم۔ ہاں میں کہا ہے،

و مہمہب کالقص قلبہ نہ تنسب **فأجاب قاتل المحب خزام ہر فاع خزام**

بعض بتلی کرو سے پتی است میں شاعری کی طرف ہوتے ہیں میں نے ان سے کہا اپنا نسب بیاں کرتو
ان نے جواب دیا کہ عاشق کا قاتل کرنا حرام نہیں ہے۔ خزام کے فاع کے ساتھ

وضاحت: مصنف اللہ یہاں سے منصوبہ کی بارہویں قسم **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کو ذکر
فرما رہے ہیں، اس فصل میں تین باتیں رکھی ہیں۔

پہلی بات: **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر اور مثال

دوسری بات: **ما اور لا کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں**

تیسری بات: **ما اور لا کے عامل بننے و نہ بننے سے متعلق اہل تجاز اور بنی تمیم کے مسلک کا اظہار**
اور زہیر شاعر کا شعر

پہلی بات **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کی تعریف اور مثال

ماؤلا المشہتین بنیس کی خبر وہ ہے جو مستند ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد۔ جیسے **ہاریدق** لہذا اس
میں **ما** کی خبر سے **و مستند** ہے **ما** کے داخل ہونے کے بعد، لہذا یہ منصوب ہوگی **لا راجل حاضر** اس مثال
میں **حاضر** **لا** کی خبر ہے جو کہ **لا** کے داخل ہونے کے بعد مستند ہے اور منصوب ہے۔

دوسری بات **ما اور لا کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں**

پہلی صورت: **ما اور لا کے ہم درمیان کے درمیان لفظ لا ہو تو ما اور لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔** جیسے **ہاریدق** **لا**
لہذا اس مثال میں **لا** اسم اور **ما** کے درمیان میں ہے کی وجہ سے **ما** نے **لا** کو ختم نہیں کیا۔ اس صورت میں اس کا
عمل باطل ہو جاتا ہے

عمل باطل ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ یہ **ما** اور **لا** بنس کی مشابہت کی وجہ سے عمل کر رہے ہیں اور مشابہت غبی
میں ہے **بنس** کے ساتھ۔ اب اس کے بعد **لا** گیا تو غبی **لا** معنی ختم ہو گیا اور اثبات **لا** معنی **آجیہ** کیونکہ قاعدہ یہ
ہے کہ جب غبی پر دخل ہوئے تو اثبات پیدا ہو جاتا ہے اور غبی **لا** معنی ختم ہو جاتا ہے۔ اب جب **لا** معنی ختم ہو جائے
تو **بنس** کے ساتھ مشابہت بہت بھی ختم ہو جائے گی تو ان کا عمل بھی ختم اور باطل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کے **ما** پر مقدم ہو جائے تو بھی اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔



جیسے ماحول پر عمل میں فائدہ جو ماحول کی خبر ہے وہ عمر پر مقدم کی گئی ہے لہذا وہ کا عمل باطل ہوگا اور وہ عمل نہیں رہے گا۔
پس ماحول پر عمل مزید مہذب اور مہذب ہوگا۔

عمل باطل ہونے کی وجہ: ماحول کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کر کے فی صورت میں ماحول کا عمل باطل ہوگا کیونکہ ماحول لا
عمل میں ضعیف ہیں اور کمزور ہیں، اور صرف اسی وقت عمل کرتے ہیں جب تک اسم اور خبر کی ترتیب ماحول رہے۔ جب کو مقدم
کے کی صورت میں ترتیب ختم ہو جاتی ہے تو ان کا عمل بھی باطل ہو جائے گا۔

تیسری صورت: ماحول المشبہات میں اس کے اسم کے درمیان حفظ کا فعل آجائے تو پھر بھی۔ کامل
باطل ہو جاتا ہے اور یہ عمل نہیں کرتے ہیں۔ جیسے ماں بعد فائدہ اس مثال میں ماں اور اس کے اس کے اسم کے درمیان
ن کا فعل آ گیا ہے، لہذا فائدہ کا عمل باطل ہو جائے گا۔

عمل باطل ہونے کی وجہ: ماحول المشبہات میں اس کے اسم کے درمیان لفظ آجائے تو اس لیے ن کا
عمل باطل ہو جاتا ہے۔ چونکہ ماحول لا عمل کرنے میں کمزور ہوتے ہیں لہذا یہ افعال ان صورت میں تو عمل کرتے ہیں
یعنی وہ اپنے اسم کے ساتھ ملے ہوئے ہوں تو اگر ن کے بیچ میں فعل آجائے تو عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ن کا عمل باطل
ہو جاتا ہے لہذا یہاں بھی ن کی وجہ سے فعل آ گیا ہے جس ن وجہ سے، کا عمل باطل ہو جائے گا۔

تیسری بات: ماحول کے مال بنے اور بننے سے متعلق اہل چار و ربی قسم کے مسئلہ کا اظہار، درزیر شاعر کا شعر
اہل حجاز کا موقف: یہ ہے کہ وہ ماحول لا کو عمل دیتے ہیں چونکہ ن کی مشابہت میں کے ساتھ ہے جس
طرح میں عمل کرتا ہے، یہ بھی عمل کریں گے۔ اہل حجاز کی لفظ میں قرآن اتر ہے۔ جیسے قرآن میں ہے ماحول
بشور اس میں بشور میں ماحول نے عمل کیا ہے۔

بنو قیس کا موقف: بنو قیس نے حضرت ماحول کو عمل میں دیتے ہیں ماحول لا داخل ہونے سے پہلے وہ اسم مستند اور
خبر تھے تو ماحول لا کے داخل ہونے کے بعد بھی مستند اور خبر ہوں گے۔ مصنف بنو قیس کے موقف کے یہ بنو قیس کے ذہن نامی
شاعر کا شعر پیش فرما رہے ہیں کہ اس نے بھی ماحول لا کو عمل نہیں کیا ہے۔

ترجیح: ترجیح اہل حجاز کو ہے، کیونکہ ن کا استدلال قرآن مجید کی آیت کریم ہے مختصر **فائدہ** میں ملتا ہے۔
شعر

ومعہم کالعص فک نہ انسک فاحباب م فک لمحب حرم
ترجمہ: ہمیں تیری آواز اپنی ناکت میں شام کی طرح ہوتے ہیں میں نے ان سے ہوا اپنا سب بیاں کر تو



اس نے جواب دیا کہ: عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں ہے۔

شعر کی وضاحت: یہ ہے کہ بعض بلی کر وائے نکوت میں مثل شاخ کے تھے میں نے سے کہا کہ تو

اپنا سب بیان کرتا ہے جواب میں کہا کہ میرے نزدیک محبوب کا محبوب عاشق کو قتل کرنا حرام نہیں ہے یعنی میں ان
مجھ ہوں اور معشوق میں سے ہوں جن کے ہاں عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں تھا۔

محل استہزاء: اس شاعر نے ضمناً اپنا سب بیان کیا ہے کہ میں جو نیم قید سے ہوں اس طرح کہ جو مرد مرفوع
پڑھا، نکال پیچھے ماضیہ بلیس ہے مگر اس نے اس کو محل نہیں دیا۔

ترکیب شعر: وہ بختی حرف جا رہا، مہمہف موصوف، کا لفص بطریقہ لہ معنی مثل مضاف لفص مضاف الیہ
ہو، اب مضاف مع مضاف یہ ملکر صفت ہو، مہمہف موصوف کے لیے، اب موصوف مع صفت لفظ مجرہ مجد مرفوع
مبتدا، فب فعل ب ضمیر بار فاعل، لہ فت سے متعلق ہوا، ب قلب محل مع فاعل و مع متعلق ملکر قول ہو، نصب
فعل اُن ضمیر مستقر ہو کر فاعل ہو، اب متب فعل مع فاعل ملکر مقدر ہو، ب قول مع امتداد ملکر خبر ہو ب مبتدا مع الخیر
ملکر حمد اسمیہ خبر یہ ہو، واء طذ احباب فعل ضم اُن مستقر فاعل ماضیہ بلیس، فتن لمحبت مضاف مع مضاف الیہ ملکر ما
کے لیے سم ہو، حرا خبر مائے لیے، مشابہ ہیں چنے اسم و وجہ سے ملکر مقصود، اُن کا، ب احباب فعل اپنے
فاعل و مفعول ہر سے ملکر حمد فعلیہ معظوف ہوا۔

تمارين

- سوال نمبر ۱: حاس کی تعریف کریں اور مثال ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲: حاس میں عامل کیا ہوتا ہے ان کی اقسام مع مسئلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۳: حاس کا جسے پر مقدم کرنا کب واجب ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۴: حاس کے عامل کو حذف کیا جاتا ہے مثال سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۵: تمیہ کی تعریف کریں اور اس کی مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۶: تمیہ کس چیز کے بعد ذکر کی جاتی ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۷: کیا تمیہ جملہ کے حذف کر کے جاتی ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۸: تمیہ کی قسم کتنی ہیں مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۹: مستغنی کی تعریف کریں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: مستغنی کی کتنی اقسام ہیں ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: مستغنی کے اسرار کے اعتبار سے اقسام مع مسئلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: مستغنی مفرغ سے کہتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: کلام موجب، کلام غیر موجب کسے کہتے ہیں؟
- سوال نمبر ۱۴: فقط عمر کا اسرار کیا ہے مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: الا اور غیو میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: مستغنی کا اسرار خلا، عدا، رخصا، ورسہ کی صورت میں کیا ہوگا مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۷: مستغنی و مرفوع پر حد کب جاز ہے مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: مستغنی میں صلب کب متعین ہوتا ہے ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: خبر مکان کا حکم کیا ہے مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۲۰: سبحان و اس کے فروع کیا ہیں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۱: لاحول و لا قوہ لا غلہ میں ۶ ب کے اعتبار سے کتنی تو جہات ملتی ہیں تفصیل سے کریں؟
- سوال نمبر ۲۲: ما ولا المشبہتین بلبس کو عمل دینے میں اہل حجاز کی کیا دلیل ہے، عمل نادر ہے میں کی تہمین کیا دلیل ہے؟



سوال نمبر ۲۳۔ دو علامتیں بنیں مکمل کب نحو ہو جاتا ہے مثال سے واضح کریں؟

المقصد الثالث في المجزورات

المقصد الثالث في المجزورات الأسماء المحروقة هي مضاف إليه فقط وهو كل اسم سبب إليه شيء مقصد ثالث مجزور مت میں ہے اسے کھردھتھ مضاف ایسی ہے، مضاف الیہ اس نام ہے جس کی طرف کی چیز کی سمت کی ہو بواسطہ حرف آخر لفظ نحو مروب برید، وبعبر عن هذا التركيب في الاصطلاح بأنه نجار و لمجزور ان یو عذرت کر کے خواہ حرف جو مضاف ہو، وہ چلتے مروب برید اور مطلق میں اس کی ترکیب کو تعبیر کیا جاتا ہے جار و غیر رکے طور پر یا بتعبیر نحو علام رید لہا تقدیرہ علام لہا تقدیرہ عند فی الاصطلاح بأنه مضاف ومضاف إلیہ و يجب وہ حرف تقدیرہ یومیسے علام رید اس تقدیری عبارت علام لہا ہے، اور اصطلاح میں اس مضاف اور مضاف الیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے (۱) جب نجرید، لمضاف عن لتوین و ما یفہوم مفادہ و هو یوں التثنية و الجمع نحو علام رید و علام رید و مسمو مضاف ہے مضاف کو خالی نام توین سے اور اس چیز سے جو نحو میں کے قائم مقام ہے اور دونوں مثنی و جمع ہیں جیسے علام رید اور علام رید و مسمو مضاف

وضاحت: مصنف ہشتاد صد علامتوں میں سے مرفوعات اور منصوبات کی بحث سے فارغ ہوئے کے بعد یہاں سے مقصد ثالث مجزورات کی بحث کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس میں مصنف سے پانچ باتیں مرقوم ہیں۔

- ۱۔ مکمل بات : مضاف الیہ کی تعریف
- ۲۔ دوسری بات : مضاف کا توین اور قائم مقام توین سے خالی ہونے کا ذکر
- ۳۔ تیسری بات : اضافت کی اقسام اور اضافت معنویہ کی تعریف، اقسام اور اس کے فائدے
- ۴۔ چوتھی بات : ضات لفظیہ کی تعریف اور اضافت لفظیہ کا تقدیر الاتصال پر ہونے کا ذکر اور ضات لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں
- ۵۔ پانچویں بات : مضاف سے متعلق چند قواعد
- ۶۔ مکمل بات : مضاف الیہ کی تعریف

مضاف الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف نسبت کی گئی ہو کسی شے کی (خواہ وہ شے فعل ہو یا اسم یا بواسطہ حرف جر کے خواہ حرف لفظاً موجود ہو جیسے مروب برید اور اس کا اصطلاح میں جار مجزور کہتے ہیں خواہ تقدیر موجود ہو۔ جیسے علام رید اصل میں علام لہا تقدیر تھا اس میں حرف جر تقدیر موجود ہے اور سے نحو کی اصطلاح میں مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔

دوسری بات مضاف کا توین اور قائم مقام توین سے خالی ہونے کا ذکر



مضاف کا تئیں ورتا تم مقام تئیں (یعنی نون ثنیہ و نون جمع سالم) سے جان ہونا واجب ہے۔
مضاف پر تئیں اور قائم مقام تئیں نہ آنے کی وجہ: یہ ہے کہ تئیں اور قائم مقام تئیں کلمہ کے تام
 ہونے کی علامت ہیں بخلاف اضافت کے وہ مضاف کا مضاف یہ کے ساتھ تصار پیدا کرتی ہے اور اضافت کی وجہ
 سے مضاف مضاف ایہ کے بغیر تام ہوتا ہے لہذا مضاف کا تئیں و قائم مقام تئیں سے خالی ہونا ضروری ہے۔
 مضاف کا تئیں سے خالی ہونے کی مثال: **حنانی علامہ ربید**۔ مثال میں علامہ مضاف ہے جو کہ تئیں سے خالی ہے۔
 مضاف کا قائم مقام تئیں سے خالی ہونے کی مثال: **حنانی علامہ ربید اور صمد مصرون دونوں میں**
 اضافت کی وجہ سے نون ثنیہ جمع کر گیا۔

مضاف کے شروع میں الف لام بھی نہیں ہوتا ہے: کیونکہ یہ بھی کلمہ تام ہونے پر دہستہ کرتا ہے جو
 اضافت کے مرفی ہے جیسے **علامہ کی اضافت مبرید کی طرف کریں گے**۔ تاہم اگر جائے گا **علامہ ربید** پڑھ
 چکے گا۔

واعلم ان لإضافة على قسمين معنويين لفظية اما لمعنى يؤول الى أن يكون المضاف غير صفة مضافة إلى
 اور حال جیسے۔ بے شک سماعت اقسام پر ہے معنویہ اور لفظیہ۔ ہر حال معنویہ ہے۔ مضاف الیہ یہ صیغہ صفت ہے جو اپنے معمول کی
 معنویہا رہی اغا بمعنی اعلام سخن علامہ ربید۔ بمعنی میں سخن حاتم صفة الوصفی فی نحو صلاة النبیل
 طرف مضاف ہو رہی ہے بمعنی لام ہوئی جیسے **علامہ ربید**۔ معنی میں ہوئی جیسے **حکم فہم** یا معنی میں ہوئی جیسے **علامہ اللیل**
 و لاندہ ہذہ الإضافة تعرف المضاف ان أصناف اى معرفة كما هو وخصيصه ان أصناف الی مکرر کلام و حلی
 اور اس کی اضافت کا قاعدہ یہ ہے کہ مضاف معرود بنانا ہے۔ مگر اس کی اضافت معرود کی طرف ہو، جیسے **مکرر چکا** ہے
 یا اس کو تخصیص بنانا ہے۔ مگر اس کی اضافت کی چائے کلمہ کی طرف جیسے **علامہ ربید**
 و اما لفظية في أن يكون المضاف صفة مضافة الى معنويها وهي في تعدد الاتصال في اللفظ
 اور سماعت عقیدہ اس وجہ ہے کہ مضاف الیہ صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور سماعت لفظی سے خالی ہے۔ تقدیر مضاف مکرر ہے

سخن صواب ربید و حسن الوجه لا بد تها في حقیق في اللفظ فقط

جیسے صواب ربید و حسن الوجه اس کا قاعدہ صرف مکرر میں تحقیق پیدا کرتا ہے۔

تیسری بات اضافت کی اقسام اور اضافت معنویہ کی تعریف، اقسام اور اس کے قاعدے

اضافت کی دو اقسام ہیں: (۱) اضافت معنوی (۲) اضافت لفظیہ

اضافت معنویہ کی تعریف: اضافت معنویہ وہ ہے کہ جس میں مضاف یہ صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف
 مضاف ہو۔

یہاں صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صیغہ مفعولہ و اسم تفضیل میں اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول

یہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مضاف صفت نہیں ہوگا بلکہ اسم جامد ہوگا۔
جس کے مستعمل ہونے کی تین صورتیں ہیں:

- (۱) مضاف صیغہ صفت نہ ہو وہی اپنے معنوں کی طرف مضاف ہو۔ جیسے علامہ زید اس مثال میں علامہ صیغہ صفت ہے اور نہ ہی اپنے معنوں کی طرف مضاف ہے (یعنی فاعل یا مفعول کی طرف بلکہ غلام اسم جامد ہے)۔
- (۲) مضاف صیغہ صفت ہو لیکن اپنے معنوں کی طرف مضاف نہ ہو۔ کریم صیغہ اس مثال میں کریم صیغہ صفت ہے جو کہ اسم کی طرف مضاف ہے معنوں کی طرف مضاف نہیں ہے کہ لیلہ نہ تو اس کا فاعل ہے اور نہ ہی مفعول ہے بلکہ اس کا ظرف ہے چنانچہ کریم اسم نہ کہ صفت نہیں ہو تا معلوم ہوا کہ اسم کریم کے لیے فاعل نہیں بن سکتا ہے۔

(۳) مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے صرب یوم

اضافہ معنویہ کی اقسام

تیسری قسم:	اضافہ ثوبیہ
دوسری قسم:	اضافہ میہ
پہلی قسم:	اضافہ لامیہ

اضافہ لامیہ: سے مراد یہ ہے کہ جہاں مضاف مضاف الیہ کی جنس سے نہ ہو بلکہ ہاں ہو اور مضاف کے لیے ظرف بھی نہ بنے۔ جیسے غلام زید اصل میں غلام لربیہ

اضافہ میہ: سے مراد یہ ہے کہ مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہو یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پر مضاف یہ بھی صادق آئے۔ جیسے حاتم فضیہ اصل میں حاتم فضیہ چونکہ اس میں ہاں مقدر ہے اس لیے اس کو صاف میہ اور نہ یہ کہتے ہیں۔

اضافہ ثوبیہ: سے مراد یہ ہے کہ مضاف مضاف الیہ کے لیے ظرف ہو خواہ ظرف ہاں ہو یا ظرف نہ ہو۔ جیسے صلاحہ میں یہ اصل میں تھا صلاحہ فی دنیا چونکہ اس میں فی مقدر ہے اس لیے اس کو صاف ثوبیہ اور نہ یہ کہتے ہیں۔

اضافہ معنویہ کے فائدے

فائدہ ۱: اصناف معنویہ تعریف کا فائدہ دیتی ہے چنانچہ اگر مضاف یہ معرود سے تو مضاف بھی معرود ہو جائے گا مگر چونکہ وہ ہو۔ جیسے علامہ زید اس مثال میں علامہ مکرہ تھا یعنی اس کی علامہ زید معرود کی طرف اضافہ کی جائے تو وہ علامہ مکرہ تھا اس اضافہ کی وجہ سے وہ بھی معرود بن گیا۔

فائدہ ۲: اصناف معنویہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر مضاف یہ مکرہ ہے تو مضاف میں تخصیص پیدا ہو



ہائے کی مضاف پہلے بہت سے افراد کو مثال تھا۔ تھوڑے افراد کو مثال ہوگی۔ جیسے علامہ رحمان اس مثال میں علامہ نکرہ تھی مرد کا خدام ہو یا عورت کا آگے رحمان کی طرف اضافت کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہوئی یعنی عورت کا خدام نہیں ہے بلکہ مرد کا خدام ہے اس میں تخصیص آگئی اور فردم ہو گئے۔ یہ صرف مرد کے خدام کو مثال ہے۔

چوتھی بات: اضافت لفظیہ کی تعریف اور اضافت لفظیہ کا تقدیر اتصال پر ہونے کا ذکر اور اضافت لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں

اضافت لفظیہ کی تعریف: اضافت لفظیہ وہ صیغہ مفت ہے جو اپنے معمول (یعنی فاعل یا مفعول) کی طرف مضاف ہو۔

اضافت لفظیہ کا تقدیر اتصال پر ہونے کا ذکر

اضافت لفظیہ میں لفظ ہر تو مضاف مضاف الیہ کا متصل ہے لیکن حقیقت میں اتصال ہے کیونکہ مضاف مضاف الیہ یا مضاف مفعول یا مفعول مرفوع ہے یا مفعول بہ ہو مفعول ہے حقیقت میں مجرور نہیں ہے جیسے صارب رید اصل میں معنی کے متبادر سے صارب رید تھی اب مضاف مضاف الیہ کا متصل ہوتا ہے لیکن اس مثال میں رید معنی کے اعتبار سے مفعول واقع ہے، لہذا معنی کے متبادر سے اتصال ہے اب اضافت کے بعد صارب رید ہو چکی مطلب ہے اضافت لفظیہ معنی کے اعتبار سے تقدیر اتصال میں ہونے کا گرچہ خطا متصل رک رہا ہے۔

اضافت لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں

اضافت لفظی کا فائدہ یہ ہے کہ وہ صرف لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے اور اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مضاف میں تخفیف (۲) مضاف الیہ میں تخفیف (۳) مضاف مضاف الیہ دونوں میں تخفیف

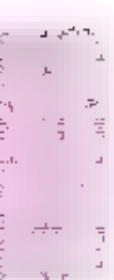
(۱) صرف مضاف میں تخفیف کرے گی جس سے تئیں اور تون مشابہ جمع گر جائے ہیں۔ جیسے صارب رید اصل میں صارب تئیں کے ساتھ تھا، ان طرح صارب تارید اور صارب رید مضاف سے تون اخروی گرا کر تخفیف کا فائدہ دیا۔

(۲) صرف مضاف الیہ میں تخفیف ہوگی، اس طور پر کہ مضاف الیہ سے ضمیر حذف ہو کر صیغہ مفت مضاف میں مستقر ہو جائے گی۔ جیسے نقاسم بغلام اصل میں تھا نقاسم بغلام اس علامہ سے ضمیر کو تخفیف کے یہ حذف کر کے قائم کو اس کی طرف مضاف کر دیا

(۳) تخفیف مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں ہوں۔ جیسے حسن الوحدیہ اصل میں تھا حسن و حیدہ تھا تو مضاف سے تئیں حذف کی اور مضاف الیہ سے ضمیر کو حذف کیا۔

فائدہ: صیغہ مفت مضاف اس وقت ہوتا ہے جب وہ الف لام پر لگے کڑا ہو لہذا **القائم** میں الف لام آیا۔

واعلم انک ہذا صفت الاسم الصبیح أو البدری معزى تصحیح الی ۵۰ لکنکم کسرث اخره



قاعدہ نمبر ۲: اگر ہم مضاف کے آخر میں الف ہو تو ہمشیہ کا ہوا یا الف مقصورہ وغیرہ کا جو جب اس کو یا کے متکلم

کی طرف مضاف کیا جائے تو اس میں دو قول ہیں: (۱) جمہور کا (۲) امام بدیل کا

جمہور: کہتے ہیں کہ الف کو اپنے حال پر باقی رکھ کر یا پر فتنہ پڑھیں گے، کیونکہ یہ کو س کن انھیں تو الف اور یہ کے درمیان اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے پہلی یا نہ کر جائے گی جو کہ صحیح نہیں ہے جیسے **عصیٰ اور حای**

امام بدیل: کہتے ہیں کہ الف کو یا سے تبدیل کریں گے اور پھر یہ کا یا میں ادغام کریں گے اور یا پر فتنہ پڑھیں گے،

کیونکہ اگر س کن رکھیں تو اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے پہلی یا نہ کر جائے گی، جو کہ صحیح نہیں ہے، جیسے **عصیٰ اور حای**

قاعدہ نمبر ۳: اگر مضاف کے آخر میں یا یا قائل کمزور مویشی سم منقوص ہو تو اس کو جب یہ یا متکلم کی طرف مضاف

کریں تو دو حرف پہلے کے تہ ہونے کی وجہ سے یہ کو یا میں ادغام کریں گے اور دوسری یا پر فتنہ پڑھیں گے تاکہ

اتنا ہے کہ کنن نہ آئے۔ جیسے **الفاضی سے قاضی**

قاعدہ نمبر ۴: اگر مضاف کے آخر میں وا یا قس مضموم ہو جب اس کی ضافت یہ یا متکلم کی طرف کی جائے تو اس

میں وا کو یا سے بدل دیں گے اور یہ کو یا میں ادغام کریں گے اور یا پر فتنہ پڑھیں گے اور یہ سے پہلے والے حرف کو

کسرہ کر دیں گے کیونکہ یا ادا اپنے ماقبل کسرہ چاہتا ہے جیسے **جاء فی فسلیم**

قاعدہ ۵: اگر گائے ست مکبرہ مضاف ہو یا متکلم کی طرف تو ان میں سے پہلے چار اعداد **ح. اب. حم.**

ہر کو بالاتفاق **احی ورائی ورحمی ورحمی** پڑھیں گے یعنی یہ کی تخفیف کے ساتھ پڑھیں گے ان کے آخر میں جو

دھمی و مضاف ہونے کے بعد واپس نہیں آئے گی کیونکہ کثرت استعمال تخفیف کو چاہتا ہے اور **فہ** واکثہ حضرات کے

ہاں **فی** پڑھا جاتا ہے، ایک قوم کے ہاں **فی** پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ: **فہ** اصل میں **فہ** تھا کیونکہ اس کی جمع مکسر **الفواہ** ہے، اور قاعدہ ہے کہ جمع تکبیر اور تصغیر نیز کو جی اصل کی طرف

لوٹا دیتی ہے پھر **حاء** کو خلاف قیاس حذف کر دیا تو فو ہو گیا پھر **و** جو حذف قیاس میں سے تبدیل کیا گیا کیونکہ واو اور میم دونوں

قرب المخرج ہیں۔ اگر واو کو میم میں نہ بدلیں اور اس واو پر اعراب جاری کر دیں تو واو قیس مفتوح ہونے کی وجہ سے

و الف سے تبدیل ہو جائے گا پھر جب اس کی صافت یہ یا متکلم کی طرف کی جائے تو اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے

الف حذف ہو جائے گا تو ہم معرب یک حرف پر باقی رہ جائے گا اور ایک حرف ولا معرب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ ناجائز

ہے، پس واو کو میم سے تبدیل کریں گے تو عدد اضافت کی صورت میں **فہ** پڑھا جائے گا لیکن جب اس کی ضافت کی جائے

یہ یا متکلم کی طرف تو واو کو میم سے بدلی تھی پھر وہیں آجائے گی پھر **س** و **و** یہ سے تبدیل کر کے یا متکلم میں مدغم کر دیں

گے پھر یہ ان مناسبت سے ماقبل و کسرہ دیں گے تو **فی** ہو جائے گا۔ اکثر نصرت کے ہاں اضافت کی صورت میں واو کو

دیں اس سے ایسا جاتا ہے کہ اس کے محذوف ہونے کا سبب اتنا ہے کہ کنن ہے اور وہ سبب باقی نہیں رہا لہذا یہ

اصل کی طرف لوٹ آئے گی۔

لیکن اسکے قوم کے ہاں وا کو واپس نہیں رہا۔ جائے گاہک موجودہ حالت کو دیکھ کر فحشی پر انھیں کے دوسرے اسامی کی طرح۔
ذو: سوائے ستم مکبرہ میں سے دو ضمیریں طرف مضاف نہیں ہوتا کیونکہ **ذو** اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو کر اس اسم جنس کی نکرہ کی صفت بنائے۔ جیسے **حسان** **رجل** **دو** **و**۔ چونکہ ضمیر اسم جنس نہیں لندا اگر ضمیر کی طرف مضاف ہوگا تو طرف وضع نہ ہوگا۔

بول لعل: مصنف **قول** **لعل** سے ایک شعر پیش کر کے ایک سوال مقدمہ جواب دے رہے ہیں۔
سوال: یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ دو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا ہے یہ نقطہ ہے کیونکہ شاعر کے ایک شعر کے مصرعہ میں ذی کی اضافت ضمیر کی طرف ہو رہی ہے جیسے **إنما يعرف ذی الفصل من الناس دو** **و**
جواب: مصنف **بہ** نے جواب دیا کہ یہ شاذ ہے یعنی یا کرنا قلیل ہے کہ اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔
شعر کا ترجمہ: بیشک لوگوں میں سے فضیلت والے آدمی کو فضیلت والے آدمی ہی جانتا ہے۔
 دو اور ہوتی ستم مکبرہ میں دو فرق ہیں۔

(1) موصوف اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں جب کہ ضمیر کی طرف مضاف بھی ہوتی ہیں۔
 (2) یہ ہے کہ **ذو** بغیر اضافت کے استعمال نہیں ہوتا ہے۔
سوائے ستم مکبرہ سے اضافت ختم کی جائے تو پڑھنے کا طریقہ

جب سوائے ستم مکبرہ سے اضافت ختم کر دی جائے یعنی اس اسم کو کسی کی طرف مضاف نہ کیا جائے تو **ذو** **و** **ح** **م** **غیرہ** کہ جائے گا نیکیں دو سے اضافت ختم نہیں ہوتی ہے، اس لیے کہ دو بغیر صفت کے متعال نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس وضع ہی اسی ہے کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو کر اس کو نکرہ کی صفت بنائے۔
ہذا کلام: یہ ساری تفصیل حرف جر کی تفسیر کی صورت تھی لیکن وہ ضائعت جس میں حرف جر غفلوں میں مذکور ہو اس کی تفصیل منقریب قسم ثالث میں آئے گی **انشاء اللہ تعالیٰ**

تہمین

- سوال نمبر ۱:** مجرورات کی اقسام ذکر کریں؟
سوال نمبر ۲: مضاف ایہ کسے کہتے ہیں مضاف یہ میں جڑ لانے کی وجہ بتائیں اور مثال بھی ذکر کریں؟
سوال نمبر ۳: مضاف الیہ میں کیا کیا چیزیں ہیں؟
سوال نمبر ۴: اضافت کی اقسام ذکر کریں مثال بھی ذکر کریں؟
سوال نمبر ۵: اضافت معنویہ کسے کہتے ہیں مثالوں سے وضع کریں؟

سوال نمبر ۷: صحیح اور جاری مخریج کی جب صافقت ہو، حکم کی طرف کی جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۸۔ اہم مقصود یہ اضافت جیسا کہ مذکور کی طرف کی جائے تو کیا؟ اگر ہاں تو کیا ہوگا مثلاً سے واضح کریں؟

خاتمہ توابع کی بحث میں

[illegible]

وضاحت: مصنف نے یہ مقاصد غلامی یعنی حرفات، منصوبات اور مجرورات کی بحث سے فارغ ہونے کے بعد، اب یہاں سے خاتمہ کو آ کر مارے ہیں اور خانہ میں تواضع کی بحث کو ذکر فرما رہے ہیں۔ مقاصد غلامی یعنی حرفات، منصوبات اور مجرورات چونکہ معرباتِ اصلیہ ہیں، یعنی اس پر عامل داخل ہوتا ہے اور وہ رفع یا نصب یا جر دیتا ہے اس لیے اس کو پہلے ذکر فرمایا اور معرباتِ تبعیہ یعنی جس پر اعراب عامل کے داخل ہونے سے نہیں آتا، بلکہ وہ اپنے سے پہلے والے اسم کے تابع ہوتے ہیں اور جو اعراب پہلے والے اسم پر آتا ہے تواضع پر بھی وہی اعراب آتا ہے، اسی لیے اس کا نام تواضع رکھا تو اس کو بعد میں ذکر فرما رہے ہیں۔ کیونکہ اصل متابع پر مقدم ہوتا ہے اس لیے حرفات، منصوبات، مجرورات کو تواضع پر مقدم کر دیا۔

مصطفیٰؐ یہاں سے کل سرست باقیں برفرا رہے ہیں۔

پہلی بات : تابع و تعریف اور تابع و اقسام

نعت کی تعریف، اس کی وضاحت اور مثالیں

تیسری بات: صفتِ یحیٰی محبوب میں صفت اور موصوف کے درمیان دو چیزیں ہیں: مطابقت و ذکر



- پہلی بات : صفت بہل متعلق موصوف میں صفت اور موصوف میں پانچ چیزوں کی مطابقت کا ذکر
 پانچویں بات : صفت کے فائدے
 تیسری بات : موصوف جب نکرہ تو اس کی صفت جملہ خبریہ میں نہ لگا کر
 ساتویں بات : ضمیر کا موصوف اور صفت نہ بنے گا ذکر

پہلی بات : تابع کی تعریف اور توابع کی اقسام

تابع کی تعریف : تابع برہ اسم ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے والے اسم کے موافق ہو ایک ہی جہت سے۔
 اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دونوں اسموں کا اعراب ایک جہت سے ہو، اس طرز پر کہ اگر پہلے اسم پر رفع فاعل ہونے کی جہت سے آیا ہے تو دوسرے اسم میں بھی جو کہ تابع ہے فاعل ہونے کی جہت سے رفع لگے گا اگر پہلے اسم میں نصب معنویت کی جہت سے ہے تو دوسرے اسم پر بھی اسی جہت سے نصب لگے گا۔ جیسے **جاءنی** **ید العالم** اس مثال میں **ید** فاعل ہونے کی وجہ سے **مرفوع** اور **العالم** تابع ہے وہ بھی فاعل ہونے کی وجہ سے **مرفوع** ہوگا۔
توابع کی اقسام : توابع کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) جہت (۲) مطفہ ہا حرف (۳) تاکید (۴) مدر (۵) مطفہ بیان

توابع کی پہلی قسم جہت

فصل : نعت تابع یدل علی معنی فی متبوعہ نحو جاءنی وجلی عالم أُر فی متعلقی بمتبوعہ نحو جاءنی
 نعت وہ تابع ہے جو اپنے معنی پر جہت کے ساتھ متبوع میں ہو جیسے **جاءنی** **رجل عالم** (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو کہ عالم ہے) اور
 رجل عالم أبوه ویسمی صفة ایضاً و لقسم لاول یشیع متبوعہ فی عشرة أشياء فی الإعراب و التعریف
 یہ معنی پر ولایت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو جیسے **جاءنی** **رجل عالم** یا **ہ** (میرے پاس ایسا آدمی آیا جس کا باپ عالم ہے) اور
 یہ کا نام صفت بھی رکھا جاتا ہے اور قسم اس (صفت بحال موصوف) اپنے متبوع کے تابع ہوتا ہے جس چیزوں میں اعراب میں تعریف
 والتفکیر و الأقوال و التفتیہ و الجمع و التذکیر والتأیث نحو جاءنی رجل عالم ورجل عالم ورجل عالم
 تفکیر میں ذکر، تثنیہ، جمع میں ورتذکرہ، تثنیہ میں جیسے **جاءنی** **رجل عالم** و **رجل عالم** و **رجل عالم**
 ورجل عالم ورنید العالم و امرأۃ العالم و القسم لثانی یما یشیع متبوعہ فی الحفۃ الاول فقط
 ورجل عالم وورید **لعمرو** **امراۃ** **عالمہ** و قسم ثانی رحمت بحال متعلق موصوف) اپنے متبوع کے تابع ہوتا ہے اس پانچ میں
 أعنی لإعراب و التعریف و التذکیر کقولہ تعالیٰ من ہذا القرۃ العظام أهدیا
 یعنی یہ مٹی مراد اس میں اور تعریف و تذکیر میں جیسے **اللہ کا فرمان ہے** **من ہذا القرۃ العظام أهدیا**





دوسری بات نعت کی تعریف، اس کی وضاحت اور مثالیں

نعت کی تعریف: نعت وہ تابع ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہوا ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو۔ بعد کو صفت بھی کہتے ہیں۔

ب صفت کی وہ صورتیں ہیں: (۱) صفت بحالہ (۲) صفت بحال

صفت بحالہ کی مثال: جیسے حاء بی رحل عالم (آیا میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے) اس مثال میں رحل موصوف ہے اور عالم اس کی صفت ہے اب یہاں عالم صفت اس معنی پر دلالت کرتا ہے جو کسے متبوع رحل میں ہے۔ یعنی آدمی کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ عالم ہے۔

صفت بحال متعلق موصوف کی مثال: جیسے حاء بی رحل عالم ہو (آیا میرے پاس یہ شخص جس کا باپ عالم ہے) اس مثال میں عالم صفت ہے جو رحل منبوع کا متعلق ہوہ پر دلالت کرتا ہے یہی میرے پاس جو شخص آیا اس کا باپ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ عالم ہے۔

تیسری بات صفت بحال متبوع میں صفت اور موصوف کے درمیان دو چیزوں میں مطابقت کا ذکر صفت بحالہ میں موصوف اور صفت درمیان اس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے اعراب میں یعنی رفع، نصب، جر میں، تحریف و تکلیف میں، تہذیب و تانیث میں، قرآن و تنزیہ و رتبع میں۔

مثالیں رفع میں مطابقت کی مثال: قدم رحل عالم نصب میں مطابقت کی مثال: رب رحل عالم

جر میں مطابقت کی مثال: غزوت ہرحل عالم

افراد، تشبیہ، جمع میں مطابقت کی مثالیں

مفرد میں مطابقت کی مثال: حاء بی رحل عالم اس میں رحل اور عالم دونوں مفرد ہیں۔
تشبیہ میں مطابقت کی مثال: حاء بی رحل عالم اس میں رحل اور عالم دونوں تشبیہ ہیں۔
جمع میں مطابقت کی مثال: حاء بی رحل عالموں میں رحل اور عالموں دونوں جمع ہیں۔
تعریف و تہذیب و تانیث میں مطابقت کی مثال: رب رحل عالم (ایک عام عورت) اس مثال میں امر و تہذیب و تانیث باللام کی وجہ سے معرکہ ہے اور تہذیب ہے۔

تکلیف و تانیث میں مطابقت کی مثال: امرات عالمہ (ایک عام عورت) اس مثال میں امر و تہذیب و تانیث ہے اور امر و تہذیب و تانیث ہے اور امر و تہذیب و تانیث ہے۔

چوتھی بات صفت بحال متعلق موصوف میں صفت اور موصوف میں پانچ چیزوں کی مطابقت کا ذکر دوسری قسم صفت بحال متعلق موصوف (یعنی جو اپنے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں موجود ہو)





میں موصوف اور صفت کے درمیان پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: اعراب میں یعنی رفع، نصب، جر میں، و تعریف، تنکیر میں۔

مثال: اللہ تعالیٰ کا فرما ہے: **مَنْ هَذَا الَّذِي هَذَا** (اس قریہ سے کہ اس کے رہنے والے خدا ہیں) اس مثال میں تقریبہ موصوف اور الظالم صفت ہے اور **أَهْلِهِ** اس کا قائل ہے سب یہاں اعراب میں مطابقت ہے کہ تقریبہ و الظالم دونوں پر جر ہے اور دونوں معرفہ ہیں۔ پس پانچ میں سے دو میں مطابقت پائی گئی۔

وفاة **الغيب** تخصیص المنعوب ان کا انکار میں مثل **جاءني رجل عالم** و موصیحة ان کا مغر فثبی و نسبت کا فاعل **صوت** (یعنی متبور) کی تخصیص ہے بشرطیکہ موصوف صحت دونوں فقرہ میں جیسے **جاءني رجل عالم** اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو متبور کو وضع مانا ہے **جاءني** کی بدلہ الفاضل و قد یكون المعجزه الله و المدح بحو بسم الله الرحمن الرحيم و قد یكون للدم جیسے **جاءني** بدلہ الفاضل و صفت بھی محض ثناء مدح کے لیے آتی ہے جیسے **الله برحمته** و رحمہ در کبھی نصیر کے لیے آتی ہے **مغر** اعود باقیہ میں لشیطن لرحیم و قد یكون مبتدئیکہ موصیحة و اجدہ و اعلم ان التکررہ توضع جیسے **اعود بالله** میں لشیطن لرحیم و کبھی محض تہدید آتی ہے جیسے **معه** ارجو ان لو کہ ہے شک غروہ صفت حدیث سے کہ **بالجملة الخبرية** بخبر مؤثرات برجل ابو عالم او فاد ابوہ الصمیر لایؤصف ولا یوصفہ ساتھ لائی جاتی ہے جیسے **مررب** ابو عالم و قام ابوہ میر موصوف کس آتی اور اس کے ساتھ صحت پائی جاتی ہے۔

صفت کے فائدے

پانچویں بات

فائدہ ۱: صفت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جب موصوف اور صفت دونوں غروہ ہوں تو صفت کی وجہ سے موصوف میں تخصیص پیدا ہوتی ہے۔ جیسے **جاءني رجل عالم** اس مثال میں موصوف اور صفت دونوں غروہ ہیں پس رجل موصوف میں عموم تھا (یعنی ایک آدمی) **عالم** اس کی صفت فقرہ اسے کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوئی یعنی میرے پاس کوئی عام آدمی نہیں آیا ہے بلکہ عالمی سے جو عالم ہے۔

فائدہ ۲: صفت کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت کی وجہ سے موصوف کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ جیسے **جاءني زيد** لفاضل اس مثال میں زيد موصوف ہے اور معرفہ ہے اور الفاضل صفت ہے اور معرفہ ہے اب یہاں صفت موصوف کی وضاحت کر رہی ہے وہ اس طرح کہ رہش پسے جمال تھا کہ زيد سے مراد کوں زيد ہے **افضل** صفت کی وجہ سے اس کی وضاحت ہو گئی کہ وہ زيد جو قاضی ہے۔

فائدہ ۳: صفت کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ کبھی صفت محض موصوف کی ثناء حمد کے لیے آتی ہے و کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا ہے جیسے **بسم الله برحمته** لرحیم اس مثال میں لفظ اللہ موصوف سے اور برحمته صفت اول در لرحیم صفت ثانی ہے اب یہاں صفت صرف ثناء و حمد کا فائدہ دے رہی ہے۔



فائدہ ۴: صفت کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ صفت ہر اوقات محض ذمہ یعنی مذمت کے لیے آتی ہے۔ جیسے **انور** باللہ من الشیطان الرجیم اب اس مثال میں الشیطان موصوف ہے اور نہ جبہ صفت ہے جو موصوف کے دم کے لیے لائی گئی ہے۔

فائدہ ۵: صفت کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ صفت کبھی محض تاکید کے لیے کی جاتی ہے اور اس کا فائدہ موصوف کی تاکید ہوتی ہے جیسے **صفحة واحده** (ایک برہنہ کٹنا) اس مثال میں وحدت کی صفت **صفحة** کی ہر سے کبھی جاری ہے پس **صفحة** کا معنی ہوا ایک **صفحة** اب واحد اس کی صفت رائی گئی یہ اس کی تاکید کے لیے ہوگی۔

چھٹی بات موصوف جب نکرہ موصوف کی صفت حمد خبریہ ہوگی

وضاحت: مصنف کتاب کی اس عبارت میں تین باتیں سمجھیں آ رہی ہیں۔

پہلی بات: نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے

دوسری بات: نکرہ کی صفت مدہ تشائیہ وغیرہ نہیں آ سکتی ہے

تیسری بات: معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے

پہلی بات نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے

نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ حمد خبریہ صفت نہ بنے چونکہ موصوف کا صفت کے ساتھ بلا ضرورتی ہے مگر پھر بھی خلاف قیاس حمد خبریہ کو حاکم بنانا درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حمد خبریہ بھی مفرد کی طرف ایسے معنی پر استقامت کرتا ہے جو مقولہ میں پایا جاتا ہے چونکہ حمد خبریہ صدق و کذب کی صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور وہ حمد صفت بن سکتا ہے جو صدق و کذب کی صفت کے ساتھ متصف ہو۔

دوسری بات نکرہ کی صفت حمد تشائیہ وغیرہ نہیں آ سکتی ہے

نکرہ کی صفت حمد تشائیہ نہیں بن سکتی کیونکہ وہ صدق و کذب کے ساتھ متصف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ نکرہ کی صفت نہیں بن سکتا ہے۔

تیسری بات معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے

معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے اس کی وجہ اسی ہے کہ حمد خبریہ حیثیت حمد ہونے کے نکرہ کے قسم میں ہوتا ہے اس لیے معروف کی صفت ہا کیں گے تو موصوف صفت کے درمیان تعریف و تکبیر میں مطابقت نہیں رہے گی۔

نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے اور حمد خبریہ اسمیہ و فعلیہ پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے مصنف رحمہ اللہ نے حمد خبریہ اسمیہ کی بھی مثال ذکر کی ہے اور حمد خبریہ فعلیہ کی مثال بھی ذکر کی ہے۔

نکرہ کی صفت حمد اسمیہ خبریہ کی مثال جیسے صررہ بر محل امیرہ عابدہ (میں گزر رہے آؤں کے پاس سے کہ اس



کا پ عام ہے) اس مثال میں انوہ مبتدہ اور علامہ خبر سے مبتدأ خبر ملکر حمد خبر بہ ہو کر اس موصوف کے لیے صفت بن رہی ہے۔

مکرہ صفت حمد تعدیہ خبر یہ کی مثال: جیسے مہربان برحق لام انوہ (میں سرراہیے آدمی سے پاس سے کہ کھڑا ہے اس کا پ) اس مثال میں رجال موصوف ہے قائم فعل ہے انوہ فاعل سے۔ فعل فاعل سے ملکر حمد تعدیہ خبر یہ صفت واقع ہے (رجل موصوف کے لیے)۔

ساتویں بات ضمیر کا موصوف اور صفت نہ بننے کا ذکر

وضاحت: ضمیر نہ تو موصوف واقع ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کی صفت۔ موصوف اس لیے نہیں ہوتی کہ ضمیر عظیم وحب اعراف المعارف ہیں یعنی معرف کی قسموں میں سے سب سے زیادہ وضوح میں جس جب ضمیر غائبہ واضح ہے تو یہ بنی توضیح کے لیے صفت کی محتاج نہیں ہے۔ جب یہ صفت کی محتاج نہیں تو یہ موصوف بھی نہیں بن سکتی ہے۔
ور ضمیر نہ صحت واقع ہو سکتی ہے اس لیے کہ ضمیر محلی متبوع پر دلالت نہیں کرتی بلکہ دلالت پر دلالت کرتی ہے وروصف کے لیے ضروری ہے کہ اس معنی پر جو متبوع میں پایا جاتا ہے دلالت کرے۔

توابع کی دوسری قسم العطف بالحروف

فضل: لمعطوف بالحروف تابع یسبب الیہ فان یسبب ہی متبوعہ ویکلاهما مقصود وینالک النسبۃ عطف بالحروف وہ تاج ہے کہ اس کی طرف وہ تیسرے منسوب کی جائیں جن کے متبوع کی جانب منسوب کی ہیں اور وہ اس نسبت و یسبب عطف النسبۃ أيضا بشرطہ ان یکون سبب وین متبوعہ أحد حروف العطف سے مقصود ہو گئے ہیں اور ان کا معطوف ش کو تیا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے دونوں سے متبوع کے درمیان حروف کا عطف ہے۔

وسببہ ذکرھا فی القسم الثالث ۱ شاء اللہ تعالیٰ حقوقہ وید و عمر واد عطف علی الصبر المرفوع کوئی یہ حرف نہ ہو ورو اس کا کراٹا وادہ اس کی قسم ثالث میں ہے گا جیسے قام ریدہ عمر واد حب مہر مرفوع متصل یہ عطف یا لم متصل یہ جب تکیدہ بالصبر المنفصل نحو صبرہ ان و ریدہ الا إذا فصل نحو صبرہ الیوم و ریدہ جائے تو اس کی تاکید ضمیر متصل کے ارچہ مانا واجب ہے جیسے صبرہ نہ و ریدہ لیکن جب کہ دونوں کے درمیان متصل کیا جائے تو ضمیر متصل کا مانا ضروری نہیں ہے (جیسے صبرہ یوم و ریدہ

وإذا عطف غنی الضمیر المتعز و ریدہ بعد عطف لجز معزز ثبوت و ریدہ

اور سبب مہر مرفوع متصل پر کی اسم کا معطوف کیا جائے تو وہاں معطوف پر حرف کے بعد ضروری ہے جیسے مہر مہر و ریدہ

وضاحت: معطوف تابع میں سے صحت کو کو ضروری مانے کے بعد سبب یہاں سے توابع کی دوسری قسم تو یہاں قرار دے ہیں اور وہ سے عطف بالحروف اس فصل میں کل پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔





پہلی بات :	عطف بالحروف کی تعریف
دوسری بات :	عطف بالحروف کی شرط
تیسری بات :	ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مجرور متصل پر کسی چیز کا عطف کرنے کا قاعدہ
چوتھی بات :	معطوف کا حکم اور عطف کے جائز ہونے کے لیے قاعدہ
پانچویں بات :	وہ مختلف عطفوں کے وہ مختلف معمولوں پر عطف جائز ہونے کا ذکر

پہلی بات عطف بالحروف کی تعریف

عطف باخر ورو تالیق ہے کہ اس کی طرف وہ چیز منسوب کی جائے جو اس متبوع کی طرف منسوب کی گئی ہے۔
تالیق در متبوع دونوں اس نسبت سے مقصود ہونے میں اور اس کا نام تالیق بھی رکھا جاتا ہے۔

دوسری بات عطف بالحروف کی شرط

تالیق معطوف بالحروف کی شرط یہ ہے کہ اس کے اور اس کے متبوع کے درمیان حروف عطف میں سے ایک حرف ضرور ہو اور ان حروف عطف کا بیان انشاء اللہ تیسری قسم میں آئے گا۔ جیسے قام رید و عمرو (رید اور عمرو کھڑے ہیں) اس مثال میں عمرو کا عطف رید پر ہے۔

پس رید متبوع و معطوف علیہ ہے اور حرف عطف ہے اور عمرو تالیق معطوف ہے اور قیام ایک شئی ہے جس کی نسبت رید متبوع کی طرف کی گئی ہے اور کسی کی نسبت عمرو تالیق کی طرف بھی کی گئی ہے اور رید اور عمرو دونوں کا قیام یعنی کھڑا ہونا مقصود ہے۔

تیسری بات ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مجرور متصل پر کسی چیز کا عطف کرنے کا قاعدہ

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے جائز ہونے کا قاعدہ : جب ضمیر مرفوع متصل اسم ظہر کا عطف ہو جائے تو اس ضمیر مرفوع متصل کی تالیق ضمیر مجرور متصل کے تحت ضروری ہے خواہ وہ ضمیر متصل مستتر ہو یا بارز۔
ضمیر مرفوع متصل کی مثال : عمرو بن اوس بن امارت میں سے درڑ پدے (اس مثال میں ضمیر مرفوع متصل مار پر رید اسم ظہر کا عطف ہے۔ اب یہاں عطف کرنے سے ضمیر مرفوع متصل کی تالیق ضمیر مجرور متصل کے در بعد ملتی گئی ہے جو کہ اہم ہے۔

ضمیر مجرور متصل مشترک مثال : سبک دوزخک لجنۃ (تو اور تیری بیوی جنت میں رہو) اس مثال میں سبک فعل میں است ضمیر مرفوع مستتر ہے اس پر اسم ظہر دوزخک کا عطف کیا گیا ہے لیکن عطف سے پہلے ضمیر مرفوع متصل کے رید تا کید کی گئی ہے جو کہ اہم ہے۔

اسلامی مشورہ پاکستان



ضمیر مرفوع متصل پر اسم کا ہر کے عطف کے لیے ضمیر مرفوع مفصل کی تاکید لانے کی وجہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل کا فعل کے ساتھ شدید تعلق ہوتا ہے اس شدید تعلق کی وجہ سے ضمیر فعل کا جزو بنتی ہے اور جزو غیر مستقل ہوتا ہے اور معطوف مستقل ہے اب اگر یہاں ضمیر تاکید کے عطف کریں تو مستقل کا غیر مستقل پر عطف کرنا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے چونکہ مستقل قوی ہوتا ہے اور غیر مستقل اضعف اور اقویٰ کا عطف اضعف جائز نہیں ہے۔

نات فصل: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضمیر مرفوع متصل اور اسم خاص کے درمیان فاصدہ متواتر پکڑنا تاکید لانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فاصدہ تاکید کے قائم مقام ہے۔ جیسے **صرب یومہ**۔ یہاں مثال میں **صرب** کی تہ پر بعد کا عطف جائز ہے کیونکہ **ن** کے ما بین **اليوم** کا فاصدہ آگیا ہے یہ فاصلہ بل ہمزائہ تاکید کے ہے۔

ضمیر مجرور متصل پر عطف جائز ہونے کا قاعدہ

جب ضمیر مجرور متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو وہاں معطوف پر حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے **مزدون**

بک و برید

حرف جر کے اعادہ کی وجہ: حرف جر کے ساتھ اعادہ کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل حرف جر کے ساتھ شدید اتصال کی وجہ سے مقرر جزو کے ہے اور منزلہ کلمہ احدہ کے ہے اور جزو وغیرہ مستقل ہوتا ہے۔ اگر غیر اعادہ حرف جر کے عطف کریں گے تو مستقل کا غیر مستقل پر عطف کرنا لازم آئے گا اور قوی کا ضعیف پر عطف کرنا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں ہے۔

واعلم ان المعطوف في حكم المعطوف عليه اعني اذا كان الاول صفة لشيء او خبرا
عن فاعل معطوف عليه كالم في قوله تعالى (المعطوف عليه) صلت ہو گا کسی چیز کے لیے یا موصولی
لا امر او صفة او حال فانما ياتي كذلك لئلا يصاب به انه حيث يجوز ان يقام المعطوف مقام للمعطوب
بجزئی یا صمدہ یا حال و تودہ (معطوف) انہی ہی طرح ہو گا اور عطاواں سلسلے میں ہے کہ جس جگہ پہ معطوف علیہ قائم مقام بنانا
عند جاز معطوف و حيث لا فلا و لعطف على مفعولي عاملين مختلفين خاتون کماں المعطوف عليه
حرف ہو گا وہاں عطف جائز ہو گا اور جس جگہ پہ معطوف علیہ قائم مقام بنانا جائز نہیں ہو گا وہاں عطف جائز نہیں ہو گا مختلف عاملوں سے
مخبر و وفقد و المعطوف كذلك نحو في الدار زيد و الحجرة عمرو في هذه المسئلة مقدم ہیاں
معمولوں پر عطف جائز ہے اور اگر معطوف علیہ مجرور مقدم ہو اور معطوف کسی ہی طرح اوجیب ہی ہمارے ہندو اسم مجرور و عمرو

اخران و هما ان يجوز و مطلقا عند الامر او لا يجوز مطلقا عند السبوق

میں زید ہے اور حجرہ میں عمرو اور اس مسئلہ میں دو مذہب الاولیٰ اور دوسریں کہ یہ عطف جائز ہے نہ کہ نہ: ایک خود مجرور و موصول
معطوف پر مقدم ہو یا موصول اور نام سیبویہ کے نزدیک مطلقا جائز نہیں۔



پہنچی بات معطوف کا حکم اور عطف کے جائز ہونے کے لیے ایک قاعدہ

معطوف کا حکم: یہ ہے کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں آتا ہے مگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہو یا خبر ہو یا صدر ہو یا حال ہو تو معطوف بھی اس طرح صفت بنے گا یا خبر بنے گا یا صدر بنے گا یا حال بنے گا۔

مثالیں صفت کے مثال۔ **سواء بی رید العارف والعالم** اس مثال میں **العالم** خبر کہ معطوف علیہ ہے یہ رید کی صفت ہے **العارف** جو کہ معطوف ہے یہ بھی رید کی صفت ثانی ہے۔

خبر کے مثال: **رید عالم وسامع** اس مثال میں **عالم** جو کہ معطوف علیہ ہے یہ رید کی خبر ہے تو **سامع** جو کہ معطوف ہے یہ رید کی دوسری خبر ہے۔

صلی کے مثال: **قدم الیدی صام و صلی** اس مثال میں **صام** جو کہ معطوف علیہ ہے اور **الیدی** اسم موصوف کا صدر ہے تو **صلی** جو کہ معطوف ہے وہ بھی الیدی کا صدر ہے۔

حال کے مثال: **فقد رید مسدود و مصروء** (یعنی ہے زیادہ اس حال میں وہ بندھا ہوا اور مارا ہوا ہے) اس مثال میں **رید** والا حال سے اور **مسدود** جو کہ معطوف علیہ ہے وہ اس کا حال ہے تو **مصروء** جو کہ معطوف ہے وہ بھی رید کا حال ہوگا۔

عطف جائز ہونے کا ضابطہ: یہ ہے کہ عطف وہاں جائز ہوگا جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ میں رکھنا جائز ہو اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز نہ ہو وہاں عطف بھی جائز نہ ہوگا اس لیے کہ جو چیز کسی کے قائم مقام ہوتی ہے تو اس کا حکم اصل والا ہوتا ہے۔

ما رید ہلیم أو قالینا ولا ذاہب عمرو (نہیں ہے زیادہ کھڑا ہونے والا اور نہیں ہے عمرہ جانے والا) اس مثال میں **ما رید** ایک حمد ہے اور **لا ذاہب عمرو** دوسرے حمد ہے اب یہاں **لا ذاہب عمرو** کا عطف **ما رید** کا صواب ہے یا نہیں ہے اس لیے کہ یہاں معطوف معطوف علیہ کے قائم مقام نہیں بن سکتا ہے ورنہ اس طرح کہ حمد ثانی **لا ذاہب عمرو** میں **لا ذاہب** مقدم ہے **عمرو** مبتد مؤخر ہے اور اس لیے **لا ذاہب** مرفوع ہے اب اگر ہم اس حمد کا عطف پہلے جسے پر کرتے ہیں تو اس صورت میں **لا ذاہب** عطف قائم پر ہوگا جو کہ معشہ میں خبر ہونے کی وجہ سے منسوب ہے تو اب عطف کی وجہ سے **لا ذاہب** کو بھی منسوب پڑھ جائے گا اور خبر کے سلسلے میں ضابطہ یہ ہے کہ خبر میں یک ضمیر کا ہونا رہی ہے جو مبتد یا طرف ہوئے اب یہاں **لا ذاہب** جو کہ حمد اولی میں خبر واقع ہے اس میں **ہو** ضمیر ہے جو رید کی طرف ہوئی ہے لیکن **لا ذاہب** میں ضمیر موجود نہیں ہے جو کہ معطوف ہے بہرہ معطوف معطوف علیہ کے قائم مقام نہ ہوئے کی وجہ سے حمد ثانیہ کا عطف حمد اولی پر جائز نہ ہوگا کیونکہ **لا ذاہب** کا ناغافل ہم ظاہر عمرو کی شکل میں ہے۔



لفظ ہیں جن کی تعداد نو ہے اور وہ یہ ہیں

(۱) النفس	(۲) العین	(۳) کلا	(۴) کلنا	(۵) اجمع
(۶) اکمع	(۷) اجمع	(۸) اجمع	(۹) کل	

تیسری بات لفظ تاکید کا ذکر اور ان کا مفرد، ثنیہ، جمع ہونے کے اعتبار سے استعمال

نفس اور عین کا استعمال: یہ دونوں لفظ واحد، ثنیہ اور جمع تینوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ن کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے متبوع کے تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی (یعنی النفس و العین) تبدیل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ضمیر بھی تبدیل ہوتی ہے۔

اگر متبوع مذکر مفرد ہو تو یہ بھی مفرد ہوتے ہیں اور ان کی ضمیر بھی مفرد ہوتی ہے اور اگر متبوع ثنیہ ہو تو یہ بھی ثنیہ ہوں گے اور ان کی ضمیریں بھی ثنیہ ہوں گی اور اگر متبوع جمع ہو تو یہ بھی جمع ہوں گے اور ان کی ضمیریں بھی جمع ہوں گے۔

متبوع مذکر کی مثالیں: متبوع مفرد کی مثال: حاء عی ربہ نفسہ (آیا میرے پاس زید بذات خود) اس مثال میں ربہ متبوع مفرد ہے لہذا لفظ نفس کو منفر یا گیا اور ضمیر بھی اسی کے مطابق مفرد دئی گئی ہے حاء عی ربہ عینہ اس مثال کی مثال پر قیاس کریں۔

متبوع ثنیہ کی مثال: ثنیہ میں نحو یوں کا اختلاف ہے جمود کے ہاں ثنیہ کی تاکید کے لیے لیں اور عین کا صیغہ جمع ہو گا اس ضمیر ثنیہ کی ہوگی۔ جمود کے رہیب کے اعتبار سے مثال یوں ہوگی حاء عی ربہ نفسہ یا حاء عی ربہ عینہ اس میں نفس و عین جمع کا صیغہ ہے جب کہ متبوع ثنیہ اور ضمیر ثنیہ ہے۔

اس میں بعض نحوی حضرات کے ہاں صیغہ بھی ثنیہ کا ہو گا اور ضمیر بھی ثنیہ ہی ہوگی

مثال: حاء عی ربہ نفسہ یا حاء عی ربہ عینہ ہما یا اصل میں نفسہ و عینہ تھیں تضائلی وجہ سے فون کر گیا تو نفسہ ہما اور عینہ ہما ہو گیا۔

متبوع جمع کی مثال: جمع کے لیے ہاں لفظ صیغہ بھی جمع کا ہو گا اور ضمیر بھی جمع کی ہوگی۔

حاء عی ربہ نفسہ یا حاء عی ربہ عینہ

متبوع مؤنث کی مثالیں: مذکر کے لیے ضمیر بھی مذکر اور مؤنث کے لیے ضمیر بھی مؤنث کی ہوگی صیغہ میں تبدیلی نہیں آتی ہے۔

مفرد مؤنث کی مثالیں: عیہ حاء عی ربہ نفسہ (آئی خندہ بدست خود) اس میں نفس اپنے حال پر ہے باقی حاء اصل اور ضمیر مؤنث آئی گئی۔



متنوع جمع مونث کی مثال: قہیب سماء قاہیں جمع جمع جمع جمع



و داؤدت تاکید ضمیر المرفوع المتصل بالنفس والعین بحجب تاکیدہ بالصمیر المنفصل بحو

در سب و راؤرے میں ملحق متصل کی تاکید بنفس و العین کے ساتھ وہ سب ہے اس کی تاکید ضمیر متصل سے جیسے ضرب

ضربت أنت نفسك ولا یؤکد بک و اجمع الا انه اجرء و انما ص یصح فراقھا جسا کما لقوم او

انت نفسك اتوئے خبر ہے آپ کو مارا اور تاکید نہیں ہائی ہائی مذاکی اور جمع کے ذریعہ لگیں اس چیز کی جس میں جہاں پہلے

جاتے ہیں اور یہ جس میں ان متصل کا ایک دوسرے سے جدا ہوا کسی طور پر جمع ہو جیسے القوم یا صمد ہوا جمع ہو جیسے

حکما کما تقول: استریت العبد کذا ولا تقول اکثر مث لعبد کذا و اضم ان اجمع و ابع و ابع انت بع

ضرب لعبد کذا مگر اکثر مت العبد کذا نہیں کہہ سکتے اور ہاں تو کہے چک اجمع، ابع، ابع سب کے سب اجمع کے تابع ہیں

لا جمع و بیس نہا معنی جہاں ڈر نہا فلا یجوز تقدیمھا علی اجمع و لا ذکر ہا بدو ہ

نہا یہاں کوں بیکھڑ معنی نہیں ہیں ہاں جمع معنی معنی اللہ سب کا قدم ہونا جمع پر ہاں نہیں

اور نہ کا ذکر کرنا اجمع کے بغیر درست ہے۔

چوتھی بات ضمیر مرفوع متصل کی تاکید بنفس اور لعین کے ذریعے لانے کا قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید بنفس و لعین کے ساتھ ہائی ہاں تو اس ضمیر کی تاکید مرفوع

متصل کے ساتھ لانا جب ہے جیسے ضربت أنت نفسك اس میں بنفس تاکید ہے ضربت کی ضمیر مرفوع متصل

لے لیا لہذا اس ضمیر کی تاکید ضمیر متصل کے ساتھ لائی گئی ہے جو کہ انت ہے۔

ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانے کی وجہ: یہ ہے کہ اگر ضمیر متصل کی تاکید ضمیر متصل کے ساتھ لائی

جائے تو بعض جہوں میں تاکید کا قائل کے ساتھ لیا جائے گا جیسے رید اکر می نفسہ اس میں معلوم نہیں ہوتا

ا اکر می کا قائل نفسہ ہے ضمیر متضاد اس کا قائل ہے نفسہ اس کی تاکید ہے لہذا اس لئے اس سے بچنے کے

لیے ضمیر متصل کے ساتھ نفس کی تاکید لانا ضروری ہے جیسے رید صر سہ نفسہ اس میں ہو ضمیر متضاد کی تاکید یہی

ہو ضمیر متصل سے لائے اور پھر اس کی تاکید نفسہ سے لائے۔

پانچویں بات لفظ کل اور اجمع کو بطور تاکید لانے کا قاعدہ

لفظ کل اور اجمع کے ساتھ ضرب اس چیز کی تاکید الی جا سکتی ہے جس کے لیے جزء و ارجاء (یعنی حصے)

ہوں جو بقیہ حص (یعنی مشابہہ) کے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہوں جیسے لقوم اب قوم کی چیز ہے جس کے

ارجاء اور لوازم ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں جیسے زید، بکر، خمد وغیرہ لہذا قوم کی تاکید کل اور جمع کے ساتھ لانا

صحیح ہو جائے گا وہ جزء و ارجاء یا قبا حکم کے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہوں جیسے استریت العبد کذا (میں

نے غلام خرید لیا اور) اب انہ سب چیر ہے جس کے جزء و ارجاء جسا یعنی بطور مشابہہ کے تو نہیں ہو سکتے ہیں لیکن





حصہ اس کے جزو اجزاء ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ ممکن ہے ایک غلام کا نصف ایک خرید ہو اور دوسرے نصف کو دوسرے شخص نے خرید ہو لہذا بعد کی تاکید **کل اور اجمع** کے ساتھ لازماً درست ہوگا کہ میں نے پورا غلام خرید لیا۔

تحریری مثال: اور یہ کہ اگر درست نہ ہوگا کہ کوئی کہے کہ **میں نے ایک غلام (میں نے پورے غلام کا اگر مکیا) اس** مثلاً کے درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر م کرنے والے کے حکم کے اعتبار سے **بعد** یعنی غلام کے جزو نہیں ہوتے ہیں اس طور پر کہ آدمی غلام کا مکیا ہو اور آگے کا نہ کیا ہو۔ لہذا اس حکم کے اعتبار سے **کل اور اجمع** کے ساتھ تاکید کا لازماً درست نہیں ہے۔

چھٹی بات **اَصْع، اُبْصَع، اَبْصَع** سے متعلق ایک قاعدہ

اَصْع، اُبْصَع یہ تینوں لفظ استعمال میں **اَصْع** کے تابع ہیں جب یہ تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں تو **اَصْع** کے بغیر استعمال نہیں ہوتے ہیں اور ان کا وہی معنی ہے کہ **اَصْع** کا ہے لہذا ان تینوں الفاظ کو **اَصْع** پر مشتمل کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح غیر **اَصْع** سے اس کا کر بھی جائز نہیں ہے۔

توابع کی چوتھی قسم **البدل**

فصل البدل تابع یسبب الیہ ما یسبب الیہ منبوعہ وهو المقصود بالنسبہ دون منبوعہ
فصل بدلی وہ شیء ہے کہ جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جس کی اس کے متعلق کی طرف نسبت کی گئی ہو اور وہی مقصود و مست ہے کہ اس کا منبوعہ و اقسام البدلی اربعہ بدل الکی من الکی وهو ما عدل لولہ عدل لول البدلی منبوع نحو جاء بی رید نحو ک
 اور بدلی کی اقسام چار ہیں بدلی **نکلی** میں ممکن و رد وہ ہے کہ اس کا بدلی و منبوعہ کا بدلی ایک ہو جیسے **جاء بی رید** نحو کسید
 و بدل البعض من الکی وهو ما عدل لولہ جزء عدل لول البدلی منبوع نحو ضربت ریداً و اسہ و بدل الاستعمال
 میرے پاس زیادہ جس چیز کو استعمال کرتا ہوں اور بدلی **بعض من الکل** وہ ہے کہ اس کا بدلی منبوعہ سے بدلی کا جو سوچے ضرورتاً ریدہ و اسہ
 و هو ما عدل لولہ متعلق بالمستبوع کسب رید ثوبہ و بدل الغلط وهو ما عدل لولہ الغلط نحو جاء بی رید حفسر
 (میں نے زبردستی اس کے سر پر ہار لایا) و بدل الاستعمال وہ ہے کہ اس کا بدلی متبوع کا تحقق ہو جیسے **سب ریدہ** نہ (چھینا گیا ہے
 ریدہ نہ (پاؤں اور بدل **لغلط** اور وہ ہے کہ اس کا بدلی غلطی کے بعد جسے **جاء بی رید حفسر** (میرے پاس زیادہ یا نہیں، بلکہ حفسر
 و رأیت رجلاً حفسراً و البدل ان کاں نکرہ میں معرفۃ یجب نعتہ کقولہ تعالیٰ بالناسیۃ ناصیۃ کاذبۃ
 (یا) **رجل حفسراً** (میں نے آدمی کو دیکھا نہیں بدگندھے دیکھا) کو بدلی اگر نکرہ و موصوفہ تو وہ جب ہے اس کی صفت نہ (ما
 و لا یجب ذلک فی غنکسہ و لا فی استنحایسہ
 جیسا کہ بعد میں کا فرماں ہے **یا ناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ** اور واجب نہیں ہے اس کے برعکس میں اور نہ ہی متناہی میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



وضاحت: مصنف اس فصل میں توجہ کی قدر میں سے چوتھی قسم بدل کو بیان فرم رہے ہیں۔ اس فصل میں تین باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات: بدل کی تعریف

دوسری بات: بدل کی اقسام

تیسری بات: بدل اور مبدل منہ کی معرفہ اور مکرمہ کے اعتبار سے صورتیں

پہلی بات **بدل کی تعریف**

بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو نسبت اس کے متبوع کی طرف لی گئی ہو اور وہی تابع ہی مقصور و نسبت ہونے کے ساتھ کامیاب۔

دوسری بات **بدل کی اقسام**

بدل کے چار قسم ہیں (۱) بدل الکمل من مکمل (۲) بدل البعض من مکمل

(۳) بدل الاشتغال (۴) بدل العطف

پہلی قسم بدل الکمل من الکمل: بدل اور مبدل منہ کا مصداق مبدول یہ ہو۔ جیسے حدیبیہ وید اخوٹک (آیا میرے پاس یہ ہو کہ تیر بھائی ہے) اس مثال میں وید اور اخوٹک دونوں سے ایک ہی شخص مراد ہے۔

دوسری قسم بدل البعض من الکمل: بدل کا مبدول مبدل منہ کے مبدول کا جزو ہو جیسے طرہت زیدہ و اسد (میں نے زیدہ اس کے سر پر مارا) اس مثال میں زید یعنی مرد بدل کا بعض اور جزو ہے۔

تیسری قسم بدل الاشتغال: بدل کا مبدول مبدل منہ کے متعلقات میں سے ہو یعنی اس سے کوئی تعلق رکھتا ہو۔ جیسے سلسلہ زید و نوحہ (چھیڑ گیا۔ یہ یعنی اس کا کچڑا) اس مثال میں نوحہ کا زید سے تعلق ہے۔ اس کی ملک میں ہے۔

چوتھی قسم بدل العطف: مبدل منہ کو لفظی سے ذکر کرنے کے بعد اس لفظی کے تکرار اور تلافی کے لیے تلافی کے لیے بدل کو ذکر کیا جائے۔ جیسے حدیبیہ وید جعفر (آیا میرے پاس یہ ہیں بلکہ جعفر آیا ہے) اس مثال میں وید مبدل منہ ہے اور جعفر بدل العطف ہے۔

اسی طرح باب رحلا جمار (میں نے یہ آدی دیکھا میں یہ گدھا دیکھا) اس مثال میں رحلا مبدل منہ جمار بدل العطف ہے ان دونوں مثالوں میں جملہ کے لفظی سے وید اور رحلا کا ذکر کیا ہے۔



تیسری بات بدل اور مبدل منہ کی معرفہ و نکرہ کے اعتبار سے صورتیں

مصنف (ایسی) بدل اور مبدل منہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں یک صورت ذکر فرمائی ہے جب کہ اس کی چار صورتیں بنتی ہیں یہاں وہ چاروں صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

بدل و مبدل منہ کے سے چار صورتیں جائز ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) دونوں معرفہ ہوں

(۲) دونوں نکرہ ہوں (۳) مبدل منہ معرفہ بدل نکرہ (۴) مبدل منہ نکرہ بدل معرفہ

مذکورہ صورتوں میں سے تیسری صورت یعنی بدل نکرہ و مبدل منہ معرفہ ہو تو اس صورت میں بدل کی صفت ناظرہ وری سے کیونکہ نسبت سے مقصود بدل ہوتا ہے مگر بدل نکرہ کی صفت بدل میں تو مقصود میر مقصود سے اقل تر ہو جائے گا لہذا بدل نکرہ کی صفت ناظرہ ہو کر معرفہ کے قریب ہو جائے گا۔

مثال: بال صبیۃ صبیۃ کا دہانہ اس مثال میں پیدا والا صبیۃ مبدل منہ معرفہ ہے اور دوسرا صبیۃ بدل نکرہ ہے پس اسی وجہ سے انکی صفت کا دہانہ کے ساتھ لائی گئی ہے یہ نکرہ شخص ہو کر معرفہ کے قریب تر ہو گئی

ورائے اس کے برعکس ہو یعنی مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو یا دونوں سم ہم جنس ہوں یعنی یا تو بدل و مبدل منہ دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں تو صفت انا ضروری نہیں ہے۔

برعکس یعنی بدل معرفہ ہو و مبدل منہ نکرہ ہوئے کی مثال: جانی رحل آخوگ اس مثال میں رحل نکرہ ہے جو کہ بدل منہ ہے اور آخوگ بدل ہے جو کہ بدل اور معرفہ ہے لہذا بدل سے یہ صفت ناظرہ وری نہیں۔

متجاسمین ہوں دونوں معرفہ ہونے کی مثال: جانی رید خوک اس مثال میں رید مبدل منہ بھی معرفہ ہے اور آخوگ بدل بھی معرفہ ہے لہذا نکرہ کی صفت انا ضروری نہیں ہے۔

ای طرح دونوں نکرہ کی مثال: جانی رحل آخوگ اس مثال میں رحل مبدل منہ ہے اور نکرہ ہے آخوگ بدل ہے اور لہذا اس کی صفت ناظرہ وری نہیں ہے۔

توابع کی پانچویں قسم عطف بیان

عطف الیہ تابع غیر صفة یوصح مشبوعہ و هو أشهر انشی شیء بحرف قام أبو حفص عمر (رضی اللہ عنہ) وقام عطف بیان وہ تابع ہے جو غیر صفت ہو (اور) اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ کسی شے کے وہ ہوں میں سے رہا مشہور نام ہوگا جسے قام

عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) لا یلتزم عطفی عن قول الشاعر شعر

أبو حفص عمر اور قام عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) اور وہ جس سے نظروں میں آتے ہیں کہتا ہے شعر کہ توں میں اس شخص کا بیٹا

أما ابن التورک البکری ہشیر عبدہ الطیر تزقبہ وقوعا

ہوں جا تارک بکری، ہشیر کے نام سے مشہور کو (قوس کے) اس جان میں پیسے ۱۰ روپے کر پ پر چم کے کرے کا نظارہ کرتے ہیں



وضاحت: معنی تو بیع کی پانچویں قسم عطف بیان فرما رہے ہیں اس میں وہاں تک کہ قرمائی ہیں۔

پہلی بات: عطف بیان کی تعریف

دوسری بات: عطف بیان اور بدل میں شعر کے ذریعے فرق

پہلی بات: عطف بیان کی تعریف

عطف بیان وہ تابع ہے جو سفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور کسی چیز کے دونوں میں سے جو زیادہ مشہور نام ہوگا اس کو عطف بیان کہا جائے گا۔

پہلی مثال: قائم لہو حصص عصر یعنی اس مثال میں دو حصص متبوع اور متبوع ہے اور عمر تابع اور بیان ہے **لہو حصص** کثرت ہے حضرت عمر کی۔ **ب** **لہو حصص** زیادہ مشہور تھا جب عمر کہا تو متبوع **لہو حصص** کی وضاحت ہوگئی کہ **لہو حصص** سے مراد حضرت عمر ہیں۔

دوسری مثال: **قائم عبد اللہ بن عمر** یعنی اس مثال میں عبد اللہ متبوع ہے اور عمر متبوع ہے اور عمر تابع اور بیان ہے اور اب یہاں عبد اللہ زیادہ مشہور نہیں تھا جب کہ عمر کہا تو متبوع کی وضاحت ہوگئی۔ یہاں **عبد اللہ** کے لیے بیان واقع ہے

دوسری بات: عطف بیان اور بدل میں شعر کے ذریعے فرق

یہاں سے عطف بیان اور بدل کے درمیان فرق بیان فرما رہے ہیں۔ بعض بحث کا مسک یہ ہے کہ تو بیع صرف چار ہیں اور عطف بیان کوئی علیحدہ تابع نہیں ہے بلکہ وہ بدل ہے اور وہ ال او نوں میں وہی فرق نہیں کرتے ہیں، جب کہ ان او نوں میں فطری فرق بھی ہے اور معنوی فرق بھی۔

لفظی فرق: شعر کے شعر سے لفظی فرق واضح ہو رہا ہے۔

اس مثال سے مراد وہ ترتیب ہے جس میں عطف بیان کا متبوع وہ معترف بالزمانہ ہو، جو صفت معرف بالنام کا مضاف ایسا ہو۔

صفت کا صیغہ اس وقت مضاف ہوگا جب وہ **الف** **ام** پر تکیہ پکڑا ہو۔ جیسے **نصار** **ب** میں **نصار** صفت کا صیغہ ہے جو کہ **الف** **ام** پر تکیہ پکڑ کر صفت کا معنی دے رہا ہے۔ جیسے **نصار** **ب** **ان** **و** **ح** **ی** **ل** **س** **و** **ر** **ت** میں عطف بیان جائز ہے اور بدل جائز نہیں۔

شعر

عنیہ الطیر ترقیہ رقوظا

آلہی لکارک البکری بشر



صفت معرف، سلام کا مضاف یہ ہے اور اس وقت اس میں کوئی فرق خرابی نہیں ہے لیکن اگر بسر کو ہیکری سے بدل کر روین تو خرابی زمہ آتی ہے وہ اس طرح کہ بد نگر اور مل کے قلم میں ہوتا ہے جتنی جو عاقل مبطل منکا ہوتا ہے وہی عاقل بد کا بھی ہوتا ہے یہاں اگر ہیکری کا عامل لگا دیا ہے وہ بسر کا عامل بھی نہ ہو گا بنانا پڑے گا اور ہدیری عمارت کی طرح ہوگی نہ کہ بشرور یہ متع ہے جس طرح بصیرت و بصیرت ہے کیونکہ یہاں نہ کہ اور بشرور کے درمیان صاف تشکی ہے اور صاف تشکی تصنیف کا مادہ بھی نہیں دے رہی ہے کیونکہ یہاں سار کی تشکیف پہلے ہی ہو چکی ہے لہذا اب اضافت لغو ہو جائے گی لہذا لکھو کہ کو مبطل منہ و در بشر کو بدل بنانا جائز ہے۔

معنوی فرق: وہ کسی ہے کہ برس میں نسبت سے مقصود برس ہوتا ہے اور عطف بیان میں نسبت سے مقصود عطف بیان کہیں ہوتا ہے بلکہ مقبوع ہوتا ہے اور عطف بیان میں نسبت سے مقصود عطف بیان نہیں ہوتا ہے بلکہ مقبوع میں ہوتا ہے اور عطف بیان کا ذکر محض مقبوع کی وضاحت کے لیے ہوتا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے عطف بیان اور بدسے و میں لفظی فرق کو بیان کیا اور معنوی فرق کو نہیں، اس لیے کہ لفظی فرق محضی ہیں اور معنوی فرق واضح تھا۔

نکات: (۱) لڑک (بمعنی قاتل) اور **مضیر** (بمعنی بچھڑانا) نے ہیں الیکٹر شہ کا نام سے ورنہ اس کی نسبت کے لیے ہے الیکٹر سے مراد پہلوان ہے جو کمال کا قلب ہے بشر اس کا نام ہے۔

ترکیب: مبتدأ، اس کے مضاف، **لنا** مضاف الیه، **لیکری** مضاف الیہ میں، **عطف** بیوت، **مبین** ہر عطف کی بنا پر والی حال، **اعلیہ** چارچور ملکر ذین سے متعلق ہو کر یہ مقدم وہ **لیو** مبتدأ مؤخرہ والی حال **نرف** فعل ہی ضمیر فاعل وہ لیال، **واقعی** حال واقع ہو ہی ضمیر سے **نرف** فعل فاعل اور مقبض سے **مکر** الظیر سے حال **واقعی** اس کا حال ملکر مبتدأ مؤخرہ **اعلیہ** خبر مقدم سے پھر یہ مضاف الیہ ہوا **سارک** سے پھر خبر ہوئی **لنا** مبتدأ سے، مبتدأ خبر ل کر جمدا اسمیہ فتح ہوئی۔

ترجمہ: میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس نے قبیضہ بکرے بھرتا می شخص کو قتل کرے اس حاس میں چھوڑ دیا یہ پرندے کے گرنے کے لحاظ ہیں۔

شعر کا مطلب: مذکورہ شعر کا مطلب اس انداز سے بیان فرمایا ہے کہ سائنس عراہنی اور اپنے باپ کی تعریف کر رہا ہے نہ میں۔ جیسے نوجوان اور بہادر شخص کا فرزند سوس جس نے بشر نامی شخص جو بہت طاقتور تھا کو اس حال میں قتل کر کے چھوڑ دیا کہ پردے اس کے گہرے کے منتظر ہیں۔ یعنی جب بھی روح جسم سے نکلے اور ہم سے ہٹائیں گے۔

تمارین

- سوال نمبر ۱: تابع کسے کہتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲: توجہ کی قسم ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۳: صفت کی تعریف کریں اور مثال بھی ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۴: وصف اور نعمت کی قسم ذکر کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۵: نفی چیزوں میں صفت موصوف کا تابع ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۶: صفت کے فوائد مثالوں کے ساتھ ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۷: کیا ضمیر موصوف یا صفت میں سکتا ہے؟
- سوال نمبر ۸: عطف سق کی تعریف کریں۔
- سوال نمبر ۹: حروف عطف میں سے بعض ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۱۰: ضمیر متصل پر عطف کرنے سے کیا چیز، قوم ہے؟
- سوال نمبر ۱۱: کیا معطوف اور معطوف علیہ میں عرب کے اعتبار سے مطابقت ہوگی؟
- سوال نمبر ۱۲: دو مختلف عاملوں کے ہمووں پر عطف کے مسئلہ میں امام فراءؒ کی رائے ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: تاکید کی تعریف کریں۔
- سوال نمبر ۱۴: تاکید کی قسم ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۱۵: تاکید نفی میں صرح ہوگی مثال کے ساتھ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: وہ کون سے الفاظ ہیں جس کے ذریعے تاکید معنوی ہوتی ہے بیان کریں؟

سوال نمبر ۱۷: ضمیر تھیں کی تاکید نفس اور میں کے ساتھ کس طرح ہوگی؟

سوال نمبر ۱۸: بدل کی تعریف کریں۔

سوال نمبر ۱۹: عطف بیان کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۲۰: بدل کی کتنی اقسام ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

سوال نمبر ۲۱: کیا کفر و معرفہ کا بدل بن سکتا ہے؟

دوسرا باب اسم مبنی کی بحث میں

الباب الثاني في لاسم المبني وهو اسم وقع غير مركب مع غيره مثل الفاء، تاء، ثاء، ومثل أحد،

ثاني هو اسم ہے جو اپنے غیر سے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے نف، با، با، با، اور جیسے حد،

أحد، ثلاثون، كمضرب، عائد مبني بالفعل على لسكون وعيوب بالقوة أو مشابهة فيبني الأصل بأن يكون

ثاني، یعنی دو جیسے انظار، مال وہ اصل میں یہ دونوں ہے اور بالقوة معرب ہے یا مبنی اصل کے مشابہ ہوں معرب کہ ہے دہشت

في الدلالة على مفاد محت خا إلى قرية كالإشارة نحو هزلأ، ونحوها ويكون على أقل من ثلاثة الحروف

کرب میں قرینہ کا تعلق ہو۔ جیسے اشارہ ہوا اور اس جیسے دوسرے اسمائے اشارات و دو تین حرف سے کہ بہ

أو تضمن معنى الحروف نحو دا ومن وأحد عشر، إلى تسعة عشر وهذا القسم لا يصير معربا أصلا

یا حرف کے معنی کو مستثنیٰ ہو جیسے دا، ومن اور حد عشر سے تسعة عشر تک اور یہ قسم معرب یا نکل نہیں ہوتی ہے

وحكمه ان لا يصحيف خبره باختلاف المعامل وحركاته تسمى صما وفصحا وكنوا وسكونا وقلما

اور اس کا حکم یہ ہے کہ محال کے بدلے سے اس کا آف، مختلف ہو اور ان کے کوا کا نام صرف فتح کرا سکیں اور وقف رکھا جاتا ہے

وهو على ثمانية انواع لمضمرات وأسماء الإشارة والموصولات وأسماء الأفعال وأسماء الاضمارات

اس کی انجھ قسم تینوں اہل مضمرات و اسم اشارات و اسم الموصولات و اسم الأفعال و اسم الاضمارات

و للمركبات والكتاب وبعض الظروف

ششم مرکبات، مقام کتابات، مقام تنایات، مقام بعض ظروف

وضاحت: مصنف اللہ نے کتاب کے شروع میں کلمہ کی پہلی قسم یعنی اسم کی دو قسمیں بیان کی تھیں: پہلی قسم

سم معرب، دوسری قسم اسم مبنی، پس سم معرب کے بیان و یک مقدمہ تین مقامات پر ایک عائدہ پر مشتمل کیا تھا، جس کو

بیان فرمانے کے بعد اب یہاں سے اسم کی دوسری قسم سم مبنی کو بیان فرما رہے ہیں و آخر میں عائدہ و اگر فرمانے کے

بعد اس بحث کو مکمل کر دیں گے۔

س باب میں فل تیں باتیں ذکر فرمائی ہیں۔



دوسری بات: اسم جنسی کی تعریف
اسم جنسی کی تعریف کے اعتبار سے دو قسمیں اور اس وضاحت
تیسری بات: اسم جنسی کا علم اور اس کی حرکات اور اقسام کا ذکر

پہلی بات: اسم جنسی کی تعریف

اسم جنسی وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو اور جنسی الاصل کے مشابہ ہو۔

دوسری بات: اسم جنسی کی تعریف کے اعتبار سے دو قسمیں اور اس وضاحت

پہلی قسم: وہ اسم جنسی ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو، یعنی غیر سے مراد حاصل ہے، یعنی اپنے حال کے ساتھ مرکب نہ ہو۔

پہلی مثال: لَبَّ، بَاء، نَاء، ثَاء ان سے مراد حروف ہواء اور مہلیات نہیں بلکہ ان اسم ہیں کیونکہ یہ بحث اسم جنسی کے بارے میں ہے نہ کہ حروف جنسی کے بارے میں۔ حروف ہواء تو حروف ہو کر جنسی الاصل ہیں۔

دوسری مثال: اسما نے مداء، وحید، ثناء، ثلاثہ

تیسری مثال: اسما کے محدود، زید و عمرو وغیرہ

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اسم جنسی الاصل ہیں، سکون پر یہ بالفعل جنسی ہیں اور بالقوة معرب ہیں۔

بالفعل جنسی سے مراد: یعنی موجودہ حالت میں حاصل کے ساتھ واقع نہیں ہو رہے تو جنسی یہ سکون میں۔

بالقوة جنسی سے مراد: یعنی ان میں عربی کی صداقت ہے کہ جب یہ حاصل کے ساتھ واقع ہوں گے تو ان پر عرب آجائے گا۔ جیسے جاء الف، جاء احد، جاء زيد حالت جنسی کی مثالیں ہیں۔

دوسری قسم: یہ ہے کہ وہ جنسی الاصل کے مشابہ ہو۔ مثلاً بہت سے مراد وہ جنسی الاصل کے ساتھ جنسی مناسبت رکھتا

ہو کہ اسم کے جنسی ہونے میں موثر ہوا اس طور پر کہ یا قودہ اپنے جنسی پر، حالت کرنے میں کسی قرینہ کا قیاس ہو یا وہ تین حرف سے کم ہو یا وہ جنسی حرف کو متعین ہو، جس جب اسم میں ان تینوں چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے گی تو اس میں جنسی الاصل کے ساتھ مناسبت پائی جائے گی اور اس مناسبت کی وجہ سے وہ جنسی ہوگا۔

مستطاف نے یہاں اسم کے جنسی، الاصل کے مشابہت کی تین صورتیں بیان کی ہیں، جب کہ انہوں نے اشتقاق و ترتیب کے بعد صورتیں بیان کی ہیں، جن کو ہم قاندرہ میں ذکر کریں گے۔

اسم کی جنسی الاصل کے ساتھ مشابہت کی تین صورتیں

پہلی صورت: یہ ہے کہ اسم اپنے جنسی پر واضح کرنے میں کسی قرینہ کا قیاس ہو۔ جیسے اسم شادہ محدود، محدود





اپنے معنی پر دلالت کرنے میں قرینہ یعنی شریہ حسیہ کا محتاج ہوتا ہے یہ اپنے معنی پر دلالت نہیں کر سکتے جب تک ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ حسیہ کیا جائے تو اسے اشارہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مفید اشارہ حسیہ کا محتاج ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ وہ اسم تین حروف سے کم ہو جیسے ذ اور من یہ مشابہ ہیں لی اور میں حروف جارہ کے لہذا یہ بھی جلی ہوں گے۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ وہ اسم زلف کے معنی کو متضمن ہو جیسے **أحد عشر** ہے کے **عشرة عشر** تک یہ اصل میں **واحد عشر، اثنی عشر، ثلاثه عشر** تھے پھر درمیان میں کو حذف کر کے دونوں اسموں کو مل کر ایک واحدہ کے کر دیا لہذا اب دونوں جز ہی برقیہ ہوں گے لیکن **اذا عشر** میں تون اور واو کو حذف کیا گیا ہے لہذا اس میں صرف دوسرا جز ہی برقیہ ہوگا اور پہلا جز معروف ہوگا۔

فائدہ: نحو یوں نے مثنیٰ اصل کے ساتھ مشابہت کی حالت صورتیں بہت کی ہیں جنہیں بیا رتلاش کے بعد حاصل کیا ہے اور دیے ہیں۔

پہلی صورت: یہ ہے کہ وہ اسم مثنیٰ اصل کے معنی کو متضمن ہو جیسے بن اسم ہے ہمزہ استتہام کے معنی کو متضمن ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ وہ اسم اپنے معنی پر دلالت کرنے میں قرینہ کا محتاج ہو جیسے اسم اشارہ اسم موصوف وغیرہ یہ اشارہ حسیہ اور صمد کے محتاج ہوتے ہیں۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ وہ اسم مثنیٰ اصل کی جگہ پر واقع ہو جیسے **بن** اسم فعل **اب** مرفوض کی جگہ پر واقع ہوتا ہے۔

چوتھی صورت: یہ ہے کہ وہ اسم اس اسم کے مشابہ ہو جو مثنیٰ اصل کی جگہ پر واقع ہے جیسے **فعل** **بن** کے مشابہ ہے اور **بن** **فعل** کی جگہ پر واقع ہوتا ہے۔

پانچویں صورت: یہ ہے کہ وہ اسم اس اسم کی جگہ میں واقع ہو جو اسم مثنیٰ اصل کے مشابہ ہے جیسے متاری مضموم باو **رید** **یر** **حل** وغیرہ میں **رید** اور **حل** کاف خطاب آئی جو کہ اعموش معمول بہ ہے اس کی جگہ میں واقع ہے **ر** کاف ضمیر خطاب جو کہ اسم ہے یہ مشابہ ہے کاف حرفی کے جو کہ حروف جارہ میں سے ہوا مثنیٰ اصل ہے۔

چھٹی صورت: یہ ہے کہ وہ اسم مثنیٰ اصل کی طرف مضاف ہو جو **بواو** **وسط** **بواو** **وسط** ہو جیسے **یوم** **مید** میں کہ اصل میں **یوم** **اد** **کا** **کدا** تھا اس میں **یوم** **بواو** **وسط** **د** **جہد** **کا** کی طرف مضاف ہے درجی ہے۔

ساتویں صورت: یہ ہے کہ اس اسم کی بناء تین حروف سے کم ہو جیسے **ذ** اور **من**





تیسری بات اسم جنی کا علم اور اس کی حرکات اور اقسام کا ذکر

اسم جنی کا علم یہ ہے کہ اس کے شرائع میں ہوا کے اختلاف سے اس کا آخر نہیں بدلتا ہے۔

جنی کی حرکات: جنی کی حرکات ضمیر، فتح، سرہ، سکون ہیں۔ اس کے معرب کی حرکات ک، رفع، نصب، جرکہا جاتا ہے۔

جنی کی سٹھ اقسام: (۱) مضمرات (۲) اسمائے شرات (۳) اسمائے موصولات

(۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے صوات (۶) مرکبات

(۷) کنایات (۸) بعض غروف

مصنف رحمہ اللہ نے بعض غروف کہا کیونکہ ہم غروف جی نہیں، بلکہ بہت سے غروب معرب بھی ہیں۔

اسم جنی کی پہلی قسم المصمرات

فصل: المصمر اسم وضع لیدل علی فیکلم أو مخاطب أو غائب تقدّم ذکرہ لفظاً أو معنیاً اور حکماً وهو معمر و اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو تاکہ اس کے شکلم، مخاطب، غائب یا کسی کا ذکر ہو سکے، چنانچہ اللہ تعالیٰ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

علی قسمیں متصل، وهو ما لا يستعمل وحده إما مرفوع نحو صریت الی صریس أو منصوب نحو

و قسم پر ہے اول قسم متصل سے متصل وغیرہ جو یکے بعد دیگرے جاتی ہیں اور اس میں قسمیں ہیں، (اول یا مرفوع ہوگی

ضربیہ، ایسی صریحیں ایسی الی نہیں اور معرور نحو غلامی، زلی ایسی غلامیں وہیں) متصل

ہیے صوب سے صوب تک یا صوب، جو تک صریحی سے صوب تک اور کسی سے نہیں تک یا بحر و آبی جیسے علامی

اور کسی سے غلامیں اور تک اور (صیر کی دوسری قسم) متصل ہے ضمیر متصل وہ ضمیر سے

وہو ما نستعمل وحده إما مرفوع نحو أنا الی ہی وإما منصوب نحو ینای الی انہی فہلک ستوں صمیر

جو یکے بعد دیگرے الی ہو یا مرفوع ہو جیسے ہا سے ہا تک یا منصوب ہو جیسے انہی سے انہی تک اس پر ماضی صیریں ہوا

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اسم جنی کی سٹھ قسم میں سے پہلی قسم مضمرات کو ذکر فرما رہے ہیں اس بحث میں بیادوں طور پر پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ مکمل بات ۲۔ صیر کی تعریف

۳۔ صیر کی دو قسموں ضمیر متصل اور متصل اور ان کی اقسام کا ذکر

۴۔ صیر کے احکام کا ذکر

۵۔ ضمیر شان اور ضمیر قصدا کا ذکر

۶۔ مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع متصل لانے کا قاعدہ





ضمیر کی تعریف

پہلی بات

ضمیر کا لغوی معنی:

پوشیدہ کیا ہوا اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

اصطلاحی تعریف:

ضمیر وہ اسم ہے جسے صغیر یا گیا ہے تالیف و اہلالت کرے متکلم، مخاطب و غائب پر، جن کا ذکر پہلے لفظاً معنی یا ضمناً کر چکا ہو۔

دوسری بات: ضمیر کی دو قسموں ضمیر متصل اور منفصل اور ان کی اقسام کا ذکر

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل (۲) منفصل

ضمیر متصل کی تین اقسام ہیں: (۱) مرفوع متصل (۲) منصوب متصل (۳) مجرور متصل

اور ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرفوع منفصل (۲) منصوب منفصل

ضمیر مجرور منفصل قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ ہر ایک کی پودہ ان ضمیر ہیں پانچ کو پودہ سے صرب دیے 60 سے چھ ضمیر ہیں حاصل ہوتی ہیں۔

ضمیر متصل کی اقسام: ضمیر متصل کی تین اقسام ہیں:

(۱) مرفوع متصل (۲) منصوب متصل (۳) مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل کی مثالیں:

صرب سے صرب تک

متکلم کی دو ضمیریں:

صربیت، صربیتا

حاضر کی چھ ضمیریں:

صربت، صربتہ، صربتہ، صربتہ، صربتہ، صربتہ

غائب کی چھ ضمیریں:

صرب، صربا، صربوا، صربتہ، صربتہ، صربتہ

ضمیر منصوب متصل کی مثالیں:

صربی سے صرب تک اور اسی سے انہیں تک

متکلم کی دو ضمیریں:

صربی، صربیتا

حاضر کی چھ ضمیریں:

صربک، صربک، صربکم، صربک، صربکم، صربکم

غائب کی چھ ضمیریں:

صربہ، صربہما، صربہم، صربہ، صربہما، صربہم

ضمیر مجرور متصل:

ضمیر مجرور متصل کی دو قسمیں ہیں (۱) مجرور با صحت (۲) مجرور بحرف جر

مجرور با صحت کی مثالیں: علامی سے علامہ تک و ربی سے انہیں تک

علامی، علامہ

متکلم کی دو ضمیریں:

علامک، علامکم، علامکم، علامکم، علامکم، علامکم

چھ ضمیریں حاضر کی:

ولا يجوز انفصال المفصل إلا عند تعدد المفصل كإحدى ما مضى تنك إلا أن لا يؤيد وماتت الإقناعا

در جائز میں ہے ضمیر متصل کا استعمال کرنا ممتنع کے محض ہونے کے وقت نہیں ہاں کہ بعد اور ماضی تک لانا

او ماضی رہا نہ لایں ماضی میں ماضی و مستقبل، یا ماضی

تیسری بات ضمیر کو متصل اور منفصل لانے کے حکام کا ذکر

ضمیر مرفوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر بازر (۲) ضمیر مستقر

ضمیر بازر: ضمیر ہے جس کا حقیقہ تلفظ ہو اور جو ظاہر ہو۔

ضمیر مستقر: ضمیر ہے جو پوشیدہ اور اس کا قنطہ ہو۔

ضمیر مستقر کے سینے: ضمیر مرفوع متصل، ماضی کے، اور مضارع کے پانچ سینوں میں مستقر ہوتی ہے۔

ماضی کے دو سینے یہ ہیں: (۱) واحدہ کرنا جب کا صیغہ جیسے ضرب اس میں ہو ضمیر مستقر ہے۔

(۲) واحدہ مؤنث ماضی جیسے ضربت اس میں ہی ضمیر مستقر ہے۔

مضارع کے پانچ سینے یہ ہیں: (۱) واحد عظم جیسے ضرب اس میں انا ضمیر مستقر ہے

(۲) جمع عظم جیسے ضرب اس میں نحن ضمیر مستقر ہے۔

(۳) واحدہ کرنا مضارع جیسے ضرب اس میں انت ضمیر مستقر ہے۔

(۴) واحدہ کرنا مضارع جیسے ضرب اس میں انت ضمیر مستقر ہے۔

(۵) واحدہ مؤنث مضارع جیسے ضربت اس میں ہی ضمیر مستقر ہے۔

وهي الضمة الغني اسم الفاعل... إلخ: ماضی یہاں سے یہ فرما رہے ہیں کہ صحت میں مطلقا

ضمیر مستقر ہوتی ہے (صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت ماضی، فعل التفضیل ہیں) یہاں مطلقا سے مراد وہ

مفرد ہو یا ثانی جو واقع ہو اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ اس وقت جب کہ یہ اسم ظاہری جانب مستند ہو تو اس میں ضمیر

مستقر ہوتی ہیں اسم ظاہر کی جانب مستند ہونے کی صورت میں ان کے اندر ضمیر پوشیدہ ہوں گی۔ جیسے ضرب میں

ہو ضمیر، ضرب میں ہما ضمیر، ضرب میں ہم ضمیر مستقر ہے ضربت میں ہی ضمیر مستقر ہے

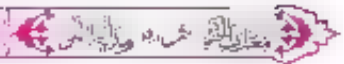
ضمیر منفصل کا استعمال ضمیر متصل کے متعذر ہونے بغیر جائز نہیں

ضمیر مرفوع منفصل ہو یا منصوب منفصل ہونے کا کلام میں استعمال جائز نہیں ہے مگر اس وقت جب کہ ضمیر متصل کا

استعمال کرنا معتذر ہو اور مشکل ہو کیونکہ کلام عرب میں اصل اختصار اور ایجاز ہے اور ضمیر کی یہ نزاع ہے ضعیف کی کمی

ہیں اور ضمیر متصل حروف کے کم ہونے کی وجہ سے منفصل سے کم ہیں اس لیے جب تک ضمیر متصل باقی جا سکتی ہو متصل ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



لی جائے گا۔ ضمیر متصل کا لاحقہ اور متعلق ہوتا اس وقت ضمیر منفصل لائی جائے گی۔

ضمیر متصل کے محذو رہونے کی چند جگہیں

پہلی جگہ: ضمیر متصل ہے عامل پر مقدم ہو۔ جیسے ایک بعد (ہم نیری ہی عبادت کرتے ہیں) اس میں ایسا تک صحیح اپنے عامل پر مقدم ہے جو کہ بعد ہے یہاں مقصود صحر کا معنی پیدا کرنا ہے اور ضمیر و عامل پر مقدم کر کے پیدا کی جا سکتا ہے لہذا یہاں ضمیر متصل لاحقہ رہے جس کی وجہ سے ضمیر منفصل لائی گئی۔

دوسری جگہ: ضمیر و عامل کے درمیان قاصد واقع ہو تو بھی متصل لاحقہ محذو رہوتا ہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما صربک** لا ان (تمیں مارا میں تجھے مگر میں نے) اس مثال میں ان اور اس کے عامل صرب کے درمیان قاصد ہے اور یہ قاصد ضروری ہے ورنہ صحر کا معنی حاصل نہ ہوگا۔

تیسری جگہ: سب ضمیر کا عامل معنوی ہو یعنی ضمیر مبتدا اور خبر پر واقع ہو تو اس صورت میں ضمیر کو متصل لاحقہ محذو رہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما زید** (میں زید ہوں) اس میں انا مبتدا ہے اس کا عامل معنوی ہے ضمیر عامل معنوی کے ساتھ متصل نہیں ہو سکتی لہذا متصل لاحقہ ضروری ہے۔

چوتھی جگہ: سب ضمیر کا عامل حرف ہے اور ضمیر مرفوع ہو تو بھی ضمیر متصل لاحقہ محذو رہوتا ہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما انت الا قائم** نہیں ہے (تم نہیں ہے تو مگر کھڑا ہونے والا)

ضمیر مرفوع متصل حرف کے ساتھ متصل نہیں ہوتا چنانچہ اس مثال میں ضمیر کا عامل حرف ہے اور ضمیر مرفوع بھی ہے لہذا اس کا متصل لاحقہ محذو رہے اس لیے ضمیر منفصل لائی گئی۔

واعلم ان لهم ضمير اعائبنا تأتي بعده جفنة نفوسه ويسقى ضمير الشارب في سلكه و ضمير لقصة في

جان نکر وہ ہیں کے ہے یہ ضمیر سے جو جسم سے پیئے واقع ہوتی ہے اور وہ ضمیر اسم کی قسم کرتا ہے ضمیر شارب ذکر میں و ضمیر جفنة

لما تب نحو قل هو الله أحد و انھا ریت قائمة ویدخل بین المبتدا و الخبر صيغة مرفوع

مؤنث میں۔ جیسے قل هو الله أحد ضمیر شارب کی مثال اور بہار ریت قائمہ یہ ضمیر قصص شارب ہے۔ و رایش ہوتا ہے مبتدا اور خبر کے

مفصل مطابق لمبتدا اذا كان الخبر معرفة أو أفعال میں کذا ويسقى لصلواتہ بفصل بین

درمیان بیوم فروع مفصل جو مطابق ہوتا ہے مبتدا کے جب جو خبر مرفوعہ یا اسم تثنیہ متعلق میں ہو اور اس کا نام رکھا جاتا ہے فصل

الخبر الضميمة نحو زيد هو القاص و كان زيد هو أفضل من عمرو وقال الله تعالى كتب انك الرقيب

کیونکہ یہ جہاں کرتا ہے خبر اور مفت کے درمیان جیسے زيد هو القاصم (زيد وہ کھڑا ہونے والا ہے)

کان زيد هو أفضل من عمرو (زيد افضل ہے عمرو سے) اور الله تعالى (تو خدا ہے) آپ نے اس پر تمہارا

ضمیر الشارب اور ضمیر القصة کا ذکر

چوتھی بات



مخبروں کے نزدیک ایک ضمیر سے جو جملہ سے پہلے واقع ہوتی ہے اور وہ جملہ میں ضمیر کی تعمیر کرتا ہے۔ مگر ضمیر مذکر کی موت سے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر ضمیر مؤنث کی ہو تو اسے ضمیر قنہ کہتے ہیں۔

ضمیر شان کی مثال جیسے قل هو الله احد اور ضمیر قنہ کی مثال جیسے انہا رب قسمة

پانچویں بات مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر متفصل لانے کا قاعدہ

جب مبتدا کی خبر معروف یا وہ اسم تفضیل ہو جو سن کے ساتھ مستعمل ہو پھر مبتدا اور خبر کے درمیان مبتدا کے مطابق ضمیر متفصل آتے ہیں اس کو ضمیر فصل کہتے ہیں۔ مبتدا کے مطابق ضمیر لانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر مبتدا - فخر ہے تو ضمیر بھی مفرد لائیں گے اور اگر مبتدا مشیہ ہے یا جمع ہے۔ غائب ہے یا متکلم ہے یا مخاطب ہے یا مذکر ہے یا مؤنث ہے تو اس صورت میں ضمیر بھی اس کے مطابق لائیں گے۔

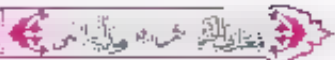
ضمیر فصل لانے کی وجہ: یہ ہے کہ جب مبتدا کی خبر معروف ہے تو صفت موصوف اور مبتدا خبر کے درمیان انتہاس آجاتا ہے یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ مبتدا خبر ہے یا موصوف صفت کہ انتہاس سے بچنے کے لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لائے ہیں جیسے ریدھو الله اولوں کا حال معوی ہونے کی مثال ہے اس میں ریدھو مبتدا ہے و الله خبر اولوں معروف ہیں اس لیے درمیان میں ضمیر فصل لائیں گے تاکہ انتہاس سے بچ سکیں کیونکہ موصوف صفت کے درمیان فصل متعین ہے تو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ الله ریدھو کی خبر ہے۔

یا خبر اسم تفضیل مستعمل ہوں تو اس صورت میں مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لائیں گے کیونکہ یہ بھی معروف تکمیل میں ہے۔ اگر صیغہ متصل نہ لائیں گے تو انتہاس ہوگا صفت کے ساتھ جیسے ریدھو الفصل من عمرو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ لفظ الفصل ریدھو کی خبر ہے یا صفت ہے، خبر محذوف ہے اور ضمیر فصل لانے کی جگہ کی، جیسے کہ ریدھو الفصل من عمرو

مستعملہ اللہ نے متعدد مثالیں پیش فرمائی ہیں۔ ان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ صیغہ متفصل کا آواز دو طرح پر ہے، ایک عامل لفظی کے داخل ہونے سے پہلے، جیسے ریدھو الله اور دوسرا عامل ظنی کے داخل ہونے کے بعد۔ اس کی دو مثالیں دیں: ایک اسم تفضیل کی اور دوسری اسم معروف کی۔ جیسے کہ ریدھو الفصل من عمرو اس میں کال عامل لفظی ہے اس کے داخل ہونے کے بعد صیغہ متفصل آیا ہے اور خبر اس میں تفضیل ہے دوسری مثال جس میں عامل لفظی ہے وہ خبر معروف اس میں صیغہ متصل آیا کیا جیسے کتب اسب و القرب عظیمہ اس میں کتب عامل ہے ت ضمیر اسم ہے التوقیب خبر معروف ہے اور آلت ضمیر فصل ہے۔

اسم بنی کی دوسری قسم اسماء الإشارة

[فصل أسماء الإشارة ما وضع ليدل على مشار إليه وهي خمسة الله ظل لستة معاب و ذاك ذا بعد نحو و



وضاحت: ۱۔ فصل میں مصنف (۱۹۹۷ء) پر باتیں کر رہا ہے۔

دوسری بات: اہم اشارہ کا استعمال

تیسری بات: اسم اشارہ کے شروع میں ہمارے تنبیہ اور آخر میں کاف خطبہ لائے گا ذکر

جو بھی بات : داہد بنگ اور ڈانگ میں فرق

پہلی بات اسم اشارہ کی تعریف

عم شریعہ و عم ہے جس کو وضع کیا گیا ہے مثالیہ پر مبنی ہے۔

دوسری بات اسم اشارہ کا استعمال

سوال شمارہ پانچویں: (۱) ذی (۲) ذی (۳) ذی

(۳) یہ دفعہ بھی (۵) اولاً

۱۰۔ اشارہ کے پانچ نغوظ ہیں چھ مہنی کے لیے، کیونکہ مشاعرہ الیہ و حساب سے شاعری نہیں بلکہ مہنگا یا مہنت ہوگا۔ پھر ان میں سے ہر ایک مفرد ہوگا یا تشبیہ ہوگا یا جمع اس سے یہاں چھ صورتیں بنتی ہیں۔ اس میں سے ہر ایک کے لیے اسم شاعرانہ نام ہے تو مکرر جمع ذکر مہنت کے لیے ایک ہی اسم اشارہ وضع کیا گیا ہے۔

تفصیل یہ ہے: **۱۰۱** واحد مذکر کے لیے



کی طرف لوئے۔

صلہ جہر قید کی مثال
جاء بی الدی قام بواہ اس میں قام بواہ جہر قید اور اس میں ہ خیر مائدے جو
موصول کی طرف لوث رہی ہے۔

تیسری بات اسامہ موصول اور ان کا استعمال

اسم موصول چھ معنی کے لیے آتا ہے اور اس کے لیے چھ قسم کے الفاظ ہیں:

(۱) واحد مذکر ہے بی الدی (۲) حثیہ مذکر کے ہے الدان اور الدین

(۳) جمع مذکر کے لیے الدین اور الانی (۴) واحد مؤنث کے لیے النی

(۵) حثیہ مؤنث ہے بی ست اور النیں (۶) جمع مؤنث ہے لیہ الدانی اور الدوتی اور دلائلی

من اور ما اور ای، ورنہ بمعنی ندی لے ہیں اور دو بھی بی ٹی کی لغت میں بھی ندی ہے۔ شمار کے شعر میں

شعر

فان الماء ماء أبي وجدي ويطوي ذو حفرت وذو طويث

ترجمہ۔ جس نے شک پانی میرے باپ دادا کا پانی ہے اور میرا کنوئ (جس نے بارے میں جھگڑا ہوا ہے) جس کو
میں نے کی کھود اور میں نے ی اس کی منڈ میرا بنائی ہے (یعنی کنوئیں کے اوپر پتھر لگا کر منڈ میرا بنائی ہے) اس میں
ذو بمعنی الذی کے ہے اصل میں تھا الذی حفرتہ اور الذی طويثہ

شعر کا مطلب: لوگ جس پانی پر دست درگیاں ہیں وہ تو مجھے باپ دادا کی جائیر میں ملے ہیں اور جس کنوئ پر
لوگ تازہ کر رہے ہیں اس کی کھدائی میں نے کی ہے، اور اس کے ارد گرد میں نے منڈ میرا بنائی ہے، مطلب یہ ہے کہ اس
کے ارد گرد میں نے پتھر رکھ کر اس کو برقرار کیا ہے اس کنوئ کو باصا بن شکل میں نے ہی ہے ہذا اس خاک سے بھی یہ
کنواں میرا ہے۔

محل استشہاد: یہاں ذو حفرت اور ذو طويث ندی حفرتہ اور الذی طويثہ کے معنی میں ہیں۔

ترکیب: ای حرف مشبہ، لفعل، مصاء ان کے لیے اسم ہوا، ماء مصروف، بی وحیدی ایک دوسرے سے
پر عطف ہو کر ماء کے لیے مصاف ہوا، اب مصروف اپنے مصروف الیہ سے ملکر معطوف علیہ، سری متد ذو حفرت
موضوع سے ملکر معطوف علیہ، ذو طويث موصول صلیہ ملکر معطوف معطوف علیہ معطوف ل رہا ہوا سری مبتدا کے
ہے، مبتدا خبر ملکر پھر معطوف ہوئے، معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر ان کی خبر، اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ امیہ بن
ہوا۔

فائدہ: من ورم میں فرق یہ ہے۔ من ذو الحفوت کے لیے استعمال ہوتا ہے ورم غیر ذو الحفوت کے لیے استعمال

www.KitaboSunnat.com



ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ دونوں ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ای ذکر نے بے استعمال ہوتا ہے اور یہ موقوف کے بے استعمال ہوتا ہے۔

اور جو کے بے محنت ہوئی کی تفسیر اس ہے کہ دو کا استعمال کا معرب میں روطہ ہوتا ہے ایک ذو معنی صاحب کے ہو تو یہ معرب ہے اور ذو معنی ہدیٰ، تو یہ معنی سے اور یہ نئی کی خت میں ہے اس لیے کہ اس کو یک شعر میں بیان کیا ہے۔

والا لعل و لام یغنی الہی وصفہ اسم الفاعل أو المفعول نحو يضرب ريدا أي الذي يضرب ريدا
 اور الف لام یغنی الہی ہے اس کا صدر اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے۔ جیسے
 يضرب ريدا یعنی يضرب ريدا (آیا میرے پاس شخص جو مارے والا ہے ریدہ)
 وجاء فی المصروب علامہ و مجرور حذف العائد من المفعول كان مفعولا نحو قام الذي ضرب أي لذي ضربته
 وجاء فی المصروب علامہ یعنی جاء فی المدي ضرب علامہ (آپ میرے پاس وہ شخص جس کے نام کو مار گیا) اور حذف
 کرنا عام کہ کو نقطہ سے اگر یہ وہ عام مفعول جیسے قام الذي ضرب یعنی الذي ضربته (کھڑے ہے، شخص جس کو مارا ہے)
 واعلم أن آية و آية معرب إلا إذا حذف صدر صلتها كقوله تعالى ثم لنوع من كل
 ورجان لذكر بفتح الی اور آية معرب ہیں مگر جب حذف یا جائے اس نے صدر کا اور جیسے لدجانی کا فرما ہے (پھر ہم کہیں
 شيعه أيهم ثم عسى لرحماني عتي أي أيهم ثم أئمة
 کے بارے میں اس وجہ سے اس میں پڑا رد ہے نا۔ مان سے یہ وہ خط ہے)

وضاحت: الف لام یغنی مذکر اسم موصول کے لیے ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا صدر اسم فاعل یا اسم مفعول ہو۔ مثال: صدر اسم فاعل ہو۔ جیسے يضرب ريدا یعنی الذي يضرب ريدا اسی طرح صدر اسم مفعول ہو۔ جیسے جاء فی المدي ضرب علامہ یعنی جاء فی المدي ضرب علامہ

چوتھی بات قرینہ ہو تو عام کو حذف کرنا جائز ہے

صدر میں عام نہ کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہو لیکن اس عام کو کبھی مطلق سے حذف کیا جاتا ہے جب عام ضمیر مفعول کی ہو لیکن معنی کے اعتبار سے موقوف ہو۔

مثال: قام الذي ضربت یہ اصل میں قام الذي ضربته تھا اس میں ضمیر جو کہ مفعول ہے حذف یا گیا لیکن معنی میں باقی ہے۔ آئی اور آئہ

پانچویں بات آئی اور آئہ کی معرب اور معنی ہونے کے اعتبار سے چار حالتیں

ای اور آئہ یک حالت میں معنی ہیں اسی لیے اس کو مہنات میں ذکر کیا اور تین حالتوں میں معرب ہیں۔



(۱) ای وریدہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ مذکور نہ ہو، یہ صرف اس ایک حالت میں تھی ہے۔ جسے جاء، ابھم، قائم، رآب، ابھم، قائم، اسی طرف قرآن کریم میں، مذکور فرماں سے ہم نسخہ عن میں کب سیدہ ابھم شدہ علیٰ تو حصہ عیال اس میں لفظ ای ضمیر کی طرف متعلق ہے اور اسمہ علیٰ الو حصہ عیال کا مصدر ہے اس کا مصدر جو ہو ضمیر ہے، ای اسم وصول کی طرف موٹ رہی ہے وہ مخدوف ہے اصل میں ہیں تھا ابھم ہو اشد یہ مبنی برشر ہے۔

(۲) ای اور آئینہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ مذکور ہوا اس حالت میں معرب ہے۔ جیسے

جاء ابھم ہو قائم، رآب ابھم ہو قائم، مررت ابھم ہو قائم،
حالت بیتھ ہی قائمہ، رآب ابھم ہی قائمہ، مررت ابھم ہی قائمہ
اس حالت میں یہ معرب ہے۔

۳ ای اور آئینہ مصائب نہ ہو اور مصدر صلیہ مذکور ہو۔ جیسے
رآب آتا ہو قائم، مررت ہائی ہو قائم، اس حالت میں معرب ہے۔

(۴) ای اور آئینہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ مذکور ہو۔ جیسے
رآب آتا قائم، مررت ہائی قائم، اس حالت میں بھی معرب ہے۔

اسم مبنی کی چوتھی قسم اُسماء الأفعال

فصل اُسماء الأفعال، ہو کل اسم بفعلی الأمر والماضي نحو روید زیدہ ای امہدہ
یہ فصل ۱۰ ص ۱۰۰ میں ہے، فصل ہر وہ اسم ہے جو ماضی اور ماضی ماضی ہو جیسے روید، امہدہ (تو اس کو مست دے)

وہیہات زیدہ ای بغد او علی ورون فعال بفعلی الأمر من الثلاثی قیاس کنوا بفعلی بول و نوب بفعلی
اور حیث اب زیدہ ای بغد (اور ہوا زیدہ ای طرح وہ سمجھو در فعال ہو وہ بھی امر ماضی میں دتا ہے اور ہوا در ماضی سے
قیاس کے مطابق تائے جیسے بول سور ماضی میں ہے (یعنی تو تھا) اسی طرح نوب ای نوبک امر ماضی میں ہے

انترک و یحق یہ فعال مصدر امر فہ کھجور بفعلی المعجور او صفہ للمؤنث نحو یا فساق بفعلی فاسقہ
یعنی تو چھوڑ دے) اور اس کے ساتھ فعل بھی اتق کیا گیا ہے راجحاً یہ وہ مصدر معرب ہو، جیسے
فجاء، لعنہ کے معنی میں ہے یا ماضی ماضی واقع جیسے یا فساقی فاسقہ کے معنی میں ہے (فقی کرے دن،

وہ لگ بھگ بفعلی لا کعبہ او علماً بالاعتیاب المؤنثہ کقطام و غلاب و حصار رھدہ الثلاثہ لیست میں اُسماء
اور ہا لکھ لا کعبہ کے معنی میں ہے یہی ماضی ماضی پرست اس میں ہوا یا و است ماضی کا علم ہو جیسے قطام (مات کا ماضی ہے،
غلاب ماضی کا نام ہے اور حصار (یہ تارہ کا نام ہے) اور یہ تیس ۱۰، افعال میں سے تین ہیں

الأفعال والفاظ یکرر فیہا اللماسبہ



صرف مناسبہ کی وجہ سے یہاں ذکر کیے گئے ہیں۔

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ نے اس فعل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: اسم فعل کی تعریف

دوسری بات: وہ اسم جو فعال کے وزن پر امر کے معنی میں ہو وہ بھی جنی ہوگا

تیسری بات: فعال مصدری، فعال صفتی اور فعال علمی کا ذکر

پہلی بات: اسم فعل کی تعریف

اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو بقدر وضع کے امر یا صر معروف یا فعل ماضی کے معنی میں ہو۔

مثال: رویدہ بعدا بمعنی دھپندہ (آؤ اس کو مہلت دے) اور ہبہات ربیعہ بمعنی بعدہ (دور دور پر)

ان مثالوں میں زوائد اور ہبہات اسم ہیں لیکن فعل کے معنی میں ہیں۔

دوسری بات: وہ اسم جو فعال کے وزن پر امر کے معنی میں ہو وہ بھی جنی ہوگا

سائے الفار میں سے ایک صیغہ فعال کا ہے جو بمعنی امر ہے اور فعال کا وزن ثنائی مجرأ سے قیس کے مطابق آتا

ہے جیسے نور بمعنی نور و تروک بمعنی التروک، صر ب بمعنی صر ب و در کتاب بمعنی اکتب وغیرہ ہے۔

تیسری بات: فعال مصدری، فعال صفتی اور فعال علمی کا ذکر

فعال مصدری: جس طرح فعال بمعنی امر حاضر جنی ہے اسی طرح فعال مصدر معروف بھی جنی ہوگا۔ جیسے لجاو

بروزن فعال یہ الفجوز مصدر معروف کے معنی میں ہے (بمعنی باغروانی کرنا)۔

فعال صفتی: اسی طرح وہ فعال جو کسی مؤنث کی صفت ہو وہ بھی فعال بمعنی امر کے ساتھ حق ہو کر جنی ہوگا۔

جیسے با لہب یہ بروزن فعال ہے و در فہیضہ کے معنی میں ہو کر مؤنث کی صفت ہے (بمعنی نالربان عورت) و راسی

طرح ب مکہ مع روضن فعال ہے اور لاکھلہ کے معنی میں ہو کر مؤنث کی صفت ہے (معنی کمین عورت)

فعال علمی: جو کسی معین مؤنث کا علم ہو وہ بھی فعال کے ساتھ جنی ہو کر جنی ہوگا جیسے قطا (ایک عورت کا نام

ہے) اعلام (یہ بھی ایک عورت کا نام ہے) حصار (یہ ایک ستارہ کا نام ہے) یہ سب جنی ہوں گے اور یہ تینوں فعال

مصدری، فعال صفتی اور فعال علمی اسمائے افعال میں سے نہیں ہیں۔

تذکرہ: یہ بہتا ہے کہ مصنف رحمہ اللہ نے فعال مصدر، فعال صفتی اور فعال علمی کو اسماء افعال کی فصل میں کیوں ذکر کیا

ہے جب کہ یہ اسماء افعال میں سے نہیں؟

جواب: ان تینوں کو اسماء افعال کی فصل میں اس لیے ذکر کیا ہے کہ ان تینوں افعال کو فعال بمعنی امر کے ساتھ مناسبیت

ہے مناسبیت وزن اوحدل میں ہے وزن میں مناسبیت تو یہ ہے کہ بظاہر وزن ان کا ایک طرح کا ہے اور عدل مناسبیت یہ



بے فعل بمعنی امر مبالغہ کے لیے امر سے معدوں میں کی گئیں یہ تیشوں بھی معدوں میں چنانچہ **فجر** الفجر سے معدوں میں ہے اور **فاسق** فاسقہ سے معدوں میں ہے اور **فصادق** صادقہ سے معدوں میں ہے علامہ عالیہ سے معدوں میں ہے۔

اسم مثنیٰ کی یا نچیں قسم اسماء الاضواء

قصص اسماء لأصوات كل اسم خفي به صوت كذا في الصوت الغراب أو صوت به بهائم كتح لإماخلة البعير
 ١٥٤ صوت م دو نقتح ہے جس کے اریحہ کسی آواز کی کمایت کی گئی ہو۔ جیسے غای گوئے کی آواز کے ہے یا
 وہ الفاظ جس کے اریحہ جانوروں کو آواز دینی جاتی ہو۔ جیسے غے وقت کو بٹھاتے وقت اس لفظ کو پڑھتے ہیں۔

وضاحت: نصف رہتا۔ یہاں سے صہیت کی پانچویں قسم کو بیان فرما رہے ہیں اور وہ ہے اسماء الصوت
اصوات صوت کی جمع ہے بمعنی آواز۔

اسماء اصوات کی تعریف :- اسماء اصوات وہ ہیں جو کسی جانور کی آواز نقل کرتے ہوئے منہ سے نکلیں۔ جیسے
 مع اونٹ کا بھانے کے لیے آواز نکال جاتی ہے۔

اسماء اصوات کے مبنی ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ غیر کے ساتھ ترکیب میں واقع ہئیں ہوتے اور اگر ترکیب میں واقع ہو جائے تو ترکیب ان پر نہیں لگتی بلکہ بطور حکایت کے ان کو ترکبی جاتا ہے۔

اسمِ بیٹی کی چھٹی قسم اَسْمَاءُ الْمَرْكَبَاتِ

[illegible]

گیمینگ بحرِ جاہلی بھلیگ وراثت بھلیگ و مررت بھلیگ

میں نے جانتی تھی کہ آپ، ایت بھگت، مردِ بھگت

وضاحت: مصنف نے معجزات کی پہلی قسم مرکبات کو بیان فرما رہے ہیں۔ اس میں دو باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات . مرکب و تعریف

دوسری بات۔

دعو کم مالک؟ آی کم دینار مالک؟ و کم ضربت آی کم ضربت ضربت

جاتا ہے جیسے کم دیکھتی کم۔ کم مالک و کم ضربت کی کم۔ بعض

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ اب یہاں سے مہبت کی ساتویں قسم کہایت کو بیان فرما رہے ہیں۔ ان فصل میں پانچ باتیں ذکر فرمائیں۔

پہلی بات: اسم کنیہ کی تعریف

دوسری بات: کم کی دو اقسام اور کم استغنیامیہ اور کم خبریہ کے، بعد کا حکم باعتبار اعراب کے

تیسری بات: کم خبریہ اور کم استغنیامیہ میں اس خبریہ کے کا ذکر

چوتھی بات: تیز و قریہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

پانچویں بات: کم استغنیامیہ اور کم خبریہ کے اعراب کے اعتبار سے صورتیں

پہلی بات: اسم کنیہ کی تعریف

اسم کنیہ دو اسم ہے جو عدد، مسمیہ یا حدیث، مسمیہ پر دلالت کرے، عدد، مسمیہ پر دلالت کرے جیسے کم و کثرت یا حدیث، مسمیہ پر دلالت کرے جیسے کیت و دیت یہ دونوں تکرار کے ساتھ آتے ہیں اور ان کے درمیان ظرف عطف نا ضروری ہوتا ہے۔

دوسری بات: کم کی دو اقسام اور کم استغنیامیہ اور کم خبریہ کے، بعد کا حکم باعتبار اعراب کے

کم کی اقسام: کم کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم استغنیامیہ (۲) کم خبریہ

کم استغنیامیہ کے، بعد کا حکم: کم استغنیامیہ کا مابعد مفرد منصوب ہوتا ہے بنا بر تیز جیسے کم ر حلا عندک (تیرے پاس کتنے مرد ہیں) اس میں کم مسمیہ ہے اور ر حلا تیز سے حوکہ مفرد منصوب ہے تیز تیز مکرر مبتدا اور عندک مضاف مضاف الیہ تکرر خبریہ۔

کم خبریہ کے، بعد کا حکم: کم خبریہ کا مابعد مفرد مجرور ہوگا یا جمع مجرور۔

مفرد مجرور کی مثال: کم ماں لقصہ (بہت سال میں نے خرچ کیا) اس میں مال مفرد مجرور ہے اور کم کی تیز ہے جمع مجرور کی مثال: کم ر حلا لقصہ (میں نے بہت سے آدمیوں سے ملاقات کی) اس میں ر حلا جمع مجرور ہے اور کم کی تیز ہے۔

کم خبریہ کا تکرر مجرور ہوتا ہے یعنی کم خبریہ کے معنی انشاء تکثیر کے ہیں۔

کم خبریہ کے، مثنوی مفرد کے مجرور ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ جب کم جمع یا تکثیر کے ہے ہوتی ہے تو وہ مثنوی کے مشابہ ہوتی۔ جیسے کثرت سے معنی ماقولہ دیتے ہیں اور قاعدہ کے بعد کثرت مفرد تیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے۔

تیسری بات: کم خبریہ اور کم استغنیامیہ میں اس خبریہ کے کا ذکر



بھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تیز پر میں ہو گیا۔ اٹل ہوتا ہے۔

کم استفہامیہ کی تیز پر میں بیانیہ داخل ہونے کی مثال: کم میں رجن نصیبہ (کتنے آدمیوں سے تو نے ملاقات کی)

کم خبریہ کی تیز پر میں کے داخل ہونے کی مثال: کم میں مال بفقہ (بہت مالاں میں نے خرچ کیا)

چوتھی بات تیز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

بھی بھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تیز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کی جاتی ہے۔

کم استفہامیہ کی تیز قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کی وجہ: کم ملک اصل میں تھا کم دیبڑ

مالک (تیرا مال کتنے دینا رہا) اس میں دیبڑ کم استفہامیہ کی تیز ہے جس کو حذف کیا گیا ہے اس میں قرینہ یہ ہے کہ کم معربہ پر داخل نہیں ہوتا ہے لہذا معصوم ہوا کہ اس میں دیبڑ تیز محذوف ہے۔

کم خبریہ کی تیز قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کی مثال: کم صریب اصل میں کم صریب صریب (بہت مارا میں نے، مارا اس میں صریب تیز کہ حذف کیا گیا ہے، اور حذف پر تیز یہ ہے کہ کم فعل پر داخل نہیں ہوتا لہذا معصوم ہو کہ یہاں صریب فعل محذوف ہے

واعلم ان کم فی الوحی یقع مفعولاً یا کما بعدہ فعل غیر مشتغل عنہ بضمیر دعو کو رجلاً صریب

در جان کہ سے کم کم دو صورتوں میں مصوب واقع ہوتا ہے جب کہ اس کے بعد ایسا فعل ہو کہ جو ضمیر میں مشوں کو کی وجہ سے اس سے اعراس نہ کرے ہو در جسے کم رجلاً صریب و کم غلام ملک مفعولاً یہ و نحو کم صریب صریب و کم صریب صریب مضمر و نحو کم در کم غلام ملک در ایسا لیکہ مفعول ہے، در جسے کم صریب صریب اور کم صریب صریب و حالیکہ مفعول مطلق ہے اور جسے کم

یوفا صریب و کم صریب صریب مفعولاً یہ و محو و ادا کا قبلہ حرف جر او فضاف نحو بکم رجلی

یوفا صریب و کم صریب صریب و محو و ادا کا قبلہ حرف جر او فضاف نحو بکم رجلی

مورد و عی کم رجلی حکمت و غلام کم رجلاً صریب و مال کم رجلی صریب و موقوف عداہ کم یکن شید

موب و عی کم رجلی حکمت و غلام کم رجلاً صریب و مال کم رجلی صریب و موقوف عداہ کم یکن شید

میں الا میں مبتدا ادا کم یکن طرفاً نحو کم رجلاً و حول کم و کم رجلی صریب و خبر ایں کای طرفاً

کوئی و عی صریب خبر میں سے کوئی نہ مبتدا ہوئی نہ پر کر طرف نہ ہو جسے کم رجلاً و حول کم رجلی صریب و خبر ایں کای طرفاً

نحو کم یوفا صریب و کم شہر صریب

خبر یہ فتح و کا طرف ہو جسے کم یوفا صریب و کم شہر صریب

پانچویں بات کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے اعراب کے اعتبار سے صورتیں

مصنف نے یہاں سے کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا ذکر فرمایا ہے ہیں کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ



کب منصوب ہوگا اور کب مرفوع ہوگا۔

کہہ استغناء میں اور کہہ خبریہ کا اعراب: کہہ یہ تینوں اعراب آتے ہیں کبھی یہ منصوب ہوگا اور کبھی مرفوع ہوگا اور کبھی مرفوع ہوگا معنی کہہ کی دونوں صورتوں یعنی استغناء میں اور خبریہ میں سے ہر ایک کا موقع بتلاتے ہیں کہ کہاں منصوب ہوگا کہاں مرفوع ہوگا۔

کہہ مطلق منصوب ہونے کی تین صورتیں ہیں

پہلی صورت: یہ ہے کہ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا جب اس کے بعد فعل یا شے فعل ہو اور فعل اس کی ضمیر پر عمل کرے کی وجہ سے اس اعراب اٹھ کرے۔ مانند ہو یعنی اس فعل میں عمل کی مستعد دیونویہ کہہ ہمیشہ مطلق منصوب ہوگا۔ کہہ خبریہ کی مثال: کہہ (حالا صرب) (بہت سے آدمیوں کو میں نے مارا) اس میں کہہ مختصر حال تمیز مطلق منصوب۔ مقدم صرب فعل با قائل۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ علام صرب (تو کہتے، میںوں کا ملک بنا) یہ کہہ خبریہ معنوں پہ ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر مضاف اندام تمیز مضاف یہ مختصر مضاف ہے تمیز مضاف اس سے ملکر معنوں پہ مقدم صکت فعل با قائل۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ بھی مفعول مطلق ہونے کی بنا پر کہہ مطلق منصوب ہوگا جب اس میں مفعول مطلق ہونے کی صلاحت ہو جو ہو۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ صرب (تو کہتے، میںوں کا ملک بنا) یہ کہہ استغناء میں مفعول مطلق واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز مضاف سے ملکر مفعول مطلق مقدم اور صرب فعل با قائل۔

کہہ خبریہ کی مثال: کہہ صرب (بہت سے آدمیوں نے مارا ہے) یہ کہہ خبریہ مفعول مطلق واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز مضاف سے ملکر مفعول مطلق مقدم اور صرب فعل با قائل۔

تیسری صورت: کہہ کہلی معنوں پہ ہونے کی وجہ سے مطلق منصوب ہوگا جب اس میں مفعول یہ ہونے کی صلاحت ہو جو ہو۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ صرب (تو کہتے، میںوں نے مارا ہے) یہ کہہ استغناء میں مفعول فیہ واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز مضاف سے ملکر مفعول فیہ مقدم صرب فعل با قائل۔

کہہ خبریہ کی مثال: کہہ صرب (بہت سے آدمیوں نے مارا ہے) یہ کہہ خبریہ مفعول فیہ واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر مضاف ہے اور صرب تمیز مضاف اس سے ملکر مفعول فیہ مقدم صرب فعل با قائل۔

کم محل مجرور ہونے کی صورتیں: کم فوہ استغہامیہ ہو یا خبریہ یہ بھی محل مجرور ہوتا ہے جب اس سے پہلے حرف جر ہو یا مضاف ہو۔

کم استغہامیہ مجرور بحرف جر کی مثال: بگم ز جل مورت (کتنے آدمیوں کے پاؤں سے تو گذر) اس میں باء حرف جر ہے کم میتر اور حل تمیز میتر پئی تمیز سے ملکر محل مجرور جار مجرور ملکر ظرف افہ متعین مقدم مرفوع فعل کے لیے۔
کم خبریہ بحرف جر کی مثال: علی کم رحل حکمت (بہت سے آدمیوں پر میں نے حکم کیا) اس کی ترکیب پہلے واں ترکیب کے مطابق ہے۔

کم استغہامیہ مجرور باضافت کی مثال: علام کمہر جلا حضرت (تلفظ آدمیوں کے غلاموں کو تو نے مارا) اس میں علام مضاف کم محذوہ جار مجرور مجتہز پئی تمیز سے ملکر مضاف الیہ مضاف مفعول بہ ہوا حضرت فعل کا۔
کم خبریہ مجرور باضافت: حال کم رحل سلت (بہت سے آدمیوں کا مال میں نے چھین لیا) ترکیب حسب سابق ہے۔

کم محل مرفوع کی صورتیں: کم استغہامیہ ہو یا خبریہ دونوں صورتوں میں مرفوع ہوگا جب مصوب در مجرور ہونے کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

پہلی صورت: مبتد ہونے بنا پر مرفوع ہو جب کم ظرف ہو تو طرف بعد میں جاتا ہے اور ملکہ مبتد نہیں بن سکتا ہے۔

کم استغہامیہ کی مثال جب مبتد ہونے کی بنا پر مرفوع ہو: کم رحلا اغو تک (کتنے مرد تیرے بھائی ہیں) اس میں کم میتر و جد تمیز مجتہز تمیز ملکر مبتد اغو تک خبر ہے۔

کم خبریہ کی مثال جب مبتد ہونے کی بنا پر مرفوع ہو: کم رحل صرنتہ (بہت سے مردوں کو میں نے مارا) اس میں کم میتر مضاف رحل تمیز مضاف الیہ میتر مضاف قمر مضاف الیہ سے ملکر مبتد صرنتہ فعل کا فاعل۔

دوسری صورت: کم خبر واقع ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو تمیز طرف ہوا کہ پئی تمیز سے ملکر خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اور ملکہ مبتد ہوگا اس لیے طرف مبتد نہیں بن سکتا ہے۔

کم استغہامیہ کی مثال جب خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو در ظرف ہو: کم ہو ماسرک (کتنے دس تیر غرا ہا) اس میں کم استغہامیہ مضاف ہو مضاف الیہ اس کی تمیز مجتہز تمیز سے ملکر خبر مقدم مسرک مبتد موقوف ہے۔

کم خبریہ کی مثال جب خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو در ظرف ہو: کم شہر صرمی (میرا دور در دکھنا بہت میسوں میں ہوا) اس میں کم میتر مضاف شہر تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر مقدم صرمی مبتد موقوف ہے۔

(۱) ان کا مصنف الیہ تذکرہ ہو۔



(۲) مضاف لیہ محذوف ہو گیا مضاف ہو۔

(۳) مضاف ایہ محذوف ہو لیکن بیت میں معنی اور لفظ دونوں باقی ہوں تینوں صورتوں میں یہ ظروف غایات محذوف ہوتے ہیں۔

(۴) مضاف لیہ محذوف ہو اور بیت میں لفظ غرض معنی باقی ہو اس وقت یہ معنی ہوتے ہیں معنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حرف جیسے احتیاج پائی جاتی ہے اور معنی برہمن سے ہے کہ نقصان کی طرف اشارہ ہو۔

مضاف الیہ متکلم کے ذہن میں نہ ہو: رب بعد کن حیض اس میں (بہت سی بعد لی چیزیں بہتر ہیں پہلے وہی چیزوں سے ان میں مضاف الیہ متکلم یا متکلم کے ذہن میں نہیں ہے اس لیے یہ معرب ہے۔

مضاف الیہ محذوف منوی ہو: مذکورہ ان کے بعد کہ ان کے بعد یہ فعل میں تھا کہ ان کے بعد اس لیے کہ اس میں کل مسمیٰ اس میں کل مسمیٰ مضاف الیہ محذوف کیا گیا ہے لیکن بیت میں موجود ہے معنی مضاف لیہ محذوف منوی ہے یہ صورت معنی برہمن ہے

ظروف مبنیہ کو غایات کہنے کی وجہ تسمیہ: غایات کی جمع ہے غایت اجتہاد کہتے ہیں ان اسماء کو غایت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ متکلم جب کلام کر رہا ہو تو وقت وقوع یہی ہوتی ہے کہ وہ کلام کو مضاف الیہ پر ختم کرے گا پس جب مضاف الیہ محذوف کیا جائے تو خلاف وقوع متکلم کلام کو ان اسماء پر ختم کرتا ہے اس لیے ان اسماء کو غایات کہتے ہیں کہ ان پر کلام کی انتہا ہو جاتی ہے۔

وضاحت: وہی حیث.... لیج مصنف نے یہاں سے ظروف کی دوسری قسم کو بیان فرما رہے ہیں۔

ظروف مبنیہ کی دوسری قسم حیث

ظروف مبنیہ میں سے دوسری قسم حیث سے متعلق ہے جو حیث کا لفظ معنی اس لیے ہے کہ یہ جہد مضاف ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ جہد اس کا مضاف نہیں ہوتا بلکہ اس کا مضاف الیہ حقیقتاً وہ مصدر ہے جس کو وہ جملہ متضمن ہوتا ہے جہد بحیثیت جہد نہ مضاف ہوتا ہے نہ مضاف الیہ، بلکہ تاویل مصدر مضاف الیہ ہوتا ہے۔

اب یہاں دیکھنے میں تو جہد مضاف الیہ لگ رہا ہے تاہم جہد مضاف الیہ وہ مصدر ہے جو کہ عبارت میں مذکور نہیں، بلکہ محذوف منوی سے تو یہ مضاف الیہ محذوف ہونے کی وجہ سے یہ مشابہ ہو گیا ظروف غایات کے اور ظروف غایات میں ہیں تو حیث بھی ان کی مشابہت کی وجہ سے مسمیٰ ہو گیا۔

مثال: حیث رہد حاسن (بیچہ جہاں زید بیٹھے والا ہے) اس مثال میں حیث کی صاف رہد حاسن کی طرف ہو رہی ہے رہد حاسن لفظ بر مضاف الیہ لگ رہا ہے حیث کا لیکن حقیقت میں مضاف الیہ وہ مصدر ہے جو جہد کو



محقق سے گویا اصل میں تھا اجلس حیث جلوس ریدہ جی مکں حدوس ریدہ یس حیث معنی مکں مصروف ورجوس ریدہ مصروف الیہ (یہ ریدہ کے بیٹھنے کی جگہ پر)

مثال: ندقدن کافران ہے مستند خیمہ من حیث لا یعلمون (عقرب ہم بہت دیں گے ان کو جس جگہ سے کہ وہ نہیں جانتے ہوں گے) اس مثال میں بخبرو کہنے میں لا یعلمون مضاف الیہ ہے حیث کے لیے لیکن حقیقت میں مضاف الیہ وہ مصدر ہے جو لا یعلمون میں محقق سے اصل میں یوں تھا حیث عدم علمہ اس میں عدم علمہ مصدر ہے جو لا یعلمون سے کھنجا جا رہا ہے۔

کبھی کبھی حیث مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے: حیث کی اصافت بشرطہ کی طرف ہوتی ہے البتہ کبھی مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے اس صورت میں بعض کے ہاں منی ورجوس کے نزدیک معرب ہوگا۔

حیث مفرد کی طرف مضاف ہونے کی مثال
شعر

امہ بری حیث سہیل طالعہ نجم یصی، کٹشہاب ساحل

ترجمہ: اچھا نہیں تو اس قدر ہے کہ اس جاں میں کہ وہ بندہ ہوئے والا ہے دوست وہ ہے جو آگ کے شعری طرح پکھنڈا لایا ہے۔

محل استشہاد: اس مثال میں حیث مضاف ورجوس مضاف الیہ سے جو کہ مفرد ہے۔

شعر کی ترکیب: ہمزہ استشہاد یا تانیہ شری فعل، صیغہ سہیل، حیث مضاف، سہیل ذوالحال، طالعہ حال، ذویں حال سے ملکر مضاف الیہ حیث مضاف کے لیے، مصروف مضاف الیہ سے ملکر مفعول فی ہوا میں فعل کا، نجم موصوف، یصی، فعل، ضمیر مستتر فاعل، ک حرف جر، ساحل، و جاں، ساحل حال، ذویں حال سے ملکر مجرور، ہواک حرف جر کے لیے، جا، مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق یصی، فعل سے، یصی، فعل اپنے فاعل ورجوس سے ملکر جملة فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی نجم موصوف کے لیے، موصوف ہیں صفت سے ملکر مفعول پہ ہوا شری فعل کے لیے، شری فعل اپنے فاعل ورجوس سے ملکر مفعول پہ ہوا شری فعل کے لیے ہوا۔

رمہا ذوہی المستقین واد دخت علی اماسی صار مستقبلاً نحو ادا جاء نصر اللہ و فیہا مسمى اشراط اور طرف مہیہ میں سے ادا ہے اور یہ مستقین کے لیے آتا ہے اور جب یہ فعل ماسی پر داخل ہو تو وہ ماسی مستقین کے معنی میں ہوتا ہے جیسے ادا جاء نصر اللہ (اس آیت کی مدنی مدنی اور اس میں شرط کے معنی ہوتے ہیں اور چاہے کہ اس کے بعد ویجوز ان تقع بعدہا لعملة الاسمية نحو اتيك ادا الشمس طالعة والمختار الفعلية حمد یہ واقع ہو جائے بک ادا شمس طالعة (اس آیت سے پس آکر کا جب سورن طلوع ہوگا) ورجوس تانیہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
والآلہ الطیبین
الطہارین



نحو ایک اذ طبع الشمس وقد تكون لئلا حاة في حارة بعد لها الضبط، نحو حرح حاد السبع وقف
جیسے ایک اذ طبع شمس (آؤنگامیں جمے پاس جب سورس طور آؤنگامیں کی معاصی نے ہے بھی آتا ہے
پس اس کے بعد مبتدا آتا تھا اور پسندیدہ ہے جیسے حرح حاد السبع وقف (نگامیں پس چاک درندہ کھڑا تھا)

ظروف مبنی کی تیسری قسم اذ

وضاحت: وصفاً ذوہی لاج مصنف میں یہاں ظروف مبنی کی تیسری قسم بیان فرما رہے ہیں۔ وہ وہ
ہے داغی اس ہے کہ یہ حرف شرط کا متضمن ہوتا ہے۔ و ظروف شرط مبنی ہیں تو یہ بھی مبنی ہوگا۔

ذاکا عمل: مستقبل کے معنی کے ہے آتا ہے اور جب یہ ماضی کے صیغہ پر داخل ہوتا ہے مستقبل کے معنی میں
آتا ہے۔ جیسے اذ اجاء مضارع (جب آئے گی اللہ کی مدد)

ذامیں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں: اور اذ اجراء فعلیہ اور جملہ اسمیہ ووزن پر داخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کی مثال: ایک اذ الشمس طالعہ

جملہ فعلیہ پر داخل ہونے کی مثال: ایک اذ طلعت الشمس

پس ذاکا فعل پر داخل ہونا اولیٰ ورتقا رہے کیونکہ یہ حرف شرط کے معنی کا متضمن ہوتا ہے۔

کبھی کبھی اذ اسما حاة کے لیے بھی آتا ہے۔ معاصی کے معنی کسی کام کا ہونا یا چاک کسی سے ملاقات ہونا،
جب اذ مدحہ حاة کے لیے آئے تو پسندیدہ یہ ہے کہ اس کے بعد مبتدا آؤنگامیں ہو۔

مثال: حرح حاد السبع وقف (میں نکلا چاک درندہ کھڑا تھا)

ومنہا ذوہی لئما صبی وتقع بعدها المحمت بن الإسمیة العلیة

نحو جنک اذ طبع الشمس واذ الشمس طالعہ

و ظروف مبنی میں سے ایک اذ ہے اور وہ ماضی سے ہے آتا ہے اور اس کے بعد ووزن قسموں کے معنی بھی
آتا ہے اور جملہ فعلیہ واقع ہونے میں جیسے جنک اذ طلعت الشمس واذ الشمس طالعہ

ظروف مبنی کی چوتھی قسم اذ

وضاحت: مصنف نے یہ ظروف مبنی میں سے آؤنگامیں فرما رہے ہیں یہ مبنی اس لیے ہے کہ اس کی وضع وہ
بنا حروف کی طرح ہے حروف مبنی ہوتے ہیں اس لیے یہ بھی مبنی ہوگا۔

اذ فعل ماضی کے ہے آتا ہے اگر فعل مستقبل پر داخل ہوتا ہے بھی ماضی کے معنی میں آتا ہے اور جملہ فعلیہ پر بھی
داخل ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ پر بھی۔

جملہ اسمیہ کی مثال: جنک اذ طلعت الشمس جملہ اسمیہ کی مثال: جنک اذ الشمس طالعہ



ظروف مہیہ کی پانچویں قسم این وائی

وَمِهَا اَيْنَ وَاَيَ لِمَتَكُنْ بِمَعْنَى اِلْتِفْظِهَا بِخَوَائِنِ تَمَشُّي وَاَيَ تَقَعْد

اور ظروف مہیہ میں سے این اور ائی ہیں یہ ظروف مکان کے لیے آتے ہیں کبھی استفہام سے معنی میں آنے ہیں جیسے ائی فلسفی (تو کیاں چارہ ہے کہ اور ائی معنی) تو یہاں میضائے در کبھی شرط کے معنی کے لیے آتے ہیں و بمعنی البشرطہ و خوائین تغلض احلس و ائی تقم اقم

جیسے میں محسوس احس (تو جہاں پیسے گا میں وہاں بیٹھوں گا) ائی تصم اقم (تو جہاں کھڑا ہو گا میں وہاں کھڑا ہوں گا)

وضاحت: این و ائی ظروف مکان کے لیے آتے ہیں کبھی استفہام کے معنی میں و کبھی شرط کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور یہی فرقہ ہوتے ہیں ان کے مبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہی حرف شرط و ظروف استفہام کے معنی کو متضمن ہیں۔

استفہام کے معنی میں استعمال ہونے کی مثال: میں تمشی (تو یہاں چارہ ہے) و ائی تقعد (تو یہاں بیٹھا ہے) شرط کے معنی میں استعمال ہونے کی مثال: میں محسوس احس (تو جہاں بیٹھے گا میں وہاں بیٹھوں گا) ائی تقعد اقم (تو جہاں کھڑا ہو گا میں وہاں کھڑا ہوں گا)۔

ظروف مہیہ کی چھٹی قسم مئی

وَمِهَا مَيَّ لِلرَّحَابِ شَرَطٍ اَوْ اِمْتِظَافًا بِخَوَائِنِ مَعْنَى تَصَمُّ اَصَمِّ و مَعْنَى تَسَافَرِ ظروف مہیہ میں سے ایک مئی ہے وہاں کے لیے آتا ہے شرط اور استفہام کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے مئی تصم اضم اور مئی تسافر

وضاحت: ظروف مہیہ میں سے ایک مئی ہے جو زائد کے ساتھ مختص ہے و شرط و استفہام کے لیے آتا ہے و اس کے مبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے کہ یہی استفہام اور شرط کے معنی کو متضمن ہو، کرتے ہیں۔

شرط کے معنی میں استعمال ہونے کی مثال: مئی تصم اضم (جب تو: زہ کھے گا میں بھی وزور رکھوں گا) استفہام کے معنی میں استعمال ہونے کی مثال: مئی تسافر (تو کہہ کر رہے گا)

ظروف مبی کی ساتویں قسم کیف

وَمِهَا كَيْفٌ بِاِلْتِفْظِهَا بِحَالِهَا كَيْفَ تَسْأَلُ اَيَّ شَيْءٍ اَيَّ حَالٍ تَقْتَضِ

ظروف مہیہ میں سے ایک کیف ہے جو حالت و ریاست کے لیے آتا ہے جیسے کیف مس مئی تو اس حالت میں ہے۔

وضاحت: ظروف مہیہ میں سے ساتویں قسم کیف سے کیف حالت و ریاست کے لیے آتا ہے جیسے



کیف اُست۔ گراستفہام کرے تو اس کا مطلب اس کی حالت دریافت کرنا ہوتا ہے معنی یہی **حالی** اُست کے معنی میں ہے یہ مٹی اس لیے ہے کہ یہ حروف استفہام کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور حروف تمام مٹی ہوتے ہیں لہذا یہ بھی مٹی ہوگا۔

ظروف مہیہ کی آٹھویں قسم اُیان

وَمَهْأَيَّاس لِرْمَا اِسْتَفْهَامَا سَحْرَ اُيَاں يَوْمَ لَدَيِّنْ

ظروف مہیہ میں سے ایک اُیان ہے یہ استفہام رمان کے لیے آتا ہے **یہ** اُیان **یوم** لَدَیِّنْ (کب ہوگا جہنم کا دن)

وضاحت: ظروف مہیہ میں آٹھویں قسم **ایاں** ہے یہ استفہام رمانی کے لیے آتا ہے جیسے **ایاں یوم** اَمَیِّنْ (کب ہوگا جہنم کا دن) اس کے معنی ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ یہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے۔

ظروف مہیہ کی نویں قسم مَند و مَند

وَمِنْهُمَا مَدَّ بِمَعْنَى اَوَّلِ الْمَدَّةِ اِنْ صَلَحَ حِوَالَا مَعْنَى نَحْوِ مَدَّ اَيْنَهُ مَدَّ وَمِنْهُمَا لِيُجْمَعَهُ لِيُجَوَّبَ مِنْ قَالِ

ظروف مہیہ میں سے مَد اور مَد ہیں جو اس مدت کو بیان کرتے ہیں مگر معنی سے جواب بخشنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسے **مَد اَيْنَهُ مَدَّ وَمِنْهُمَا لِيُجْمَعَهُ** میں سے اس کو جمع کرنے سے نہیں دیکھا ہے) اس شخص کے جواب میں جو کہے

مَعْنَى مَا رَأَيْتَ رِيْدَ اَيَّ اَوَّلِ مَدَّةِ اِنْقِطَاعِ زُلْزِلَتِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَعْنَى جَمِيعِ مَدَّةِ اِنْ صَلَحَ حِوَالَا لَكُمْ

مَد (سب سے تو سے رید و نہیں دیکھا) معنی اس کو میری رویت کے انقضاء کی ول مدت پیم جمع سے اور یہ مجمع مدت کے معنی میں بھی آتا ہے اگر وہ کم کا جواب نہ کی صلاحیت رکھتا ہو

سَحْرَ مَا رَأَيْتَ مَدَّ وَمِنْهُمَا يَوْمَ اَيَّانِ جَوَابِ مِنْ قَالِ : كَمْ مَدَّةً رَأَيْتَ رِيْدًا لِيُجْمَعَهُ مَدَّةُ مَا رَأَيْتَ يَوْمَ اَيَّانِ

جیسے **مَا رَأَيْتَ مَدَّ وَمِنْهُمَا يَوْمَ اَيَّانِ** (میں نے اس کو وہ دن سے نہیں دیکھا) اس شخص کے جواب میں اس نے کہ کم مَدَّ مَا رَأَيْتَ رِيْدًا (کتنی مدت سے تو نے زیر کو نہیں دیکھا) یعنی تمام مدت جس میں میں سے اس کو نہیں دیکھا وہ دن ہیں۔

وضاحت: مَد اور مَد یہ دونوں کبھی ابتداء سے مدت کے لیے آتے ہیں اور کبھی جمع مدت کے لیے آتے ہیں

اب اگر مَد سے جواب میں وقع ہونے کی صلاحیت رکھیں تو ابتداء سے مدت کے لیے ہر گے جیسے کوئی سوال

کرے **مَدَّ مَا رَأَيْتَ رِيْدًا** (تو نے کب سے زیر کو نہیں دیکھا ہے) اس سے جواب میں وقع ہوگا **مَا رَأَيْتَ مَدَّ وَمِنْهُمَا**

یوم لِيُجْمَعَهُ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اس وقت دیکھنے کی اور مدت جہنم کا دن ہے اور اگر **مَدَّ وَمِنْهُمَا** کم کے

جواب میں وقع ہونے کی صلاحیت رکھیں تو جمع مدت کے لیے آئیں گے جیسے کوئی سوال کرے : **كَمْ مَدَّةً مَا رَأَيْتَ**

بِذَ (نقٹی مدت سے تو نے زیر کو نہیں دیکھا) تو اس کے جواب میں کہہ جائے گا **مَا رَأَيْتَ مَدَّ وَمِنْهُمَا يَوْمَ اَيَّانِ** (میں نے

اس کو وہ دن سے نہیں دیکھا) یعنی اس کو نہ دیکھنے کی کل مدت وہ دن ہے۔

11. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$

لہذا اور بعد میں صوفی ہے، ورنہ یہ کہانی اور بھی نکات آتی ہیں جیسے لہو، بدو، بدو، لہو، بدو، بدو۔

مدی و لدس اور جند کے درمیان فرق یہ ہے کہ **مدی و لدس** کے لیے شئی کا موجود ہونا شرط ہے جب کہ **جند** کے لیے شئی کا موجود اور پاس ہونا شرط و ضروری نہیں ہے۔

بہارِ اہل اللہ کی دوسری نجات فنی منظوم ہے جیسے لہو، لہو، لہو، لہو، لہو، لہو، لہو

وَمِنْهَا أَطْعَامُ الْبَاقِيَةِ لِمَنْ يَتَذَكَّرُ

غروبِ سہیل میں سے لفظ بھی ہے، ماس میں مثل نے یہ آتا ہے۔ **ماز ایلہ فقط** (میں نے اس کو ہرگز نہیں دیکھا)

حروف کی طرحے و در حروف تمام بنتی ہوتے ہیں لہذا فقط تھیں مثنی ہوگا اور اسی پر فقط کو بھی محمول ہے کیا ہے۔

ومنها غرض إيفس تقبل المصطفى رسولاً لا يصري عنه

ظہر وہ مہدی میں سے ہے۔ صبح بھی ہے یہ مستقیم کی فنی نے ہے آیت ہے جیسے لا صرہ غور میں (میں اس کو ہرگز نہ ماروں گا)

وضاحت: من کے منی ہوئے کی وجہ سے کہ من کا عضف یہ طور و فعا عبات منی قبل اور بعد وغیرہ کی طرت

واعلم أنه إذا أصيب الظرف إلى الجمدة و إلى يد جار بناؤها على الفتح كقوله تعالى
 و ما من دابة الا عنده خزائنه من قبله و ما كنا لنبيد ما كنا ننزل من السماء الا بامر من ربك و ما من دابة الا عنده خزائنه من قبله و ما كنا لنبيد ما كنا ننزل من السماء الا بامر من ربك



ہدایہ جمع مصادیق صدقہ (آج ہر دم ہے صدقہ کو اس کی سچائی فتح رسائی) درمیں یومیدہ، حیدری صریح
نکل مثل اور غیر بھی ہا اور ان مصدور یہ اور ان کے ساتھ (یعنی جب ان کی طرف مصدق ہوں تو یہ بھی برحق ہوں گے)

نقول: ضرب مثلاً ضرب بدو غیر کی ضرب بدد

یعنی تو بچہ گا (میں نے اس کو مارا، مثلاً مارنے کے بعد) اور میں نے اس کو مارا، بغیر مارنے کے)

وضاحت: مصنف اللہ یہاں سے یہ بیان فرما رہے ہیں کہ بعض ظروف میں نہیں ہوتے ہیں بلکہ معرب
ہوتے ہیں لیکن جب ان کو حمد کی طرف مضاف کریں یا ان کی طرف مضاف کریں اور ان کے حمد کی طرف مضاف ہوں تو
یہ ظروف بھی جتنی برحق ہوں گے ہدایہ جمع مصادیق صدقہ اس میں یہ کائناتی برحق ہوتا ہے اس میں یوم
ظرف کی اصافہ مصادیق جملہ کی طرف ہوا ہے۔

اسی طرح یومند و رحیم میں یوم و رحیم کی طرف مضاف ہیں اور ان کے حمد کی طرف مضاف ہے
رحیم کو حمد و رحیم کے اس کے عوض میں اور پرتوں سے آئے ہیں صل میں تھ یوم و رحیم کد، رحیم و رحیم کد، اس
میں یوم و رحیم جملہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے جتنی ہیں

لفظ مثل اور غیر کو مٹی رفعت پڑھنا چاہئے ہے فقط مثل رفیع کو مٹی رفعت پڑھنا اس وقت چاہئے جب مضاف
ہوں لفظ مائی صرف، ان مصدور یہ کی طرف، ان مشقت کی طرف جسے صبر بندہ میں ماضی و ماضی اس مثال میں لفظ
مثل کی اصافہ مائی طرف ہو رہی ہے لہذا اس کو مٹی رفعت پڑھنا چاہئے، اسی طرح غیر کی طرف ماضی اس مثال
میں غیر کی اصافہ ان مصدور یہ کی طرف ہے لہذا غیر کو مٹی رفعت پڑھنا چاہئے۔

ظروف مہیہ میں سے ایک اُمس بھی ہے ال جواز کے نزدیک

وینھا اُمس بالکشر عند اهل الحجاز

و ظروف مہیہ میں سے ایک اُمس ہے مین کے سر کے ساتھ ال جواز کے نزدیک

وضاحت: لفظ اُمس ال جواز کے نزدیک مٹی رسرہ سے اور معروف ہے (سچی گذشتہ کل) اور جس سے ہاں
اُمس معرب معروف ہے لیکن جب یہ مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو یا نکرہ کی جائے تو با اتفاق معرب ہوگا جیسے
مضی ماضی (گذر گیا، ہمارا کل) کی طرف مضی لام اُمس مبارک (گذر گیا کل گذشتہ مارک) اسی طرح کل غید
عبارت ماضی (ہر لمحہ کل ہوتا ہے کل گذشتہ) اس میں چکی مثال اُمس کے مضاف ہونے کی ہے اور دوسری مثال اس
پر الف لام داخل ہونے کی ہے اور تیسری مثال نکرہ ہونے کی ہے لہذا ان تینوں مثالوں میں با اتفاق اُمس معرب ہوگا۔



تمارين

- سوال نمبر ۱: سہ جہتی کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ جہتی اصل کے مشابہ ہونے سے کیا مراد ہے اور اس کی صورتیں کتنی ہیں مع امثلہ لکھیں؟
- سوال نمبر ۲: اسم مہیات کتنے اور کون کون سے ہیں مع امثلہ لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: ضمیر کی تعریف اور اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ نیز لفظ مفعول و مفعولی اور حکمی کی تعریف و اس کی مثالیں لکھئے؟
- سوال نمبر ۴: ضمیر شان اور قصہ کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۵: ضمیر منفصل اور متصل کیا ہے؟ ہر ایک کی مثال بھی لکھیں؟ ضمیر منفصل کا استعمال کب جائز نہیں ہے مثال سے واضح کریں؟ نیز ضمیر منفصل کب استعمال ہوتا ہے مع مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۶: اسم شاعرہ کی تعریف اور مثال ذکر کرنے کے بعد اسم شاعرہ موصوفہ اور اسم شاعرہ مذکورہ مثالوں سے وضاحت کریں؟ نیز اسم اشارات کون کون سے ہیں اور ان کا استعمال کب ہوتا ہے مع امثلہ وضاحت سے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۷: اسم موصول کی تعریف اور مثال لکھیں؟
- سوال نمبر ۸: وہ اسم موصول جو مذکر مفرد اور مذکر مفرد کے ساتھ خاص ہیں تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۹: وہ اسم موصول لکھیں جو تشبیہ کے ساتھ خاص ہیں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: وہ اسم موصول لکھیں جو جمع مذکر و جمع مؤنث کے ساتھ خاص ہیں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: ای دریدہ کب مبنی ہوتے ہیں اور کب معرب ہوتے ہیں تمام صورتیں مع امثلہ لکھیں؟



سوال نمبر ۱۲: ام موصول کے عائد سے کیا مراد ہے مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۳: من اور ما کیسے استعماں ہوتے ہیں بمع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۴: ام موصول کے عائد کو حذف کرنا کب جائز ہے؟

سوال نمبر ۱۵: کیا نف، م، معلن، مذی اسم موصول استعماں ہوتا ہے؟ اس کی شرط اور مثالیں بھی تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۶: کیا، و، یعنی، مذی، اسم موصول استعماں ہوتا ہے مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۷: ہاں، الباء، ماء، ہی، وحیدی، وبری، دو، ضرب، رد، طویب

اس بیت کا تیسرا ترجمہ کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے؟

سوال نمبر ۱۸: اسم فعل کی تعریف اور اس کے حکام لکھیں اور بتائیں کہ قطع، تذبذب اور حصر اسماء فاعل میں

سے ہیں یا نہیں؟ نیز اسماء افعال کے اوزان بمع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: ام صوت کیا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسم مرکب کی تعریف اور مثال لکھیں؟ نیز اسم مرکب جتنی برکتیں کتب ہوتا ہے در کس صورت میں اسم

مرکب کا پیدائش معنی رفعت ہوتا اور دوسرا اسم غیر منصرف ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۱: اسم کنایہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ نیز اسم کنایہ کتنے ہیں بمع امثلہ لکھنے کے بعد کہ کنائی

قسم ہیں بمع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۲: کم کنیہ کو کب حذف کر دیا جاتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۳: کم کنیہ تیسرے مرفوع، موصوب، و مجرور ہوتی ہے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۴: کم استفہامیہ و کم خبریہ تیسرے اعراب تحریر کریں؟ نیز کم کے اعراب لکھیں؟

سوال نمبر ۲۵: ظروف مہیدہ کتنے اور کون کون سے ہیں بمع امثلہ لکھیں؟

سوال نمبر ۲۶: غایت کسے کہتے ہیں؟ اور غایت والے حروف کون کون سے ہیں؟ ورنہ سے ضافت مستقطع

کب ہوتی ہے مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۷: حیث کے معنی ہونے کی وجہ اور شرط بمع امثلہ تحریر کریں؟ نیز حیث منفرد کی طرف مضاف ہوتا

ہے مثال بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۲۸: نسبت شرط کا فائدہ دیتا ہے اور مثال سے واضح کریں؟ نیز ارا مضافات کے لیے کب استعماں

ہوتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۹: کنیہ مضافات کے لیے استعماں ہوتا ہے؟ اور یہ کب مضافات کے لیے آتا ہے مثال کے ساتھ



وضاحت کریں؟

- سوال نمبر ۳۰: یں اورائی کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۱: کیف، یان، مد مذ کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۲: مذ درمذ معنی جمع المذ کے لیے استعمال ہوئے کی مثال ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۳۳: مدی، ور لدن کا معنی کیا ہے؟ ور لدن میں کتنی لغات ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۴: مدی، ور لدن اور عند میں فرق کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۵: قط اور عرض کس لیے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۳۶: تلو اب بھی برف کب ہوتے ہیں؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۷: مثل اور غیر کا، اور آن اور ائ کے ساتھ ستار ہونے کا کیا حکم ہے؟

الحاشية

الحاشية في مسائل أحكام الاسم ولو اختلف غير الاعتزاب والياء وفيه فصول

ترجمہ وضاحت: خانہ اسم کے تمام، عام اور اس کے معنیات کے بیان میں مشتمل ہے علاوہ عربی کے اور اس میں چند محسوس ہیں۔

فصل: العلم ن الاسم علی قسمین معروفہ ونکرۃ المعروف اسم ومع لشيء معین وہی ستة أقسام المصنوعات اور جان کہ علم کی قسمیں ہیں معروفہ، نکرہ، معرقہ، عام ہے، وضع کیا گیا ہو، معین کے لیے اور اس کی چھ قسم ہیں وہ مصنوعات، والاعلام، والجهومات اعین اسماء الاشارات والمؤصولات والعرف باللام والمصاف ایلی حدیثہم عام، سوم سمیت (یعنی اسماء اشارت و ۳۰ مصورات، چارم معروف باللام، پنجم ان میں سے کسی ایک کی طرف مصاف ہونا اضافہ معنویہ و المعروف بالتداء والعلم م وضع لشيء معین لا یساو غیرہ بوضع واحد و اشتات معنوی کے ساتھ ششم معروف بالتداء، و علم وہ اسم ہے جو وضع یا گیا ہو، معین کے لیے حرایک وضع کے ساتھ غیر کمال نہ ہو اور أغرف المعارف المصنوع لفتکتیم محو آنا و محو ثم لصحاطب محو أنت لم لغالب نحو هو ثم العلم ثم سب سے اعرف المعارف ضمیر منظم ہے جیسے انا، محو پھر ضمیر مخاطب ہے جیسے انت، پھر ضمیر غائب ہے جیسے هو، علم ہے پھر الجہومات ثم المعروف باللام ثم المعروف بالتداء والمصاف وهو فی قرة المصاف الیہ والتکرار وضع سمیات ہیں پھر المعروف باللام ہے پھر معروف۔ لہذا ہے۔ مصاف در اصل مصاف ایک تو میں ہوتا ہے دیگر ۱۰۰ سمب جوشی

لشيء معین کر چن وقرس

غیر معین کے لیے وضع کیا ہو جیسے محو، انا، انت

وضاحت: مصنف ارشاد فرماتے ہیں کہ بحث سے فائدہ نہ ہونے کے بعد اب یہاں سے ایک خاتمہ ذکر فرما رہے



ہیں۔ اس خاتے میں معرب اور تہی کے علاوہ ہم کے باقی سارے احکام اور مطلقات ہوں گے ور خاتے میں دس معصیں
اُس کی ہیں۔ چنانچہ فصل اول میں اسم کی دو قسمیں معرفہ و نکرہ کو بیان فرما رہے ہیں۔

اسم کی دو قسمیں معرفہ اور نکرہ

معرفہ کی تعریف: معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو چاہے ذات سے ہے یا صبح
کیا گیا ہو جیسے رجب، المحرم وغیرہ اور چاہے جنس سے ہے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے
انسانہ (انسان کی جنس کا علم ہے)

معرفہ کی اقسام: معرفہ کی چھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اطلاق (۳) اسماء اشارات (۴) اسماء موصورات (۵) اسماء بالذات

(۵) وہ اسم جو تین چاروں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو ضاقت معنی کے ساتھ (۶) المعروف بالذات
علم کی تعریف: علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ ایک ہی صبح کے ساتھ غیر کو
شامل نہ ہو۔

أسماء المعارف: معرفہ میں سب سے کامل و اتم تعریف کے اعتبار سے ضمیر متکلم ہے خواہ وہ حدی ہو یا
جمع کی جیسے **أنا** میں اس کے بعد درجہ ضمیر مخاطب **انت** کا ہے۔ پھر اس کے بعد ضمیر غائب **هو** اور **اعرف** المعارف ہوتی
جہاں کے بعد علم پر مہمات کا درجہ ہے اس کے بعد **لعمرف** بالذات ہے۔

در مضاف تعریف کے مذکورہ مرتب کے اعتبار سے اور قوت کے اعتبار سے اپنے مضاف الیہ کی قوت کے مساوی
ہوتا ہے کیونکہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے تعریف کا فیض حاصل کرتا ہے لہذا ہی کے مرتب میں ہوگا
نکرہ کی تعریف: نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے **رجل**، **فروغ**

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

فصل: أسماء العدد ما وقع ليدل على كمية احاد لآسيا وأصول العدد اثنا عشرة كلمة واحدة إلى
عشرة ومائة وألف واستعمله من واحد والثنى على التثنية أعني بلمذكر بدلوا الفاء والهمزة
درمانہ (۱۰۰) ۱۱۰ کا متعین واحد سے ان کے قیس کے مطابق ہے یعنی ذکر کے لیے بھی تاء کے استعمال کے لیے
بالقاء بقول في رجل واحد وفي رجلين اثنين وفي امرأة واحدة وفي امرأتين ثنتين ومن ثلثة إلى
تاء کے ساتھ جو جیسے دو بے گاید مرد میں واحد دو مردوں میں اثنان اور ایک عورت میں واحدة دو عورتوں میں اثنتان اور مائتہ





عشرہ علی خلاف الفہم اعمیٰ نصدکر بالثناء تقول ثلاثة رجال إلى عشرة رجال وللمؤث
— عدد مؤث قس آنے گا یعنی ذکر کے لیے تین کے ساتھ جیسے تم ہو گئے بالثناء حاس سے عشرہ رجال تک اور مؤث کے لیے

بدؤ بها تقول ثلاث بسورة إلى عشر بسورة

بغير ثناء کے ساتھ جیسے تو ہے گا ثلاث بسورة سے عشر بسورة تک

وضاحت: مستفہ (مستفہ) اس فصل میں اہم مدد کا قاعدہ ذکر فرما رہے ہیں اس میں اسم عدد کی تعریف اور
اصول عدد اور اس کا قاعدہ ذکر کریں گے۔

اسم عدد کی تعریف: اسم عدد وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے تاکہ چیزوں کے افراد مقدرو کو بیان کرے۔

اصول عدد ہارہ ہیں: یعنی اصل عدد کل ہارہ کلمے ہیں اور وہ ہیں واحد سے عشرہ تک دس ہوں

اور حائل (سو) و نصف (غیر) ایک ہا دس ہوں جتنے عدد ایک ان ہی سے بنائے جاتے ہیں، چاہے بواسطہ حرف
عطف ہوں یا بواسطہ حرف عطف نہ ہوں۔

اسماء عدد کا قاعدہ

ایک اور دو کا قاعدہ: ایک اور دس عدد ہمیشہ قس کے موافق ہوتا ہے یعنی ذکر میں بغیر ثناء اور مؤث
میں ثناء کے ساتھ جیسے واحد ذکر کے لیے واحد اور عشرہ ذکر کے لیے اثنان اور

واحد مؤث ذکر کے لیے واحد قاعدہ عشرہ مؤث ذکر کے لیے اثنان ہوتا ہے۔

فائدہ: عام طور پر ایک اور دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا بلکہ محدود ہی مفرد و جمع کی شکل میں عدد کو بیان کرتی ہے جیسے
رجل (ایک مرد) رجال (دو مرد) بت پر عدد میں تائید کے لیے ستھیں ہو سکتی ہے جیسے

مذکر میں: عذی رجل واحد، عذی رجال اثنان اور

مؤث میں: عذی مؤث واحد، عذی مؤث اثنان

تین سے دس تک کا قاعدہ: تین سے دس تک عدد ہمیشہ مخالف قیاس آتا ہے یعنی اگر تمیز مذکر ہو تو عدد
مؤث آتا ہے اور تمیز مؤث ہو تو عدد مذکر آتا ہے۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں:	ملاحدہ رجل،	دعہ رجل،	حصہ رجل،	سفر رجل،
	مبعہ رجل،	لماہ رجل،	بسمہ رجل،	عشرہ رجل،
جب تمیز مؤث ہو، مثالیں:	ملاحدہ مؤث،	ربع مؤث،	حس مؤث،	ست مؤث،
	مبعہ مؤث،	لماہ مؤث،	بسمہ مؤث،	عشر مؤث،



گیارہ سے انیس تک کا قاعدہ

وبعد لعشرة تقول أحد عشر رجلاً وثلاثة عشر رجلاً إلى تسعة عشر رجلاً
در عشرہ تک بعد تہ (مذکر کے لیے) ایک عشر رجلاً اور اٹھ عشر رجلاً و ثلاثہ عشر رجلاً سے لیکر تسعہ عشر رجلاً تک
واحدى عشرة امرأةً واثنى عشرة امرأةً وثلاث عشرة امرأةً إلى تسع عشرة امرأةً
۱۱ سوٹ کے لیے ایک عشر عسرة امرأة ۱۲ اثنا عشر امرأة ۱۳ ثلاث عشرة امرأة سے لیکر تسع عشرة امرأة تک

گیارہ اور بارہ کا قاعدہ: گیارہ اور بارہ میں عدد کے دونوں برتیر کے موافق ہوں گے۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: **اخذ عشر رجلاً اور اثنا عشر رجلاً**

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: **اخذت عشرة امرأةً اور اثنت عشرة امرأةً**

تیرہ سے انیس تک کا قاعدہ: تیرہ سے نیکر میں تک تیرہ کر ہونے کی صورت میں عدد کے پہلے جزء

مؤنث اور دوسرے جزء مذکر یا چائے گا اور تمیز اگر مؤنث ہو تو عدد کا پہلا جزء مذکر اور دوسرا جزء مؤنث یا چائے گا۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: **ثلاثة عشر رجلاً أربعة عشر رجلاً خمسة عشر رجلاً**

سبعة عشر رجلاً ثمانية عشر رجلاً تسعة عشر رجلاً

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: **ثلاث عشرة امرأةً أربع عشرة امرأةً خمس عشرة امرأةً**

سبع عشرة امرأةً ثمان عشرة امرأةً تسع عشرة امرأةً

وبعد ذلك تقول عشرون رجلاً وعشرون امرأةً بلفظي بين المذكر والمؤنث إلى تسعين رجلاً وتسعين امرأةً

(۲۰ میں) کے بعد تو بے گام عشرون رجلاً اور عشرون امرأةً کہ ۲۰ سوٹ میں فرق کے بغیر تسعين رجلاً اور تسعين امرأةً

واحد وعشرون رجلاً واحد وعشرون امرأةً واثنان وعشرون رجلاً واثنان وعشرون امرأةً

تک و احد وعشرون رجلاً (اکیس مرد) اور احدى وعشرون امرأةً (اکیس عورتیں) اور

ثان وعشرون رجلاً (بیس مرد) و اثنتان وعشرون امرأةً (بیس عورتیں)

وثلاث وعشرون رجلاً وثلاثة وعشرون امرأةً إلى تسعة وتسعين رجلاً وتسعة وتسعين امرأةً

اور ثلاث وعشرون رجلاً (تین سو مرد) اور ثلاث وعشرون امرأةً (تین سو عورتیں) سے لیکر

تسعون وتسعون رجلاً (تالیس سو مرد) اور تسعون وتسعون امرأةً (تالیس سو عورتیں) تک

میں سے بڑے تک مقود (دہائیوں) کا قاعدہ: میں سے نیکر نوے تک مقود ہمیشہ مذکر ہوتے ہیں

تمیز چاہے مذکر ہو چائے مؤنث جیسے عشرون رجلاً و ثلاث وعشرون امرأةً ثلاثون رجلاً ثلاثون امرأةً



دو ہجرتوں اور جلا اور ہجرتوں مرآت

سبوتوں جلا سبوتوں مرآت

تہانوں اور جلا تہانوں مرآت

تیس سے تانوں تک ہر ہائی کے پہلے اور دوسرے عدد کا قاعدہ: یہ ہے کہ عدد کا ہر اول تیس کے موافق اور دوسرا ہر ہمیشہ ذکر ہوگا۔

جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: و احد و عشر و جلا

جب تیس سو گنت ہو، مثلاً تیس: و احد و عشر و مرآت

تیس کے بعد ہر ہائی میں تین سے لے کر نو تک کا قاعدہ: یہ ہے کہ عدد کا پہلا ہر تیس کے خلاف ہوگا یعنی اگر تیس ذکر ہے تو عدد کا پہلا تیس سو گنت اور تیس گز سبوت ہے تو عدد کا پہلا ہر ذکر آنے کا جب کہ عدد کا دوسرا ہمیشہ یعنی تانوں تک ذکر ہی رہے گا۔

جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: ثلاث و عشر و جلا

جب تیس سو گنت ہو، مثلاً تیس: ثلاث و عشر و مرآت

ثم تقول مائة رجل ومائة امرأة ومائة رجل ومائة امرأة وألف رجل وألف امرأة
یہ ترجمہ ہے کہ مائے رجل و مائے مرآة اور مائے رجل و مائے مرآة اور مائے رجل و مائے مرآة اور مائے رجل و مائے مرآة

بلا فرق بین مذکر و المؤنث فی دار اعلیٰ الألف و لمائة یستعمل علی قیاسی ماعرفت

موت و ذکر کے مابین فرق ہے تیس ہر جب ألف و مائے ہر مذکر و مؤنث کی مائے پر استعمال کیا جائے گا جو آپ پچاس پچاس

سو، دو سو اور ہزار کا قاعدہ: سو اور دو سو اور ہزار میں ذکر اور موت کا عدد یکساں ہوگا۔

جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: مائے رجل (سو مرد)

ألف رجل (ہزار مرد)

مائے مرآة (دو سو عورتیں)

ألف مرآة (ہزار عورتیں)

وبعدہ الألف علی المائة و الاحاد و الاحاد علی العشر اب تقول عیسیٰ ألف و مائة و و احد و عشر و جلا

اور یہ ہے کہ عدد کی ترتیب اس طرح ہوگی ألف کہ عدم کی جائے گا مائے ہر اور احاد کو عدم کی جائے گا عشر اس پر

جیسے کہ عیسیٰ بعد مائے و احد و عشر و جلا

والعاب والمائل والعشرون رجلاً وأربعه آلاف وتسعمائة وخمسة وأربعون امرأة وعليك بالقباب
والقبا وقبائن والقبا وعشرون رجلاً (مع ے پاں ایک ہزار ایک سو اکیس سو ۵۰ و میرے پاس دو سو ۱۰۰ سو، نکس مرد)
اربعة آلاف وتسعمائة وخمسة وأربعون امرأة (در چار ہزار ایک سو پچاس و عورت ہیں)

کئی اعداد جمع ہوں تو بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جاتا ہے

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے فرما رہے ہیں کہ عدد جب **حادثہ** اور **اعمال** سے آگے بڑھ جائے تو اس کا ذکر کرنے کا ایک طریقہ تو یہی ہے جو تپ پہلے بیچوں چکے میں یعنی جو کچھ طریقہ عدد کے ذکر کرنے کا ایک سے لیکر ننانوے تک ہے اسی طریقہ سے یہاں بھی ذکر کیا جائے صرف **حادثہ** یا **اعمال** کا اضافہ ہوگا۔

بہت سارے اعداد جمع ہونے کی صورت : جب بہت سارے اعداد جمع ہو جائیں تو ان کے استعمال کا طریقہ یہ ہوگا کہ سب سے بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جائے گا اس کے بعد اس سے چھوٹا عدد اس کے بعد سے چھوٹا عدد ذکر کیا جائے گا الف پر مثلاً اے اور ہانہ کا احد پر و احد کو عشر اب پر مقدم کیا جائے گا۔

چند مختلف مثالیں: عبدی الف و جائد و واحد و عشرون و حلال (میرے پاس ایک ہزار ایک سو بیس مراہیں)

عبدی: افسانہ و مائتاپ زانہ، عکس و روح (میرے یاس و دوش و دوسو، عکس مرزا)

عبدی ربعة (الب وکسع عنه ودر بعضی ص ۵) (میرے پاس چار بیڑے سو پینتالیس ٹونہ تھیں)

تمیز کے لیے قاعدہ

واعلم ان لوحد والاثنی لا ممتیز لهما لان لفظ ضمیر یعنی عن ذکر العدد فیہما تقول عندي رجل
وہاں نوکر ہے ملک و حد در کس ادوں کے لیے وہی میں نہیں ہے اس لیے کہ میرا لفظ ان میں عدد کے
ذکر سے بچ کر نہ کرتا ہے جیسے کہ ہے **عندي رجل** (میرے پاس ایک مرد ہے) اور **امرئ** (میرے

ورجلای رأفہ سائر الاعداد فلانہا من حصر فقول مبیہ الثلاثۃ إلى العشرۃ مضموم و
والی کے علاوہ باقی جتنے اعداد بھی ہیں ان کے لیے کسی قیید، پے یا کے کہ درست ہے ان میں سے کسی کو تکلف نہیں، پے ۱۱۰ مجرور اور

مجموع بقول ثلاثہ رحل و ثلاث بسوۃ اِلاّ اذا كان الصغیر لفظ المائۃ فحیدر یکو محصوراً مفرداً
 جمع کا مفرد ہوگا جیسے **ثلاثۃ رجال و ثلاث بسوۃ** لیکن جب تیس دے ۱۰۰ کا مفرد ہوگا اس وقت وہ مفرد اور مجرور ہوگا

تَقْرَأُ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَتِسْعَ مِائَةٍ أَلْفٍ مِنْ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ مِائَةٍ

جیسے تو کچھ کا ثلاث بیان اور تسبیح بیان اور قیاس کا قاضا ہے ثلاث و بیات یا نہ اس میں ہے

وضاحت: مصنف رٹویہ یہاں کے تئیں کے سلسلے میں ایک قاعدہ قرار فرما رہے ہیں۔

ایک اور دو کے عدد کی تمیز کے سلسلے میں قاعدہ: ایک اور دو معدودہ مذکر ہو یا مؤنث عدد (تمیز) سے مستغنی کر دیتا ہے اس لیے کہ ایک اور دو میں معدودہ کے مطلوب ہی سے عدد کا معنی حاصل ہو یا ثابت ہے لہذا اب الگ عدد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب معدودہ مذکر ہو، مثالیں: جندی رجلی جندی رجلای

جب معدودہ مؤنث ہو، مثالیں: جندی امرأۃ جندی امرأتی

وَمَسَامِرُ لَا عَدَدَ مَحْذُوفٌ اِس عبارت سے فرما رہے ہیں کہ ایک اور دو کے عدد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے لیے تمیز کو ہونا ضروری ہے۔

تین سے دس تک کی تمیز کا قاعدہ: تین سے دس تک عدد کی تمیز کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کی تمیز جمع مجرور ہوگی۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: ثلاثہ رجلان دعوہ رجلان

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: ثلاث امرأۃ دعوہ امرأۃ

لفظ مائتہ جب تمیز واقع ہو تو اس کا قاعدہ: لفظ مائتہ جب تمیز واقع ہو تو مفرج مجرور ہوگی۔

مثالیں: ثلاث مائتہ اور یسع مائتہ تین کا تقاضا یہ ہے کہ ثلاث مائتہ یا ثلاث مائتہ میں آئے

وممیر أخذ عشر لی تسع وتسعین منظوب مفرد تقول أخذ عشر رجلاً واحداً عشرة امرأة
اور گیارہ سے تالیف تک کی تمیز مسوب مجرور ہوگی جیسے کہ تالیف کا حد عشر رجلاً (گیارہ مرد) حدی عشرہ امرأۃ (گیارہ عورتیں)

وتسعة وتسعون رجلاً وتسع وتسعون امرأة وممیر مائتہ وألف وتبیتھما وجمع الألف محفوض مفرد

اور تسعة وتسعون رجلاً مائتہ سے مرد تسع وتسعون امرأة (تالیف عورتیں) اور مائتہ اور مائتہ کی تمیز اور دس دس کے مشابہ (یعنی مائتہ اور الف) کی تمیز ہے الف کی جمع (یعنی الاف یا الوف) کی تمیز مجرور اور مقرر ہوتی ہے

تقول مائتہ رجل ومائتہ امرأة وألف رجل وألف امرأة ومائتہ رجل ومائتہ امرأة وألف رجل وألف امرأة

جیسے تو کہے گا مائتہ رجل مائتہ امرأة مائتہ رجل مائتہ امرأة مائتہ رجل مائتہ امرأة مائتہ رجل مائتہ امرأة

مرأة وثلاثۃ آلاف رجل وثلاثۃ آلاف امرأة وقس عسی هذا

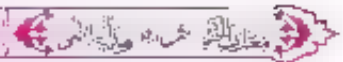
مرأة ومائتہ لاف رجل مائتہ لاف امرأة کی بدلتی ہوئی کی نہیں (ان تمام میں میں تمیز مجرور ہے)

وضاحت: گیارہ سے تالیف تک عدد کی تمیز مسوب مفرد ہوگی جیسے تو کہے گا:

مذکر کے لیے: أخذ عشر رجلاً تسعة وتسعون رجلاً

مؤنث کے لیے: أخذی عشرة امرأة یسع وتسعون امرأة

اب میں رجلاً اور امرأة مفرد بھی ہے اور منظوب بھی ہے۔



ہائے اور الف اور ان دونوں کی حثیہ اور الف کی جمع کی تیز کا قاعدہ: جانہ و الف اور ن کے حثیہ جانہ ب
اور الف اور الف کی جمع لاف، لوف ان سب کی تیز مفرد و مجرور ہوں۔

مثالیں: مذکر کے یہ تو کہے، جانہ رحلی، جانہ رحلی، تفر رحلی، تفر رحلی، ثلاثہ الف رحلی
مؤنث کے یہ تو کہے: جانہ امراة، جانہ امراة، الف مزاج، الف مزاج، ثلاثہ الف امراة
ان تمام شاعریوں میں تیز مفرد و مجرور ہے۔ باقی کوان پر قیاس کریں۔

نقشہ اسماء عدد

برائے مؤنث		برائے مذکر	
إحدى عشرة امرأة	امراة	أحد عشر رجلاً	رجل
اثنتا عشرة امرأة	امراتان	اثنا عشر رجلاً	رجلان
ثلاث عشرة امرأة	ثلاث نسوة	ثلاثة عشر رجلاً	ثلاث رجال
أربع عشرة امرأة	أربع نسوة	أربعة عشر رجلاً	أربعة رجال
خمس عشرة امرأة	خمس نسوة	خمسة عشر رجلاً	خمسة رجال
ست عشرة امرأة	ست نسوة	ستة عشر رجلاً	ستة رجال
سبع عشرة امرأة	سبع نسوة	سبعة عشر رجلاً	سبعة رجال
ثمان عشرة امرأة	ثماني نسوة	ثمانية عشر رجلاً	ثمان رجال
تسع عشرة امرأة	تسع نسوة	تسعة عشر رجلاً	تسعة رجال
عشرون امرأة	عشر نسوة	عشرون رجلاً	عشرون رجال

برائے مؤنث		برائے مذکر	
أحد وعشرون امرأة		أحد وعشرون رجلاً	
اثنان وعشرون امرأة		اثنان وعشرون رجلاً	
ثلاث وعشرون امرأة		ثلاث وعشرون رجلاً	
أربع وعشرون امرأة		أربع وعشرون رجلاً	
خمس وعشرون امرأة		خمس وعشرون رجلاً	
ست وعشرون امرأة		ست وعشرون رجلاً	



سبع وعشرون امرأة	سبع وعشرون رجلاً
ثمان وعشرون امرأة	ثمان وعشرون رجلاً
تسع وعشرون امرأة	تسع وعشرون رجلاً
ثلاثون امرأة	ثلاثون رجلاً
أربعون امرأة	أربعون رجلاً
خمسون امرأة	خمسون رجلاً
ستون امرأة	ستون رجلاً
سبعون امرأة	سبعون رجلاً
ثمانون امرأة	ثمانون رجلاً
تسعون امرأة	تسعون رجلاً
مئة وتسعون امرأة	مئة وتسعون رجلاً
مائة امرأة	مائة رجل
مائة امرأة وأربعون	مائة رجل وأربعون
مائة وثلاث مئة	مائة وثلاثة رجال
مائة وأربع مئة	مائة وأربعة رجال
مائة وتسع مئة	مائة وتسعة رجال
مائة امرأة	مائة رجل
ثلاث مائة امرأة	ثلاث مائة رجل
ألف امرأة	ألف رجل
ألف امرأة	ألف رجل
ثلاث آلاف امرأة	ثلاثة آلاف رجل

بڑے اعداد کو یوں ذکر کریں گے: **الف و مائت و احد و عشرون رجلاً** (ایک ہزار ایک سو یکس مرد)
الف و مائت و اثنان و عشرون رجلاً (دو ہزار دو سو یکس مرد)



اسم مذکر و مؤنث

فصل: لاسم مذکر و مؤنث علامہ الثانی لفظاً و تقدیراً و التذکر بجملة
 تیسری فصل اسم یا تو مذکر ہوگا یا مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تائید ثابت ہو جو بولے اندر اور تذکرہ اسم ہے جو اس کے خلاف ہو
 وعلامات التائید ثلاثہ: الالف المقصورة کحلی والالف المدودة کحمرۃ
 وعلامت تائید میں ہیں اول تاء جیسے **طلحہ** مقصور ولف مقصور جیسے **خنی** (حاملہ عورت سمعہ لفظ مجرد و جیسے **حمرۃ** (سہ رنگہ دان)
 و المقصورة هو لاء فقط کأرض و دار بدل ال اوصو و دويرة و لنؤنث عسی قسمین 'حقیقی و هو یار لہ
 و علامت تائید مقدمہ صرف تاء ہوتی ہے جیسے **سور** اور در میں اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کی تغییر **ریضہ**
 و دويرة آتی ہے پھر مؤنث وہ قسم پر ہے یہ مؤنث حقیقی ہے و وہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں
 مذکر من حیوان کامراة و ناقة و لفظین و هو مباحلافہ کضمہ و عی رقد عرفہ احکام الفعل
 حیوان مذکر ہو جیسے **امرؤ** و ناقة اور مائث ظنی و مؤنث جس سے خلاف ہو جیسے **طلحہ** عی رقیق فعل کے نظام کو

إذا اضیڈ إلى المؤنث فلا یعیدها

جب اس کی نسبت مؤنث کی طرف کی جائے آپ جاں چکے ہیں کہ یہاں وہ دائرہ میں ہے

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ نے فاتحہ کی اس تیسری فصل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: اسم کی دو اقسام مذکر اور مؤنث کی تعریفات

دوسری بات: مؤنث کی علامات

تیسری بات: مؤنث کی دو قسمیں حقیقی و ظنی فادر

پہلی بات: اسم کی دو اقسام مذکر و مؤنث کی تعریفات

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر کی تعریف: مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تائید موجود نہ ہو۔

مؤنث کی تعریف: مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تائید مطلقاً یا تقدیراً موجود ہو۔

دوسری بات: مؤنث کی علامات

علامت تائید تین ہیں۔

(۱) تاء تائید خواہ ظاہر و جیسے **طلحہ** یا متدرہ ہو جیسے **ارض**

تاء تائید ظاہرہ: جو اسم کے آخر میں آتی ہے و وقف کی حالت میں وہ بن جاتی ہے جیسے **طلحہ**

تاء تائید متدرہ: جو اسم میں طیر نہ ہو بلکہ س کی تغییر نکالنے سے طیر ہوتی ہے

جیسے **ارض** کی تغییر **ریضہ** اور **دار** کی تغییر **دويرة** آتی ہے





کیونکہ تصغیر میں میخ کے حروف اصلی سب واپس آجاتے ہیں۔

(۲) الف مقصورہ جیسے حلی

(۳) الف مدودہ جیسے حفر

مؤنث کی دو قسمیں حقیقی اور لفظی کا ذکر

تیسری بات

مؤنث کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی کی تعریف:

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابل کوئی حیثیت نہ ہو جیسے امر فاعل اور فاعل

مؤنث لفظی کی تعریف:

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلے میں حیثیت نہ رہے ہو۔ جیسے ضمہ و رعیس کہ ان

کے مقابلے میں حیثیت نہ رہتی ہے۔

وقد عرفہ۔ الخ

اہل کی سند مؤنث کی صرف کر کے احکام مقرر ہوئے ہیں،

لہذا انہیں وہ بارہ ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔

اسم کی ایک قسم المثنیٰ

فصل المثنیٰ اسم الیحق ہاجزہ الف أو یاء مفتوح ما قبلہ و دون مکسورۃ لیدل علی ن دعہ خبر مثنیہ دخو

اھن: مثنیٰ یعنی مثنیٰ اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یاء، قلم مفتوح اور نون مسدود لاحق یا کیا ہوتا کہ یہ اس بات پر راست

کرے کہ اس کے مثال میں ایک اور (۱) اور اھی ہے جیسے رجاء و وحلیہ یہ نون صحیح میں ہے ہر حال امر مقصورہ میں تو اس کا الف

رجحان و رحیم ہدایہ الصصحیح اما لمقصود ہوں کما ت الفہ منقبیۃ عن واو و کان ثلاثا رڈ لی اصبہ

۱ سے پہلے ۱ ہے۔ مثال تاج و بد میں اپنے اصل کی بابت دنا یا گیت جیسے عمو ان عصا میں اور مدہ الف یا سے پہلے ۱ ہے۔

کھڑو اب فی عصا و ان کائنات عن یاء او واو و هو اکثر من الثلاثی او نیست منقبیۃ عن شیء نفسیاء

واکس بدل ہوا ہے مگر حال یہ ہے کہ یہ ثلاثی سے تراک (یعنی رواگ ہے) یا کسی چیز سے پہلے جو انہیں ہے تو الف یا سے بدل دیا ہے۔

کو حباب فی رخی و ملہما اب فی صہی و خباریا فی حباری و خلیا فی حلی و اما الممدود ہوں کما ت

جیسے رجحان میں رخی، ملہما میں صہی، خباریا میں حباری اور حباب میں حسی اور ہر حال الف مدودہ میں انہیں کا تیرہ

حصر ث اصبۃ تثبت کھر اب فی لغز و ان کائنات ثلاثیث تصب و او کھڑو اب فی حمراء

اصل ہوتا، لی رھان کے گائیہ صر ہاں صر عیش و رتائیت کے ہے تھا تو وہ الف یا سے بدل دیا گیا جیسے خھر اوں خھر عیش

راں کما ت بدلائم اصی و او یاء حار لہ الو خھان ککس و ان و کسواء و و یحب حذف ہوئے عند

اور اگر اصل سے ہی ۱۰ یاء سے بدل، تو تھا تو ب شنیہ میں یہ دونوں چیزیں جیسے کسواء و اور کسواء ان کے نون کو حذف

الاصافۃ تقول جاءی غلاما زید و مسلما مصر و کذا تک حذف ت القییب فی تنبیۃ الخصیۃ و الالیۃ

مقدمہ



کے ساتھ نے وقت واجب سے تو کہے گا جو کسی علامہ ربیبہ میرے پاس رہے وہ تمام آئے اور جیسی مسئلہ معارف (میرے پاس شہ کے، دمسک آئے) کی طرح تا تا ایک حد تک کی جائے گی نصیب اور لایہ نہ تئیں میں خاص کر کے جیسے تو

خاصۃً لقول خصب والیاب لانہما متلازمان فکاتھما سیما واحد

کہتے تھے (دخصب) (الیاب) (دوسریں) کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے بے لزم و ملزم ہیں۔ اس گویا دونوں شکی و حدیثیں۔

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ چوتھی فصل مثنی سے متعلق ذکر فرما رہے ہیں۔

اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چھ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: مثنی کی تعریف اور اقسام

دوسری بات: اسم مقصورہ کو مثنی بنانے کی چند صورتیں

تیسری بات: الف ممدودہ کو مثنی بنانے کی چند صورتیں

چوتھی بات: مثنی سے اضافہ کے وقت نون اعرابی گرنے کا ذکر

پانچویں بات: انحصہ اور لایہ کو مثنی بناتے وقت تا کو حذف کرے گا نہ

چھٹی بات: مثنی کی اصوات مثنی کی حرف کرے گا قاعدہ

پہلی بات: مثنی کی تعریف اور اقسام

مثنی کی تعریف: مشبہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں غائب ہوں مکتوبہ (حالت رفعی) میں اور یا یا یا قبل سکن اور ہوں

مکتوبہ (حالت نصبی و جری) میں لاحق کیا گیا ہو تاکہ غوک اس بات پر دست کرے کہ اس مفرد کی مثل اس کے ساتھ

یکساں دور (مرد) بھی ہے، جیسے ر حلال (دوسرا) حالت رفعی میں اور ر حبیب حالت نصبی و جری میں۔

مثنی کی تین اقسام: (۱) مثنی صحیح (۲) مثنی اسم مقصورہ (۳) مثنی اسم ممدودہ

مثنی صحیح: وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے ر حلال۔

مثنی اسم مقصورہ: وہ ہے کہ جس کے آخر میں م مقصورہ ہو جیسے حبیب

مثنی اسم ممدودہ: وہ ہے کہ جس کے آخر میں ممدودہ ہو۔ جیسے حمراء

مثنی صحیح: اس صورت میں حالت رفعی میں اسم کے آخر میں غائب ہوں مکتوبہ کا جیسے ر حلال اور حالت نصبی

و جری میں یا قبل مفتوح اور نون مکتوبہ لاحق ہوگا جیسے ر حبیب صحیح کے آخر میں حالت اریزیدہ کی وجہ یہ ہے

کہ یہ اسم اس بات پر دست کرے کہ اس میں اس کے مثل یک اور مفرد بھی ہے۔

دوسری بات: اسم مقصورہ کو مثنی بنانے کی چند صورتیں



سم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: جب الف مقصورہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو اور وہ ثلاثی ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت ۱۵۰ الوٹ آنے گا۔ جیسے علف سے عصفوان یہ ثلاثی بھی ہے اور اس کا الف واو سے تبدیل ہو کر آیا ہے، لہذا اس کو مثنیٰ بناتے وقت ۱۵۰ الوٹ آیا۔

دوسری صورت: اور اگر الف مقصورہ یا ہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو یا واو سے تبدیل ہو کر آیا ہو، مگر وہ ثلاثی نہ ہو یا ان میں سے کسی سے تبدیل نہ ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت الف کو یا ہ سے تبدیل کیا جائے گا جیسے رسی سے رحسان، ملہی سے ملہیان، حنازی سے حنازین، حبیبی سے حبیبیان

تیسری بات الف مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی چند صورتیں

(۱) الف مقصورہ کا ہمراہ اصلی ہو تو اس کو ثنیہ بناتے وقت اصلی حالت پر برقرار رکھیں گے جیسے فہر سے فہراء
(۲) اگر الف مقصورہ کا ہمراہ تانیثی ہو تو ثنیہ بناتے وقت اسے واو سے تبدیل کیا جائے گا جیسے حنہ سے حنہاء
حضور ازاں آئے گی۔

(۳) اور اگر وہ ہمراہ اصل واو یا یا ہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو تو اس میں دو قسمیں جائیں گی۔
(۱) ہمراہ اصلی حالت میں برقرار رکھیں۔

(۲) سے واو سے تبدیل کر دیں۔ جیسے کس، کی ثنیہ کسواں اور کسواں دونوں جائز ہیں۔

چوتھی بات مثنیٰ سے اضافت کے وقت نون اعرابی گرنے کا ذکر

حالت کے وقت نون ثنیہ کو حذف کرنا واجب ہے، کیونکہ نون ثنیہ کی طرح نون ثنیہ بھی موجب انقصاص ہے اور اضافت موجب اتصاف ہے، لہذا ان دونوں میں منافات کی وجہ سے نون اعرابی کو اضافت کے وقت حذف کر دیا جاتا ہے جیسے علامہ زید کے وہندم مخلصا اصل میں مخلص تھا اور جیسے ملما مصر (شہر کے مسلمان) منسلخا اصل میں منسلخان تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

پانچویں بات الحصبہ اور الالبہ کو مثنیٰ بناتے وقت تاء کو حذف کرنے کا ذکر

کس طرح مثنیٰ کے نون کو ثنیہ بناتے وقت حذف کیا جاتا ہے اسی طرح الحصبہ اور الالبہ کی تاء کو ثنیہ بناتے وقت حذف کر لیا جاتا ہے جیسے الحصبہ ثنیہ حصبہ اور الالبہ ثنیہ ابی پڑھیں جائے گی

پانچویں بات الحصبہ اور الالبہ کو مثنیٰ بناتے وقت تاء کو حذف کرنے کا ذکر

اس کی تاء کو حذف کرنا خلاف قیاس ہے اس لیے کہ قیاس یہ تھا کہ تاء حذف نہ کی جاتی جیسے شعورہ کی ثنیہ



مجموع کئی ہے۔ ان دونوں میں حذف ثاء کا سبب یہ ہے کہ **حصول** اگرچہ دو چیزیں ہیں لیکن انہوں نے ایک ہی سے ہر ایک دوسرے کو، **م** سے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں اسی طرح **البناء** (دونوں سریر) میں سے ہر ایک دوسرے کو، **م** ہے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں، پس دونوں **خصیۃ** اور دونوں **الینہ شدت** اتصال وجہ سے ٹکی واحد ہیں لہذا اس شدت اتصال کی وجہ سے اس کا مشیہ بمنزہ کمرہ مفردہ کے کر یا گیا، پس اگر ثاء تائید کو ثابت رہا جائے گا تو اس کا مفرد بھی کے درمیان میں واقع ہونا لازم آئے گا اور یہ ناجائز ہے کیونکہ علامت تائید کمرہ مسرہ کے وسط میں نہیں آتی۔

واعلم ذوہذا صافہ المشی الی المشی یعنی عن الأول للعطف الحشیع کقولہ تعالیٰ **فقد صفت قلوبکم** اور جان و نہ تحقیق ثابت یہ ہے۔ جب کسی مشی کی مشیہ کی طرف اضافت کی جائے تو اول مشیہ کو لفظ کے ساتھ جمع کر دیا جائے گا جیسے اللہ تعالیٰ کا **م** سے **فقد صفت قلوبکم** اور **فانصروا** **اہل بیتہما** **فقطعو** **اہل بیتہما** وذلک لکراۃ اجتماع التثنیین فیما یکد لانصال بیہما لفظاً ومعنی اور یہ کہ مشیہ کا جملہ ناپید سمجھا جائے تاہم اس جملہ میں جہاں دونوں میں اتصال نہ ہو، نحو **فانصروا** **اہل بیتہما**۔

چھٹی بات: مشی کی اضافت مشی کی طرف کرنے کا قاعدہ

وضاحت: جب ایک مشی کی صفت دوسرے مشی کی طرف کی جائے تو پہلے والے مشی کو لفظ جمع کے ساتھ ذکر کریں گے جیسے اللہ تعالیٰ کا **م** سے کہ **فقد صفت قلوبکم** (پس تحقیق تم دونوں کے دلوں نے ہمارے ہونے کے لیے صل میں قبل تھا اس کو جمع کا معنی بنا کر **قلوبکم** کر دیا۔ اسی طرح **فانصروا** **اہل بیتہما** (تم نے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے) میں **عنا** **اہل بیتہما** اصل میں **یہ** **ہما** تھا **یہ** کو جمع کا معنی کے ساتھ ذکر کر کے **اہل بیتہما** ذکر کیا گیا۔ **وجہ:** یہ ہے کہ دو مشیہ کا اجتماع ایسے مقام پر نا پسندیدہ سمجھا جاتا ہے جب دونوں میں اتصال ہو کہ پیا جائے لفظ یا حتیٰ چنانچہ اضافت میں مضاف مضاف الیہ نے جز ہوئے کی وجہ سے اتصال نہ کد ہونے کی وجہ سے ان دونوں کا مشیہ ہونا ناپسندیدہ ہے۔

اسم کی ایک قسم جمع

فصل: المصنوع - اسم بدل علی واحد مقصودہ بحرورف مفردہ بتغیر ولفظی کمر خول فی رجل یکوین فعل مجموع کی جگہ میں ہے مجموع دو اسم ہے جو ایسا ہوا (اورا) پر یا تاکہ سے جو افراد مفردہ سے تصور ہوں مجموعی تیر کے **وتعدیری کھنک علی وری اسد لون مفردہ** **أبناً فلک** **لکنہ علی وری قتل قوم و دھط و** **ساحر یا قتل قہر** یا **جیسے** **ح** **رجل** **یا قتل** **ن** **تغیر** **یجیسے** **فلک** **اسد** **سے** **م** **ہا** **یہ** **کہ** **اس** **کا** **مفرد** **فلک** **سے** **تین** **و** **مفرد**

فصل کے دور پہلے دور، وسط دور کے بعد چودھواں اور پھر ولایت کرتے ہیں لیکن جمع کے صفین میں ہیں۔
 اس لیے کہ اب کا وہی مقرر نہیں ہے جس کا جمع وقت پہلے ہے۔ جمع وہ جمع ہے جس کے بعد کا۔ اس لیے کہ جمع

وہ مکسر و غیر ماکسر ہاء و اجودہ

وہ دوسری قسم بہ خطر ہے وہ وہ بیع ہے کہ جس میں اس سے وعدہ نکال دینا یہ کہ کیا ہو۔

وضاحت:

مصطفیٰ ﷺ اس فصل میں چھ باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

کلیات :

جمع کی تعریف: ر جمع کی دو قسمیں جمع سالم اور جمع منکسر کا ذکر

وومہ کی بات

جمعہ ماہ کی دو قسموں کا ذکر اور جمعہ مذکر سالم صحیح بنانے کا طریقہ

تیسری بات:

سہم منقول اور اہم مقصودہ سے منع سہام بنانے کا طریقہ

☆ چوکی پات

نہ است اور اہم صفت سے حق سام بنانے کا قاعدہ اور اس کی شرائط

یا تجھے پست:

جمعہ کی دوسری قسم جمع مباحثہ ہے جس کی شرح لکھ

تحقیقات :

جمعہ میسنر ۲۱ جمعِ قذات و شرمت کے دن

کھلی بات

جمع کی تعریف اور جمع کی دو قسمیں جمع سالم اور جمع مکسر کا ذکر

جمع کی تعریف:

وہ اسم ہے جو سے افراد مرکب تکررے جو حروف مفرد سے مقصود ہوتے ہیں مگر تصدیق تہی

نے ساتھ خدا کو معطلی ہو یا تقدیری۔ تغیر نفی کی جیسے **رجل واحد** کی جمع **رجال** یا تغیر تقدیری جیسے

فیکٹس کے وزن پر جمع ہے اس کا مفرد **جرذ** ان **فعل** ہے۔

جمع کی اقسام:

جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع صحیح - جنی جمع نام (۲) جمع منسہر

جمع صحیح کی تعریف:

جمع صحیح وہ جمع ہے جس کی جمع بناتے ہوئے اس کے واحد کا بدلہ نہیں ہوتا

۴۰۔ جیسے مسلمانوں نے اس کا مفروضہ تسلیم کیا ہے۔

جمع ملکتھری کی تحریر ہے :

وہ جہت ہے جس کی جمع بناتے ہوئے اس کے وعدہ کا اثر منسلک نہ رہے۔ جیسے

روحانی مسائل

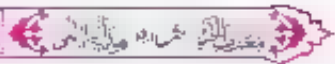
بحر واپس منور ہوا۔

اس فصل سے قوم ویر ہوا نکل گئے س سے کہہ قوم ویر ہوا ویر اس کے

جیسے دوسرے اساجاگرچہ جمع والے معنی پر اہانت کرتے ہیں مگر وہ جمع نہیں ہیں کیونکہ ان کا معنی نہیں ہے۔

والمعتصم على قسمين. المذكور وهو ما ألحق به غيره وهو مضموم ما قبله وبن معتصمة كـ مسلمون أو

تجلی کے جسم پر ہے اول ذکر ہے اور توحید کا وہ ہے جس کے ساتھ جس والا کمال میں سمجھ و ادراک مفتوح خلق کیا یا ہو جسے مسطور اور



یہاں منکسور ما قبلہا ونون کدالک لیدل علی ان معہ اکثر مہ نحو منضمین وھذا فی الصحیح

یہ مائل مسور ونون مسور لایا گیا ہوتا کہ یہ لائق کہ اس بات پر درت کرے کہ اس کے ساتھی واداس سے را کہ ہیں
جیسے منضمین اور یہ لائق (جمع بنانے کے لیے) لگائی ہیں ہے۔

دوسری بات جمع صحیح کی دو قسموں کا ذکر اور جمع مذکر سالم صحیح بنانے کا طریقہ
جمع صحیح کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم
جمع صحیح کو جمع سالم بھی کہتے ہیں

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ اس کے آخر میں دو مائل مضموم و نون مفتوحہ لگایا جائے جیسے
مسبومہ ن یا اس کے آخر میں یہ مائل مسور اور نون مفتوحہ لگایا جائے جیسے **مسلمین** تاکہ اس بات پر ولایت کرے کہ
اس کے ساتھ اوراقہ بھی ہیں جو ایک سے زیادہ ہیں۔

لما المنقوص فتح حذف یاؤہ مثل فاصون و دعوان و المنقصور بحذف الیم و یقی ما قبلہا مفتوحا لیدل
ہر حال اسم منقوص تو اس میں یاؤہ حذف کر دی جائے جیسے **فاصون** و **دعوان** اور اسم مقصور و نون اس کا الف حذف کر دیا جائے تاکہ
اور باقی رکھا جائے گا اس سے مائل مفتوحہ تاکہ ولایت کرے الف محذوفہ پر۔

علی آلف مخدوفۃ مثل مصطفون ویختص باوی العلم و أم فو لہم مسون و أروضون و ثیون و قلوب و فشاڈ
جیسے **مصطفون** اور یختص باوی العلم و أم فو لہم مسون و أروضون اور ثیون و قلوب کہ یہ شاذ ہیں۔

تیسری بات اسم منقوص اور اسم مقصورہ سے جمع سالم بنانے کا طریقہ
اسم منقوص کی جمع بنانے کا طریقہ: اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاؤہ مائل مسور ہو جیسے **لاصی**
اس کی جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اولوں اور یاؤہ نون ن کے آخر میں ہا کے ساتھ اس کے آخری یاؤہ کو حذف کر دیا
جائے جیسے **لاصی** سے **لاصون** اس میں **لاصون** اصل میں **لاصیون** تھا یاؤہ پر ضم ثقیل تھا اس لیے مائل کو وے دیا مائل
کی حرکت واد کرے کے بعد اب قاعدہ پایا گیا کہ یاؤہ واد واد یک کلمہ میں جمع ہیں اس لیے تخفیف کے لیے یاؤہ کو حذف
کر دیا یاؤہ تو فاصون ہوا۔

دوسرے دعوان ہے یہ بھی دعوان تھا اس کی یاؤہ مذکورہ قاعدہ کے تحت حذف کر دیا تو دعوان ہوا۔
اسم مقصورہ کی جمع بنانے کا طریقہ: اسم مقصورہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے **مصطفیٰ** اس
کی جمع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے الف کو حذف کر دیں اور آخر میں واد نون کا اضافہ کیا جائے گا جیسے **مصطفیٰ** سے
مصطفون ہو گیا۔

ویختص باوی العلم: اس عبارت کے معنی یہ ہے کہ اس کے مذکورہ جمع صحیح بنانے کا طریقہ جو ذکر



کیا کیا۔ جی دادا قبل مضبوط اور نون مفتوحہ کے ساتھ یہ وزن **الو اعلم** جس کی بعضوں کے ساتھ خاص ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

نہض: مذکورہ قاعدہ پر ایک اعتراض ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ قالوں **مسنوں** و **رصول** اور **ثبوت** و **رقول** میں ذوات یا اس سے کہ یہ جمع ہیں و رد و ثبوت کے ساتھ لائی گئی ہیں و غیر ذلک بعض ہیں؟
جواب: یہ ہے۔ **مسنوں** سد کی جمع معنی سال اور **رصول** رص کی جمع معنی زمین و **ثبوت** ثبوت کی جمع معنی جماعت اور **رقول** قلہ کی جمع معنی چھری (کلی نظر) یہ سب الفاظ تہذیب و ذکر اور نون ذوی الحلق ہیں حالانکہ ان کی جمع و اولوں کے ساتھ آتی ہے یہ چند الفاظ قاعدہ کے خلاف ضرور ہیں لیکن یہ شاذ ہیں اور نادر الوقوع ہیں۔ بہر حال قاعدہ وہی ہے جو ہرگز کر کیا گیا ہے۔

و یجب أن لا یکون الفعل مرفوعاً فعلاً کأحمر وحمر، ولا فعلاً مؤنثاً فعلاً کسکری و سگری
اور واجب ہے کہ وہ (اسم جس کی جمع لائے گا) یہ گیا ہے اس فعل کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلاً** کے وزن پر آتی ہے جیسے
حمر کی مؤنث حمر، آتی ہے ورنہ اس فعل کے وزن پر جو جس کی مؤنث فعلی تی ہو جیسے **سگری** کی مؤنث **سگری** آتی ہے
ولا فعلاً بمعنی مفعول کخروج بمعنی مجروح ولا فعلاً بمعنی فاعل کصوب بمعنی ضابط
اور وہ اسم اس فعل کے وزن پر نہ ہو مفعول کے وزن پر نہ ہو جیسے **خروج** بمعنی مجروح کہ **مفعول** کے وزن پر نہ ہو جیسے
و یجب حذف نون بالإنشاء نحو **مسنو مصر**

فاعل جیسے **صوب** بمعنی میں ہے اور جمع نہ کے یون کا صحت یہ ہے کہ حذف نہ کرنا جس سے جیسے **مسنو مصر**

چوتھی بات اسم ذات اور اسم صفت سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ اور اس کی شرائط

وضاحت: قاعدے کی وضاحت سے پہلے تمہید کے طور پر اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ وہ اسم جس کی جمع سالم بنائیں گے یا تو اسم ذات ہوگا جیسے دید یا اسم صفت ہوگا جیسی وہ اسم جو ذات سے علاوہ کسی صفت پر دلالت کرے جیسے **ضارب**، **قائم** وغیرہ

اگر اسم ذات ہو تو اس کی جمع سالم بنانے کے لیے تین شرطیں ہیں

پہلی شرط: وہ اسم مذکر ہو، یعنی اس میں تاء تأیید نہ ملے اور نہ مقتدر ہو، جس طرح **مسنو** اور عین کی جمع سالم ہو و نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

دوسری شرط: وہ اسم ذات ہو علم ہو علم نہ ہو تو اس کی جمع سالم و اولوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔ جیسے **رحل** اس کی جمع نول کے ساتھ نہیں آئے گی۔

تیسری شرط: وہ اسم ذات ذوی الحلق کا علم ہو سب ذوی العقول کا علم نہ ہو تو اس کی جمع داوا و اولوں کے ساتھ نہیں



تے کی جیسے **مجر** یہ ٹھوڑے کا نام ہے اور گھوڑ دوئی اعتقوال نہیں ہے، لہذا اس کی جمع سالم وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔ دوسری تہم تہم وادون سے غصہ کی گئی ہیں کہ جمع سامعہ تمام جموں میں اشرف ہے اور وادوم چونکہ ہوا مسائل کاظم ہوا تہم اسوں میں اشرف ہے لہذا اشرف کے لیے شرف کو خاص کیا جیسے دیکھ لی جمع سامعہ وادون آتی ہے

اگر اسم صفت ہو تو اس کی جمع سالم بنانے کی پانچ شرطیں

اسم صفت سے مراد اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ ہیں۔

پہلی شرط: وہ مذکر مطلق ہو۔

دوسری شرط: وہ صفت مذکر ہو جس علامہ مذکر ہے لہذا اس کی جمع لون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

تیسری شرط: وہ صفت کا صیغہ ایسے **افعل** کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلاء** کے وزن پر آتی ہے جیسے

احمر اس کی مؤنث **حمر** آتی ہے۔ لہذا اس کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

چوتھی شرط: وہ صفت کا صیغہ ایسے **فعلان** کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلی** آتی ہے جیسے سکر اس کی

مؤنث **سکری** آتی ہے۔ لہذا اس کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

پانچویں شرط: وہ صفت کا صیغہ ایسے **فعلیل** کے وزن پر نہ ہو جو مفعول کے معنی میں ہو جیسے حریج یہ

مجر و ج کے معنی میں ہے۔ ایسے **فعلیل** کے وزن پر نہ ہو جو **فاعیل** کے معنی میں آتا ہو جیسے **صوویہ** صابروں کے

معنی میں ہے۔ لہذا ان کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

سادھ: جمع مذکر سالم کے نون کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے، ایسے **مستلمو** و **مصر** اصل میں

مستلمون تھا اس کی اضافت جب **مصر** کی طرف کی گئی تو نون حذف ہو گیا۔

و مؤنث وهو قال الحق يا خير ألف وادع نحو مسلماب وشروعہ ان كان صفة وله مذكر أو لا يكره

(نہی گئی دوسری قسم جمع مؤنث سالم) وادع مؤنث وادع ہے جس سے تخریش الف اور تاویا یا کہا ہو جیسے **مسلماب** اس کی تخریش

لہ جمع بانواو والذین نحو مسلمون وإن لم يكن له مذکر بشرط أن لا يكون مؤنث

ہے۔ موصوت کا صیغہ ہوا اس سے لیے مذکر ہوا اس مذکر کی جمع وادونوں کے ساتھ، کی گئی ہو جیسے **مسلمون** اور اگر اس کے لیے مذکر

مجزؤا عن الفاء كالحائض والخامل وإن كان استغیر صفة جمع بالالف و لقاء بالشرط كالمذنب

نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ دو اسم یا صفت کا صیغہ نہ ہو جاتا سے خالی ہو جیسے **الحائض** و **الخامل** اور

اگر ایسا اسم ہو جو صفت کا صیغہ نہ ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لائی جائے گی بغیر کسی شرط کے جیسے **مذنبات**

پانچویں بات جمع کی دوسری قسم جمع مؤنث سالم اور اس کی شرائط

جمع مؤنث سالم کی تعریف: وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء کی جائے جیسے **مسلّمات**



جمع مونث سالم بنانے کی شرط

پہلی شرط: الف تاء کے ساتھ جمع لانے کی شرط یہ ہے کہ اگر صیغہ مفت کا ہو اور اس کے لیے ذکر بھی ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے ذکر کی جمع واہون کے ساتھ آتی ہو جیسے **مسبلة** اس کا ذکر **مسم** ہے اور اس کی جمع **مسمو**۔ واہون کے ساتھ آتی ہے۔

دوسری شرط: اگر اس کا ذکر نہیں آتا ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا مؤنث کا صیغہ تاء سے خالی نہ ہو پس **الحائض** و **الحامض** کی جمع **حائضات** اور **حامضات** نہیں آئے گی اس لیے کہ ان کی مونث تاء سے خالی ہے۔

تیسری شرط: اگر وہ صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لانے کی بھی کسی شرط کے۔ جیسے **هند** کی جمع **هندات** الف تاء کے ساتھ آتی ہے۔

و انكسرت صيغته في الثلاثي كثيرة تعرف بانتماء كرحال و أفراس و فليس و في غير الثلاثي على اوج نكر في صيغة ثانی میں رہا دینا جو تاء سے معلوم ہوتے ہیں جیسے **رحال** و **أفراس** و **فليس** اور یہ ثلاثی میں ورنہ فعال و فعائل کا قیاساً کما عرفت فی التصریح ثم اجمع انصافاً علی قسطن جمع فلو و هو ما فعال اور فعائل کے وزن پر آتے ہیں قیاساً جیسا کہ آپ نے اس کی گرامر پڑھیں ہے ہر جمع بھی دو قسم ہے اور جمع قسطن ورتن یظن علی لعنوة فما دونها وأنبته أفعال وأفعال وفعلة وأفعلة وجمعها التصحيح بدوي للام قلب وجمع ہے بدوي و اس کے تم پر بدوی جاتی ہو اور اس نے اور اس لیے **فعل** **فعل** **فعل** **فعل** اور ان کی بدوی جمع ہے۔ مگر بدوی و مسلمات و منقش قسم جمع کثرت ہے یہ و جمع ہے بدوي سے لاندہ پر بدوی جاتی ہے۔ اس کے مؤنث جمع قلت کے اور ان کے ساتھ وہ ہیں جو بھی مرتبہ کے ہیں۔

چھٹی بات جمع ملکتر اور جمع قلت و کثرت کے اوزان

جمع ملکتر کے اوزان: جمع ملکتر کے اوزان ثلاثی و غیر ثلاثی کے مختلف ہیں چنانچہ مصنف نے فرمایا کہ جمع ملکتر کے صیغے ثلاثی میں تاء سے تصنیق رکھے ہیں ان کا قیاس سے کون تصنیق نہیں ہے نہ ان کے لیے کوئی قاعدہ مقرر ہو جیسے **رحال** جمع **رحال** و **أفراس** جمع **أفراس** و **فليس** جمع **فليس**

جمع ملکتر کے اوزان غیر ثلاثی یعنی رباعی اور ماسی میں **فعال** اور **فعائل** کے وزن پر آتے ہیں ورنہ فعال ورتن قیاس کے موافق ہیں جیسا کہ آپ علم صرف میں معلوم کر چکے ہیں۔



جمع کی باعتبار معنی کے دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت اور اس کے اوزان

جمع قلت: وہ ہے کہ جو دس اور دس سے کم پرولی جاتی ہو اور جمع قلت کے ران یہ ہیں

(۱) الفعل یسے الفس فلس کی جمع ہے (۲) الفعل یسے افول فلول کی جمع ہے

(۳) فعلة یسے غملاہ کی جمع ہے (۴) فعلة یسے رفقہ غصک کی جمع ہے

(۵) جمع مذکر سالم (۶) جمع مؤنث سالم جب کہ یہ دونوں لفظ نام سے جان ہوں جیسے ریادوں اور عسکرات

فائدہ: جمع مؤنث سالم اور جمع مذکر سالم جب لفظ نام کے ساتھ ہوں، وہ بھی جمع کثرت میں داخل ہیں۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس سے زائد پر ہوں جائے۔ جمع کثرت کے اوزان جمع قلت کے اور اس کے علاوہ

ہیں۔

فضل: المصدر سمرید علی الحدیث فقط يستحق منه الأفعال كالضرب والتضرب فعلاً وأبیشہ من التثانی مصدر وہ اسم ہے جو حدیث پر دلالت کرے (جیسے ہونا، کرنا وغیرہ) اور اس کے فعال مشتق ہوتے ہیں جیسے الضرب (مارنا) اور

المعجزہ غیر مضبوطی تعرف بالسماع ومن غیر وقایہ منہ کالافعال والانفعال والاشیغال والمعللہ و **نصر** (خدا کرنا) اور اس کے اوزان ثلاثی مجرد سے مضبوط ہیں (یعنی کوئی سے شہد قاون کے مطابق نہیں ہیں)

ساز سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ (یعنی ثلاثی مجرد کے علاوہ) قیاسی ہیں جیسے **الفعل، المفعول، المفعول، المفعول**

للتفعل مثلاً فالمصدر ین لم یکن مفعولاً مضطراً یعمل عمل فعلة یرفع لفاعله ان کان لازم محو

فعل غیر وہی مصدر غیر متعین مطلق واقع نہ ہو تو وہ اپنے فعل جیسے عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اگر وہ لازم ہو جیسے

أعجبی قیام ریدو ینصب مفعولاً یضاً ان کان متعیناً نحو أعجبی ضرب ریدو عمرو اولاً یحور تقدیم

عجیبی ریدو ریدو میں نصب ہوتا ہے اگر وہ متعین ہو جیسے **عجیبی** ضرب ریدو عمرو میں نہیں ہے مصدر کے محسوس کو

معمول المصدر علیہ فلا یقال أعجبی ریدو ضرب عمرو ولا عمرو واضرب ریدو یحور إضافة الی الفاعل

مصدر پر مقدم کرنا چاہیے کہ **عجیبی** ضرب عمرو اور یہی عمرو! **عجیبی** ضرب ریدو کہنا درست ہوگا اور مصدر کی مشابہت

بحر کرہت ضرب ریدو عمرو والی المفعول محو کرہت ضرب عمرو ریدو افعال کا مفعول لا مطلقاً

فاعل نہ ہونے سے محو کرہت ضرب ریدو عمرو یا مفعول بن جائے جیسے **کرہت ضرب عمرو** یا بدو میں حال مصدر اور مفعول

فالعمل للثعل والدی فلیہ محو ضربت ضربت عمرو والعمرو مصوب بصریت

مطلقاً جمع ہوتی ہے وقت عمل اس کا ہوتا ہے نہ اس کا پہلے ہونا ہے

جیسے ضربت ضربت عمرو اور اس میں نے رانہ کو جس مفعول سے ضربت دی وہ ہے



وضاحت: مصدر مطلقہ حادثہ کی دس قسموں میں سے چھنی فصل یہاں سے بیاں فرما رہے ہیں اور وہ ہے مصدر اس فصل میں مصدر مطلقہ کے چھ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

- مکمل بات : مصدر کی تعریف
- دوسری بات : مصدر کے اوزان
- تیسری بات : مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا
- چوتھی بات : مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا درست نہیں
- پانچویں بات : مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف درست ہے
- چھٹی بات : مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا

مکمل بات مصدر کی تعریف
مصدر جو وہ اسم ہے جو صرف حدوث پر دلالت کرے (یعنی کسی کام کا کرنا ہونا کھانا پڑھنا وغیرہ) اور مصدر سے افعال نکلتے ہیں جیسے **الصر** اور **النصر** وغیرہ (کسی اور چیز پر راست نہ کرے یعنی زمانہ و نسبت اور لفظ پر دلالت نہ کرے)

دوسری بات مصدر کے اوزان
مکملاتی مجرد سے مصدر کے اوزان مقرر و رطے شدہ نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا کوئی قاعدہ یہاں ہے جس کی بنیاد پر دوسرے اوزان بتائیں کہ کیا جائے صرف نامی میں سننے پر موقوف ہیں۔
غیر مکملاتی مجرد یعنی رابطی و رجمی وغیرہ سے مصدر کے اوزان قیاسی ہیں مثلاً
فعل، مفعول، اسم، فعل، مفعول، فعل، غیرہ

تیسری بات مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا
مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو یہ دی عمل کرتا ہے جو اس سے مشتق ہو و فعل کرتا ہے (حتیٰ فعل اگر دی سے تو فاعل کو رفع دیتا ہے و اگر فعل متعدی ہے تو مفعول کو نصب دیتا ہے) پس مصدر بھی اگر رفع ہو تو فاعل کو رفع دے گا جیسے اعجبی فہریدہ و مصدر اگر متعدی ہو مفعول کو نصب دے گا جیسے اعجبی صرب یہ عمر و

چوتھی بات مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا درست نہیں
مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کہ مصدر ضعیف عامل ہے اس کا معمول اس سے موخر ہوتا اس پر عمل کرے گا و نہ پہلے ایداعجبی رید صرب عمر و کہنا ایداعجبی عمرو صرب رید کہنا جائز نہیں ہے اس میں پہلی مثال میں رید فاعل و صرب مصدر پر مقدم کیا گیا ہے اور دوسری مثال میں صرب مصدر پر عمل کرے

www.KitaboSunnat.com



مفعول عمرو کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

پانچویں بات مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف درست ہے

مصدر بھی چونکہ دیگر ہا کی عرب ایک اسم ہے اس لیے جس طرح دوسرے اسماء کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف جائز ہے، اسی طرح مصدر کی بھی اضافت فاعل کی طرف اور مفعول کی طرف جائز ہے۔

فاعل کی طرف مصدر کی اضافت کی مثال جیسے کمرھٹ ضرب زید عمرو وا

مفعول کی طرف مصدر کی اضافت کی مثال جیسے کمرھٹ ضرب عمرو وزید

اس میں عمرو و ضرب مصدر کا مفعول اور زید اس کا فاعل ہے۔

چھٹی بات مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا

مصدر مگر مفعول مطلق ہو تو یہ عمل نہیں کرے گا جہاں سے پہلے جو فعل ہے وہ اس میں عمل کرے گا اور یہ مصدر اس کا معمول بنے گا کیونکہ اصل قوی کے ہوتے ہوئے عامل ضعیف عمل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ خود معمول بن رہا ہے جیسے صورت ضرب عمرو وا اس میں عمرو و اضروفت کی وجہ سے منصوب ہے

اسم کی ایک قسم اسم فاعل

الصل: اسم الفاعل اسم مشتق من فعل يدل على من قام به الفعل بمعنى حدوث وصيغته من الثلاثي

فعل اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے، ال کے ساتھ اس کے ساتھ فعل قائم ہے بطور حدوث کے اور اس کا صیغہ

لضجر و صبی و ذب الفاعل كضارب و ناصر ومن غيره على صيغة المضارع من ذلك الفعل بميم

مضارع مجرد سے فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب (مارنے والا) ناصر (مدد کرنے والا) اور کے علاوہ

یہی ثلاث مجرد کے علاوہ اس فعل کے مضارع سے صیغہ کے مطابق ہوتا ہے (تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ) وہ یہ کہ

مضمومة مکان حذف المضارعة و كسر ما قبل الاحو كمدحج و مستخرج

مدحمت مضارع کی جگہ یہ صیغہ شروع میں آتی ہے اور آخر سے قبل سر ہوتا ہے جیسے مدحل (دھالنے والا) مستخرج (خروج کرنے والا)

و هو يعمل عمل فعليه المعروف ان كان فاعله معنى الحال والاستقبال ويعتمد على المتقدم نحو زيد قائم ابوه

اور یہ وہ اپنے فعل مضارع جیسا کہنا ہے اور اس فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہوتا ہے (چھٹی بات میں سے کسی میں پر ہا تیسرے میں کرنا

أو ذي الحال نحو جاءني زيد ضارب أبوه عمرو أو موصوب نحو مررت بالضارب أبوه عمرو أو

ہے) مثلاً اگر سب تیسرے میں کرنا ہے جیسے زید قائم ابوه یا دھال پر جیسے جاءني زيد ضارب أبوه عمرو یا موصول پر جیسے مررت

بالموصوف نحو عيني رجل ضارب أبوه عمرو أو هبة الاستفهام نحو أأنتم زيد أو حروف التثنية نحو

بالموصوب أبوه عمرو یا موصول پر جیسے عيني رجل ضارب أبوه عمرو یا ہر استفہام اس کے شروع میں ہوئے فاعل زید؟

ما دئم ریڈ لون کن بمعنی الماصی وحبب لإضافہ نحو ریڈ صارب عمرو أمس هذا اذا كان مسکوا
یا حرف می اس سے شروع میں ہو جیسے ما دئم ریڈ لون کن فاعل ماضی سے می میں پہلو اضافت و جب ب
جیسے ریڈ ب عمرو مس (میں سے عمرو کو گشتہ قل ، ہے) یہ اس وقت ہے جب اسم فاعل قمر ہو
أما إذا كان مفعولاً بدلالة المستوي فيه جميع الأرومة ماحورید الضارب ابوه عمرو، الان أو غداً أو أمس
اور بہر حال جب اسم فاعل معروف باللام ہو تو اس میں تمام زمانے برابر ہوں گے جیسے
ریڈ الضارب ابوه عمرو الان أو غداً أو أمس (زید جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے آج یا کل ۱ مدہ فاعل کدشت،

وضاحت: مصنف رائے یہاں سے ماحورید کی تفصیل میں سے ساتویں فصل کو بیان فرما رہے ہیں جو کہ اسم
فاعل کی بحث پر مشتمل ہے اس فصل میں بنیادی طور پر تین باتیں ذکر کی گئی ہیں

پہلی بات: اسم فاعل کی تعریف

دوسری بات: اسم فاعل کا وزن

تیسری بات: اسم فاعل کا فعل اور اس کی شرائط

پہلی بات **اسم فاعل کی تعریف**

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بخور حدوث کے
قائم ہے۔

بمعنی الحدوث کا مطلب یہ ہے کہ فعل اس ذات کے ساتھ تین زمانوں میں کسی ایک زمانے کے
ساتھ متباعد ہے نیز بمعنی لحدوث کہہ رصحت مشہد کو اسم فاعل سے جدا کر دیا اس لیے کہ اس میں مصدر معنی دائمی
ہوتے ہیں۔

دوسری بات **اسم فاعل کا وزن**

اسم فاعل کی دو صورتیں ہیں: ثنائی مجرد سے ہوگا یا غیر ثنائی مجرد سے ہوگا۔ اگر ثنائی مجرد سے ہے تو اسم فاعل کثر
وعل سے وزن پر آتا ہے جیسے صارب اور ماص اسم فاعل کر غیر ثنائی مجرد ہو تو کسی باب سے فعل مضارع کے وزن پر
ہوگا مگر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اور وہ اس طرح کہ علامت مضارع تو گرا اس کی جگہ نیم مضموم گادیں گے اور اس کے
آخر کے فاعل کو کسرہ دیں گے جیسے یجد جن سے مدحی وریس مخرج سے مسحرج

تیسری بات **اسم فاعل کا فعل اور اس کی شرائط**

اسم فاعل اپنے فعل معارف و افعال کرے گا اگر اس کا فعل ماضی ہے تو یہ بھی ماضی ہوگا اور اگر اس کا فعل متعدي
ہے تو یہ بھی متعدي ہوگا اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں۔



دوسری شرط: یہ ہے کہ اسم فاعل چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر سہارا پڑے ہوئے ہو۔ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) مبتدا پر جیسے **وید قائم ابہ** (۲) ذوات خاص پر جیسے **جاءہی رید صارب ابوہ عمرو** (۳) اسم موصول پر جیسے **مررت بہ بصارب ابوہ عمرو** (۴) موصوف پر جیسے **عمدنی رحل صارب ابوہ عمرو** (۵) خبرہ استعہام پر جیسے **اقائم وید** (۶) حرف نفی پر جیسے **ما قائم وید**

بہر حال اسم فاعل جس فعل ماضی کے معنی میں ہو تو اس کو ضافت معنوی کے ذریعے ساتھ لے کر اسم کی طرف رجوعاً اضافت کریں گے جیسے **رید صارب عمرو** جس (رید نے عمرو کو گڈ شیت لے لیا)۔

حد داکیں مسکرا: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل کے لیے رہا نہ حال یا استقبال شرط اسی وقت ہے جب وہ نکرہ ہو۔ بہر حال اگر اسم فاعل معرف یا لام ہو تو انفہام موصوف کے واسطے ہوئے کے بعد تو اس میں تمام رہانے برابر ہوں گے جیسے **رید المصارب ابوہ عمرو** والان او عدا او افسر رہا جس کا پتہ عمر کو رہا ہے آج یا کل آئندہ کا کل گڈ شیت)۔

اسم کی ایک قسم اسم مفعول

اسم المفعول اسم مشتق من فعل متعبد لبذل عسی من رفع غیہ الفعل وصیغہ من المحرود ثلاثی عسی
اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعبد سے مشتق ہوگا کہ اس است پر اوست کرے جس پر فعل واقع ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ثلاثی بحرود سے
وزن مفعول لفظاً کمصروب أو تقديراً کمفعول و عمری ومن غیرہ کما اسم الفاعل یفصح ما قبل الآخر
مفعول سے وزن پر آتا ہے لفظاً جیسے **مصروب** یا تقديراً جیسے **مفعول** اور **عمری** اور اس کے علاوہ
(جی ثانی بحر کے علاوہ) سے اسم فاعل کی مانند ہے یہاں آخر سے پہلے (وے حرف پر) فتح آئے گا
کمداخل و مستخرج، یعمل عمل فغله المفعول بالشرائط المذكورة فی اسم الفاعل محرود
جیسے مدخل اور مستخرج اور یہ فعل مجہول نہیں کرتا ہے ان شرط کے ساتھ جو اسم فعل میں مذکور تھیں جیسے **رید**
مصروب علامہ لان او عدا او افس
مصروب علامہ لان او عدا او افس

وضاحت: مصنف اپنی خاتون لیسوں میں آنکھوں فصل اسم مفعول کو یہاں سے ذکر فرما رہے ہیں۔

اس فصل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

بکلی بات . اسم مفعول کی تعریف

دوسری بات: اسم مفعول کا عمل اور اس کی شرط
تیسری بات: اسم مفعول کے اوزان

پہلی بات: اسم مفعول کی تعریف

اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوگا کہ اس وقت پر دست کرے جس پر فعل واقع ہو ہے۔

دوسری بات: اسم مفعول کے اوزان

اسم مفعول کا صیغہ ثلاثی مجرد سے **مضروب** کے وزن پر آتا ہے لفظاً اور تقدیراً **مفعول** اور **مزمع** کے وزن پر آتا ہے **مزمع** اصل میں **مرموی** تھا، تبدیل کے بعد **مزمع** ہوا اسی طرح **مفعول** اصل میں **مفعول** تھا، تبدیل کے بعد **مفعول** ہوا۔

و غیر ثلاثی مجرد یعنی باغی اور خماسی سے اسم مفعول اسم ناقص کی طرح ہے، صرف اتنا فرق ہے اس کے آخر سے ما قبل میں فتح، یا چائے کا جب کہ اسم ناقص کے آخر سے ما قبل میں سرہ آتا ہے **مذحل** سے **مذحل** اور **مستخرج** سے **مستخرج**

تیسری بات: اسم مفعول کا عمل اور اس کی شرط

اسم مفعول وہی عمل رہتا ہے جو فعل مجہول رہتا ہے، حتیٰ تا جب فاعل کو رفع دیتے ہیں اور باقی متاعیل کو نصب دیتے ہیں۔
اسم مفعول اگر کمرہ ہو تو اس کے عمل کے لیے وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل میں تھیں یعنی اس میں حالت، استقبال کا معنی ہو اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک کا بہار لیا ہو جیسے **بدمضرب** علامہ الہی (او عدا و افس) آریہ کا نام ہوا ہے **تاج** یا **گل** یا **گہ** (شکل) اس میں **بدمتد** ہے **مضروب** اسم مفعول علامہ مضرب مضرب الیہ سے لکھا تا جب فاعل الہی یا عدا و افس مفعول قیہ۔

اسم کی ایک قسم صفت مشبہ

فصل الصفة المشبهة اسم مشتق من فعل لازم ليدل على من قام به لفعل بمعنى الثبوت و صيغة على صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوگا کہ اس وقت پر اس کے ساتھ قائم سے ثبوت کے طور پر دور کا صیغہ اسم خلاف صیغہ اسم الفاعل و المفعول و ما تعرف بالاسم مع كحسب و صعب و طريظ و هي تعمل عمل فاعل اور مفعول کے صیغہ کے خلاف ہوتا ہے اور اس سے پہچانا جاتا ہے جیسے **حسب**، **صعب**، **طريظ** اور وہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے **مطلقاً بشرط الاعتماد** لمدكور و مماثلها ثمانية عشر لان الضيغة اما باللام او معجزة عنها و

صفت مشبہ مطلقاً یعنی بغیر زائد خاص اور استقبال کی شرط سے اپنے فعل میں داخل کرتا ہے بشرطیکہ وہ اسم موصوں کے
عد اور ذکر پر پائی جائے ورنہ اس سے کسی ایک کا سہارا لے۔

(۱) مبتدا (۲) ذوالحال (۳) موصوب (۴) خبر و استعہم (۵) حرف نفی
اسم موصول کا سہارا نہ لینے کی وجہ: یہ ہے کہ اس پر داخل ہونے والا بار ثانی موصوں کا نہیں ہے۔

چوتھی بات صفت مشبہ کی اٹھارہ صورتیں

صفت مشبہ کی اٹھارہ صورتیں: صفت مشبہ کی اٹھارہ قسمیں یا مسائل ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے کہ صفت
مشبہ یا تو معرف یا موصوف ہوگا جیسے الحسن یا معرف یا موصوف ہوگا جیسے حسن پھر ان دونوں صورتوں میں سے ہر ایک کا
معمول یا تو مضاف ہوگا جیسے وجہ یا معرف یا موصوف ہوگا جیسے الوحدہ یا ان دونوں چیزوں سے جان ہوگا جیسے وجہ یعنی نہ
مضاف ہوگا نہ معرف یا موصوف ہوگا۔ تو یہ چھ صورتیں ہوں گی، و صفت مشبہ کے معمول کی حالتیں یا اعتبار اعراب تین ہیں
مرفوع، منسوب، مجرور پس مذکورہ چھ صورتوں کو تین سے ضرب دینے سے اٹھارہ صورتیں حاصل ہوں گی۔
پہلے ان میں دو قسمیں صفت مشبہ معرف یا موصوف ہیں اور نو قسمیں غیر معرف یا موصوف کی ہیں۔

صفت مشبہ معرف یا موصوف کی نو قسمیں

قسم معمول	حالت رفی	حالت نصی	حالت جری
جب مفعول مضاف ہو	رید الحسن وجہ (الحسن)	رید الحسن وجہ (حسن)	رید الحسن وجہ (ممتنع)
جب معمول معرف یا موصوف ہو	رید الحسن الوحدہ (الوحدہ)	رید الحسن الوجہ (الوجہ)	رید الحسن الوجہ (الحسن)
جب کہ معمول دونوں سے جالی ہو	رید الحسن وجہ (الوجہ)	رید الحسن وجہ (الحسن)	رید الحسن وجہ (ممتنع)

صفت مشبہ غیر معرف یا موصوف کی نو قسمیں

قسم معمول	حالت رفی	حالت نصی	حالت جری
جب مفعول مضاف ہو	رید حسن وجہ (الحسن)	رید حسن وجہ (حسن)	رید حسن وجہ (مختلف فیہ)

فائدہ دیتی ہے، تخفیف کی دو صورتیں ہیں (۱) تخفیف مضاف میں ہوگی۔ (۲) مضاف یہ مثل۔ مضاف کے آخر میں نویں، نویں، نویں اور نویں جمع ہوتی ہے۔ مضاف ایہ کے آخر میں تخفیف کا فائدہ اس طرح دیتی ہے کہ اس کے ساتھ ضمیر کو حذف کر کے صفت کے بعد منتقل کر دیتی ہے مذکورہ صورت میں اچانک غلطیہ ہونے کے باوجود یہ محال میں تخفیف۔ فائدہ دیا ورنہ مضاف یہ میں اس سے کہ مضاف میں تخفیف، ام کی وجہ سے ہوئی یعنی نویں حذف ہوئی اور پس اوصفت غلطی کے باوجود تخفیف کا فائدہ دینے کی وجہ سے یہ صورت منتفع ہوئی۔

دوسری قسم مختلف فیہ: صیغہ صفت غیر معرف باللام ہا۔ و مضاف ہوا یہ معمول کی طرف جو آگے ضمیر کی طرف مضاف ہوا اور مجرور ہو جیسے **رمد حسن و جہدہ**

مختلف فیہ ہونے کی وجہ: نجات البصرہ و سیویہ اس صورت کو منتفع قرار دیتے ہیں و وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ اضافت لفظیہ تخفیف کے لیے پس اس صورت میں مناسب تھا کہ حذف ہوتا لیکن چونکہ یہاں ادنیٰ درجے کی تخفیف ہوئی ہے اور ہو یہ ہے کہ صرف مضاف سے نویں حذف ہوئی ہے اور مضاف ایہ سے ضمیر حذف نہیں ہوئی حالانکہ علی درجے کی تخفیف ممکن تھی لہذا اعلیٰ درجے کی تخفیف کے ہوتے ہوئے ادنیٰ درجے کی تخفیف پر کٹ کر ماقبض ہے اور نجات کو نہ اس صورت کو بلکہ قباحہت جائز کہتے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ جواز کے لیے فی جملہ تخفیف کافی ہے ورنہ حذف نویں ہے جو یہاں پائی گئی۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہ صورت مختلف فیہ ہے۔

احسن، حسن اور فصیح کی پہچان

صفت مشہد کی اقسام میں سے دو قسمیں تو منتفع ہوئیں اور ایک قسم مختلف فیہ جس کا ذکر گذر چکا اب باقی پھر وہ قسمیں رہ گئی ہیں ان میں سے تو قسمیں احسن و حسن و فصیح ہیں اب یہ کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی قسم احسن و حسن، احسن، کوئی فصیح اس سلسلے میں ایک ضابطہ اور قاعدہ ان تین نشیمن رانہ ضروری ہے۔

ضابطہ: اس سلسلے میں ضابطہ اور قاعدہ یہ ہے کہ میری صفت اپنے معنوں کے ساتھ ملکر، قلیل صفت بنتا ہے اور اس کا قلیل موصوف ہوتا ہے پس موصوف اوصفت کے درمیان ایک حاکم کا ہونا ضروری ہے جو تین دونوں کے درمیان ربط پیدا کرے پھر عائد کی تین صورتیں ہیں:

(۱) یا کوئی ضمیر ہوگی (۲) یا دو ضمیریں ہوگی (۳) یا کوئی ضمیر نہیں ہوگی

مگر ایک ضمیر ہوئی تو یہ صورت احسن ہے کیونکہ موصوف صفت کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لیے ایک ہی ضمیر کافی ہے لہذا جب ایک ضمیر ہوئی تو یہ صورت احسن ہوگی۔

اور جہاں دو ضمیریں ہوں تو وہ صورت حسن کہلائے گی کیونکہ موصوف اور صفت کے درمیان ربط کے لیے جب ایک ضمیر کافی ہے تو دو ضمیریں ہوں تو ایک ضمیر ضرورت سے زائد ہوئی۔ لہذا یہ صورت حسن ہوگی



درجہ ہر کوئی ضمیر نہ ہو تو وہ قبیح ہے۔ موصوف درصفت کے ارسیان ضمیر کا ہونا ضروری ہے اور اسی صورت میں غمیہ نہیں ہے لہٰذا یہ صورت قبیح ہوگی۔

احسن والی نو صورتیں درج ذیل ہیں

- (۱) رید الحسن و جہہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو وجہہ میں ہے۔
- (۲) رید حسن و جہہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو وجہہ میں ہے۔
- (۳) رید الحسن لوحہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۴) رید الحسن و جہا (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۵) رید حسن الوحہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۶) رید حسن و جہا (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۷) رید الحسن لوحہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۸) رید حسن الوحہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۹) رید حسن و جہہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔

احسن والی صورتوں کا نقشہ

حالت جری	حالت نفی	حالت نفی
(۷) رید الحسن الوحہ معرّف باللام	(۳) رید الحسن لوحہ معرّف باللام	(۱) رید الحسن و جہہ معرّف باللام
۸ رید حسن الوحہ غیر معرف باللام	(۴) رید حسن و جہا معرّف باللام	(۲) رید حسن و جہہ غیر معرف باللام
۹ رید حسن و جہہ غیر معرف باللام	(۵) رید حسن الوحہ غیر معرف باللام	
	(۶) رید حسن و جہہ غیر معرف باللام	

حسن والی دو صورتیں

- (۱) رید الحسن و جہہ (حالت نفی) اس میں دو ضمیریں ہیں ایک الحسن میں ہے اور دوسری وجہہ میں ہے۔



مضر و دریا جائے صورت مصوبہ تم کی بناء پر جیسے تو کہے "ہو اشد استعرج" (بہت ریاہ سخت ہے اگر اسے نکالے) اور
 الفوی حمیدہ در دروئے مرغی ہے کہ وہاں سے بہت قول اور اقصیٰ غر حلا و اس سے کہے "مگر ہوئے بہت یا بیخ

کجا ضرر قد حاء للمعقول قبلا لاجور. اعلو و اسعل و اسعمر و استعماله على ثلاثة اوجه اصطاف كريد
 ہے اور تیس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ فاعل کے لیے ہو جائے کر کرچکا ورنہ محض تے سے بھی آیا ہے آلت کہہ تو جیسے **عمر و رید** ۔
 (معدوم) اور **مشغول** (ریادہ مشغول) اور **اشہور** (ریادہ مشہور) اور **اسعل** استعمال تکی طریقے پر ہے یہ ضافت کے ورہے جیسے **رید** ۔

افصل تقوم او معرف بالنام بحورید الافصل و بمن بحورید الفاصل من عمرو و بحور فی الاو بالافرد
افصل جزم یا معرف بالنام یا کر جیسے یہ لافصل یا من کر دیتے ہیں یہ فاصل من عمرو و دہ سے پہلی قسم میں عمرو

أفضل لقوم وأفضل لقوم وفي الثاني يجب المطابقة بحريده الأفضل والريدان الافضلان والريدون
أفضل لقوم اور **أفضل لقوم** اور **أفضل لقوم** اور **أفضل لقوم** (یہی سم تفضیل معرب یا ملازمہ) میں
 مطوق نا، جب ہے لم (شیرین تحکیمات میں) جیسے **أفضل** اور **أفضلان** اور **أفیدون**

الافضلون وفي الثالث يفتح كؤده بعد دامت كثر الهدا محوريد وهدا الفضل من عمرو والترين والهدا
الافضلون اور تیری قسم میں واجب ہے اسم فضیل کو مشورہ کر لانا ہمیشہ سے رید وهدا الفضل من عمرو والترين والهدا

أَفْضَلُ مِنْ هُمٍ وَالزَّبِيتُونَ وَالْمُهَنْدِسَاتُ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرِو وَعَلَى الْأَثَرِ حَالَةُ الْفَارِثَةِ يَضْمُرُ فِيهِ الْمَاعِلُ وَهُوَ يَحْمِلُ
أَفْضَلُ مِنْ عَمْرِو أَوْ لَرَبِيتٍ وَهَذَا الْفَصْلُ مِنْ عَمْرِو وَتَقْدِيرُهُ صَوْرَتُهُ بِرَأْسِ الْفَتْحِ تَقْدِيرُهُ مِنْ عَمْرِو وَهُوَ مِنْ عَمْرِو

ہی ذلک المصمور ولا یعمل فی المظہر أصلاً الا فی مثل قولہم ما رأیت رجلاً احسن فی عینہ الکخل منہ
یرعل یتا ہے وہ صحابہ میں عمل میں کرتا ہے یا کھل ہر اہل عرب اس جیسے قول ہمارا ہے: احسن فی عینہ الکخل منہ

فہمی عیسیٰ زید فہم لکھن فاعل لاسحق
فہمی عیسیٰ زید فہم لکھن فاعل لاسحق

في عوس ريودفان الكحل فاعل بالاحسن

فجی عیبر: اس مثال میں نکاحِ عاشق ہے نہ عیبر۔

وضاحت: مصنف اللہ کی وحیوں میں سے دسویں فصل و بیایں فرما رہے ہیں جو کہ اہم تفصیل کے

بیٹا میں ہے۔ اس فصل میں سہتیا تہیہ یا سکی تہیہ

پہلی بات ، سم تفصیل کی تعریف

دوسری بات، ہم تفصیل سے دوران

تیسری بات دو شکایہ اور ان کے جوہات

چوتھی بات جن بوہ سے اہم نفسیں کا صلہ نہیں ملتا،

ن باب سے بھی اسم تفضیل و " معنی " نامتو " ن کا طرح ہے



پانچویں بات: اسم تفصیل کے استعمال کے متن طریقے
 چھٹی بات: اسم تفصیل کے ہشتار استعمال تینوں طریقوں میں اسم تفصیل کا مفرد، مشبہ، جمع، نے کا حکم
 ساتویں بات: اسم تفصیل کا عمل

پہلی بات: اسم تفصیل کی تعریف

اسم تفصیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو تاکہ موصوف پر یا ذاتی کے ساتھ درست کرے اپنے غیر کے مقابلے میں۔

دوسری بات: اسم تفصیل کے اوزان

اسم تفصیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے مذکر کے لیے **أفعل** کے وزن پر اور مؤنث کے لیے **فعلی** کے وزن پر آتا ہے اسم تفصیل کا صیغہ صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے بھی صرف ان دو بات سے جن میں **ل** و **ر** عیب کا محسوس نہ ہو۔

تیسری بات: تیسرا شکل اور ان کے جوابات

پہلا اشکال: اسم تفصیل غیر ثلاثی مجرد سے جواب (یعنی مزید و زائد) سے یوں نکلتا ہے؟
جواب: اگر اسم تفصیل غیر ثلاثی مجرد سے بھی آئے تو پھر یا تو اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت ہوگی یا اس باب کے حروف کی حفاظت ہوگی اور یہ دونوں کام ایک وقت میں ممکن نہیں ہے مثلاً **ادحرج** یہ ثلاثی مجرد ہے اس کے لیے اسم تفصیل پایا جائے تو **ادحرج** میں گے اس صورت میں حرف کی حفاظت تو ہوگی لیکن اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت نہیں ہوگی ورنہ اگر اسم تفصیل کے صیغے کی رعایت کر کے **ادحرج** میں تو اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت تو ہوگی لیکن حروف کی حفاظت نہیں ہوگی اس لیے اسم تفصیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا ہے۔

دوسرا اشکال: اسم تفصیل ثلاثی مجرد کے اس اوست سے کیوں نہیں آتا جس میں **ل** و **ر** عیب و معنی پایا جائے؟
جواب: یہ ہے کہ اس باب میں **ل** و **ر** عیب و معنی پایا جائے تو اس کی صفت مشبہ بھی **فعل** کے وزن پر آتی ہے اب اگر ابواب سے اسم تفصیل نکلتا ہے تو اس کا جواب پیدا ہوا ہے گا اور یہ ہے کہ اس میں جل سکے گا کہ یہ صفت مشبہ سے یہ اسم تفصیل ہے جیسے صفت مشبہ سے بھی **سود** (سیاہ رنگ) کا وزن آتا ہے اور اسم تفصیل کا وزن بھی **سود** آتا ہے اگر ان کا استعمال اسم تفصیل میں بھی ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ **اسود** کا معنی سیاہ رنگ و اسے یا زیادہ سیاہ رنگ و۔۔۔ کی بے ثلاثی مجرد بھی **ل** و **ر** عیب کے معنی پر ہوتا ہے اسم تفصیل **فعل** کے وزن پر نہیں آئے گا۔

چوتھی بات: جن ابواب سے اسم تفصیل کا صیغہ نہیں آتا ان ابواب سے بھی اسم تفصیل و لا معنی

لانا ہوتا اس کا طریقہ

جن ابواب سے اسم تفصیل کا صیغہ نہیں آتا اگر ان ابواب سے بھی اسم تفصیل و لا معنی ہو تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ



علاقہ میں شہرت، کمالات، قوت یا ضعف، فتح یا حسن و یا ہتھوڑاں سے سر تفضیل، کرپھر جن بڑب سے اسم تفضیل، اسم تفضیل ہو اس کا مصدر نہ تميز کے اس کے بعد مصوب و ترکیب پائے تاکہ اسم تفضیل و اسم تفضیل ہو جائے جیسے **هو أشد استعزازا** (وہ نکلنے کے اعتبار سے زیادہ سخت ہے اور **أقوى حمرة**) (وہ اس سے سرخی کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے) **أفصح عروضا** (وہ اس نگرانی ہونے کے اعتبار سے زیادہ قبیح ہے)

اسم تفضیل کا قیاسی استعمال

اسم تفضیل کا قیاسی استعمال یہ ہے کہ وہ فاعل کا معنی دے کے یہ ہو چونکہ اسم تفضیل اس چیز کہتے ہیں کہ فعل پر اثر کرنے میں زیادتی یا نقصان پر دو اس لئے کہ یہ صرف فعل میں ہوا کرتا ہے اس لیے اسم تفضیل کا فاعل کے لیے آنا لایا ہے جیسا کہ گد رچکا ہے مگر کبھی کبھی معنوں کا سعی کے سے بھی آتا ہے جیسے **عند** (زادہ معذور) **شغل** (زادہ مصروف رہے) **الانہر** (زیادہ مشہور)

پانچویں بات اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے یہ ہیں:

- (۱) اضافت کے ساتھ (۲) الف مام کے ساتھ (۳) جن کے ساتھ
- صفات کے ساتھ۔ جیسے **رید الفصل** (رید) **لف مام** تعریف کے ساتھ۔ جیسے **رید الافصل** میں کے ساتھ۔ جیسے **رید افصل من عمرو**

فائدہ: اسم تفضیل کا استعمال ان تینوں طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے اور ذاتی غیر نسبت سے ہوتی ہے اگر تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا استعمال نہ ہو تو پھر زیادتی والا معنی حاصل نہیں ہوگا۔

چھٹی بات اسم تفضیل کے باعتبار استعمال تینوں طریقوں میں اسم تفضیل کو مفرد،ثنیہ،جمع لانے کا حکم

پہلی قسم کا حکم: پہلی قسم جب کہ اسم تفضیل کا مستعمل صفت کے ساتھ ہو تو اس کو مفرد مانا بھی جائز ہے اور موصوف سے مطابق مانا بھی جا رہا ہے۔

اسم تفضیل کو مفر لانے کی صورت میں مثالیں:
رید فصل القوم، رید القوم، رید القوم، الریدون
أفصل القوم، أفصل القوم، أفصل القوم، أفصل القوم
رید أفصل القوم، الریدون أفصل القوم



اسم تفصیل کو مفردانے کا جواز: یہ ہے کہ اسم تفصیل مستعمل بصفات کی مشابہت اسم اسم تفصیل کے ساتھ ہے جو مستعمل ہے کیونکہ جس طرح اس کا مفصل مدیکہ کلاس میں موجود ہوتا ہے اسی طرح اس کا مفصل مدیکہ بھی کلاس میں موجود ہوتا ہے چنانچہ اسم تفصیل جو مستعمل اس کے ساتھ وہ ہمیشہ مفرد ہوتا ہے واللہ یہ بھی مفرد ہوگا۔

دوسری قسم کا حکم: دوسری قسم اسم تفصیل جب مستعمل معرف بادم ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس صورت میں اسم تفصیل کی موصوف کے ساتھ افر و شنیہ جمع اور تذکیر تائید میں مطابقت ضروری ہے۔ مطابقت کی وجہ: یہ ہے کہ صیغہ صفت اپنے معمول کے ساتھ مل کر ماضی کی صفت بن رہا ہے تو موصوف صفت کے درمیان مطابقت ہوتی ہے لہذا یہاں بھی مطابقت ضروری ہوگی۔

مثالیں: **رید الاصل، الریدان الافصلا، الریدون الافصلون**
تیسری قسم جب کہ اسم تفصیل کا اسم ص م کے ساتھ ہو اس صورت میں اسم تفصیل کے سید کو ہمیشہ مفرد مذکر مانا واجب ہے خواہ اس کا موصوف ماضی ہو خواہ مجموع ہو خواہ مؤنث ہو۔

اسم تفصیل کو مفرد مذکر مانے کی وجہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم تفصیل کا استعمال اس کے ساتھ حاصل ہے اس کی وجہ سے اس میں نہ برکلمہ کے ہے اور شنیہ جمع اور تائید کی علامات تخریص لگتی ہیں اب اگر یہ علامات اس سے پہلے مل جائیں تو درمیان کلمہ میں کا آنا لازم ہوگا۔

ساتویں بات اسم تفصیل کا عمل

اس کا عمل یہ ہے کہ اسم تفصیل تینوں صورتوں میں ہمیشہ ضمیر متعلقہ پر عمل کرتا ہے۔ اسم کا ہر پر بھی عمل نہیں کرتا ہے اور یہی ضمیر اس کا فاعل ہوتی ہے۔

اسم ظاہر پر عمل نہ کرے کی وجہ: یہ ہے کہ اسم تفصیل ماضی ضعیف ہے اور اسم ظاہر معمول قوی ہے لہذا یہ ضمیر مستقر جو کہ معمول ضعیف ہے اس میں عمل کرتا ہے۔

اسم تفصیل اسم ظاہر پر تین شرائط کے ساتھ عمل کرتا ہے: اسم تفصیل اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا ہے لیکن وہ **ما رایت رجلا احسن فی عیہ الکعبہ** مدعی عیب رید جی ترکیبوں میں فاعل مظہر میں بھی عمل کرتا ہے معنی شہید نے اس ترکیب سے اسم تفصیل نے فاعل مظہر میں عمل کر کے کے لیے تین شرطوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس ترکیب میں یہ تین شرطیں پائی جائیں گی وہاں اسم تفصیل فاعل مظہر میں عمل کرے گا اور وہ تین شرطیں یہ ہیں۔ پہلی شرط: یہ ہے کہ اسم تفصیل باعتبار لفظ کے یک شئی کی صفت ہو اور باعتبار معنی کے اس شئی کے متعلق کی صفت ہو اور وہ متعلق اس شئی اور دوسری شئی میں مشترک ہو۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ وہی متعلق اس اعتبار سے کہ اس شئی میں پایا جاتا ہے مفصل ہو اور اس اعتبار سے کہ



سُئی کے غیر میں پایا جا رہا ہے مفصل علیہ یعنی وہ مفصل بھی ہو اور مفصل علیہ بھی ہو لیکن دو اعتبار سے۔
تیسری شرط: یہ ہے کہ وہ اسم تفضیل منفی ہو۔

یہاں یہ بات سمجھنا چاہیے کہ متعلق سُئی کا اس سُئی کے شمار سے مفصل ہونا اور دوسری سُئی کے اعتبار سے مفصل علیہ ہونا سُئی کے داخل ہونے سے پہلے ہو یکس سُئی کے داخل ہونے کے بعد معنی برعکس ہوں گے جیسا کہ مثال سے واضح ہو جائے گا۔

مثال کی وضاحت: ما رایت رجلاً حسن فی عبہ لکحل منہ فی عین رید (نہیں، ایک میں نے کوئی آدمی کو زیادہ اچھا نہ اس نے کچھ میں سرمہ اس سرمہ سے جو ہے زید کی آنکھ میں)

اثبات والا معنی: اس مثال میں دل اثبات کے معنی کا لحاظ کریں گے تاکہ کلام کے معنی ظاہر ہو جائیں اور پھر اس کے بعد سُئی کے معنی کا لحاظ کریں گے۔

چنانچہ اس مثال میں حسن اسم تفضیل ہے جو باعتبار لفظ یک سُئی یعنی رجلاً کی صفت ہے اور باعتبار معنی کے رجلاً کے متعلق جیسی لکحل کی صفت ہے اور یہ لکحل رجلاً اور زید کی آنکھ میں مشترک ہے اور یہ لکحل باعتبار عین رجلاً مفصل سے اور باعتبار عین رید سے مفصل علیہ ہے اس وقت معنی یہ ہیں میں نے یہ سرمہ زید کی آنکھ میں سرمہ زید کی آنکھ کے سرمہ سے زیادہ اچھا ہے۔

اس میں سُئی کے جوابی سب شرطیں ظاہر ہوئیں لیکن جب اس پر فلی داخل ہوئی تو اب اسم تفضیل مثبت سے سُئی ہو جائے گا اور تینوں شرطیں پائی جائیں گی اور سُئی کے بعد لکحل باعتبار عین رجلاً مفصل علیہ اور باعتبار عین رید مفصل ہے اور فلی کے بعد مقصود زید کی آنکھ کے سرمہ کی تعریف ہے۔

اس مثال میں مانا فیہ ہے بہت فعل باء مل و حلاً مفعول بہ حسن اسم تفضیل ہے جو میں فعل کر رہا ہے اسم ظاہر ہے جو حسن کا فاعل ہے۔

لُحی کی صورت میں مثال کا ترجمہ ہوگا نہیں دیکھ میں کسی شخص کو کہ زیادہ حسن ہوں گی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ کے مقابلے میں جڑید کی آنکھ میں سے یعنی زید کی آنکھ کا سرمہ تمام انسانوں سے زیادہ حسن ہے۔

وجہ بحث: یعنی مثال ما رایت رجلاً .. الخ میں بحث ہے اور وہ یہ ہے کہ مثال مذکور اس سے مختصر عبارت کے ساتھ بھی رکھتے تھے باوجودیکہ دونوں کے معنی یک ہیں جیسے ما رایت رجلاً حسن فی عبہ لکحل منہ فی عین رید اس میں وہ کی ضمیر مجرور در فلی کو حذف کر دیا اور مزید اختصار کی بھی گنجائش ہے۔

معصنف نے مذکورہ بھی مثال شاید اس لیے ذکر کی تاکہ مذکورہ تینوں شرطیں صحیح طور پر آسانی سے سمجھ میں آجائیں



تمارين

- سوال نمبر ۱: معرفہ کی تعریف و اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲: نکرہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: اسم عدد کسے کہتے ہیں؟ اور اصوں عدد بیان کریں؟
- سوال نمبر ۴: ۱ اور ۲ کا عدد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۵: ۳ سے لے کر ۱۰ تک کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۶: ۲۰ سے ۲۹ تک کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۷: ۳۰ کے بعد کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۸: ۱۰۰ کے بعد عدد کی تیز سیسے پائی جائے گی؟
- سوال نمبر ۹: ۲ سے لے کر ۲۵ تک کے اعداد کی تیز کیسے پائی جائے گی؟
- سوال نمبر ۱۰: نکرہ اور مؤنث کی تعریف مع امثلہ لکھیں؟ مؤنث کی اقسام اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: مثنیٰ کی تعریف اور مثالیں لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۲: اسم مقصورہ پائی جس میں الف و سے تبدیل کیا ہوں مثنیہ کیسے بنے گی؟ مثالیں بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۳: اسم محدودہ کا اسم مثنیہ بناتے وقت کسب پائی رہے گا؟
- سوال نمبر ۱۴: اسم مقصورہ پائی مزید جس میں نف یا و یا د سے تبدیل شدہ ہو کی مثنیہ کیسے بنے گی؟ مثال سے وضاحت کریں؟



سوال نمبر ۵: جمع کی تعریف، اقسام اور ان کی مثالیں لکھیں؟

سوال نمبر ۶: جمع صحیح کسے کہتے ہیں اور اس کی اقسام کتنی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۷: جمع مذکر سالم کی تعریف اور مثال لکھیں، نیز جمع مذکر سالم بنائے کا طریقہ، ارشاد کیا تحریر کریں؟

سوال نمبر ۸: جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۹: جمع مکسر کی تعریف اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۰: جمع قلت اور جمع کثرت کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۱: کیا جمع قلت جمع کثرت کی عکس استہلال کی جاسکتی ہے؟ درج سب مستعمل ہوتے ہیں؟ مثال سے

وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۲: جمع قلت کے اور ان میں مطلقہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۳: اسم مفعول اور اسم مفعول جیسے قاضوں، واداعون، ورمصفون پر پہلے عرب کا میں ظہر یہ بتائیں

کہ ان مثالوں میں پہلی دو میں یا اور تیسری میں الف کو کیوں گرایا گیا ہے؟ صنف کے قوس میں

وَأَرْضُونَ وَالْيُتُوبَ وَقُلُوبَ قُلُوبَ ذَکَاکِی مَطْلَب ہے اور ان الفاظ کے معانی کیا ہیں؟

سوال نمبر ۱۴: مصدر کی تعریف اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۵: مصدر فاعل کا واصل بن کر تائے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۶: کیا مصدر لازم اور متعدی ہوتا ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۷: مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کیا جاسکتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۸: اسم فاعل کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس اور پر آتا

ہے؟ نیز اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ اس کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں تفصیل سے مثالوں کے

ساتھ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: اسم فاعل فعل واصل کب کرتا ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسم فاعل میں اصناف کب، اذیب ہے؟

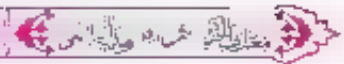
سوال نمبر ۲۱: اسم مفعول کی تعریف کریں؟ اسم مفعول کو ثلاثی مجرد سے مشتق کیسے کرتے ہیں؟ مثالوں سے واضح

کریں؟

سوال نمبر ۲۲: اسم مفعول غیر ثلاثی مجرد سے کیسے مشتق ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۲۳: کیا اسم مفعول فعل واصل کرتا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں؟





تیسری بات: میں دوسرا فعل مضارع واستقبل اور م، مطلق حال سے ساتھ خاص کر دیتے ہیں
 چوتھی بات: فعل مضارع گر مائی ہو تو مدت مضارع مضمومہ اور مطلقاً ہے تو مفتوح
 پانچویں بات: فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ

پہلی بات فعل کی اقسام تلاش اور فعل ماضی کی تعریف اور اس کا اعراب

ماضی وہ فعل ہے جو آپ کے ماننے سے پہلے و لے مانے پر دلالت کرے اور فعل ماضی مبنی برتہ ہوتا ہے اگر اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو اور وہ ہائینہ صواب کیونکہ اگر اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک ہوگی تو مبنی بر سکون ہوگا جیسے صریح اور صریح وغیرہ کیونکہ ضمیر مرفوع متحرک فاعل کی ضمیر ہے اس کا فعل سے ساتھ شدید تناسب ہے فعل اس کے ساتھ ملکر منزلیہ ایک کلمہ ہوگی اور ایک کلمہ میں چار حرکتوں کا پیرہ ہے جمع ہونا ناجائز ہے لہذا فعل کے آخری حرف کو اس پر ہٹنا ضروری ہے اور آخر میں "و" ہو تو واو من سلت کی وجہ سے مبنی بر ضمیر ہوگا جیسے صریحاً

الفعل المضارع

القائى المضارع وهو فعل يُشبه الأسماء باحدى حروف التثنية في أوله لفظ في اتحد في الحركات والاشكالات
 دوسرا فعل مضارع ہے اور مضارع وہ فعل ہے جو مثلاً ہوا م کے حروف التثنی میں سے کسی ایک کے اس کے شروع میں آئے کی وجہ سے خواہ
 یحذف یظهرت ویستخرج یفصل ویستخرج ولفی دخل لام التثنية في أولهما فكل من ريد الرفع
 مش بہت لفظی حركات و اشکالات کے متعلق ہوتے ہیں جیسے بصر ب اور يستخرج مثلاً ہے صواب اور يستخرج کے اور فعل مضارع
 مشاعرے سم کے ساتھ ساتھ حروف میں لام کا کید داخل ہونے کی وجہ سے جیسے توبہ رید لہذا میں کہتا ہوں کہ یہ
 كما تقرئ ان ريد المقامه وهي تساندهما في عدد الحروف ومعنى في انه مشتق من المعال والاضطبال
 المقامہ (اسم میں) اور فعل مضارع اسم کے مشابہ ہے عدد حروف کے برابری میں خواہ وہ مشتق ہو اس بات میں کہ وہ فعل

کواسم الفاعل وليد لک اسم و مصدر غائی مشابہا لاسم الفاعل

مشتبہ و حال و اشتغال میں جیسے اسم و مل مشتبہ ہے حال و اشتغال میں کسی وجہ سے جو یوں ہے اس کا اسم مضارع ہے۔

دوسری بات فعل مضارع کی تعریف اور اس کی اسم کے ساتھ مشابہت لفظی اور معنوی کا بیان

فعل مضارع کی تعریف: فعل مضارع وہ فعل ہے جو حروف التثنی میں سے کسی کے آئے کی وجہ سے اسم کے

مشابہ ہو۔

مضارع کی اسم سے مشابہت: فعل مضارع کی اسم سے ساتھ دوطرح مشابہت ہے۔

(۲) مشابہت معنوی

(۱) مشابہت لفظی



پھر مشابہت لفظی کی تین صورتیں ہیں۔

مشابہت لفظی کی پہلی صورت: یہ ہے کہ فعل مضارع اسم فاعل کے مشابہ ہوگا حرکات و سکنات میں موافق

ہونے کی وجہ سے جیسے **بصرب** اور **بصرح**۔ **بصر** سے حرکات و سکنات میں **بصرح** اور **بصرح** اسم فاعل کے۔

مشابہت لفظی کی دوسری صورت: یہ ہے کہ جس طرح اسم فاعل کے شروع میں نام تاکید (مفتوحہ) آتا ہے

سی طرح فعل مضارع کے شروع میں بھی نام تاکید (مفتوحہ) آتا ہے جیسے **ان ربہ** **لعم** فعل مضارع کے شروع

میں **ان** تاکید کی طرح **ان ربہ** **لعم** میں اسم فاعل کے شروع میں بھی **ان** تاکید آتا ہے۔

مشابہت لفظی کی تیسری صورت: یہ ہے کہ فعل مضارع تعداد حروف میں مساوی ہوگا اسم فاعل کے جیسے

بصرب اور **بصرح**

مشابہت معنوی: فعل مضارع کی اسم کے ساتھ ش بہت معنوی یہ ہے کہ جس طرح اسم ذیل میں زمانہ

ماں اور استقبال ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی زمانہ ماں اور استقبال ہوتا ہے پس یہ زمانہ حال و استقبال میں

مشترک ہیں۔

فعل مضارع کی وجہ تسمیہ: فعل مضارع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مضارع کے معنی ہیں مشابہ کے چونکہ

فعل مضارع کو وہ چیزوں میں اسم کے مشابہ ہے اس لیے کہ اس کو مضارع کہتے ہیں۔

والسین وسوف یختصمه بالاستقبال بحویر یبصر و سوف یبصر و الاعم المفتوحۃ بانحال نحو

سین اور سوف فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں جیسے **یبصر** اور **سوف یبصر** میں **ب** اور **لام** مفتوحہ

لیبصر و حروف المضارعة مضمومۃ فی الربیع نحو یدخر و یخرج لای اصلۃ یاخرج

فعل مضارع کو حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے **یبصر** (وہ دہاتا ہے) اور حروف مضارع سب کے سب پہلی میں مضموم ہوتے ہیں جیسے

و یفتوح حلفی فاعدا کی بصر و یستخرج

بدرجہ اور بدرجہ تک اس کے اصل بدرجہ کی **ب** کے علاوہ دوسری علامات مضارع ہوتی ہے جیسے **ب** اور **سوف**

تیسری بات: سین اور سوف فعل مضارع کو استقبال، و لام **ماں** کے معنی کے ساتھ خاص کر

دیتے ہیں

فعل مضارع ویسے تو حال اور استقبال دونوں کے ہے آتا ہے سین جب فعل مضارع کے شروع میں سین یا

سوف آئے تو یہ فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے لیے خاص کر دیتے ہیں جیسے **یبصر** کے معنی ہیں بصر



مارے گا اور اسی طرح **سوف يضرب** کے معنی ہیں وہ عتق رب مارے گا۔

سین اور سوف میں فرق: سین اور سوف میں فرق یہ ہے کہ سین استقبال قریب کے ہے آتا ہے اور سوف استقبال بعید کے لیے۔

اگر فعل مضارع کے شروع میں ہم مفتوحہ آجائے تو وہ فعل مضارع وصال کے معنی کے ہے خاص کر وقتا ہے جیسے **يضرب** (وہ مارتا ہے)

چوتھی بات: فعل مضارع گرامری ہو تو مدت مضارع مضموم ہوا گرامری ہو تو مفتوح

اگر حرف مضارع رباعی میں مضموم ہوتے ہیں رباعی سے مراد وہ مضارع جس کی ماضی چار حرفی ہو غہ چاروں حروف اصلی ہوں جیسے **يدخرج** کی ماضی **خرج** میں چاروں حروف اصلی ہیں یا کوئی حرف رکن ہو جیسے **يخرج** اصل میں یا **خرج** تھا۔

والصانع هو معن الأصل في الفعل الياء لمشابهة الاسم في ما عرف وأصل الاسم الإعراب وذلك ہے نکل فعل مضارع کتوبوں نے معرب کیا ہے یا جو یکہ فعل میں اصل بھی ہوتا ہے وجہ فعل مضارع کی اس کے ساتھ مشبہت کے حسب دالہ متصل بہ ہوں تاکید ولا ہوں جمع المؤنث و إعرابه ثلاثة أنواع وقع ونصب وجرم سجدہ ہو کہ آپ پیچھا چلے ہیں اور اصل اسم میں معرب ہوتا ہے اور یہاں وقت ہے کہ اس کے ساتھ متصل ہوں تاکید اور نہ ہی ہوں جمع مؤنث

يضرب ولن يضرب ولم يضرب

اور اس کے تیس اعراب ہیں رفع نصب جزم جیسے **يضرب ولن يضرب ولم يضرب**

پانچویں بات: فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ

اس سہارت کا خلاصہ یہ ہے کہ نحو میں سے فعل مضارع کو معرب کہا ہے یا تاکہ فعل میں اصل معنی ہوتا ہے اس کی وجہ بتا رہے ہیں کہ فعل مضارع میں اسم کے ساتھ مشبہت کی وجہ ہے چونکہ معرب کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے کہ فعل مضارع کو بھی معرب کہا گیا ہے (مشبہت کی بحث میں گزر چکی ہے)

فعل مضارع معرب اس وقت ہوگا جب فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید ہر لون جمع مؤنث سے ہوئے نہ ہوں۔ جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید و ہوں جمع مؤنث سے ہوئے ہوں تو وہ فعل مضارع بھی ہوگا جیسے **يصبر** میں یہ معنی ہے۔

فعل مضارع کے اعراب

فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: (۱) رفع جیسے **هو يضرب**



(۳) جزم جیسے لم یضرب

(۲) نصب جیسے لم یضرب

فعل مضارع کے اعراب کی قسمیں

فصل فی أنصاب اعراب الفعل و هي أربعة الأول أن يكون الرفع بالصمة والنصب بالفتحة
 یہ فعل مضارع کے اعراب کی قسموں میں ہے اور یہ چار قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت کے ساتھ حالت رقی ثبوت کے ساتھ
 والجزم بالسكون ويختص بالمتفرد لصحيح غير المتخاطبة تقول: هو يصوب ولن يضرب ولم يصوب
 حالت جزم سکون کے ساتھ اور یہ مختص سے مفرج غیر مخاطبہ کے ساتھ لا ہے کا ہو یضرب و لن يضرب ولم يصوب
 والثاني: أن يكون الرفع بثبوت النون والنصب والجزم بحذفها ويختص
 دوسری قسم اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ یہ مختص
 بالثنية وجميع اسد كرو المعروفة السخاطبة صحبها كان أو غير تقول هما يعلان وهم يصوبون وأنت
 ہے ثنیہ و جمع نہ اور معروضہ مخاطبہ کے ساتھ خبر و خبریہ تو ہے کا ہے یصوبون و أنت
 تعفنين ولن يعلا ولن يعلا ولن تعفني ولم تعلا ولم تعفو ولم تعفني والثالث: أن يكون الرفع بتقدير
 تعفیر و لن يعلا ولن يعلا و لن تعفني ولم تعلا ولم تعفو ولم تعفني تیسری قسم اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالت رقی
 الصمة والنصب بالفتحة للظا والجزم بحذف اللام ويختص بالناقص ثباني والواوي
 ضمہ تقدیری کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف اللام کے ساتھ اور یہ مختص ہے بالناقص ثبانی والواوی
 غير ثنية وجمع ومخاطبة تقول: هو يزعم ويغزو ولن يزعم ولن يغزو ولم يزعم ولم يغزو
 کے ساتھ اور ثنیہ و جمع اور مخاطبہ کے ساتھ ہے کا ہے یزعمون و لن يزعمون و لن يغزوا و لم يزعموا و لم يغزوا
 الزابع: أن يكون الرفع بتقدير الصمة والنصب بتقدير الفتحة والجزم بحذف اللام
 چوتھی قسم اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ
 ويختص بالناقص الالفی غير ثنية وجمع ومخاطبة نحو هو يسعى ولن يسعى ولم يسع
 اور یہ مختص ہے بالناقص الالفی غیر ثنیہ و جمع اور مخاطبہ ہو جیسے هو يسعى ولن يسعى ولم يسع

فعل مضارع کے اعراب کی قسمیں

فعل مضارع کی باقی اعراب کے چار اقسام ہیں۔

پہلی قسم: حالت رقی ثبوت کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ
 دوسری قسم: حالت رقی ثبوت کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ
 تیسری قسم: حالت رقی ثبوت کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ
 چوتھی قسم: حالت رقی ثبوت کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ



کے ساتھ اور جمع مذکر کے ساتھ اور واحد مؤنث مخاطبہ کے ساتھ یا ہے یہ صیغے صحیح ہوں یا غیر صحیح ہوں یہ کل سات صیغے ہیں

جیسے **مفعلان** **وہم یفعلون** **وأنت تفعلین** **ولن یفعلن** **ولن یفعلوا**
ولن تفعلی **ولن تفعلی** **ولن تفعلی** **ولن تفعلی**

تیسری قسم: حالت رفع ضمیر قدری کے ساتھ اور حالت نصب غفلی فح کے ساتھ اور حالت جزم ام کر کے حذف کے ساتھ یہ محقق ہے ناقص پائی اور اوئی کے ساتھ درانحالیکہ وہ متنیہ ورجع اور واحد مؤنث مخاطبہ ہوں،

تو کہے گا: **ہو یزمن ویغزو** **ولن یزمنی ولن یغزو** **ولم یزمن ولم یغزو**

تیسری قسم: ناقص یل اور اوئی کے پانچ صیغوں کے ساتھ محقق ہے، وہ یہ ہیں۔ **وحدہ کرنا ب،**
۱۱ وحدہ منہ منہ غائبہ، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

چوتھی قسم: حالت رفع تقدیری مسد کے ساتھ اور حالت نصب تقدیری فح کے ساتھ اور حالت جزم ام مکمل کے حذف کے ساتھ ہو۔ یہ محقق ہے ناقص الٹی کے ساتھ درانحالیکہ وہ ناقص الٹی متنیہ اور جمع اور واحد مخاطبہ نہ ہو ورنہ کل

پانچ صیغے ہیں جیسے **ہو یسعی** **ولن یسعی** **ولم یسعی**

فصل ۲۰ مرفوع عاملہ معری و هو تجرد دعی لئاصب و بحارہ معو ہو یضرب ویغزو ویزمنی و یسعی
فعل مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ خان ہوتا ہے راجع، ناصب اور جازم سے جیسے ہو یضرب ویغزو ویزمنی و یسعی

فعل مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوگا

وضاحت: فعل مضارع جب مرفوع ہو تو اس کا عامل معنوی ہوتا ہے اور عامل معنوی یہ ہے کہ عامل راجع، عامل ناصب اور عامل جازم سے خالی ہو جیسے ہو یضرب ویغزو ویزمنی و یسعی یہ کو فیوں کا مذہب ہے مصلحت اللہ تعالیٰ کے ہر بھی کی پسندیدہ ہے اس لیے ہے ذکر فرمایا۔

المضروب عامدہ حفصہ احوط ان ولن وکی وادن وان لمقلدہ معو ارید ان تحسن ابی وانیل اضر بک
فعل مضارع منصوب سے عامل پانچ حروف ہیں ا، ل، کی، ن اور ان المضروب جیسے ارید ان تحسن ابی
(میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو میرے ساتھ احسان کرے) ان من اضر بک (اور میں ہرگز نہیں ماروں گا)

و سمعت کئی اذ دخل الجنة و اذن یغفر الله لک

أصلفت کئی اذ دخل الجنة اسلام یا میں تاکہ جنت میں اعلیٰ معاف کیا اور ان یغفر الله لک (اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے گا)

فعل مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف عامہ پانچ ہیں ا، ن، ان، اس، کئی (۳) ن (۵) ان مقدرة
پہلا عامل ناصب: ا ہے اور یہ اصل ہے نصب دینے میں اور باقی اسی پر محمول ہیں یہ فعل مضارع کو حتی





واقع ہے۔

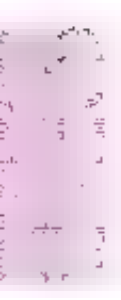
۱۵۔ **مثنیٰ کی مثال:** **لیب لی مالا و مقہ** (کاش میرے پاس مال ہوتا کہ میں اس کو خرچ کرتا) یہ اصل میں تھا **لیب لی مالا و مقہ** میں **لی** فعل مضارع کو **و مقہ** نے نصب دیا ہے یہاں **و** مثنیٰ کے جواب میں واقع ہے۔

۱۶۔ **عصر کی مثال:** **لا نسو و فتنیب حیر** (تو ہمارے پاس یوں نہیں آتا کہ بھڑائی تک پہنچے) یہ اصل میں **لا نسو و فتنیب حیر** تھا **فتنیب** فعل مضارع کو ان سے **و** یا درہاں **و** فاعل عصر کے جواب میں واقع ہے۔

پانچویں جگہ: اس دو کے بعد ان مقدرہ پر کرفعل مضارع کو نصب دیتا ہے جو مذکورہ چھ خبروں کے جواب میں واقع ہو جیسے فاعل تھا۔ **مرکی مثال جیسے اسلم و نسب** (سلام لا اور تو سو مٹی پاتا) یہ اصل میں تھا **اسلم و نسب** **و** مقدرہ نے **نسب** فعل مضارع کو نصب دیا ہے اور یہاں **مر** کے جواب میں واقع ہے باقی کو اسی طرح قی کر میں صرف فاعل جگہ واو آئے گا۔

چھٹی جگہ: اس نو کے بعد بھی **و** مقدرہ ہوتا ہے جو **الی** **و** **لان** کے معنی میں ہو جیسے **لا حبسک او معطبی حقی** یہاں **و** **الی** کے معنی میں ہو تو **تقدیر** عبارت یہ ہوگی **لا حبسک لی** **و** **معطبی حقی** (البتہ میں تجھے ضرور روکے رکھوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دے دے) **و** **لان** کے معنی ہو تو **تقدیر** عبارت یوں ہوگی **لا حبسک الافی و لب** **و** **معطبی حقی** (میں تجھے البتہ ضرور روکے رکھوں گا یہ وقت تک اس وقت تو مجھے میرا حق دے دے)

ساتویں جگہ: **واو عطف** کے بعد بھی **و** مقدرہ ہوتا ہے جب کہ معطوف علیہ اسم صریح ہو (بلکہ ہم حروف عطف کے بعد مقدرہ ہوتا ہے) **واو عطف** کے بعد **و** اس سے مقدرہ مانا جاتا ہے تاکہ فعل کا عطف اسم پر لازم نہ آئے اور جسے کا عطف مفرد پر نہ ہو جیسے **اعجبی فیامک و تحروح** (مجھ کو تیرا کھڑے ہونے اور نکلنے نے تعجب میں ڈال) اس میں **فیامک** اسم صریح معطوف علیہ **و** **تحروح** فعل معطوف ہے اور اس وقت فعل کا عطف اسم پر لازم آتا ہے ورنہ جملہ کا عطف مفرد پر لازم آتا ہے جو نامائز ہے لہذا **و** کے بعد **و** مقدرہ مانا جس سے **تحروح** فعل مصدر کی تائید میں ہو گیا اور اسم مفرد کا عطف اسم مفرد پر ہو گیا **و** **اعجبی فیامک و تحروح و** **تحروح** ہو گیا۔





ان سے متعلق چند قاعدے

وَجَوْرٌ يُّظَاهَرُ أَنْ مَعَ لَامٍ كَيْ يَخُو أَسْمَعْتَ لِأَنْ دَخَلَ الْجَعْلَ وَمَعْرُودٌ يُعْطَفُ يَخُو، عَجَبِي قِيَامِكِ وَأَنْ تَحْرَجَ
وَرَجَزٌ بِأَنْ تَخَاهِرَ بِتَالَامٍ كَيْ كَسَا تَحْرَجِي سَمِعَ لَانَ رَحَى رَحِيَّةً بَرْدًا وَمَعْلُوفٌ كَيْ سَا تَحْرَجِي عَجَبِي قِيَامِكِ وَأَنْ تَحْرَجَ
وَيَجِبُ إِظْهَارُهَا أَنْ فِي لَامٍ كَيْ إِذَا اتَّصَلَتْ بِهَا لَامٌ فَالْجَعْلُ لَمْ يَلْعَلْ وَأَعْلَمُ أَنْ أَنْ لَوْ لَعَلَّ بَعْدَ الْعَلَمِ
وَرَجَزٌ بِأَنْ تَخَاهِرَ كَرَامَةٍ كَيْ فِي سَبِّ وَدَعَا سَلَامَةٍ كَيْ سَا تَحْرَجِي لَمْ يَلْعَلْ وَرَجَزٌ بِأَنْ تَحْرَجِي سَمِعَ لَانَ رَحَى رَحِيَّةً بَرْدًا وَمَعْلُوفٌ كَيْ سَا تَحْرَجِي
لَيْسَتْ هِيَ النَّاصِبَةُ لِجَعْلِ الْمَصَارِغِ وَنَمَاهِي الْمَحْفَقَةِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَحْوِ عَلِمَتْ أَنْ سَيَقُومُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَمَنْ قُلْ مَضَارِعُ كَرَاهِبٍ دِينَ وَالْأَكْبَرُ فِي بَلَدٍ وَأَنْ مَحْفَقَةٍ مِنَ الْمَنْفَعَةِ هُوَ كَيْ عَسَى أَنْ سَيَقُومُ وَتَدْعَاهُ كَافَرًا بَعْدَ
عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرَضِيٌّ وَأَنْ لَوْ لَعَلَّ بَعْدَ نَظَرٍ حَارِفٍ لَوْ جَعَلْنَا النَّصْبَ بِهَا وَأَنْ تَجْعَلَهَا كَالْأَقْعَةِ بَعْدَ
عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرَضِيٌّ (پہاں سے اسے اسے تعالیٰ سے تحقیق حقیر سے نہیں ہے بعض مریضوں کے اور وہ ان جو ظن بطل سے
بعد واقع ہوئے والا جو اس میں دو وجہ حاضر ہیں کہ ایک یہ کہ ان میں وجہ سے صبر ہو کہ اس کو ماننے میں ان کے ظن سے عدم علم کے
العدم نحو طلب ان سيقوم

بعد واقع ہوئے والا جو اس میں دو وجہ حاضر ہیں کہ ایک یہ کہ ان میں وجہ سے صبر ہو کہ اس کو ماننے میں ان کے ظن سے عدم علم کے
یہ معنی میں سے اس کی اس بات کا یہ قریب و دور ہوگا

وضاحت: مصنف نے یہاں سے ان سے متعلق چند قاعدے ذکر فرما رہے ہیں چنانچہ مذکورہ عبارت میں
چار قاعدے ذکر کیے گئے ہیں۔

پہلا قاعدہ: لام کی ورا وعاطف کے ساتھ ان کا ظاہر تالیف لام کی ساتھ ان کا ظہر کرے گی
مثلاً السمت لانی ادخل حصه و اعطف لے بعد ان کا ظہر کرے گی مثلاً عجبی قیامک اور تخرج
دوسرا قاعدہ: لام کی جب لانا غیر کے ساتھ متصل ہو تو ان کا ظہر کرنا وجہ سے تاکہ دو لاموں کا اجتماع لازم
نہ نہ دو لاموں کے جمع ہونے سے جمع ثقل اور بھاری ہو جاتا ہے جیسے لانا بعد یہاں لام کی کے بعد ان کو ظاہر
کیا گیا ہے یہ اصل میں تالیف لانا بعد الیہ پھر لام کی لانا غیر میں مدغم ہو گیا تو لانا بعد ہو۔

تیسرا قاعدہ: وہ ان جو علم کے بعد واقع ہو (یعنی ہر س بات کے بعد واقع ہو جس میں یقین والا معنی ہو) تو وہ
ان حصہ نہیں ہوگا بلکہ وہ ان محققہ میں مشتمل ہوگا غفلتوں میں ان کو گمان حقیقت میں ان ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ کا
فرمان ہے عَمَّ أَسْكُونُ مِنْكُمْ مَرَضِيٌّ يَهْلُ فِي تَعْلِيمِ أَسْكُونُ مِنْكُمْ مَرَضِيٌّ

چوتھا قاعدہ: وہ ان جو ظن کے بعد واقع ہو تو اس میں وہ وجہ حاضر ہیں وہی وجہ کہ ان حصہ بنا جائے۔
دوسری وجہ یہ کہ اس کو محققہ میں مشتمل بنا دیا جائے ہند مضارع پر فتح و نصب دونوں جائز ہوں گے جیسے طلب
ان سيقوم اور طلب ان يقوم دونوں جائز ہیں۔

فعل مضارع کے عوامل جازمہ

المجرؤ عامله لم ولما ولام الأعر لافى النهي وكلم المجارات وهي إرو مهم وإدماو حيثما وأين

فصل مضارع مجزوم کا مل فم اور نشاۃ الام مر اور نئے نئے اور کلمات مجازات میں کلمات شرط و جزا ہیں اور کلمات مجازات یہ ہیں کہ

يَوْمَئِذٍ وَمَنْ وَآلِيٌّ وَإِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَّا يَضْرِبُ الْيَضْرِبُ وَلَا تَضْرِبُ

میں نے ان کا، خیریت، اُسی، اُسی، اُسی اور وہ (جو) تقدیر ہوتا ہے (شرط کے ساتھ) جیسے تم مضرب و مُضَا مضرب

وَبَيْنَ تَصْرُفِ رَاغِبٍ إِلَى آخِرِهَا

و نهضت و لا نهضت و ان نهضت نهضت آخرت

وضاحت: مصنف **یہ** اس سے پہلے فعل مضارع مرفوع اور اس کے حال اور فعل مضارع منصوب اور اس

کے حامل کو یہیں فرمانے کے بعد سب یہاں سے فعل مضارع مجزوم کو حذف کر دیا۔ ملاحظہ ہو کہ اس کے حامل کی ہوں گے۔

سب یہاں سے پہلے عالم کو ذکر کرنے کے بعد اس کی مثالیں ذکر فرما رہے ہیں۔

فصل مضرع کے عامل جازم: ہم بصائر، ارم، حیرے، خبی و رکعت مجربت اور وہ ہیں ان میں، اذہب

سینما، ٹیلی ویژن، ریل، آبی اور روڈ۔ ان جو مقدر ہوتا ہے۔ ظلماتِ نازت سے مراد ظلماتِ قلبی، فوٹو گرافی اور آواز و صدا غلبہ ہوتے ہیں۔

مثالیں: پاتہ تپ جیسے لہ بصر، لہا بصر، لبصر، لا بصر، یہ بصر، اصبر

وَأَعْلَمُ أَنَّ مَقْلَبَ الْمَضَارِعِ مَضَاهَا وَلَهَا كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِيهَا تَوَقُّعًا مَعْدُودًا وَمَا قَبْلَهُ حَقٌّ قَادِرٌ عَلَى الْإِمْرِ بِشَاهِدٍ كَبِيرٍ

اور چاہیں لو کہ تحقیق **فعل مضارع** کو **ماضی مضارع** کے معنی میں لے لیں گے۔ یہ ہے اور **مضامنی** کی طرح **فعل مضارع** سے **ماضی مضارع** کا جو ماضی ماضی کے معنی میں مروی ہے مگر

جہ وقت بھائی امیر: لی ہے اس کے بعد اوروں کو بتا چکا ہے پھر جیسے ہم لاہور صوبہ (کھڑے ہو امیر بھی تک و رئیس ہو)

أيضا يجوز حذف الفعل بعد ما خاصة نقول: دم ويد ولما أي لما يدمعه الدم ولا نقول دم ويد ولم

اور اسی طرح چائے کے فصل کاٹنے کے بعد خالص کر کے تو نئے گاؤں میں لے کر گئے (شعبہ ۱۹۷۱ء)۔

یعنی (فلاح نہیں دیا اس کو شرمندگی نے) اور تو یہ سب کچھ بدمذہب و بدوالم

لہٰذا اور لمّا کا عمل اور ان کے درمیان فرق

لہ اور لہما کا نکل: ہم اور سائنس مضارح پر داخل ہوتے ہیں اور سائنس کو ہنسی منقہ منقہ میں کر دیتے ہیں۔

ہم اور ہمارے درمیان فرق

پیدا فریق: شمار ماہہ تقیم کے بعد نشی ہونے کی مسہر ہوتی ہے اور ماہہ تقیم سے پہلے زواہ ہوتا ہے جسے **قلم**

لامیر لداپر کب (امیر کھڑ ہوا ہے اور سو نہیں ہو) یعنی سو رہنے کی امید سے تین قدم لامیر سم پر کب میں



سوار ہونے کا امکان نہیں۔

دوسرا فرق: لٹاکے بدل فعل کو حذف کرنا چاہیے کوئی قرینہ موجود ہو جیسے **مدمر یدو** مصارعہ اصل میں لم یبشعہ لندم تھا جب کہ ہم میں یہ جائز نہیں ہے **مدمر یدو** ہم میں کہہ سکتا۔

و اما کتب المجربات حرف کماث أو استا فهي تذحل علی الجفلیس لندل علی أن الأولى سب و بہر حال کلمات مجازت جو حرف ہوں یا اسم ہیں یہ داخل ہوتے ہیں دو محلوں پر تاکہ کلمات میں اس بات پر کہ پہلا محراب ہوتا لثابۃ و تسمى الأولى شرطاً والثانية خبراً ثم إن كان الشرط والجرح ماصياً عیبی يجب الجزم فیہما لفظاً ہے، دوسرے محلوں کے لیے اور ان میں سے پہلے کلام رکھا جاتا ہے شرط اور دوسرے کا جرح اگر شرط اور جرح دونوں فعل مصارعہ ہوں تو ان محو **ن تکر می اکرمک** و ان کما ماصیین لم تعص فیہما لفظ محو ان ضرورت ضرورت و ان کما الجوازہ دونوں میں لفظ جزم واجب ہے جیسے **ن تکر می اکرمک** اور اگر وہ دونوں بھی ہوں و کلمات مجازت اس دونوں پر لفظ عمل میں کر کے و حدة ماصیا يجب الجرح فی الشرط محو ان تطریبی صریح و ان کما الشرط و حدة ماصیا جاز فی جیسے ان محراب صریح اور اگر جرح یا کید ماضی یا تو شرط میں جرم ہے جیسے ان محراب صریح و اگر شرط یا کید ماضی تو

الجرح ماضی جہاں محو ن حنی اکرمک و اکرمک

ج میں دستور تھا جاز تھا جیسے **ن حنی کرمک و اکرمک**

کلمات مجازات کا دخول اور عمل کے اعتبار سے اس کی صورتیں

وضاحت: معنی یہ ہیں کہ کلمات مجازت خواہ یہ حروف ہوں یا اسم ہوں کے حوالے سے دو باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

پہلی بات: یہ کہ یہ کلمات دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں جن میں سے پہلا محراب سے جملے کے لیے سب ہوتا ہے اور پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں۔

دوسری بات: یہ کہ کلمات مجازت کی عمل کے اعتبار سے تین صورتیں، فرما رہے ہیں۔

کلمات مجازات کی عمل کے اعتبار سے چار صورتیں

پہلی صورت: کلمات مجازت جن دو جملوں پر داخل ہوں، اگر وہ دونوں جملے فعل مضارع کے ہوں تو یہ فعل مضارع کے دونوں جملوں کو جزم دیں گے اور اس صورت میں لفظ جزم دینا واجب ہے کیونکہ مضارع معرب ہے اس میں جرم ماضی ہے جیسے **ن تکر می اکرمک** (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں بھی تیری عزت کروں گا)



شاید یہ مہمان جیسے کہ اس کی نسبت صحیح ہے اللہ تعالیٰ تعز و تعالیٰ (—) اور جیسے کہ تم انہی میں سے کوئی ایک ہو گئے ہو، وہی کہہ رہا ہے کہ یہ ہے

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ

فلس عدمیتوں سے مدد جناب لایزالہ جمعہ ۱۰ لی اسکے (ترجمہ ان غورقوں کو جو میں نے ان غورقوں کی طرف سے لیا ہے)

۷۲۔ اہل فناء کے داخل ہونے یا نہ ہونے کی صورتیں

وضاحت: مصنف **مستحق** عین سے فائدے ہارے میں بتا رہے ہیں کہ کہاں فائدہ جڑا میں لانا مستحق ہے اور کہاں حاکم ہے اور کہاں واجب ہے۔

پہلی صورت: جس میں فار کو جزا پر لانا مستحب ہے وہ صورت یہ ہے کہ جب جزا ماضی ہو بغیر قد کے تو اس میں فار کا نا حرف نہیں ہے کیونکہ حرف شرط سے ماضی کے معنی میں ٹر گیا ہے کہ اس کو مستقبل کے معنی میں مرویا ہے لہذا جزا کا شرط کے ساتھ ہلا دینے کے لیے کسی اور حرف کی ضرورت نہیں۔

پہلی مثال: اے اُنکو مٹتی اُنکو مٹک اِس میں اُنکو مٹک ماضی بغیر قدر کے ہے۔ لہذا اُنکو مٹکا اُنکو مٹکا چاہئے نہیں۔

دوسری مثال: بدعت کی کفریہ 'وہم' دحمہ کے 'مما' اس میں کاف باضی جیہ تہ کے پہلے الف کا ناچ نہ نہیں۔

دوسری صورت: حریفیں نے کہا، "اے درندہ، تُو اُنوں کا بڑ بھائی ہے کہ اگر جہاں سے شروع ہو یا مضامین ختم ہو۔"

مصر میں مثبت کی مثال اب مصر سے اصر یک یا فاطر یک دونوں جائز ہیں۔

مترع مفتی بدل مٹاں۔ اُن سبھی لڑا کر یک پہلا ضربک دھوے جا کر پھینک۔

وہ صورتیں جہاں جزائیں فائدہ کا لانا واجب ہے:

جب جزا مذکورہ دونوں قسموں کے حدود ہو تو اس میں فائدہ کا لانا واجب ہے اور اس کی یہ صورتیں ہیں۔

مکملی صورت: جب جزا فعل ماضی قد کے ساتھ ہو تو دوسرا جزا میں فاعل کا نا واجب ہے جیسے: **اب بسر فی فقد**
 بسر فی اح لہ سر میں **فقد** بسر فی اح لہ جزا ہے جو کہ فعل ماضی قد کے ساتھ لہذا جزا میں فاعل کا نا واجب ہے۔

دوسری صورت: جب فعل مضارع منفی ہو بغیر کے تو جز میں فاء کا نا و لاء ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
وَمَنْ يَعْصِ عَمْرُوسَ إِلَّا بِمَا يَأْمُرُ فَاعْبُدْهُ سَبْعًا وَرِجْزٍ عَذِيبٍ ۝۱۰۰
اور جس نے عیسا کو اطاعت کیا تو اس میں عیبِ بڑا ہے ہذا جز میں فاء کا نا و لاء ہے۔

تیسری صورت: جب قرآن مجید سمیے ہو تو قرآن میں فاء کا آنا جب بے جیسے میں حاء، بحمدہ عمر آتا تھا اس میں فاء عشر آتا تھا جب بے جو کہ اسمیے کے لفظ آئے تو امیر نا واجب ہے۔

جب جسدِ مثالیہ جز: میں واقع ہو تو کبھی جزا میں فاسد کا، تا واجب ہے پھر حمد اثنائے ح ہے مہو، مہی۔

امر کی مثال: قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني اس میں فاتبعونی ہی جڑ ہے اور جسے تمنا یہ مرستہ لہذا نام کا، تا واجب ہے۔

نہی کی مثال: لئن لم یفکروا لولا ان یرحموا لکان علیہم لعنہم اجمعین اس میں فلا بر جہوہں جڑ اور نشانہ نہی سے بندہ جڑ میں نہ دالنا و جب ہے۔

وقد تقع ادا مع الجملة الاسمية موصیغ لفاء كقولہ تعالیٰ وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفعلون اور کئی کئی جب جڑ حمد سمیہ ہو تو فاعل جگہ (ا) متا (تیر) واقع ہوتا ہے جیسے وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفعلون اور امر کی نسبت پہنچتی ہے تو جوں کے ان گناہوں کے سب سے جوں کے ہاتھ آگے بھی پکڑے ہیں تو وہ اپنا تک تا امید ہو جاتے ہیں) **وضاحت:** جب جہاں حمد اسمیہ ہو تو بھی کبھی نہی جگہ ادا می جاتی ہے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اس میں وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفعلون اس میں ادا ہم یفعلون مصداق ہے جس پر فاعل جگہ ادا متا جاتیہ داخل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح فاعل تعقیب دے معنی پر لالہ کرتی ہے اسی طرح ادا بھی تعقیب دے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

ان شرطیہ پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتی ہے

وانما تقدر بن بعد الافعال الخمسة التي هي اذمر نحو تعلم ساجح والنهي نحو لا تكذب بكن خبر الكوا الاستفهام نحو هل ضررنا مكر مك و اسمي نحو ليك عدي اخدم مك و لعرض نحو لا تشرل بانصب خبر

ترجمہ و وضاحت: مصنف جہاں سے یہ بات ذکر فرما رہے ہیں کہ یہ بات چونکہ پہلے مطلوب ہو چکی ہے ان شرطیہ مقدر ہو کر فعل مضارع کو جرم دیتا ہے اب یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ اس کے علاوہ کون کون سے افعال کے بعد ان مقدر ہوتا ہے تو وہ کل پانچ افعال ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) امر کے بعد ان مقدر ہوتا ہے جیسے تعلم تنصح (تو اُسے سکھائے گا تو نجات پائے گا)

یہ اصل میں تھا تعلم ان تعلم تنصح

(۲) نہی کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے جیسے لا تکذب بکن خبر لک اصل عبارت یہ ہے لا تکذب بن لا تکذب بکن خبر لک (جھوٹ مت بول اگر تو جھوٹ نہیں بولے گا تو جہ سے لیے بہتر ہوگا)

(۳) استفہام کے بعد بھی اصل ضررنا مکر مک (کیا تو ہمارے زیارت کرے گا تو ہمارے زیارت کرے گا تو ہم تیری عزت کریں گے) اصل عبارت یہ بھی اصل ضررنا مکر مک

(۴) تمنی کے بعد بھی لک عدي اخدم مک اصل عبارت یہ بھی لک عدي ان لکن عدي اخدم مک (کاش تہ میرے پاس ہوتا اگر تو میرے پاس ہوتا تو میں تیری خدمت کرتا)



(۵) عرض کے بعد جیسے **لا تزلزل عجب سوز** اصل عبارت یہ تھی **لا تزلزل ن تزلزل ن تزلزل ن** (آپ ہمارے پاس کیسے پس کرتے اگر آپ ہمارے پاس کرتے تو آپ بھدلی کو پہنچتے)

و بعد ثم في هي بعض المواضع نحو لا تفعل شزا يكن خيرا وذلك إذا قصد أن الأول سبب لثاني كما رأيت في الأمثلة فان معنى قولنا: نعم سمعنا هوى تعلم تسبح وكذلك الآخر اقي فذلك انصاع قولك: لا تكفر تدخل ال راءت ع السنية إذا أصبح أن يقول إن لا تكفر تدخل النار

ترجمہ و وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے ایک بات ذکر فرما رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ **ن** بعض مواقع پر **لنی** کے بعد بھی مقدر ہوتا ہے جیسے **لا تفعل شزا** بکس حیر (شر کا کام نہ کرو تیرے لیے بہتر ہوگا) یہ اصل یہ تھا **لا تفعل شزا** بکس حیر

تنبیہ: یہ عبارت شاید ہوا ذکر کی گئی ہے ورنہ یہ بات درست نہیں ہے کہ **ن** تاقیر کے بعد مقدر ہوتا ہے یہ نکتہ فی جہر محض ہے اس میں طب کے معنی نہیں ہوتے اور ان وہاں مقدر ہوتا ہے جہاں طب کے معنی ہوں۔

ان کے مقدر ہونے کے لیے شرط: **وذلك إذا قصد**۔۔۔ اس عبارت سے یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ شیئے مذکورہ کے کے بعد **ن** شرطیہ مقدر کرنا اس وقت ہے جب یہ قصد کیا جائے کہ **ول ثانی** کے لیے سبب ہے وہ جہاں اس ثانی کے لیے سبب ہے وہ وہاں شرط فوت ہونے کی وجہ سے ان کو مقدر کرنا درست نہ ہوگا مذکورہ اشیاء کے ضمن میں چونکہ اول ثانی کے لیے سبب ہے اس لیے **ن** کا مقدر کرنا درست ہے جیسے ہمارے قوس **نعم تسبح** کا معنی ہے کہ **ن** **نعم تسبح** (اُترتو نیکھے گا تو نعمت پائے گا) اب یہاں سیکھنا نعمت کا سبب سے کسی طرح باقی مثالوں پر غور کریں وہاں اس ثانی کے لیے سبب ہے۔

اسی وجہ سے تیرے قوس **نعم تسبح** ہوگا جیسے **لا تکفر مدخل النار** (کفر مت کر و دخل ہو جائے گا نار میں) یہاں اگرچہ **لا تکفر** نہیں ہے کیونکہ **ن** مقدر کرنے کی صورت میں عبارت یوں ہوگی **ن** **لا تکفر مدخل النار** (اُترتو تکفر نہ کرے تو نار میں داخل ہوگا) اٹک یہ درست نہیں بلکہ وہ جہت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور نار میں داخل ہونے کا سبب کفر ہے، پس یہاں **ول ثانی** کے لیے سبب نہ ہونے کی وجہ سے ان کا مقدر کرنا درست نہیں ہے۔

فعل کی تیسری قسم امر

والثالث الأمر وهو صيغة يطلب بها الفعل من الفاعل لمخاطب بان تحذف من المصارع حروف المصارعة وتسمى امر ہے اور اس وہ صیغہ ہے جس کے راجع فاعل حاضر ہے۔ فعل طلب کہہ جا ۳ ہے یا اس صورت کے فعل مصارع کے حرف مصارع ثم ينظر فإن كان ما بعد حرف المصارعة ساكناً وادت همزة أو وصل مصمومة أي مضمة أو لانه حو المضمر



جیت تھمے جلد یہ حال اب سے خوب اور ان کا عینہ باب بھی ہے۔ قسم تانی سے آتا ہے اور دو علامت قسم پر بھی ہوتا ہے۔

چلیے مصر و عرب و عجم و اسع و مصر مار مصر و مصری

تیسری بات سوال مقلد کا جواب

پہلی بات :	فعل مجہول کی تعریف
دوسری بات :	فعل مجہول کی علامت کے اعتبار سے تین صورتیں
تیسری بات :	فعل مضارع مجہول کی علامت
چوتھی بات :	باب نصب، علة اور افعال وغیرہ میں فعل مضارع مجہول کی علامت
پانچویں بات :	اجول میں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی علامت

فعل مجہول کی تعریف

فعل مجہول، فعل ہوتا ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کی جگہ مفعول کو رکھ دیا گیا ہو اور یہ شخص ہے فعل متعدی کے ساتھ کیونکہ فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا۔

دوسری بات : فعل مجہول کی علامت کے اعتبار سے تین صورتیں

پہلی علامت : یہ ہے کہ ماضی کا صرف پہلا حرف مضموم ہوتا ہے اور آخر سے پہلے دو حرف مکسور ہوتا ہے اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں ہمزہ وصلیہ اور تاء زائدہ نہیں ہوتی ہے

مثالی مجرد مجہول کی مثال : صرب (در آیا) رہائی مجرد مجہول کی ماضی سے مثال : صرح (بہت پیچیدہ)

مثالی حریفہ سے ماضی مجہول کی مثال : انجزم (اکرام کیا گیا)

دوسری علامت : یہ ہے کہ ماضی کا پہلا اور دوسرا حرف مضموم ہو اور اس کے آخر میں پہلی مکسور اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو یا ب تفعیل سے ماضی مجہول جیسے تفعل سے ماضی مجہول جیسے تصرب اور باب تفعل سے ماضی مجہول جیسے تصرح

تیسری علامت : یہ ہے کہ ماضی کا پہلا اور غیر آخری حرف مضموم ہو اور اس کے آخر سے پہلے دو حرف مکسور ہو اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں ہمزہ وصلیہ آتا ہے باب استفعال ماضی مجہول جیسے استفرح اور باب افعال ماضی مجہول جیسے فصر

واہمہ فتنہ المضموم ابی ہم مارجح یہ عبارت کا ماضی سابق کا تہ ہے حتی ماضی مجہول میں ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اس کے مابعد حرف مضموم ہوتا ہے (اگرچہ ہمزہ وصل میں کسرہ ہے) لیکن ہمزہ وصل کا حرف مضموم سے متعلق ہونا اس وقت جب کہ ہمزہ تلفظ میں ساکت نہ ہو اس لیے کہ اگر وہ مکسور ہو تو کسرہ سے صمد کی طرف خروج اعرام آئے گا اور عربوں کے ہاں یہ ناپسندیدہ ہے جیسا کہ ضمہ سے کسرہ کی طرف خروج ناپسندیدہ ہے اور حرف ساکن کے بعد آئے گا کوئی متبادر نہیں ہے اس لیے کہ حرف ساکن کو منع قوی نہیں ہے کیونکہ سکون ایک مردہ صفت ہے جس کی وجہ سے حرف



ساکن ایک مردہ حرف ہے پس اس کا ہونا نہ ہونا ہر حرف ساکن کوئی مانع نہیں مگر ہمزہ اصل تلفظ میں ماقط ہو جائے تو اس وقت وہ تابہیت سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے۔

وفي المضارع أن يكون حرف المضارعة مضمومًا وما قبل حرفه مفتوحًا نحو يضرب ويستخرج
ورفع المضارع من فعل مجزئ کی علامت یہ ہے کہ حرف مضارع مضموم ہو اور آخر سے قبل وال حرف مفتوح ہو جیسے يضرب اور يستخرج
الآی باب المعاملة والأفعال والتفعیل والمفعلة ومعقاتها التسمية فإن لعامة فيها فتح ما قبل لاخر
مگر باب المعاملة اور افعال اور تفعیل کے ٹکڑوں میں جو اب میں کیونکہ مجہول کی علامت ان اء میں قبل کا فتح
لفظ نحو بحسب وبدخرج وفي الاخر فلی ما صبه فلی وسبع وبالا شمام فلی وسبع وبالمو او قول وروع
سے جیسے بحسب اور بدخرج اور جوف میں اس سے قبل مجہول کا ماضی قبل اور بیع سے اور شام کے ساتھ بھی فلی وسبع وروع
وكد بك باب اختير و نصه دون استخير و اقيم المفعلة فعل فيهما ما وفي مضارعته تقلب لعين ألفا بحويقل
کے ساتھ ط و ر بیع بھی پڑھا گیا ہے کی طرف احتیاط اور مفید باب ہے مگر بحسب اور اقيم نہیں پڑھا گیا ہے فعل کے
مفتوح ہونے کی وجہ سے ان دونوں میں اور اس مضارع کے صنف میں ہیں مگر لک سے بدل دیا جائے گا جیسے فقال
ویناغ کفا عرفت فی التصریف مستقضى
اور یہ جیسا کہ صرف کی کتاب میں آپ تفصیل سے ل تو مذکور ہو چکے ہیں۔

تیسری بات فعل مضارع مجہول کی علامت

علامت مضارع مضموم ہوتی ہے اور اس کے آخر سے پہلے وال حرف مفتوح جیسے يضرب و يستخرج یہ
علامت تمام باب میں ہوگی سوئے چار بابوں معاملة اور افعال اور تفعیل و مفعلة کے کی طرف معقولات و باب
میں جو کہ سات ہیں نہیں ہوگی۔

چوتھی بات باب معاملة اور افعال وغیرہ میں فعل مضارع مجہول کی علامت

باب معاملة اور افعال اور تفعیل اور مفعلة کے معقولات ابواب میں فعل مجہول کی علامت: ان ابواب میں
مجہول کی علامت حرف آخر کے قبل کا مشعر ہوتا ہے کیونکہ ان ابواب میں مضموم اور مجہول دونوں میں علامت مضارع
مضموم ہوتی ہے جیسے بحسب بکرم يضرب بدخرج آخر سے قبل کا فتح اس سے ہے تاکہ فعل مضروب و ر
مجہول میں امتیاز ہو جائے۔

فعلہ کے معقولات یہ ہیں: حبس فلس حورب رسول سریف خیل فلس

فائدہ: فعلہ کے معقولات سات ہیں جنس نسوں میں آٹھ ہوتا کاس کی طمعی ہے

پانچویں بات اجوف میں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی علامت



اجوف کی ماضی مجہول جس کا عین کلمہ الف سے بدلا ہو، اس کی تین صورتیں

پہلی صورت: قبیل اور بیع ہے پس قبیل اصل میں **قبول** تھا۔ پ کا ف کی طرف دور کرنے کے بعد واد کا کسرہ ماقبل کو نقل کر کے یا ب و ساکن ہے اور اس کا ماقبل **نہو** و کو یا سے بدل دیا گیا ہے تو قبیل ہو اور بیع اصل میں بدیع تھا یا ب کی حرکت دور کرنے سے بعد یا کا کسرہ کو و سے دیا تو بیع ہو اور یہ لغت آنے والی دونوں لغتوں سے فصیح ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ قبیل اور بیع کا شام کے ساتھ پڑھا۔ شام سے مراد یہ ہے کہ و کلمہ کے کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کر کے اور میں کہہ جو کہ یا ہے اس کو تھوڑا سا و کی طرف مائل کر کے پڑھا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ قاء کلمہ اصل میں مضموم ہے۔

تیسری صورت: واد کا کسرہ کے ساتھ قبول و موزع پڑھنا جو کہ فعل میں قبول اور موزع تھے و واد کی حرکت کو حذف کر دیا گیا اب قبول اور بیع ہو گئے مگر بیع میں یوسر و القانون جاری ہو وریہ۔ وضمہ سے یا اب یا دساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یا کو واد سے بدل دیا تو **بیع** ہو گیا۔

و کلامک باب احبیر جن جس طرح جوف سے غلطی مجدد کی ماضی مجہول میں تین صورتیں ہیں۔ کسی طرح جوف سے باب فتنار اور انفعال کی ماضی مجہول میں بھی تین صورتیں جاری ہو چکی ہیں، کیونکہ ول و حرفوں کو ہٹا دیں تو فعل کا وزن تیار ہو جاتا ہے تو یہ فعل صحیح ہے اب احبیر سے بیور و بعد سے قید ہوئے ب یہ قبیل اور بیع کی طرح ہیں لہذا ان کو تین طریقے سے پڑھ سکتے ہیں۔

لیکن جوف سے باب استفعال اور باب انفعال کی ماضی مجہول میں یہ تین صورتیں جاری نہیں ہو سکتیں ان میں صرف پہلی صورت جاری ہوگی کیونکہ ان میں حرف مد سے ماقبل اصل سے اعتبار سے ساکن سے اصل میں استفعال ورا ہوہ تھے پس ان میں فعل و لا وزن نہیں پایا جاتا ہے۔

فی مضارع تعصب .. بیع جنی جوف کے مضارع مجہول میں بین کلمہ الف سے بدل دیا ہے۔ گا خو و بین کلمہ میں واد و یا ب و جیسا کہ تم علم صرف میں چکی طرح چس چکے ہیں چنانچہ **بقول** کو **یعان** و **بیع** کو **بیاع** پڑھا جائے گا۔

فعل متعدی

فصل الفعل اما متعدی و اما ینوقف علیہ معناه علی غیرہ لفاعلی کتصرف و اما لازم و هو بجلالہ کفعل و قد
فعل یا متعدی ہوگا اور متعدی وہ فعل ہے جس سے معنی کا کھٹا ہے متعلق پر متوقف ہو جو فاعل ہے۔ و متعصب صہ (اس۔ را) اور لازم ہوگا و لازم وہ فعل ہے جو اس کے برخلاف ہو یعنی اس کا کھٹا ہے متعلق پر متوقف نہ ہو جو فاعل کے ساتھ ہے۔ (جیسے **فقد** و **لما** و **وہ** و **وہ** و **وہ**)



و المتعدی قد یكون إلى مفعول واحد كصرف زيد عمرو أو إلى مفعولين كاعطي زيد عمرو وادعنا وبعجور
 وفضل، متعدی کبھی متصرف واحد کی طرف ہوتا ہے جیسے صرف **زيد عمرو** اور کبھی فعل متعدی ہوتا ہے وہ مفعولوں کی طرف جیسے **عطي زيد**
 فیه الإقتصار علی أحد مفعولیه كاعطيت زيدا و أعطيت درهماً بخلاف باب عیلت و ابی للاقصاف
 عمرو و درهماً و ابی ہے اس میں دو مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اختصار ہے جیسے **اعطيت زيد** یا **عطيت درهماً** خلاف باب
 ربحوا أعلم الله زيد عمرو و افاضل و بنی آدم و انبأ رب و أخبر و خبر و حدث و هذه السبعة مفعولها الأول مع
 عیلت کے اور کبھی فعل متعدی ہوتا ہے جس میں مفعول کی طرف جیسے **علم الله زيد** عمرو و افاضل و انبأ ربی کے بتایا گیا کہ عمرو کا فاعل
 ہوتا ہے اور فی قبل سے نہ **ربی** یا **ابی** یا **حیر** یا **حیر** حدث اور ان ساتوں افعال کا مفعول اول آخر کے دونوں مفعولوں کے ساتھ
 لا حیریں كالمفعولی أعطيت في حوز الإقتصار علی أحدیهما نقول أعلم الله زيدا و القای مع الثالث
عیلت کے دونوں مفعولوں کے ساتھ ہے ان میں سے کسی **زيد** پر کثرت کرنے کے بار میں جیسے کہے گا **أعلم الله زيد** اور ان افعال کے
 كالمفعولی عیلت في عدم حوز الإقتصار علی أحدیهما فلا نقول أعلمت زيدا، خبر الناس بل مفعول
 مفعول ثانی، آثارہ۔ اب علمت کے دو مفعولوں کے ساتھ ہیں ان میں سے کسی کے مفعول پر کثرت کرے کہ **زيد** جو میں ہے۔
 أعلمت زيدا عیلت و أخبر الناس

نہیں کہہ سکتا **أعلمت زيدا أخبر الناس** لکن تو کہے گا: **أعلمت زيدا عمرو** و **أخبر الناس** میں ہے، یہ دونوں یا ہر دو کا خبر خاص ہوتا
وضاحت: مصنف **زيد** فعل مجہول سے فارغ ہوئے کے بعد اب یہاں سے فعل متعدی کو ذکر فرما رہے ہیں
 اس سے کہ فعل مجہول فعل متعدی میں ہوتا ہے اس فعل میں مصنف **زيد** سے جہاں کی طور پر نہیں باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف
 دوسری بات: فعل متعدی کی اقسام
 تیسری بات: متعدی پر مفعول سے متعلق قواعد

پہلی بات: فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف

فعل متعدی کی تعریف: فعل متعدی وہ فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف ہو جو فاعل کے علاوہ
 ہو جیسے **صرف** اس سے مارا اس فعل کو سمجھنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہے۔

فعل لازم کی تعریف: فعل لازم وہ فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف نہ ہو جو فاعل کے
 علاوہ ہو جیسے **قعد** (وہ بیٹھا) اور **قام** (وہ کھڑا ہوا) اب یہ دونوں فعل مفعول کے محتاج نہیں۔

دوسری بات: فعل متعدی کی اقسام
 فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔



پہلی قسم:

متعدی ایک مفعول یعنی وہ فعل جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو۔

جیسے **هَرَبَ زَيْدٌ غَضْرًا** (زید نے غم کو مارا)

دوسری قسم:

متعدی بہ دو مفعول یعنی وہ فعل جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ایک پر کثرت کر ہو۔

جیسے **أَعْطَيْتَ زَيْنًا دُرًّا** (میں نے زید کو ایک درہم دیا)

اس کو **أَعْطَيْتَ زَيْنًا** اور **أَعْطَيْتَ دُرًّا** ہما دونوں پڑھنا جائز ہے۔

تیسری قسم:

وہ فعل جو متعدی ہو دو مفعولوں کی طرف۔ اور ایک پر کثرت کر ہو یعنی یا تو دونوں کو حذف کریں گے

یا دونوں کو ذکر کریں گے اور یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔

جیسے **غَلَبَ زَيْدٌ الْفَصْلًا** (میں نے زید کو فاضل ہوئے گمان کیا)

چوتھی قسم:

متعدی چار مفعول یعنی وہ فعل جو متعدی ہو چار مفعولوں کی طرف۔ یہ سات افعال ہیں۔ سات

افعال یہ ہیں: **يَحِبُّ، يُبَايِعُ، أَحْبَبَ، حَبَّبَ، حَبَّ، أَحْبَبَ، أَعْمَرَ** جیسے **أَعْمَرَ اللَّهُ زَيْدًا عَمْرًا** فاضلاً متعدی نے زید کو عمار یا کہ عمار

فاضل سے ایسا۔ **أَعْمَرَ** غنوں مفعولوں کی طرف متعدی ہے اس پر باقی کو قیاس کریں۔

تیسری بات

متعدی بہ سے مفعول سے متعلق قواعد

پہلا قاعدہ:

سات ساتوں افعال کا پہلا مفعول خبر کے دو مفعولوں کے ساتھ **يَا** **أَعْطَيْتَ** کے دونوں

مفعولوں کی بات ہے دونوں مفعولوں میں سے کسی ایک پر جواز اقتصار میں۔ پس ان کے پہلے مفعول کو دوسری و تیسری

کے بغیر ذکر کر سکتے ہیں لہذا **أَعْمَرَ اللَّهُ زَيْدًا** کہنا درست ہے ورنہ کے دوسرے اور تیسرے مفعول کو پہلے مفعول نے

بغیر بھی ذکر کر سکتے ہیں جیسے تو کہہ سکتا ہے **أَعْمَرَ اللَّهُ عَمْرًا وَفَاضِلًا**

دوسرا قاعدہ:

سات ساتوں افعال کا دوسرا و تیسرا مفعول **بِأَنَّ** کے دو مفعولوں کی بات ہے کسی ایک پر

عدم جو اقتصار میں پس ان کے دوسرے اور تیسرے مفعول کا کٹھا حذف کرنا جائز ہے لیکن دوسرے اور تیسرے

میں سے کسی ایک کے ذکر کرتے وقت دوسرے کا ذکر ضروری ہے پس **أَعْمَرَ زَيْدًا عَمْرًا** لیس کہہ سکتے ہیں

کیونکہ ان مفعولوں کا دوسرا و تیسرا مفعول حقیقت میں **بِأَنَّ** کے مفعول ہیں۔

أَفْعَالُ الْقُلُوبِ

فصل أفعال القلوب عبت و ظنت و حببت و أحببت و رعت و وجدت و هي أفعال تدخّل علی

أفعال قلوب عبت ظنت حببت رعت أحببت وجدت و حدث ہیں یہ سب افعال ہیں جو مبتدئ و خبر پر

المبتدئ والخبر لمصیبت علی التفعولية نحو علمت زینا، علمنا و علم ان جمله الأفعال خواص میھا ان لا



واقع ہوتے ہیں اور ان کو محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے عجب پہنچے ہیں جیسے علم غیبی درجہ اور اس کو ان افعال میں کچھ خصوصیات اور خاصیت ہے
تقصیر علمی احمد معقول بہا بخلاف باب عفتی فلا تفلح علمت زید، ومنہا جو رالہاء ادا و بسط
وس میں سے یہ ہے کہ افعال قلوب سے دو مقصودوں میں سے کسی ایک پر انشا کرنا یا نہیں بخلاف باب عفت کے (کہ اس کے دو
مقصودوں میں سے کسی ایک پر انشا کرنا یا نہ ہوتا ہے) البتہ علمت زید نہیں کہہ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے عمل کو
بحور زید طلعت قائم و ناخوڑت بحور زید قائم طلعت و بسط و یہاں تعقیق علی العمل ادا وقعت قبل الاستفہام
کہتا ہے۔ یہ وسط میں واقع ہوں جیسے رید طلعت قائم و اس کو آپ نے حرم میں واقع ہو چکے رید طلعت اور ان میں سے یہ
بحور علمت زید عندک أم عمر و وقیل لعلی بحور علمت ما رید فی الذار و قبل لاہ لا یستدہ بحور علمت
یہ ہے کہ فعل قلوب مستحب مہربی و درم ہوتا ہے پہلے واقع ہوں تو یہ تعلق ہوں گے (یعنی خطہ جس میں مرید گئے اور جس عمل میں مرید
گئے) جیسے علمت زید عندک أم عمر و و لگی سے پہلے جیسے علم غیبی ہوا اور لہا ابتداء سے پہلے جیسے علم غیبی
لرید مطلب و منہا بحور ان یکنون فاعلہا و معقولہا عین مرید و مرید بحور علمت غیبی مطلق و طلعتک
مرید مصبق و الی میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس فعل کا لائل و درجہ ہو گئی وادھ کی توضیحات ہوں یہ جائز ہے جیسے غیبی مصبق
اھاصل و علم اھ قادیکنون طلعت بمعنی اٹھت و علینت بمعنی عرفت و رائیت بمعنی انصرت و
اور طلعت اھاصل و درجہ ہو گئی طلعت بمعنی اٹھت کے معنی میں ہوتا ہے اور علم بمعنی عرفت اور ایب بمعنی انصرت اور
و جدت بمعنی اھیب لھما لھما فتصب معقول و اجد فقط فلا یکنون جیسہ میں افعال القلوب و جدت الکتاب
و جدت بمعنی اھیب ہوتا ہے اس صورت میں یہ معنی و مدلول یہ ہے کہ صرف مرید ہی اھمال قلوب نہ ہوں گے جیسے و جدت الکتاب

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں چار باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

- پہلی بات: فعل قلوب کی تعداد
- دوسری بات: فعل قلوب کا عمل
- تیسری بات: افعال قلوب کی خصوصیات
- چوتھی بات: فعل قلوب اگرچہ معنی میں مستثنیٰ نہ ہوں تو یہ افعال قلوب نہیں کہلا سکیں گے ورنہ
ی افعال قلوب والا عمل کریں گے

پہلی بات: افعال قلوب کی تعداد

فعل قلوب حصہ استقرار کی کے یقین سے سات ہیں ورنہ عرفت، اعتقدت اور اودت بھی فعل قلوب میں
سے ہیں اور ان معنیوں کی جانب متعدی جو کہ مستثنیٰ ہوتے ہیں گمان پر فعل قلوب کے حکام جاری نہیں ہوں گے۔

افعال قلوب سات ہیں: علمت، طلعت، عفت، خلعت، رأیت، رعت، و جدت



دوسری بات افعال قلوب کا عمل

فعال قلوب کا عمل یہ ہے کہ یہ عین مبداء رزخ پر داخل ہوتے ہیں یہ بعد اور خبر دونوں کو نصب دیتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر۔

تیسری بات افعال قلوب کی خصوصیات

پہلی خصوصیت: فعال قلوب نے دو مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اکتفا کر نہیں برخلاف باب اعطیہ نے کہ ان کے دو مفعولوں میں سے ایک پر کفایت ہے لہذا **عصمت ریدہ** کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس نے دونوں مفعول بمنزل ایک کلمے کے ہوتے ہیں۔

دوسری خصوصیت: ان کا عمل شذوہ یا کارگردینا جائز ہے جب کہ یہ قلوب اپنے دونوں مفعولوں کے درمیان مذکور ہوں جیسے **ریدہ عفت قائم** یا پہلے کے آخر میں مذکور ہوں جیسے **ریدہ فاسم عفت**

تیسری خصوصیت: جب افعال قلوب استفہام، نفی، جزم، ابتداء سے پہلے واقع ہوں تو یہ معلق ہوں گے یعنی معلقا علی نہیں کریں گے اور معنی عمل کریں گے اس کے معنی ہونے کی وجہ سے کہ نفی، استفہام، جزم، ابتداء، مصدرت کا یہ کو چاہتے ہیں کہ ان سے پہلے دے، افعال کو مل دیں تو ان کی صحت ختم ہو جائے گی۔

استفہام سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت اربید عندک اہ عمرو**

نفی سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت ما رید فی الدار**

کام ابتداء سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت لربید مطلق**

ان تینوں صورتوں میں افعال قلوب کا عمل لغوی یا ظاہری ہو جاتا ہے لیکن جن یہ عمل کرتے ہیں اور دونوں جزم بنا پر

مفعولیت محل منسوب ہوتے ہیں اس معنی یہ ہوں گے کہ **عصمت حد ہما بعینہ عندک** اور **علمت ریدہ** ایسے ہی

لیدار اور **عصمت ریدہ** مطلق مصنف نے قبل از استفہام کہا تاکہ ہم استفہام بھی شامل ہو جائے جیسے اللہ جان کا

قرآن ہے **ایمہ لجزئی اخصی**

چوتھی خصوصیت: افعال قلوب کے خواہش میں سے ایک خاصیت یہ ہے کہ ان میں جائز ہے کہ اس کا فاعل اور مفعول

اول دونوں ہی واحد و ضمیریں ہوں جو کہ دونوں متصل ہوں صرف متکلم کے لیے یا صرف مخاطب کے لیے یا صرف

غائب کے لیے جیسے **علمنی مطلقا** (میں نے آپ کو جاننے والا بنا دیا) اس میں فاعل اور مفعول دونوں متکلم کی

ضمیریں ہیں ہوتے ہیں اور ہی واحد یعنی متکلم کی طرف لوٹ رہا ہے اور جیسے **فصل** (تو نے اپنے آپ کو

فاضل بنا کر کیا) اس میں فاعل اور مفعول دونوں مخاطب کی ضمیریں ہیں جو متصل ہیں ورنہ اگر مخاطب کی طرف

لوٹ رہی ہیں یہ احتمال دوسرے قلوب میں جائز نہیں ہوں **عربی** کہنا جائز نہیں بلکہ اس صورت میں فصل کریں گے

وضاحت: مصنف یہ معارف قلوب کی بحث سے فارغ ہونے کے بعد اب یہاں سے انہیں ناقصہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس نکتہ میں مصنف جیسے نے پانچ باتیں ذکر فرمادی ہیں۔

- ۱. پہلی بات: افعال ناقصہ کی تعریف
- ۲. دوسری بات: افعال ناقصہ کی تعداد
- ۳. تیسری بات: افعال ناقصہ کا عمل
- ۴. چوتھی بات: کلام کی تین اقسام
- ۵. پانچویں بات: افعال ناقصہ کا استعمال

پہلی بات: افعال ناقصہ کی تعریف

افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو فعل کو کسی صفت پر جو ان کی صفت مصدر کے علاوہ ثابت کرے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔

قائدہ: غیر صغہ مصدر ہاں قید سے افعال ناقصہ کے علاوہ تمام افعال خارج ہو گئے اس لیے کہ تمام افعال فاعل کو اپنے مصدر کی صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں مثلاً **صرف** فعل اپنے فاعل کے لیے صفت پر ثابت کر رہا ہے لیکن افعال ناقصہ اپنے فاعل کے لیے اس صفت کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں جو صفت ان کے مصدر کے علاوہ جو وہ صفت کی خبر ہوتی ہے جیسے **کأن** (یہ صفت مصدر کے علاوہ ہونے والا تھا) اس میں **کأن** نے اپنے فاعل **رب** کے لیے صفت قیام کو ثابت کیا جو اس کی خبر ہے وہ یہ صفت قیام اس کی صفت مصدر کی صفت کے علاوہ ہے

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ: ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ فعل دوسرے افعال کی طرح صرف فاعل کے ساتھ بغیر خبر کے تام نہیں ہوتے بلکہ لہذا یہ نقصان سے خالی نہیں ہیں اس لیے انہیں افعال ناقصہ کہتے ہیں۔

دوسری بات: افعال ناقصہ کی تعداد

افعال ناقصہ کل ستہ ہیں جن میں سے تیرہ اصل ہیں اور وہ یہ ہیں **کأن، صار، أصبح، أمسی، ظل، بات، عاد، مال، باب، ج، ماضی، ما، مضک، مادام، لبس، چار** فعل میں اور وہ ہیں **کاد، ص، عدا، و، ج**

تیسری بات: افعال ناقصہ کا عمل

افعال ناقصہ جمعہ اسمیہ یعنی مبدع اور خبر پر عمل ہوتے ہیں تاکہ اپنے معنی کا اثر جمعہ اسمیہ کی نسبت کو عطا کریں جیسے **ظاہر** ہے اس معنی **نقار** **صار** **رب** **علی** (رب یعنی ہو گیا) اس میں **صار** فعل ناقص ہے جمعہ اسمیہ **رب** **علی** پر داخل ہے اور اپنے معنی **نقار** کا حکم اور اثر جمعہ اسمیہ کی نسبت کو عطا کر رہا ہے کہ **رب** ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو گیا ہے یعنی فقر سے غناء کی طرف منتقل ہو گیا ہے تو غناء کی جو نسبت ہے **رب** کی طرف وہ منتقل یہ ہے اور **رب**

تفقیہ ۱۴۰۷ھ

انعام ناقصہ جہد اسمیہ کے بول جز یعنی مبتدأ کو رفع و درج ثانی یعنی خبر کو نصب دیتے ہیں اور اب ان کو مبتدأ اور خبر نہیں کہیں گے بلکہ افعال ناقصہ کا اسم و خبر کہیں گے جیسے کہ **ریح** (ماسا) (زید کھڑا ہوئے) (والہو)۔

چوتھی بات مکان کی تین اقسام

ظہر کے تین قسم ہیں: (۱) کان ناقصہ (۲) کان تامہ (۳) کان زائحدہ

(۱) **کان ناقصہ:** کان ناقصہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر ماسم نہیں ہوتا ہے بلکہ خبر کا محتاج ہوتا ہے جو اپنے فاعل کے لیے رہا ماضی میں بنی خبر کے ثابت ہونے پر اوستہ سے خواہ یہ شہادت ماضی میں ملے گی جو جیسے **کان اللہ عیسیٰ حکیم**، اللہ تعالیٰ عظیم حکیم ہے (یا شقیق ہو یعنی خبر مسم سے جدا ہوے وان ہو۔ جیسے **کان زید** شایاناً (زید جوان تھا)

(۲) کان ۳: کان تامہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر تام ہوتا ہے نہ کہ کسی طرف محتاج نہیں ہوتا ہے اور یہ معنی لب اور حصہ ہے جیسے کان القنال یعنی حصّۃ القنال (لڑائی ہوئی)

(۳) کان ۴: کان فرائد وہ ہوتا ہے جس کا ہونا نہ ہوتا برابر نہ یعنی اس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جملہ کا معنی متغیر نہیں ہوگا مثال شعر کے ذریعہ دے رہے ہیں۔

جواد الحق أمين بذكر نسلي على كان المسؤدة العزاب

ترجمہ: میرے بیٹے ابراہیم کے تیز رفتار گھوڑے عربی گھوڑوں سے جن پر تیرا روی کے نشان لگے ہوئے ہیں بلندتر

محل استشہاد: اس مثال میں علی کا دلمسومہ لعوب میں کنز زائکہ ہے اس کے بغیر بھی شعر کا معنی پورا ہو رہا ہے گو یہ کلام میں بے زائکہ ہے۔

ترکیب: حید مصروف ہی مہیا منہ آبی بکری دل، بدیں میں منہ ملکر مصروف ایہ حیاضے لیے
حید مصروف مصروف یہ سے ملکر مبتدہ، تسامی فعل ہی ضمیر متنتہ قائل، علی حرف جر کا زائد، مسلوبہ موصوف
لعر ب صوب، مہضوف مصروف ملکر مجروح و رید و ملکر ظرف لغو متعلق تسامی فعل کے فعل پنے فاضل اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر حید مبتدہ کے لیے مبتدہ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و صار لا يبق له من صا ريد عني و أصبح و أمسى و دل على قتران مضمون لحمله بحدك الاوقات
او صارت الخ انتقال کے لیے آتا ہے جیسے صا رید عني و أصبح صبح، مری یعنی تمہوں حمد و ان اوقات کے ساتھ کہ صا رید عني کہ صا
بحر أصبح ریدد کثر آتی گاں داکتر افی وقت الصبح و بمعنی صا رید عني و أصبح رید عني و بمعنی صا رید

چھ صبح یمن کی (ریڈنگ کے وقت میں ذکر کرے اور تھا) (دریہ تینوں بھی) یعنی صبح بھی ہوتے ہیں چھ صبح
فی الصبح والضحی والنساء وظل ورات یدلّان عسی القیران مصنوب الجملة یوقیہما نحو
وید غیب (ریڈنگ ہو گیا) اور یہ تینوں تارنگی ہوتے ہیں اس وقت صبح کا معنی ہوگا حل فی الصبح اور اصحی کا معنی ہوگا حل
فی بصری ورمسی کا معنی ہوگا حل فی الصبح اور ظل ورمسی کا معنی ہوگا حل ہے اوقات کے ناموں سے یہ
ظل رید کتابا و بصری صار و مارال و ماہر ح و ماہنی و ماہنک قدس علی استمرار ثبوت خبرہ بقایہ
لا تہ میں چھ ظل بد کتابا (ریڈنگ کے وقت کتاب لیا) اور یہ دوسرے بھی صبح سے ہیں چھ ظل وید غیب
صادر یمن ہے (ریڈنگ ہو گیا) اور حل و ماہر ح و ماہنی و ماہنک الترتیب میں پڑنے کا حل کے لیے اپنی تہ ثبوت نے
مطلقہ نحو مار ل رید امیز و سزمہ حروف اللقی و ماہم تدل علی توقيت امر بحدۃ ثبوت خبرہ
کثر وروم پر غیب سے فاعل ہے خبر قیاس کا ہے اور یہ امر الیہ ہمیشہ رہتا ہے اور یہ امر الیہ ہمیشہ رہتا ہے و
لما علیہا نحو أقوم مادام لأمیز جالساو لیشر یدلّ علی بھی الجملة خالاً وقیل مطلقاً
مادامہ کہتا ہے لیکن یہ اس حد تک کہ اس خبر میں کے فاعل کے لیے ثابت ہے چھ فاعل امر حواس (میں کٹر
وہاں کتاب امیر ہے) اور لیس معنی مدنی ہے اہل الترتیب علی حال و بعض صورت نے مطلقہ کہتے
وقد عرفت بقیة حکمها فی القسم الاوّل فلا یجوز
اور ان افعال کا قصہ کے لیے احکام قسم اول میں پہچان چکے ہوں ان کو نہیں دہرائیں گے

پانچویں بات افعال ناقصہ کا استعمال

صار اشتغال سے ہے آتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جیسے صار وید غیب (زیمنی ہو گیا) یعنی

اشتغال رہا اور لغو رہا (زیمنی ہو گیا) (حالت غنائی طرف منتقل ہو)

أصبح، أمسی، اصحی یہ تینوں افعال ثمن معنوں کے لیے آتے ہیں

۱) مضمون جملہ کو پنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے جیسے أصبح ویدد کہ یہ اصل میں تھ کر

داکرا فی وقت الصبح، أمسی، یدد مسرور (ریڈنگ سے وقت خوش ہوئے) و غیب (اصحی رید حرب

۲) اور یہ تینوں افعال بھی صار کے معنی میں آتے ہیں اس وقت اس کے معنی ان کے اوقات کا عا نہیں ہوگا جیسے

اصبح رید غیب (زیمنی ہو گیا)

۳) یہ تینوں افعال بھی بھی ہوتے ہیں اس وقت یہ دحل کے معنی میں ہوں گے جیسے أصبح کا معنی ہوگا

دحل فی صبح و اصحی کا معنی ہوگا دحل فی الصبح اور أمسی کا معنی ہوگا دحل فی المساء

ظل اور رات: یہ دونوں بھی مضمون جملہ کو پنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے پر دست کرتے ہیں جیسے ظل

زید کتاب یعنی حاصل کتبہ فی التہار (زید کی کتابت میں حاصل ہوں) اور جیسے حالت زید قائمہ ای حاصل ہو وہ فی لیس (زید کی نیند رات میں حاصل ہوتی) اور یہ دونوں کبھی کبھی مصدر بھی ہوتے ہیں جیسے ظل زید غما (زید غنی ہوتا) ظل زید فقیر (زید فقیر ہو گیا)

مارال، ماہر، مافنی، مافک: یہ چاروں افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر ثبوت ان کے فاعل کے لیے دائمی ہے جب سے فاعل نے خبر کو مقبول کیا ہے جیسے مدارس زید صبر (زید ہمیشہ سے صبر کرتا ہے) یعنی جب سے صبر امرت تو اس کی اس وقت سے زید کی امارت دائمی ہے کبھی جدا نہیں ہوتی۔

زید صبر خلاف النہی: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ چاروں افعال کو حرف نفی لا سے یعنی جب ان افعال سے رد و ام و استمرار کا ارادہ کیا جائے تو حرف نفی اس کو لازم ہوگی کیونکہ حرف نفی لا وجہ سے اس میں رد و استمرار کا معنی پیدا ہوگا اس لیے کہ اس افعال کے معنی میں نفی پائی جاتی ہے جیسے زل کا معنی زلزل ہونا کی طرح ہرج اور ہسی کا معنی بھی زلزل ہونا ہے اور اھک کا معنی جد ہونا ہے جب ان افعال پر مانا فیہ دخل ہوتا ہے تو نفی نفی ہوتی ہے ورنہ بدلہ ہے عی النہی اثبات و استمرار یعنی نفی کی نفی سے ثبوت و رد و استمرار کا معنی پیدا ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس کا معنی ہوگا کہیں زلزل ہوا یعنی ہمیشہ رہا۔

مادام: یہ کسی امر کو مدت کے ساتھ موقت کرنے پر دلالت کرتا ہے جب تک فعل کے لیے اس کی خبر کا ثبوت ہے جیسے اقوام مادام الامیر حالس (میں ہزار ہوں گا جب تک میرے بیٹے نہ رہے) اس مثال میں مشکلم نے اپنے کلمے ہونے کی مدت و امیر کے بیٹے کی مدت تک موقت و متعین کر دیا۔

لیس: زمانہ حال میں مضمون جملہ کی پر دلالت کرتا ہے اور بعض کا یہ کہنا ہے لیس مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے۔
معاصر ناقص: بقیہ حکام چودہ جلی قسم میں گذر چکے ہیں مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ بارہ دہرے کی حاجت نہیں۔

افعال مقاریہ

فضل: افعال المقاریہ ہی افعال و صیغۃ للذلالۃ عسی دہ الخبر لما جعلہ وھی عسی ثلاثۃ أقسام الأول:
یصل لخاص مقاریہ کے ہیں یہی ہے بمعنی مقاریہ وہاں کہ خبریں خبر کے فاعل کے ساتھ ایک کرنے پر دلالت کرتے ہیں بمعنی لبرجاء وھو عسی وھو فعل جہام لا یستعمل مہ غیر الماضي وھو فی الفعل مثل کاد إلا ان خیرہ فعل کیا گیا ہے اور دو تین قسم پر ہیں پہلی قسم (جہام) عسی امید کے لیے اور وہ عسی ہے اور عسی فعل جہام سے اس سے ماضی کے علاوہ دوسرے فعل متساوی نہیں یا جاتا ہے یہ عمل میں کسی طرح ہے (جہام) میں بھی فعل مصدر ہوتی ہے لکن کتابت کے لیے عسی کی دھار مع ان نحو عسی زید ان یفوز و یجوز تقدیم الخبر علی اسمہ نحو عسی زید یفوز و یجوز حذف

فعل مضارع سے ساتھ ہونے سے **کاد** کی خبر سے جیسے **عسی رید** یہاں **رید** کا ویرجہ ہے خبر مقدمہ ماضی سے اسم پر جیسے **عسی** کی نحو **عسی رید** يقوم والا یہی لمحصول ہو کہ دو خبرہ مضارع دونوں نحو **کاد رید** يقوم وقد تدخل **ان** يقوم **رید** اور بھی بھی ان کو حذف کیا جاتا ہے جیسے **عسی رید** يقوم اور اس قسم حصوں سے ہے آتی ہے اور وہ کد ہے اور اس کی خبر مضارع ہوتی ہے مثلاً **رید** جیسے **کاد رید** يقوم یہ خبر سے ہوئے کے قریب ہے اور

ان علی خبرہ نحو **کاد رید** ان يقوم و لثالث بالآخذ والشرع فی الفعل وهو طفق وحمل و کرب و آخذ کہی بھی بھی ان بھی داخل ہوتا ہے جیسے **کاد رید** ان يقوم (یہ خبر سے قریب ہے) اور تیسری قسم لاحقہ اور لیسوع ہی الفعل کے ہے آتی ہے اور **طفق** اور **حمل** اور **کرب** اور آخذ میں استعمال ہوا مثل **کاد طفق رید** یکسب و او شک واستعمال مثل **عسی** و شاد اور ان کا استعمال نکاذ کی طرح ہے جیسے **طفق رید** یکسب (زید نے لکھا شروع کر دیا) اور **او شک** بھی اور اس کا استعمال **عسی** اور **کاد** کی طرح ہے۔

وضاحت: مصنف نے یہاں ماضی کو ذکر فرمایا ہے کہ بعد یہاں سے الحال مقارنہ کو ذکر فرمایا ہے ہیں اس فصل میں مصنف نے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: فعل مقارنہ کی تعریف
دوسری بات: افعال مقارنہ کی اقسام

پہلی بات افعال مقارنہ کی تعریف

فعل مقارنہ وہ افعال ہیں جو خبر و پے فاعل سے نزدیک کرنے پر دلالت کریں۔

فائدہ افعال مقارنہ کا عمل: یہ الحال بھی فعل ناقص کی طرح اسم و رفع و خبر کو صوب دیتے ہیں۔

دوسری بات افعال مقارنہ کی اقسام

(۱) **للمرجع** یعنی امید کے لیے (۲) **للمحصل** یعنی حصول کے لیے

۳ **الآخذ والشرع** ہی الفعل (یعنی فعل میں شروع ہونے کے لیے)

پہلی قسم للمرجع: یعنی امید کے لیے ہے یا مقارنہ امید کے خبر کو فاعل کے قریب کرنے کے لیے ہے اس بات پر زور نہ کرنا ہے کہ منظم امید و رفع رکھتا ہے نہ کہ نفس کہ حصول خبر و فعل کے لیے قریب ہے اور وہ **عسی** ہے جیسے **عسی رید** ان یحضر (امید ہے کہ زید غریب آئے)

وہو فعل جامد اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ **عسی** فعل جامد ہے اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا ہے جیسے **عسی** و اس سے مراد ہی مضارع اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغے نہیں آتے ہیں۔



وہو فی العمل من کاد اور فعل عسی کا عمل کاد کی طرح ہے یعنی وہ کاد کی طرح اسم کو رفع دیتا ہے اور کی طرح اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔

عسی اور کاد میں فرق: یہ ہے کہ عسی کی خبر مضارع کے ساتھ ہوتی ہے اور فعل کاد کی خبر فعل مضارع بغیر ن کے ہوتی ہے جیسے عسی رید۔ بقوم (امید ہے کہ رید عنقریب کھڑ ہو) اس میں رید عسی کا اسم ہونے کی بنا پر مرفوع ہے ورنہ بقوم محل نصب میں ہے اور اس کی خبر ہے۔

وہو رید بقوم لعل علی سیدہ۔ عسی کی خبر کی تقدیم کے اسم پر پڑتا ہے جیسے عسی رید۔ بقوم اس مثال میں ان بقوم عسی کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے اور رید۔ بقوم کا فاعل ہے اور اس صورت میں عسی تائب ہے اس کی خبر کی ضرورت نہیں ہے اور یہی صورت میں عسی ناقصہ ہے۔
وقد سعد۔ اور یہی استعمال ان میں عسی کی خبر سے ان مصدر کی کاد کے ساتھ مقابلت میں مشابہت کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے عسی رید بقوم۔

دوسری قسم للخصول: دوسری قسم حصول کے لیے ہے یعنی وہاں بات پر دو اکتا ہے کہ خبر کا حصول فاعل کے لیے یقیناً قریب ہے نہ کہ بطور امید کے ورنہ کاد ہے اس کی خبر فعل مضارع بغیر ان کے ہوتی ہے جیسے کاد رید بقوم (زید یقیناً کھڑ ہوئے قریب ہے) اس میں رید کاد کا اسم ہے اور بقوم محلاً منصوب مود کاد کی خبر ہے اور ان مصدر کاد کی خبر پر بھی داخل ہوتا ہے کیونکہ عسی کے ساتھ مشابہت ہے جیسے کاد رید ان بقوم۔

تیسری قسم: فعل کے شروع کرنے کے لیے ہے یعنی وہ اس امر پر دست کرنے کے لیے ہے کہ متکلم فاعل کے لیے خبر کے حصول کے قریب کی خبر دیتا ہے اس لیے کہ متکلم فاعل کو اس کے شروع کا یقین ہے نہ کہ امید ہو طفق اور اس تیسری قسم کے لیے طفق بمعنی احد اور جعل بمعنی طفق و کرب بمعنی شرب و رید بمعنی طفق جیسے طفق رید بخروج (زید نے یقیناً لکھنا شروع کر دیا ہے)

واستعمال من کاد۔ اور ت چاروں الفاظ یعنی طفق، جعل، کرب، احد فاعل کاد کی طرح ہے اس لیے چاروں کاد کی طرح اسم و خبر کو چاہتے ہیں ن راجع کاد کی خبر فعل مضارع بغیر ن کے ہوتی ہے جیسے طفق رید یکت (زید نے یقیناً لکھنا شروع کر دیا ہے)

رو شک واستعمال من عسی و کاد۔ اور شک کا استعمال عسی و کاد کے ساتھ کی طرح ہے جتنی بھی خبر ان کے ساتھ مثل عسی و کاد کے شائبہ ہے جیسے او شک رید۔ بقوم یا او شک رید بقوم۔

افعال تعجب

فصل: افعال التعجب ما وصح لا يشاء التعجب وله صيغتان ما افعلة نحو ما أحسن زيداً أي أي شيء أحسن زيداً

تعجب کے دو اس فعل وہ ہیں جو صیغے گئے ہیں مثلاً تعجب کے لیے اور ر کے۔ دیکھیں جن اول ما افعلة جیسے ما أحسن ر بد افس کی ہے۔ ر بد
و فی احسن صمیر و هو فاعله و افعیل یہ نحو احسن برید و لا یسای لا جمیعاً یعنی بہ افعیل التفصیل و یفو جس
کو حسن بنایا و احسن میں یہ ضمیر ہے جو اس کا فاعل ہے و برید عید الفعل یہ ہے جیسے احسن برید بھی کہہ سکتے ہیں ر بد اور
یہ وہ صیغے ہیں بتائے جاتے تھے ایہ افعال سے جن سے اسم التفصیل بتائے جاتے ہیں اور و برید اور و سید بتایا جاتا ہے

فی الممتنع بمثل ما أشد استغراباً فی الأول و أشد دياً مستغراباً فی الثاني كما عرفت فی اسم التفصیل
ممتنع میں ما شد استغراباً سے اس میں دو اسد یا بحر جہ سے ثانی میں حیاً ثم اسم التفصیل میں پڑھ چکے ہو

ولا يجوز التصريف فيهما بتقديم ولا تأخير ولا فصل : المادتين أحذر : لفصل بالظرف نحو
وراء القوم من تعرف يا لخصم ہے تقدیر کی تر تا عرف اور نہ فصل کی اور ہام ماضی کے طرف سے آئیے فصل کو پڑھا ہے جیسے

ما أحسن ر بد

ما أحسن ر بد (کیا ہی عمدہ ہے وہ چیز جس سے آواز کو حسین بنایا)

وضاحت: مصنف و لکھنے والے اس فصل میں چار باتیں، کفر ماریا ہے ہیں

پہلی بات: فعل تعجب کی تعریف

دوسری بات: فعل تعجب کے صیغے

تیسری بات: فعل تعجب کے صیغے جن افعال سے آتے ہیں اور جن سے نہیں آتے ان کا ذکر

چوتھی بات: جس افعال سے فعل تعجب کے صیغے نہیں آتے ہیں اس سے فعل تعجب نے کافر ماریا

پہلی بات: فعل تعجب کی تعریف

فعل تعجب وہ ہے جو نشاء تعجب کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

مصنف و لکھنے والے نے نشاء تعجب کی قید لگا کر وہ افعال نکال دیئے جو تعجب کی خبر دیتے ہیں جیسے معجب وغیرہ

دوسری بات: فعل تعجب کے صیغے

افعال تعجب کے دو صیغے ہیں۔

پہلا صیغہ: ما افعلة ہے جیسے ما أحسن ر بد یا أي شيء أحسن ر بد (یعنی زیر کس چیز سے ر بد کو صاحب

حسن کر دیا) ن میں ما استغراب میہ معنی ای شيء کے ہو کر مبتدا ہے احسن فعل ماضی ہے اس میں صیغہ ہو مستتر اس کا

فاعل ہے اور (ر بد) مفعول بہ جملہ ہو کر خبر ہے۔

دوسرا صیغہ: افعیل ہے جیسے احسن برید اس میں احسن امر کا صید ہے لیکن معنی ماضی احسن ہے



و مرید میں باد صحرہ ڈانکھ ہے اور یہ اس کا فاعل ہے اور مزید میر درست کا ہے۔ و اس صورت میں **حسن** میں کوئی صیغہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کا فاعل **رہد** ماحوا سے یک **حسن** مرید کے معنی۔ ہوں گے صارفہ **حسن** (زید صاحب حسن ہو گیا)

تیسری بات فعل تعجب کے صیغے جن، فعل سے آتے ہیں اور جن سے نہیں آتے ان کا ذکر

فعل تعجب کے دو صیغے بھی انہی ادواب سے تیار ہوتے ہیں جن سے اسم تفضیل بنایا جاسکتا ہے یعنی صرف علامتی مجرد سے۔ علامتی مجرد بھی وہ جس میں اوس وعیب کا معنی۔ ہو بانی ثانی مزید قید، باغی مجرد، باغی مزید قید اسی طرح علامتی مجرد جس میں اوس وعیب کا معنی ہے ان سے یہ صیغے نہیں آتے ہیں۔

چوتھی بات جن فعل تعجب کے صیغے نہیں آتے ہیں ان سے فعل تعجب لانے کا طریقہ

ہر اس فعل سے جس سے صیغہ تعجب بنانا مستنع ہے یعنی علامتی مجرد جس میں اوس وعیب کا معنی اوس و علامتی مزید قید و در باغی مجرد و در باغی مزید قید سے فعل تعجب کے پہلے صیغے کو **ما أشد سحر** حائیں **اشد** سے و اس کے دوسرے صیغہ کو **اشد سحر** احہ **ش** **اشد** سے اور مثل قل ت جیسے **اصعب** یا **حسن** یا **اقبح** وغیرہ سے بتاتے ہیں اس بلود پر کہ ن لفظ کا کہہ کر کرنے کے بعد جن ادواب سے فعل تعجب لانا مستنع ہے اس کے مصدر کو آگے دیکھا جائے۔ ہر فعل مستنع کے مصدر اس کا مقرب پر بنایا جائے یا لایا جائے اور مجرد و در بنایا جائے۔

دل کی مثال: **ما أشد سحر** ج (منظمی ترجمہ کسی چیز نے اس کے نکلے کو صاحب شدت کیا۔) ہر دور ترجمہ اس کا ہر نکلن کیا ہی سخت ہے)

ثانی کی مثال: **اشد** یا **ما سحر** احہ (منظمی ترجمہ اس کا نکلے صاحب شدت ہوا، باغی وہ ترجمہ اس کا، ہر نکلنا کیا ہی سخت ہے)

ولا يحور التصريف فيهما مصنف **الاسماء** اس عبارت سے یہ بات بیان فرماتا ہے ہیں کہ فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں تقدیم و تاخیر کا تصرف جائز نہیں اوس میں معمول پر مقدم کرنا اور ثانی میں حاد مجرد کو مقدم کرنا جائز نہیں ہے لہذا ہمارے **احسن** یا **مرید** **احسن** کہہ درست نہیں ہے اسی طرح ان کے اور معمول کے درمیان قاصد کرنا بھی جائز نہیں ہے لہذا **ما احسن** **فی** **لد** (مرید یا **حسن** **فی** **الدار** مرید کہا بھی درست نہیں ہے لیکن ما داری کے ہاں ان میں درن کے معنوں میں طرف کے ساتھ فعل حاد ہے کیونکہ طرف میں دو وسعت ہوتی ہے جو غیر طرف میں نہیں ہوتی ہے لہذا ن کے ہاں **ما احسن** **لبو** **مرید** (یعنی کس چیر نے آج مرید کو صاحب حسن بنایا) کہنا جائز ہے اسی طرح **احسن** **اليوم** **مرید** بھی جائز ہے۔



پہلے بات



افعال مدح و ذم کی تعریف: فعال مدح نام وہ افعال ہیں جو شاعر مدح و م کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔ پس مدحت ریدہ (میں نے ریدہ کی مدح کی) اور ذم صربیدہ (میں نے ریدہ کی مذمت کی) ایسے نشا و مدح و ذم کے در کمر ریدہ اور شرف ریدہ اور غور ریدہ اور ریدہ مدح، ذم کے لیے ہیں نہ کہ شاعر مدح و ذم کے لیے مذکورہ تعریف سے یہ خارج ہوں گے۔

افعال مدح و ذم کے صیغے: فعال مدح ۱۱ م کے دو صیغے ہیں نعم و رحیدہ

دوسری بات نعم کے فاعل سے متعلق

نعم کا فاعل وہ ہوتا ہے جو معرف باللام ہوتا ہے جیسے نعم لرحل ریدہ (زید اچھا مرد ہے) یا اس کا فاعل وہ ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نعم غلام لرحل ریدہ (کلی مثال میں ارحل نعم کا فاعل ہے اور دوسری مثال میں غلام لرحل نعم کا فاعل ہے۔

کبھی نعم کا فاعل ضمیر مشتم ہوتا ہے اس وقت اس کی تیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ رانا ضرور ہے جیسے نعم راحلا ریدہ اس مثال میں نعم میں ضمیر ہو مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اور راحلا اس کی تیز ہے (زید اچھا ہے اور مے مر ہونے کے) یا اس کی تیز لفظ ہوگی جو نکرہ سے اور معنی نسی کے ہے جیسے نقہ قو کا فرات ہے۔ نعم اھی اھی۔ نعم سب ہی اس مثال میں نعم میں ضمیر ہو مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اور نکرہ ہے بمعنی نسی یہ ملکہ منصوبہ اور نہ موصوف ہے اور یہ مخصوص بالمدح ہے۔ دوسری قسمی جند ہے جیسے جند ریدہ اس میں حب فعل مدح اس کا فاعل ہے اور زید المخصوص بالمدح ہے۔

تیسری بات المخصوص بالمدح سے متعلق

افعال ذم کے دو صیغے ہیں ہنس اور شاء۔ ہنس اور شاء کا استعمال نعم کی طرح ہے یعنی اس دونوں کا فاعل یا معرف باللام ہوگا یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوگا یا اس کا فاعل ضمیر مشتم ہوگی جس کی تیز یا نکرہ منصوبہ ہوگی یا نکرہ بمعنی نسی ہوگی۔

مثال: ہنس ارحل ریدہ (ریدہ بر مر ہے) یہ ہنس کا فاعل معرف باللام ہونے کی مثال ہے اس میں ریدہ موصوف بالذم ہے۔

ہنس غلام مرحل عمرو۔ ہنس نے فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہونے کی مثال ہے اور ہنس راحلا عمرو یہ فاعل ضمیر مشتم ہونے کی مثال ہے جس کی تیز راحلا نکرہ منصوبہ ہے۔

دوسری فعل مباء کی مثالیں: مباء لرحل ریدہ اور مباء غلام لرحل ریدہ اور مباء راحلا ریدہ پس مباء تمام اقسام میں ہنس کی مانند ہے۔



تمارين

- سوال نمبر ۱: فعل مضارع کے اقسام تفصیل سے لکھیں اور مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲: فعل مضارع کے عوامل نامید جمع مسئلہ تحریر کرنے کے بعد ان وجوہ اور جملہ ایک منظور ہوتا ہے مثالوں سے سمجھ لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: فعل مضارع کے عوامل چارہ کہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟
- سوال نمبر ۴: ہم اور ہمیں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۵: کہانہ کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کریں؟
- سوال نمبر ۶: تکلف المعجزات کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۷: شرط اور جر میں فرق کیا ہے؟ جب سے؟ مثال بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۸: شرط اور جر میں تکلف المعجزات کسے کہتے ہیں؟ مثال بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۹: صرف شرط میں جر میں کیا ہے؟ مثال بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: شرط اور جر میں جزم کس کا ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: جر میں لام کا داخل کرنا کس کا ہے؟ اور کیا نامہ؟ ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: جر میں لام کا داخل کرنا کس کا ہے؟ اور کیا نامہ؟ ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: کوئی افعال کے بعد ان مقدمہ ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۴: فعل امر کی تعریف کریں؟ فعل امر بنائے کا طریقہ بیان کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: فعل مامومہ کا قاعدہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ یہ فعل مہول بنائے کا طریقہ تفصیل سے بیان کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: فعل لازم اور فعل متعدی کی تعریفات اور مسئلہ لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۷: نعم کا قائل کیا ہوتا ہے؟ نہ کہ ہوتا ہے یا مؤنث؟ مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: افعال تلوک کتنے درجوں سے ہیں؟ اور ان کا عمل کیا ہے؟ مثال بھی ذکر کریں۔ اور ان کے خواص تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: افعال ناقصہ کی تعریف اور عمل لکھیں؟
- سوال نمبر ۲۰: افعال ناقصہ کی اقسام جمع مسئلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲۱: کان اور اس کے اخراجات کا معنی اور استعمال لکھیں؟



سوال نمبر ۲۴: حیدر علی بکر نامی علمی کتاب لکھنؤ عربی علی الصلوة

ہاں لکھنؤ کے کانیا مطلب ہے؟ یہ بھی بتائیں کہ مصنف لکھنؤ کے اس شعر کو کس مقصد کے لیے لکھا ہے؟ اور شعر کا ترجمہ اور تریب بھی لکھئے؟

سوال نمبر ۲۳: فضل مقدس خریبہ اور اقبال علیہ السلام اشعار تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۲: فضل علی کی تعریف لکھیں اور یہ بتائیں کہ فضل علی کس وقت لکھے گئے اور کس سے ہیں؟

سوال نمبر ۲۵: اعراب مدح و ذمہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ یہ تعال مدح و ذمہ کتنے اعرابوں سے ہیں تحریر کریں؟

القسم الثالث في الحروف

لقسم الثالث في الحروف وقد مضي تعريقه وأقسامه سبعة عشر: حروف الجرو لحروف لَمْشبهة
بالفعل وحروف القطب وحروف التثنية وحروف النداء وحروف الإيجاب وحروف الزيادة وحروف
التفسير وحروف المضمر وحروف التخصيص وحروف التوقع وحروف الاستفهام وحروف الشرط
وحروف التزاع وتاء التانيث وبنون التثنية وبنون التاكيد

وضاحت:

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے کلمہ کی تیسری قسم حرف و بیان فرما رہے ہیں۔

حرف کی تعریف اور اس کی علامات گزر چکی ہیں۔ حرف کی سترہ اقسام ہیں۔

(۱) حروف جارہ	(۲) حروف مشبہ بالفعل	(۳) حروف عطف
(۴) حروف تنبیہ	(۵) حروف نداء	(۶) حروف ایجاب
(۷) حروف زیادہ	(۸) حروف تفسیر	(۹) حروف مصدر
(۱۰) حروف تخصیص	(۱۱) حروف توقع	(۱۲) حروف استفہام
(۱۳) حروف شرط	(۱۴) حروف ردع	(۱۵) تائید تانیث
(۱۶) تون تونین	(۱۷) تون تونین	

حروف جارہ

حروف الجر حروف وضعت لإفضاء فعل وشبهه أو معنى الفعل لى ما يديه نحو مررت بزيد أو ما مررت بزيد

وهذا في الدار أنزلت أي أشيل إليه فيها

ترجمہ جمع وضاحت:

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے حرف جارہ کو تفصیل سے ذکر فرما رہے ہیں،



چنانچہ حروفِ جارہ ذکر کرنے سے پہلے حروفِ جارہ کا قاعدہ ذکر فرما رہے ہیں۔

حروفِ جارہ کا قاعدہ: حروفِ جارہ وہ حروف ہیں

جو فعل یا شے فعل یا معنی فعل کا اس اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں، جو اس کے ساتھ ملتا ہے۔

فعل کی اسم کے قریب کرنے کی مثال: مردت بربہ (گزارشِ زید کے ساتھ)

اس مثال میں **مردت** فعل کو باء حرف جر نے زید اسم تک پہنچایا ہے۔

شے فعل کو اسم کے قریب کرنے کی مثال: ماہا بربہ (میں گزرتے ہوئے کے ساتھ)

اس مثال میں **ماہا** اسم قائل شے فعل ہے اس کو باء حرف جر نے زید تک پہنچایا ہے۔

معنی فعل کو اسم تک پہنچانے کی مثال: ہمدانی اندر ہوگ (پتھر میں تیرے باپ ہے) اس مثال میں **ہمدانی**

معنی فعل ہے کیونکہ یہ **ہمدانی** یا **داسیر** کے معنی میں سے ہے پس **ہمدانی** اندر کے معنی **اشیر** یہ فیہا ہے (میں اس گھر

کی طرف اشارہ کرتا ہوں) اب اس میں **ہمدانی** فعل کو **ہمدانی** کے معنی میں لے کر آسمان تک پہنچایا ہے۔

حروفِ جارہ کی وضع اور ان کا استعمال

وهي تسعة عشر حرفا من وهي لا ابتداء لغاية وعلامته ان يصح في مقابته الابهاء كما تقول سرت من

المصر الى الكوفة وليستين وعلامته ان يصح وضع لفظ لذي مكانه كقولك تعالى 'فاحتجبوا بحسن من

الاثرين وليتبعوا وعلامته ان يصح لفظ بعض مكانه نحو احدث من لدرهم ورائدة وعلامته ان لا

يحتل المعنى باسقاطها نحو ما جاءني من احدى ولاثر اذ في الكلام العوج حالما للكوفيين واما قوله

قد كان من مطر وشبهه فمعاول

وضاحت: حروفِ جارہ انہیں ہیں۔ اس میں سے میں کو پہلے ذکر فرما رہے ہیں

میں کو پہلے اس لیے ذکر فرما رہے ہیں کہ میں ابتداء کے لیے ہے لہذا یہ بتا دیا جائے کہ یہی اولیٰ واسبب ہے۔

حرف میں اور اس کا استعمال: یہ چار معنوں کے لیے آتا ہے:

(۱) ابتداء غایت کے لیے (۲) تمیز کے لیے (۳) تبعیض کے لیے (۴) زائد

ابتداء غایت کے لیے: یعنی اس چیز کی مدت بتانے کے لیے جس کی کوئی انتہاء ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ

مدت عادت کے لیے جب ہوگا جب اس کے مقابلے میں ہی کا آنا صحیح ہو جو کہ انتہا نے عادت کے لیے آتا ہے۔

مثال: سرت من المصر فإلى الكوفة (میں نے مصر سے کوفہ تک)

تمیز کے لیے: یعنی مقصود کے اندر جوابہم ہوتا ہے، اس کی وضاحت کے لیے آتا ہے۔ اس کی

عادت یہ ہے کہ اگر میں کوہنا مراں کی جگہ اُلدی رکھ دیا جائے تو یہ صحیح ہو، جیسے فاحسوا لرحس من الزوان اس میں جن کی جگہ اُلدی رکھ دیا جائے تو معنی درست ہوتا ہے یعنی اُلدی لافوں بہاں میں تھیں یعنی وضاحت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

تبعض کے لیے: یعنی نفل بعض مجاہد کے ساتھ متفق ہے اس کی عادت یہ ہے کہ میں نے جب رکھ رکھا بعض رکھ دیا جائے تو معنی صحیح رہے، جیسے اُحَد من الدراہم اُی بعض مدو ہم اس میں میں نے جب رکھ رکھا دیا تو معنی درست ہوتا ہے اس سے یہاں میں تبعض کے لیے ہے۔

زائدہ ہوتا ہے: کبھی میں کلام میں زائدہ بھی ہوتا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اپنے سے معنی میں کوئی فرق نہ آئے، یعنی کلام میں اس کا ہونا نہ ہونا، ہر جیسے ما جاءنی من احد (میرے پاس کوئی نہیں آیا) اس میں حرف من کلام میں نہ ہوتا اور ما جاءنی احد ہوتا تب بھی کلام درست ہوتا تو یہاں میں زائدہ ہے۔

میں زائدہ کے بارے میں کوفیین اور بصریین کا اختلاف: میں کلام موجب (جس میں نفی نہیں، مستہام نہ ہو) میں زائدہ ہوتا ہے یا کلام غیر موجب میں (جس میں نفی نہیں، مستہام ہو)۔

بصریین: کے نزدیک میں کلام غیر موجب میں زائدہ ہوتا ہے اور کلام موجب میں زائدہ نہیں ہوتا جیسے ما جاءنی من احد میں احد کا مذہب حق رہے اس لیے اس کو چمپے ذکر کر دیا۔
کوفیین: کے نزدیک میں کلام موجب میں زائدہ ہوتا ہے جیسے قد کان من مطر۔
مجاہد کوفہ کہتے ہیں عربوں کے اس قول میں میں زائدہ ہے جو کہ کلام موجب میں واقع ہے۔

وما فوقہ قد کان: مصنف نے بصریوں سے عبارت سے کوفیوں کو جواب دے رہے ہیں کہ عرب کا قول قد کان من مطر اور اس کے ہم مثل متوں (یعنی تاویل کیے ہوئے) ہیں یعنی عرب کے مذکورہ قول میں زائدہ نہیں ہے بلکہ یہ تو جمعیت کے لیے ہے جیسے قد کان من مطر یعنی بعض مطر کے معنی میں سے یا تمیز کے لیے ہے قد کان شئی من مطر یا بطور دھارتا قہ ہے گویا کہ کسی کہے اے نے کہا میں کان من مطر اس جو ب میں کہا قد کان من مطر

میں کا استعمال ذیل کے معنوں میں بھی ہوتا ہے

- ۱۔ کبھی میں بھی آتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرما ہے، یا ایہا الذین امنوا اذ ابوا دی بصلواتہ من یوم جمعہ
- ۲۔ کبھی میں معنی بآتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، بطور من طرف حقہ یدی بطور حقہ
- ۳۔ کبھی میں معنی بدن آتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، یا عیسیٰ بن مریم اذ ابوا من الاخرہ یدی بدن الاخرہ
- ۴۔ کبھی میں معنی عسی آتا ہے، جیسے: ومصریہ من النور یدی عسی لغوم
- ۵۔ کبھی میں معنی قسم آتا ہے، جیسے: میں ربی لا فعل کد

(۶) بکھی فصل سے لیے آتا ہے، جب صبح و متفقہ چیزوں میں سے دوسرے پر داخل ہو، جیسے واللہ بعلم المصباح

وہی وہی لا یتھاء العایة کما مر و بمعنی مع قلباً کھولہ تعالیٰ، فاعسلوا و جزھکھوا و ایدیکم الی المیزان

الی چارہ اور اس کا استعمال: حروب چارہ میں سے دوسرا حرف ہا ہی ہے۔ یہ انتہا غایت کے لیے آتا ہے۔ یہ مرابتدایہ کے مقابلے میں واقع ہوتا ہے، جیسے سرب میں نصرة لی لکوفہ اور کھی سی بمعنی مع کے آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فاعسلوا و جزھکھوا و ایدیکم الی المیزان (تم اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کھنیوں سمیت دھو) یہاں الی بمعنی مع کے ہے۔

و حتی وھی مثل الی محو بہت بار حہ حتی و بمعنی مع کثیراً محو قبلہ مع حاج حتی المثة و لا تدخل الاعی الظاہر فلا یقال حہ و خلافاً للمبرد و قول الشاعر:

فلا والله لا یلقى الناس فقی حفاک یا الی الی ریا و فشاہ

حتی چارہ اور اس کا استعمال: حروب چارہ میں سے تیسرا حرف چارہ حتی ہے۔ یہ کھی سی کی طرح انتہا غایت کے لیے آتا ہے، جیسے بسبب حہ حتی الصبح (میں گذشتہ رات سو یا صبح تک)

و بمعنی مع کثیراً و حسی بمعنی مع ہو کہ کلام عرب میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے، جیسے فدا و احاح حسی المثة ی مع المثة (حاجی کوٹ مع یادہ پوجا جیوں کے آگئے) انصاف جمع معاش کے ہے۔

نوٹ: حنی بمعنی مع کثرت سے آتا ہے اور حنی بمعنی الی کم آتا ہے۔

حسی اور الی میں فرق: الی اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے الی ریا اور لہ بہتادوست ہے اور حنی صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے، لہذا حہ کہنا درست نہیں۔

خلافاً للمبرد ہامبرد حقیقی حتی چارہ کو ضمیر پر داخل ہونے کو نہ کہتے ہیں اور وہ سدا میں شاعر کا شعر پیش کرتے ہیں جس میں حسی ضمیر پر داخل ہو ہے جیسے مذکورہ شعر میں حفاک میں ک ضمیر پر داخل ہو ہے۔

مصفیٰ ہامبرد حسی کو یہ جواب دیتے ہیں کہ اس طرح کا شعر نہ ذہبی حنی جمہور شعرات کے نزدیک مذکورہ شعر میں جو حنی ک ضمیر پر داخل ہے یہ ثناء ہے جس پر قیس نہیں کیا جاسکتا ہے۔

شعر

فلا والله لا یلقى الناس فقی حفاک یا الی الی ریا و

ترجمہ: خدا کی قسم کوئی آدمی نہیں رہے گا اور نہ جو اس کھی یہاں تک کہ بے امن ریا ہوگی، قی نہیں رہے گا۔





حکمل استشہاد: مذکورہ شعر میں **حسی** ک حرف پرواغل ہے۔ اس میں چند صراحت کا اختلاف ہے۔

۱۔ جو ہوشیت ناقوس ہے کہ **حشاک** یا **اس** ہی زید میں **حسی** جو کہ ضمیر مجرور تک پرواغل ہوا ہے جس پر قیاس کرنا مستفاد اور شہاد ہے۔

۲۔ مہر صاحب **حسی** کو ضمیر مجرور پرواغل ہونا جو مقرر رہے ہیں۔

۳۔ مصنف **حسی** کے نزدیک یہ گام تاف ہے۔

ترکیب: فلا میں لا زائدہ ہے۔ **والله قسم** جار مجرور متعلق ہے ہو کہ قسم ہو **لا یبقی** فعل کے لیے، **اباس** مبدا مرفعی مدح ہو، **اب** مبدا مندرج بدو ملکہ فاعل ہو **لا یبقی** فعل کے لیے، **حشاک** جار مجرور متعلق ہو **لا یبقی** سے۔ **اب لا یبقی** فعل ہے فاعل اور متعلق سے ملکہ جو فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا حرف تداء میں **مضاف** **اسی** مضاف الیہ، **مضاف** زیادہ مضاف الیہ **اب** مضاف مضاف الیہ ملکہ مضاف الیہ ہوا پہلے مضاف کے ہے، **ب** مضاف مع مضاف الیہ ملکہ مضاف الیہ ہوا، **اس** مضاف مع مضاف الیہ ملکہ مضاف الیہ ہوا، **اسی** حرف مع لہذا کی ملکہ جمادائیہ ثانیہ ہوا۔

وفي هي للظرفية نحو زائد في الدار والماء في الكور

فی جارہ اور اس کا استعمال: حرف جارہ میں سے ایک حرف **فی** ہے۔ **فی** ظرفیت کے لیے ہے یعنی پنے، بعد کو پنے، قبل کے لیے ظرف، **تا** آپ جیسے **زید فی** نہ (زید گھر میں ہے) اور **سواء فی** نکور (پانی مشکیزہ میں ہے)

ومعنى على قلبنا نحو قوله تعالى: ولأصلكم في حدود العجل

وضاحت مع معنی: اور حرف **فی** عسی کے معنی میں بھی آتا ہے کیونکہ یہ آتا ہے، جیسے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، **ولأصلكم في حدود العجل** عسی حدود العجل میں تم کو بگور کے تھوس پر ضرور سولی دوں گا)

والباء وهي للإعلاق نحو مورب بريد أي التعلق موري بموضع يعرف منه ريدو للإستعانة نحو كتبت بالقلم وقد يكون للتعبية كقوله تعالى كنتم ظلماتم نفسكم باتخاذكم العجل والمصاحبة كخروج ريد بعشيرة للمقابلة كقوله هذا بذاك والظرفية كجلست بالمسجد ولتعبية كقوله بريد و زائدة لئلا في لغير التقي نحو ما زائد بقائم وفي لاستفهام نحو هل زائد بقائم وسقاغ في لرفع نحو بحسبك رند وكفى بالله شهيداً وفي المصروب نحو ألقى بيده

جارہ اور اس کا استعمال: حرف جارہ میں سے پانچواں جار ہے اور یہ چند معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جو یہ



- ہیں: (۱) الصاق کے لیے (۲) استعانت کے لیے (۳) تعیل کے لیے
(۴) مصرت کے لیے (۵) مقابلہ کے لیے (۶) تعدیہ کے لیے
(۷) ظرفیت کے لیے (۸) رائدہ ہو۔

(۱) **الصاق کے لیے:** یعنی اس امر کا فائدہ دینے کے لیے کہ کوئی چیز اس کے مجرورے ساتھ ملحق اور متصل ہے۔ جیسے صورت بریدہ ای التصاق مروی بعد صبح بقرب صہرہ (مثلاً زید کے پاس گزرا یعنی میرا گزرا اس جگہ کے ساتھ ہے جس جگہ سے زیادہ قریب ہے)

(۲) **استعانت کے لیے:** استعانت کے معنی مدد دینے کے ہیں۔ ہاء استعانت وہ ہوتی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مجرورے بعد سے میرا فعل مدد طلب کرتا ہے، جیسے **کفیت بالعدم** (میں نے قلم کے ساتھ لکھا یعنی قلم کی مدد سے لکھا)

(۳) **تعیل کے لیے:** ہاء بھی تعیل کے لیے ہوتی ہے، جیسی یہ بتلائے کے لیے کہ میرا فعل حاصل کا سبب اور علت ہے، جیسے **مدتوا لی کافرنا من انکم ظلمتمہ بمسکم باننا ذکم لعن** (سب شک تم نے اپنے نفسوں پر پھیرے کو جو ہوا بنانے کے سبب ظلم کیا) اس میں **اتحاد ذکم لعن** (یعنی پھیرے کی پرستش) ظلم کے لیے سبب اور علت ہے۔

(۴) **مصرت کے لیے:** یعنی اس فائدہ دینے کے لیے کہ اس کا مجرور ہرے کے ساتھ تعلق حاصل میں شریک ہے جیسے **خروج دہ بعشیرہ** (دید اپنے منہ کے ساتھ نکلا) اور کسی عدمت یہ ہے۔ ہاء جگہ لفظ مع رکھنے سے معنی گنج دہ کے۔

(۵) **مقابلہ کے لیے:** یعنی اس امر کا فائدہ دینے کے لیے کہ اس کا مجرور کسی دوسری شے کے مقابلہ میں ہے جیسے **کعبہ ہدایہ داک ای بمقداد داک** (میں نے سوا اس کے مقابلہ میں بیچا)

(۶) **ظرفیت کے لیے:** جیسے **حسب بالمعجدا ای فی لمعجدا** (میں مسجد میں بیٹھا ہوں)
(۷) **تعدیہ کے لیے:** یعنی فعل لازم لافعل متعدی بنادتی ہے، جیسے **دھیب بریدہ** یعنی ادھبتلا میں رید کو لے گیا)

(۸) **زائدہ:** یعنی بارائدہ بھی ہوتی ہے۔ ہاء کے زائدہ آونے کے مقامات: زائدہ ہونا وہ مقام پر قوی ہے اور باقی مقامات پر ہائی ہے۔
قیاسی: جن مقامات پر با زائدہ ہوتی ہے،

ت میں سے ایک سے کسی کی خبر پر با زائدہ ہوتی ہے جیسے **مدید بقانم** (زید کھڑ نہیں ہے)



اور دوسرے مقام پر ہے کہ استفہام کی شرط یہ ہونا لازمہ ہوتی ہے جیسے **ہل رید، بقائہ** (یا زید کھڑے ہے؟)

وہو مرفوع یعنی اس کا عطف قیاس پر ہے اور باؤسما عام فروع میں لازمہ ہوتی ہے

نو وہ مرفوع مستند ہو، جیسے **بحسبک** (بندر) تھوڑا بڑکا ہے اس میں مبتدا ہے اس پر باؤسما لازمہ ہے۔

نو وہ مرفوع خبر ہو جیسے **بحسبک** ہو بد اس میں زید خبر ہے اس پر باؤسما لازمہ داخل ہوا ہے

اور خود مرفوع فاعل ہو جیسے **کنی باللہ شہید** ای **کنی اللہ شہید** اس میں لفظ نہ فاعل ہے اس پر باؤسما

لازمہ داخل ہے۔

وہو منصوب اس کا عطف مرفوع پر ہے اور باؤسما منصوب پر بھی لازمہ ہوتی ہے، جیسے **القی مدہ ی انقی مدہ**

(اس نے اپنے ہاتھ کو ڈالا) اس میں مفعول ہے جس پر باؤسما لازمہ داخل ہوتی ہے۔

والملاحہ وہی فیلاختصاص نحو الجمل للعروس و المال لرید و لتعبدین کظیر بہ لتادیب و **والبذکفولہ تعالیٰ**

وہو لکم ای و دفکھ و بمعنی عن إذا ستعمل مع القول کقولہ تعالیٰ: و قال المدین کھرو و المدین اموالو

کان حیرا ناسبقونا الیہ و فیہ نظر و بمعنی التو و فی القسم للتعجب کقولہ **اللہ علی شہر**

لہ یبقی علی الایام و وحید **بیشخص بہ الظیان و الال**

لام جارہ اور اس کا استعمال: نام پانچ معنوں کے لیے آتا ہے۔

(۱) اختصاص (۲) تعین (۳) عن کے معنی میں (۴) لازمہ (۵) بمعنی وا،

(۱) **اختصاص کے لیے:** یعنی اپنے یا بعد کو کسی چیز کے لیے ثابت کرنے کے لیے

نو وہ ثبوت بطریق اشتقاق ہو، جیسے **الحی منسرب** (یہ گام کھڑے کے لیے ہے)

نو وہ بطریق منیت ہو جیسے **العال لرید** (یہ را زید کا ہے) یعنی اس کی ملکیت ہے۔

(۲) **تعین کے لیے:** یعنی یہ بیان کرنے کے لیے کہ اس کا مجرور کسی چیز کی علت ہے۔

حوادث علت ذاتی ہو جیسے **صر بہ لتادیب** (میں نے اس کو مارا اور اس نے کھانے کے لیے) اس میں تادیب

صرب کی علت ذاتی ہے جو کہ ذاتی میں ہے۔

نو علت خارجی ہو، جیسے **حر جب لمحا للثک** (میں تیری مخالفت کی وجہ سے غلا) اس میں مخالفت خروج

کی علت ہے جو کہ خارجی ہے۔

(۳) **لازمہ:** لام پارہ لازمہ ہوتا ہے جیسے **وہو لکم ای و دفکھ** (وہ تمہارا ہے) اور یہ اس وقت ہوگا

جب کہ فعل متعدی معرب ہو پس اس میں متعدی غنہ ہے۔

(۴) **عن کے معنی میں:** اور نام جارہ بمعنی عن ہوتا ہے جب کہ وہ قول یا اس کے مشتقات کے ساتھ واقع ہو جیسے



نہ تعنی کافران ہے وہاں اندیں کترو اندیں مومو کاں خیر ماسبقو انہ (کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں نے حق میں جو ایمان لائے کہ اگر یہ دیں بہتر ہوتا تو مؤمنین ہم پر اس دین کی طرف سقت نہ کرتے) یہاں لندین، غی البدین کے معنی میں ہے۔

(۵) **واو کے معنی کے لیے:** دردم بچارہ بمعنی واو قسم ہوتا ہے اور اس کا جواب قسم امور عظام میں سے ہوتا ہے جس سے توبہ کیا جاتا ہو جیسے **لہ لایو حوالا حل** (اللہ قسم موت کو نہیں ہوتی) اس میں لام واو قسم کے معنی میں ہے درموت جو ب قسم امور عظام میں سے ہے کیونکہ اس کا متعلق امور عظام میں ہوتا ہے، اس لیے کہ **طہر الذباب** (اللہ کی قسم مٹی اڑی) نہیں کہا جاتا ہے۔

شعر ہزلی کا قول

لہ یقی علی الایام فوجید مسمو بہ نظی و الاس

مشکل لغات: در حیدر گرہ جو پہاڑی کمر کے سینگ پر موی ہے۔ **مسمو:** بندہ پڑ

الظی: خوشبو ارگاس جس کو یاسمین کہتے ہیں۔ **الاس:** بمعنی درخت ریحان

ترکیب: **لہ** در مجرور معنی **لسم** فعل کے **یقی** فعل، **غلی** الایام جار مجرور معنی **یقی** کے، قائل ہے **یقی** کا، با حرف جار، **مسمو** موصوف، **بہ** نیز مقدم، **نظی و لام** معطوف علیہ معطوف مکرر مبتدا مؤخر، **مسمو** خبر مکرر صفت **مسمو** موصوف کے ہے، موصوف صفت سے مکرر مجرور با حرف جار کے لیے متعلق کے لیے پڑ یہ جملہ جو ب قسم ہو۔

ورب وہی بتلیل کما ان کم الحیوۃ لبتکثیر وتستحق صدر الکلام ولا تدخل الا علی بکرہ موصوفہ بحر رب رحل کریم لقیہ او مصر بنہم مفرد مذکر ابد ممتز بکرہ منصوبہ بحر ربہ رخلا و ربہ درجہ بحر و رخلا و ربہ مرآۃ کد البک وعند الکوفین یجب المطابقۃ بحر ربہما رجس و ربہما رخلا و ربہا امرأۃ وقد تلحقها ما الکافۃ لتدخل علی لجمس بحر ربہما قام ربہ و ربہا قائم ولا بد لہا من فعلی ماضی لأن للتصیین لمتحقق وهو لا ینتفیق الا بہ و ینتفیق ذلک الفعل غایا کقولک رب رحل اکومنی فی جواب س قال هل لقیہ س اکومک؟ انی رب رحل اکومنی لقیہہ فان اکومنی صلیا لرحل و لقیہہ فغیرہا و هو منعدوف

رب چارہ و اس کا متعلق: حرف جارہ میں سے ساتواں حرف سے یہ تقبیل کے لیے آتا ہے جیسے خبر یہ نکشیر کے لیے آتا ہے۔

و او رب وھی النوا انی یمنہ بہا ہی اوب الکلام کقول الشاعر شعر۔

وبلدا لیس بہا انیس إلا الیعا فیر ولا العیس

واؤ دست جاہ اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں سے آٹھواں حرف و و رب ہے اور و او بھتی رب وہ ہے جو شروع کلام میں آتی ہے۔ مثال شعر کا شعر

وبلدا لیس بہا انیس إلا الیعا فیر ولا العیس

ترجمہ: اور میں نے بہت سے شہروں کو طے کیا اس میں سوائے یحییٰ و ربیس سے اور کوئی انیس و و دست نہیں ہے۔ لغات: انیس، یعنی دست، لیعا فیر، جمع یعفر کی ہے یعنی نیل، رنگ کاہن انیس جمع انیس کی و ربسید ہاوں والا اوٹ۔

و او القسم وھی تحتص بالظاہر نحو واللہ و امر حمس لاضرہس فلا یعال وک

واؤ قسم اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں سے نواں حرف و و قسم ہے و وہ او قسم اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے۔ پس وہ اسم ضمیر پر داخل نہیں ہوتی۔ جیسے واللہ و امر حمس لاضرہس و او قسم اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے واللہ وک لاضرہس نہیں کہا جاتا ہے۔

و بدء القسم وھی تحتص باللہ و خدد فلا یقال تا مر حمس و قولہم ربوب الکعبۃ شد

تاء قسم اور اس کا استعمال: حرف چارہ میں سے سواں حرف تاء قسم ہے تاء قسم حرف لفظ اند پر آتی ہے، سے عدوہ کسی اسم ظاہر یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتی ہے، جیسے تاللہ وک تا مر حمس نہیں کہا جاتا۔ اشکال: یہ ہوتا ہے کہ عرب لوگ ثوب الکعبۃ استعمال کرتے ہیں؟ جواب: یہ شاذ ہے اور شاذ کا معنی وہم کے حکم میں ہوتا ہے۔

و بدء القسم وھی نہ حل علی الظاہر و المضمیر نحو باللہ و بالتو خمب وک

باء قسم اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں گیارہواں حرف باء قسم ہے و باء قسم اسم ظاہر اور ضمیر، نواں پر داخل ہوتی ہے جیسے باللہ و بالتو خمب کی طرح وک کہا جاسکتا ہے۔

ولا یبدل القسم من الجواب وھی جملة تسمى القسم علیہا فان کانت موحدة یجب دخول اللام فی الاسمیة والفعلیة نحو واللہ لئن قاتلہم و واللہ لأفعلن کذا و ذ فی الاسمیة نحو واللہ ان یردد لقائم و ان کانت مفصلة و جب دخول ما لا یعمیہا نحو واللہ یدر بد قائم واللہ لا یقبہ و یردد



اولاد بقسم میں جواب مصنف البتہ حروف قسم کو بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے جو ب قسم کو بیان کرنا رہے ہیں۔ جس قسم کے لیے جو ب قسم کا ہونا ضروری ہے اور جو ب قسم دو ہے جس پر قسم کھالی جاتے جیسے واللہ لا صریب ریدہ (اللہ کی قسم میں زید کو ضرورہ روں گا) اس میں واللہ قسم ہے۔ لا صریب ریدہ جواب قسم ہے۔
وہی حملہ کسی معنی میں ہے۔ اور جو ب قسم حمد ہوگا اس کا نام **لقسم علیہ** ہوگا یعنی جس پر قسم نکالی ہوئی ہو۔

ان کا سبب حیا سب یہ حمد جو جو ب قسم واقع ہے یا تو حمد مثبتہ ہوگا یا منفیہ ہوگا اگر حمد مثبتہ واقع ہو تو حملہ اسمیہ اور حمد نفیہ کی صورت میں اس پر رمتا کید کا داخل ہونا ضروری ہے، گویا نام حمد فعلیہ اور حمد سببہ دونوں پر وحش ہوتا ہے۔

حمد اسمیہ مثبہ کی مثال: واللہ لربہ فانیہ

حمد نفیہ مثبہ کی مثال: واللہ لا فعلیہ عدا

جملہ اسمیہ میں ان کے داخل ہونے کی مثال: ان نصف صرف حمد اسمیہ پر داخل ہوگا جیسے واللہ ان ریدہ لقائمہ

اور اگر یہ جواب قسم نفی ہو تو جو ب میں ص اور لا میں سے کسی یک کا داخل ہونا ضروری ہے۔

مثال: واللہ لا ریدہ لقائمہ اس میں حمد اسمیہ میں غانا فیہ داخل ہے اور

واللہ لا یضو ریدہ حمد نفیہ کی مثال ہے جس میں لا نایہ داخل ہے۔

واعلم انہ قد حذف حروف تنقی لرو ل اللس کفو بہ تغالی : ما لہ یفتو بذکر یوسف انی لا تلتو

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے یہ بات بیان فرما رہے ہیں کہ حرف نفی کو کبھی کبھی جملہ فعلیہ منفیہ، جب کہ جواب قسم واقع ہو، حذف کر دیا جاتا ہے۔ یہ ن وقت ہے جب متنی کا مثبت سے لٹاؤں کا مدیشہ ہو۔

مثال: واللہ تعالیٰ تذکر یوسف اس میں تصور تذکر یوسف جواب قسم ہے یہ اصل میں لا تعالیٰ تھا، حرف نفی کو حذف کر دیا گیا، اس لیے کہ مضارع شت جب جواب قسم واقع ہوتا ہے تو اس پر ص کا آنا ضروری ہے اور یہاں چونکہ فعل مضارع پر لام نہیں ہے، لہذا معلوم ہوا کہ یہ حمد متنی ہے اور حرف نفی محذوف ہے۔

وقد یحذف جواب لقسم ان تقدم ما يدل عليه بخورید قائم واللہ او تر سبط القسم بخورید واللہ قائم

ترجمہ مع وضاحت: اور کبھی جو ب قسم حذف کر دیا جاتا ہے اس وقت جب کہ قسم پر یہاں حمد تقدم ہو جو جواب قسم پر درست کر دیا ہو جیسے ریدہ قائم واللہ اس کی اصل تقدیری غیرت واللہ لربہ قائم ہے۔ ریدہ قائم جو قسم پر مقدم ہے وہ جواب قسم کے محذوف ہونے پر درست کر دیا ہے۔ یہ جواب قسم اس وقت حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ قسم اس حمد کے درمیان میں واقع ہو جو جواب پر درست کر دیا ہے جیسے ریدہ واللہ قائم، اصل میں تقدیر واللہ ریدہ قائم



و عن لفظ جاورۃ نحو زمیت السهم عن القوم الى الضیہ

عن جاورہ اور اس کا استعمال: عن حروف جاورہ میں سے، رہا ہر حرف ہے اور عن جاورہ کا وزن کے لیے آتا ہے جنی اپنے محاورے کسی چیز کو در کر کے لیے۔

مثال: زمیت سهم عن نفوس لی الضیہ (میں نے تیرہاں سے شکار کی طرف پیچھا) یعنی تیرہاں سے جاورہ کی طرف۔

و عنی للاسفلۃ سخر و ید غلی السطح

علی جاورہ اور اس کا استعمال: حروف جاورہ میں سے تیرہاں حرف علی ہے اور علی متعدد کے لیے آتا ہے۔ استعدہ کے معنی ہیں ہندی طلب کرنا، بھی جو اس بات پر دست کرے کہ میرے مدح پر کسی چیز کی ہندی طلب کی گئی ہے اور استعدہ خواہ مخفی ہو جیسے ید علی السطح (زیرِ چھت پر ہے) یا کھی ہو جیسے علیہ فی (اس پر قرض ہے)۔

وقد یكون عن و علی اسمین إذا دخل عینہما من کما نقول خلست من عن یمید و نزلت من عنی الفرس ترجمہ مع وضاحت: عن اور علی کبھی اسم بھی ہوتے ہیں جب کہ ان پر میں چاروں دخل ہو جائے میں کا داخل ہونا، ان کے اسم ہونے کی علامت ہے اور اس وقت عن بمعنی جا رہا ہوگا اور عن بمعنی فوق ہوگا جیسے حسب میں عن یمید (میں اس سے دست چاہ رہا تھا) اور نزلت من علی الفرس (میں گھوڑے سے اتر رہا تھا)۔

والکاف بتشبیہ نحو ید کعبہ و زوالہ کفولہ لی، لیس کعبہ سی و قد یكون اسف کفول الشاعر: یضحک عن کالبرد المسہ

کاف تشبیہ اور اس کا استعمال: حروف جاورہ میں سے چودھواں حرف کاف تشبیہ ہے، جو تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ تشبیہ سے ہے چہ چیزوں کا ہونا ضروری ہے: (۱) مشہد (۲) مشہد بہ (۳) وہ تشبیہ (۴) حرف تشبیہ یہاں صرف حرف تشبیہ کو در کیا جاتا ہے جیسے ید کعبہ و (زیرِ عمر کی طرح ہے) اور کاف جاورہ کبھی زندہ ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لیس کعبہ سی (اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے) اس میں مشہد پر کاف جاورہ زندہ ہے۔

ور کاف جاورہ کبھی اسم ہوتا ہے بمعنی مثل کے جب کہ اس پر حرف جر داخل ہو۔
مثال: شعر یضحک عن کالبرد المسہ اس میں البرد پر کاف اسم ہے بمعنی مثل
ترجمہ: عورتیں سدا میں سے ہنستی ہیں جو بھانٹ (یعنی اڑکی) میں چنگھے ہوئے موت کی مانند ہیں۔

ان بکروا فسم وبعثوا معہ لو انک عدد لا یحصر لولا لا یحصر لولا لا یحصر لغالب رید

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ حروف جرہ کو ذکر کرنے کے بعد اب یہاں سے حروف مشبہ بالفعل کو ذکر فرما رہے ہیں۔ حروف مشبہ بالفعل سے متعلق ابتدائیں باتیں ذکر کی جائے گی، پھر ہر حرف کی تفصیل ذکر کی جائے گی۔

پہلی بات: حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

دوسری بات: حروف مشبہ بالفعل کا عمل

تیسری بات: حروف مشبہ بالفعل کا مدخول

پہلی بات: حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان حروف کی مشابہت فعل کے ساتھ حفظ بھی ہے اور معنی بھی۔

مشابہت لفظی: اس طرح ہے کہ جس طرح فعل ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، اسی طرح یہ حروف بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں ان حروف اور بہت ثلاثی ہیں اور کن اور نکر اور یعن رباعی ہیں۔

مشابہت معنوی: اس طرح ہے کہ ان حروف کے معنی میں ہے، اور کن، شبہت کے معنی میں ہے مکن اسلست کے معنی میں ہے لیت نسبت کے معنی میں ہے، اور فعل موحی کے معنی میں ہے جس اس اعتبار سے ان حروف کی فعل کے ساتھ مشابہت معنوی ہوئی۔

دوسری بات: حروف مشبہ بالفعل کا عمل

یہ حروف اسم کو نصب اور غیر کو رفع دیتے ہیں جیسے ان رید اقام

تیسری بات: حروف مشبہ بالفعل کا مدخول

ان حروف کا مدخول اسم ہوتا ہے، یہ حروف فعل پر داخل نہیں ہوتے۔ فعل پر اس وقت داخل ہوتے ہیں جب ان حروف کے بعد ما کا قاف آجائے۔ اس وقت ما کا قاف ان حروف کے عمل کرنے سے روک دیتا ہے جیسے اقام قاهر بعد اس میں ان ما کا قاف کی وجہ سے عمل نہیں کر رہا ہے۔ ما کا قاف حتی میں جہرا اور تا کی پیید کر دیتا ہے۔

واعلم: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے ان امکسورہ الہجرہ اور انصہر حقاہمہ کے درمیان فرق بیان فرما رہے ہیں۔

ان اور ان میں فرق

پہلا فرق: ان امکسورہ الہجرہ جمعہ کے معنی کو تبدیل نہیں کرتا ہے، بلکہ جمعہ کے معنی کو پختہ اور مضبوط کرتا ہے۔ مثلاً ان رید فیمہ اس مشاں میں ان سے لگے جمعہ کے معنی کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مضبوط اور مستحکم بنا دیا ہے۔ اور ان



لمفتوحہ لہمز ہے مابعد اسم اور خبر سے ملکر مفعول کے حکم میں ہوتا ہے اور حمد کو مفعول کے حکم میں کرنے کا طریقہ ہے کہ خبر مفعول کی اسم کی طرف اضافت کی جائے مثلاً ملعی رید قائم اس کی تقدیر کی عبارت ہائمی ضمیمہ و بد سے۔
 دوسرا فرق: ن لمکسورۃ لہمزۃ آخر مقامات پر آتا ہے۔ مصنف نے کتاب کے چار مقامات کا ذکر کیا ہے اور ان سے متوجہ لہمزۃ سات مقامات پر آتا ہے۔

ن المکسورۃ لہمزۃ کے مقامات

(۱) ان کلام کی ابتدا میں آتا ہے۔ جیسے اِن رَیْذَ الْفَاتِمَہِ کیونکہ حمد ہتداء کلام میں ہوتا ہے اور اپنی بھی جملے کے معنی کو پکا کرتا ہے

(۲) قول کے بعد یعنی قال بقول کے بعد۔ جیسے بقول امہاتقوۃ

(۳) اسم موصول کے بعد۔ جیسے ما رایت المدی ایلمی المساحد

(۴) جب اس کی خبر میں نام ہو۔ جیسے اِن رَیْذَ الْفَاتِمَہِ

(۵) جواب قسم میں۔ جیسے والله ان رید قائم

(۶) حرف تاء کے بعد۔ جیسے یا بسی۔ ن الله عظمیٰ حکم الدین

(۷) بتدائیہ کے بعد۔ جیسے مر من فاس حتی یہم لایرحا نہ (فاس یا رہو یہاں تک کہ وہ اس کی میدان نہیں رکھتے ہیں)

(۸) حرف تہم کے بعد۔ جیسے لا ان ولیداء الله لا خوف علیہم ولا هم یخربون

ن لمفتوحۃ لہمزۃ کے مقامات

(۱) جہاں ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے مدقنی ان ینذ قائم اس میں ن رید قائم فاعل واقع ہو رہا ہے۔

(۲) جہاں ان ہے اسم اور خبر سے ملکر مفعول واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے کرمہا تک قائم اس میں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول واقع ہو رہا ہے۔

(۳) جہاں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر متداء واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عیدی تک قائم

(۴) جہاں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف یہ واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عجیب من حلوں کی مکر قائم (شکر کے طور قیام سے متعجب ہوا) یہاں بتاویل مفرد ہو مضاف الیہ ہے۔

(۵) جہاں ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عجیب من ان مکر قائم یہاں بھی بتاویل مفرد مجرور ہے۔





(۶) جہاں بولا کے بعد۔ جیسے لو سک عبدہ لا کومسک

(۷) جہاں بولا کے بعد۔ جیسے ولا احد عمر بعد رید

وبجور العطف علی اسمہاں لمکسورہ بالرفع والنصب باعتبار لمحی واسقط

نحو ان ویداقائم وعمر ووعمر

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے یہ بتاتا ہے کہ ان سکسورہ مہم کے اسم پر کسی اسم کا عطف کرنا بھی جائز ہے اس صورت میں معطوف کو مرفوع اور منصوب دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

مثال: ان ریداقائم وعمر ووعمر

حطوف کو مرفوع اس سے پڑھ سکتے ہیں کہ اس صورت میں معطوف کا عطف رید پر ہو رہا ہے ورید ابتدا میں واقع ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے لہذا عمر کو بھی مرفوع پڑھ سکتے ہیں۔
ور معطوف کو منصوب اس لیے پڑھ سکتے ہیں کہ اس صورت میں معطوف جی عمر کا عطف رید کے لفظ پر ہو رہا ہے ورید الفتح منصوب ہے ان کا اسم ہونے کی وجہ سے اس عمر کو بھی منصوب پڑھ سکتے ہیں۔

واعلم ان ان سکسورہ بجور دخول اللام علی خبرها وقد نصب خبرها باللام کقولہ تعالیٰ وان کلالمالیو فیہم

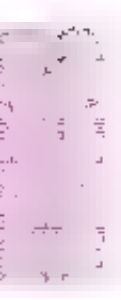
وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اس بات کو ذکر فرما رہے ہیں ان سکسورہ کی خبر یہ لام کا داخل کرنا جائز ہے کیونکہ یہ لام بھی تاکید کے لیے آتا ہے اور ان بھی تاکید کے لیے آتا ہے۔

ان مشقہ کو مخففہ پڑھنے کی صورت: اس مشقہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے ایسا وقت مخففہ کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی مشابہت نانیہ کے ساتھ ہوتی ہے، پھر ان محففہ ورائی وہی کے درمیان فرق کرنے کے لیے اس کی خبر پر لام تاکید کا آنا ضروری ہے خواہ اس کو عمل دیا جائے خواہ نہ دیا جائے۔

ان محففہ کا عمل کرنے کی مثال: و کلالمالیو فیہم اس میں ان محففہ سے و کلالمالیو کا اسم ہے اور لیس پر جو ہے وہ ان محففہ اور ان نافیہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے ہے، پھر ان کو زائد کیا تاکہ اور اسم کا اجتماع لازم آئے جو کہ مکروہ ہے۔

وجیبہ یجوز، بغاؤہ کقولہ تعالیٰ وکلالمالیو فیہم لدیام محصور

ترجمہ مع وضاحت: وراں وقت جب کہ ان سکسورہ محففہ ہو تو اس کے عمل کا الی، یعنی باطن و ناسخ ہے وراں میں عمل دینے سے عمل نہ دینا بہتر ہے، کیونکہ ان فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا تھا اب محففہ ہونے کی صورت میں ان کے دو حزن ہونے کی وجہ سے مشابہت کامل نہ رہی۔





عمل نہ بنے کی مثال: وان كل لم جميع ندبا محضروا اس میں ہر محققہ کا عمل باطل ہو گیا ہے۔

ويعود حولها على لأفعال عني لمبتد و لخبر كقوله تعالى: وان كنت من قبلة لمن الغافلين و و
ظنك لمن لكاديب و كذا لك أن المفتوحة قد تحذف فحينئذ يجب عماليها في صحيح شاب مقدور
فقد حل على لجملة اسمية كانت نحو بلغني أن ريد عالم أو لعبية نحو بلغني أن قد قام ريد

وضاحت: اور اس محققہ میں مستفہہ کا ت افعال پر داخل کرنا جائز ہے جو مستاء و جر پر داخل ہوتے
ہیں اور وہ افعال ناقصہ اور فعال قلوب ہیں جیسے لہ تعالیٰ فافان سے کہ و ن تک مہ قبہ نس بعافیس یہ افعال
ناقصہ پر داخل ہونے کی مثال ہے۔ و ن ظنک نس لکادیب یہ فعال قلوب پر داخل ہونے کی مثال ہے۔

ان مسئلہ کو مخففہ پڑھنے کی صورت: مصنف یہاں سے یہ قدر ہے لکھا کہ جس طرح ان کمورہ کو مخففہ پڑھنا
جائز ہے، اس طرح ن مفتوحہ کو بھی مخففہ پڑھنا جائز ہے اس وقت کے میں نے اسے پڑھ دیا ہے کہ اس کے بعد ضمیر
شان مقدور ہوگی جو کہ اس کا اسم بنے گی اور اس کے بعد جو جمد ہوگا وہ جر ہے گی پھر وہ جمد خواہ سمیہ ہو یا نصیب۔

ان مخففہ جملہ اسمیہ پر آنے کی مثال: بلغني أن ريد عالم

ان مخففہ جملہ نصیب پر آنے کی مثال: بلغني أن ريد عالم

ويعجب دخول السين أو سوف أو قد أو حرف النفي على الفعل كقوله تعالى عليم أن سيكون منكم مرصی
وضاحت: اور اس محققہ میں المتعملة جب نفس پر واقع ہوتو اس وقت السين یا سوف یا قد یا حرف نفی کا
فعل پر داخل ہونا ضروری ہے تاکہ و مخففہ و ن مصدر یہ میں فرق ہو جائے کیونکہ مصدر یہ ن حافظ پر داخل نہیں ہوتا۔
جیسے لثلاثی کا فرمان ہے علم أن سيكون منكم مرصی

والضجیر لمنشتر اسماء والحفظة خبرها

یہاں مصنف نے مخففہ کی ترکیب بتا رہے ہیں کہ ضمیر شان مشترک منقوہ مخففہ کا اسم ہوگی اور بعد و ا جمد
ن کی خبر ہوگا۔

وكان يستبیه نحو كان ريداً سد وهي مركبة من كاف انسيه و ن لمكسورة وانما فتحت لظنيم
نكاف عليها وتقدیره ريداً كالاتد وقد تحذف فتلمي غي العمل نحو كان ريداً سد

کاف لتنبیه: حروف مشبہ یا فعل میں سے تیس حرف کاف ہے یہ حرف تشبیہ کے لیے آتا ہے اور اس کی ترکیب
کاف تشبیہ اور ن مسرور سے ملکر ہوں ہے، پھر کاف تشبیہ جو نہ مخرجی، اس کو مقدمہ مرکب دیا ہے، اس لیے ن ہوگی ور



مجموعہ کان ہو گیا جیسے کان وید افسد اس کی اصل عبارت یوں تھی۔ رید کا لہجہ
کان کوون مختلفہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اس وقت یہ عمل نہیں کرے گا جیسے **نہ** رید سے کہتا ہے اس کی عقلی
مشابہت فعل کے ساتھ ہوتی نہیں رہتی ہے۔

ولکن لاسندر اک ویتو سطہیں کلامیں متغایرہں فی المعنی

مخو ما جائی ریدنکر عمر اجاء و عاب رید لکن بکر احاصر

لکن لاسندر اک۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے چوتھا حرف **لکن** سے وہ یہ سندرک کے لیے آتا ہے
یعنی کلام سبق میں جو ہم پیدا ہو تھا، سے اور کرنے کے لیے آتا ہے جیسے **ما** جہاں **رید** **لکن** **عمر** **جاء**
لکن ایسے دو کلاموں کے درمیان واقع ہوتا ہے جو کہ معنی کے اعتبار سے مقایرہ اور مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں ایک
جمدا کرٹی کا ہے تو دوسرا جمدا اثبات کا ہوگا۔ جیسے **عاب** **رید** **لکن** **بکر** **احاصر**

ویجور معہالو وحو قہن رید و لکن عمز واقاعد

لکن کے ساتھ واو کوڑ کر کرتا بھی جاتا ہے کیونکہ دونوں سندرک کے لیے آتے ہیں جیسے **قہن** **رید** **و لکن** **عمز** **واقاعد**

ونہ صفت فلتھی سطر مشی رید و لکن بکر عمد

لکن کو بھی نوٹ مختلفہ کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں اس صورت میں یہ عمل نہیں کرے گا جیسے **مشی** **رید** **و لکن** **بکر** **عمدا**
اس وقت یہ حروف عاطفہ میں سے ہوگا۔

ولیت لعتمی محو نیب ہندا عمد او جوار الفزاء لیت رید اقامتا بمعنی انمی

لیت۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے پانچواں حرف ہے اور یہ قہنی کے لیے آتا ہے یعنی کسی چیز کا برکمل محبت طلب
کرتا ہے **بہ ہندا** (کاش ہندو نہ رہے پس ہوئی۔)

ما مہر **ہندا** **ب** کے دونوں جزوں کو حسب دیے کو پڑکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ **لیت** بمعنی **انمی**
فعل ہے۔ **کو** **لیت** **ہندا** **اقامتا** بمعنی **انمی** سے (میں) **زید** کے ٹھڑے ہونے کی تمنا کرتا ہوں) یہ دونوں ملحوظ
ہونے کی وجہ سے مضموع ہونے۔

ولعل للترجی کقول الشاعر احب اصالحین ولسب مہم

لعل۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے چھٹا حرف **لعل** ہے اور یہ ترجیح کے لیے آتا ہے، یعنی یہ کلام کے لیے جس کی
مید کی جائے جیسے **ترجی** **لعل** **اصالحین** **و لعل** **لسب** **مہم**



اجب الصالحین و لست منهم فعل الله یورقنی صلاحاً

ترجمہ: میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں خود اس میں سے نہیں ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ عیب بتے کی توفیق عطا فرمائے۔

نکل استنباد: فعل اس میں تخریج کے معنی میں ہے۔

ترکیب: **اجب فعل**، **آں ضمیر مستقر ذوالحال**، **فاعل الصالحین مفعول بہ**، **واو حایہ**، **لست فعل ناقص** ضمیر بار اس کا اسم ہو، **منهم جار مجرور مکر متعلق ثابت کے ہو**، **ترجہ ہو**، **ب لست فعل ناقص** اپنے اسم و جر سے ملکر **حاصل ہو**، **ب انا ضمیر ذوالحال مع الحال** ملکر **فاعل ہو**، **اجب فعل** کے ہے، **ب جب فعل** اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر **جملہ فعلیہ خبریہ ہو**، **لعل حرف ارتواء**، **مفعول**، **بالفعل لفظ حال**، **اللہ اس کا اسم ہو**، **یورق فعل نون و قایہ**، **یا ضمیر مفعول** اس ہو، **صلاح مفعول متالی ہو**، **اب یورق فعل** اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر **خبر موالع** کے لیے، **اب لعل حرف**، **مفعول** اپنے اسم و خبر سے ملکر **جملہ اسمیہ خبریہ ہو**۔

و شد الجز بها و لعل لغات: عل و عن و أن و لأن و لغ

و عند المیزة أصله عل يبد فيه اللام و النون في فروغ

وضاحت: فعل کو چار دہنا کر بعد کو چار دہنا شروع کرنا اور اسے جیسے فعل زید قالیم کہنا۔

اور کلمہ لعل میں چند و رفات بھی ہیں جیسے **عل** اور **عن** اور **أن** اور **لأن** اور **لعل**

عام ہر و غیب کے ہاں **لعل** کی اصل **عل** سے اس میں لام نہ گئی تو **لعل** ہوا۔ ماقی کا معنی اس کی قرع ہیں۔

حروف المعطف عشرة، ثو او و الفاء و ثم و حتى و أو و و و أم و لا و و و لكن و لا ربعة الاول لجمع

وضاحت: مصنف نے یہ حروف معہ بالفعل سے فارغ ہونے کے بعد اب یہیں سے حروف عطف کو ذکر فرما رہے ہیں اور یہ اس حروف ہیں۔

فالاربعة الاول للجمع۔ **بتد**، چار حروف جمع کے یہ ہیں و ردہ یہ ہیں (۱) **الو** و (۲) **الفاء** (۳) **ثم** (۴) **حتى**

مصنف نے آگے ہر حرف کی تفسیر کر فرمائی ہے۔

فالو و بجمع مصنف اس حاء و ید و عمرو و کان ید مصنف اھی المصنفی عام عمرو و

واو عطف کا استنباد: و مطلق جمع کے ہے آ، یعنی اس میں ترتیب ضروری نہیں، بلکہ صرف جمع کے لیے

متا ہے مثلاً **حاء ید و عمرو** (میرے پاس زید آیا و عمرو آیا) اب اس میں خواہ زید پہلے آئے یا عمرو پہلے آئے دونوں کی آگے کی خبر ہے۔

وانشاء لترتيب بلا فہلہ نحو فامريد فعمرو ادا کاں ريد مقبدا و عمرو متأخر ابلا مهمة

فام عطف کا استعمال: فاء ترتيب بد مہمت کے ہے ہے جیسے **فام ريد فعمرو** (ريد کتر ہوا پھر عمرو) یہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے ريد آیا ہے اس کے فوراً بعد عمرو آیا ہے بغیر کسی تاخیر کے۔

و ثم لترتيب بمهمة نحو دخل زيد ثم عمرو إذ كان ريد مقبدا وبينهما مهمة

ثم عطف متعین: حروف عطف میں سے تیسرے حرف **ثم** ہے۔ **ثم** ترتيب سے ہے آتا ہے مہمت کے ساتھ۔ جیسے **دخل زيد ثم عمرو** (زيد داخل ہوا پھر عمرو داخل ہوا) اس میں **ثم** اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے ريد داخل ہوا ہے اور اس کے کچھ دیر بعد عمرو داخل ہوا ہے۔ اس میں ترتيب تاخیر کے ساتھ ہے۔

و حتی کثرت في الترتيب المبهة لأن مهله اقل من مهمة ثم و يشترط ان يكون معطوفها داجلا في المعطوف عليه و هي تعيد قوة في المعطوف نحو مات الناس حتى لأبياء أو صغفا نحو قدم لحاج حتى لمشاة

حتى عطف کا استعمال: حروف عطف میں سے چوتھے حرف **حتى** ہے۔ **حتى** بھی ترتيب اور مہمت میں **ثم** کی طرح ہے **حتى** میں **ثم** کے نسبت مہمت کم ہوتی ہے، **حتى** کے علاوہ جتنے حروف عطف ہیں ان میں معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان معیاریت ہوتی ہے، لیکن **حتى** کا معطوف معطوف علیہ میں داخل ہوتا ہے اور معطوف علیہ کا جز بن جاتا ہے اور یہ **حتى** معطوف معطوف علیہ میں داخل ہونا یا نوقوت کا لاندہ وے کا لیتی ہے تاکہ اسے یہ کہ اس کا معطوف اجزائے معطوف علیہ میں سے ایک قوی جز ہے۔

مثالیں: مات الناس حتى لأبياء (لوگ مر گئے یہاں تک کہ انبیاء بھی مر گئے) المصنف کا لاندہ وے کا جیسے قدم الحاج حتى لمشاة (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل چلے والے بھی آئے) اس میں پہلی مثال میں لأبياء الناس میں قوی جز ہیں اور دوسری مثال میں المساة یعنی پیدل چلنے والے حاجی میں سے بڑھ چکا ہے۔

و أرو ما و أم تلاتها نشوت الحکم لأحد الأمرين مهذا لا بعينه نحو سررت برحی و امرأه و اما بعد تنکون حرف العطف و انعم عینہا ما آخری نحو العند امرأه و امرأه

حروف عطف میں سے او، اما اور أم کا استعمال: حروف عطف میں سے پانچواں حرف **أو** و چھٹا حرف **اما اور أم** ہیں۔ یہ تینوں حروف دوا مروں میں سے ایک امر کے لیے جو نہ تنظیم متعین نہیں ہے فکرم ثابت کرنے کے لیے آئے ہیں، یعنی یہ تینوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نسبت معطوف اور معطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لیے بطور اہم کے ہے، جیسے **مردس بر حیل أو امرأه** (میں مرد یا عورت کے پاس سے گزر رہا ہوں)



ایمانی: ہر حرف عطف اس وقت ہوگا جب اس سے پہلے دوسرا قلم ہوتا شروع ہی سے یہ معلوم ہوجائے کہ حکم مروج میں سے کسی یک کے لیے ہے جیسے **اعداد اور وصو** و **امام فرد** (مدد، تو زوج سے، لڑا)

و یجوز ان یقدم احد علی و یخوریہ اما کتاب أو انی

حرف ایم کو اوپر مقدم کرنا پڑتا ہے۔ جیسے **ریدہ** کا کتاب و اسی

و أم عی قسمین مقتصدة و هی ما یسأل بها عن تعینین^۱ أحد الأمرین و السائل یبہا یعلم ثبوت أحدہما منہما بحالاف أو ما یؤن التائل یبہا لا یعلم بشرط أحدہما اصلاً و یتعمّل بثلاثة شرائط الأول: ان یرفع قیدہا ہنرة نحو ارید عندک أم عمر^۲ الثاني: ان یبہا یفہم من مابلی ہنرة أعنی ان کان بعد ہنرة اسم فکذا لک بعد أم کما مر وإن کان فعل فکذا لک بعد ہا نحو ارید أم رید أم قد^۳ فلا یقال: اریئت رید أم عمرو^۴ والثالث: ان یکون لأمرین المتشوبین محققاً و بما یکون الاستفہام عن التعینین قبل ذلک یجب ان یکون جواب أم یا للتعینین ذون نعم أو لا فاد فین ارید عندک أم عمرو لا یجوز ان یبہا تعینین أحدهما

ام، طرکی وواقم اور ام متصل کے استعمال کی شرائط

ام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ام مصدر (۲) ام مقطعہ

ام متصل: وہ حرف عطف ہے جس سے ذریعہ کلام میں مذکور دو چیزیں اس میں سے ایک کی تعین کے لئے ہوتی ہیں سوال کیا گیا ہو۔ سور کرنے اور اس بات کو جاننا ہے کہ حکم مروجوں میں سے کسی ایک کے لیے ہے **لا عی** تعینیں اس سائل اس ابہام کو دور کر کے تعین کرنا چاہتا ہے۔

معدلاف دو اما۔ مصنف اللہ ام میں اور او میں فرق بیان فرما رہے ہیں۔

فرق: ام کے ذریعہ جان کرنے والے کلام میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک کو غیر معینہ طور پر جانتا ہے کہ حکم ان میں سے کسی ایک کے لیے ہے جب کہ او و اما کے ذریعہ سوال کرنے والے شخص کلام میں مذکور دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کو بالکل نہیں جانتا ہے نہ طریق تعین نہ طریق ابہام۔

ام کے مستقل ہونے کے لیے تین شرائط

پہلی شرط: ام مصدر سے پہلے ہمزہ استفہام لفظوں میں موجود ہو۔

دوسری شرط: ام مصدر کے ساتھ بھی وہی چیز چلی ہوئی ہو جو کہ ہمزہ کے ساتھ چلی ہوئی ہے یعنی ہمزہ کے ساتھ فعل



ہے تو متعدد کے ساتھ بھی فعل ہو جیسے **مردم فعدہ** اگر ہمزہ کے ساتھ سم ہے تو ہم متحد کے ساتھ بھی سم ہو جیسے **رید عندک ام عمرو**

اترازی مثال: **أَوَأَشْرَبُ إِذَا مَعْمُرٌ** کہنا درست نہ ہوگا۔

تیسری شرط: جن لامرب المستویس کے با میں سوں کی جارہے ان دونوں میں سے ایک شکم کے نزدیک بھی ہو۔ اب شکم مخاطب سے کسی یک ن تین کے بارے میں سوں نہ رہا ہو، مگر وجہ ہے کہ جب ہمزہ و سے سوں کی جارہا ہو تو جواب میں تین ہونا ضروری ہے **ف معم** اور لاتے جو **یا** بنا درست نہیں ہے۔

مثال: **رید عندک م عمرو** سے سوں کیا جائے تو اس کے جواب میں **معم** یا **لا** کہنا درست نہیں بلکہ متعجبہ طور پر یا زید کا نام ذکر کرے گا یا عمرو کا۔

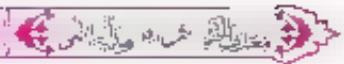
أَمَّا إِذَا شَرِبَ يَأْوُ وَإِنَّمَا فُجُوهُ بَعْمُ أَوْ لَا

وضاحت: **ورج** اور **د** کے ذریعہ سول کیا جائے تو اس کے جواب میں **معم** یا **لا** کا نا درست ہے۔ جیسے **حاء** **ک** **رید** و **عمر** اور **حاء** **ک** **رید** **امام عمرو** کے جواب میں **معم** یا **لا** کہہ سکتے ہیں کیونکہ س جہ سوں سے متعجبہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی تیرے پاس رہا ہے یا نہیں ان سے سوال تین کا نہیں ہوتا ہے

و منقطعہ وہی متکون بمعنی بل مع لہمزة كمالوزائت شحاح من بعيد و قلب: **إنہ لایہی عسی سبل الفلحہ ثم حصل بك الشك أنہی شاة فقلت أم ہی شاة تفصد الإعراب عن الآخر لا قول واستأف بسؤال آخر معناه بل ہی شاة**

آم منقطعہ اور اس کا استعمال: **م** منقطعہ وہ ہے جو کسی بل و ہمزہ متبعا ہوتا ہے یعنی جس جگہ **م** منقطعہ ہوگا وہاں پہلے الے کلام سے اعراض نہ اب ہوگا وراہ کلام جوام منقطعہ کے بعد مذکور ہے اس سے سوں ہوگا جیسے **آپ** نے دور سے شبید (صورت) کو بھی تو آپ نے کہا **إنہ لایہی** (بے شک وہ اونٹ ہے) وریہ بات آپ نے تین کے ساتھ کی۔ پھر آپ کو شک ہو گیا اس بات میں کہ وہ بکری ہے ب شک پیدا ہونے کے بعد **آپ** نے کہا **آھ ہی شاة ہی بل ہی شاة** (بلکہ وہ بکری ہے) اب **آم** منقطعہ کے ذریعہ پہلے کلام سے اعراض کر رہا ہے و دوسرا سوال کر رہا ہے **ام ہی شاة ہی بل ہی شاة** کے معنی میں ہے۔

واعلمہ ان المنقطعہ لا تستعمل إلا فی الخبر كما مر فی الاستفہام نحو **أعندک رید أم عمرو و سبت**
أولاً عن حصول رید ثم خبرت عن السؤال الأول و احدثت فی السؤال عن حصول عمرو



وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اس بات کو رد فرما رہے ہیں کہ اُم مفقود صرف خرمیں اور استقہام میں استقہام ہوتا ہے۔

استقہام کی مثال: عندک رید عمرو ویدہ پچھلے رید کے بارے میں سوال کیا گیا پھر اس سے اعراض کر کے عمرو کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔

ولا وبل ولكن لثبوت الحكم لأحد الأعراب معين

حروف عطف میں سے لا اور بل اور لیکن کا استعمال: حروف عطف میں سے انہوں حروف لا اور نون حرف ہں اور دواں حرف لکں ہے یہ تینوں حروف عطف دو مروس میں سے کسی ایک کے لیے بطور تعین کے حکم رہا بیت کرنے کے لیے آتے ہیں۔

فأما لا فيمنع ما وجب له قول من الناس نحو جاءني ريد لا عمرو

لا: یہ حرف معطوف سے اس حکم کی نفی کرے گا ہے جو معطوف علیہ کے لیے ثابت ہے۔

مثال: جاءني ريد لا عمرو

و بل للاضرب عني الأول والأثب للثاني نحو جاءني ريد بل عمرو ومعادل جاءني عمرو و

ما جاءني بكر بل خالد ومعادل ما جاءني خالد

بل: یہ حرف معطوف علیہ سے حکم کو پھیرنے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔

مثال: جاءني ريد بل عمرو اس کا معنی ہے جاءني عمرو و

وما جاءني بكر بل خالد

ولكن لا يسعدك ويبرمها التمني فيها نحو جاءني ريد لكن عمرو وبعد هذا نحو قام بكر لكن خالد لم يعم

لكن: یہ حرف متدراب کے لیے آتا ہے (اسی کلام سابق میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے

لیے آتا ہے) **لكن** سے پہلے یا بعد میں نفی کا ہونا ضروری ہے حرف نفی جب پہلے ہو۔ جیسے ما جاءني ريد **لكن** عمرو

اور حرف نفی بعد میں ہو۔ جیسے قام بكر **لكن** خالد لم يعم

حُرُوفُ التَّنْبِيْهِ

فصل: حروف التنبیه ثلاثه ألا وأما وما وضعت لتنبیه المخاطب مثلاً بقوله شيء ومن الكلام فلا وأما لا



لندخلان لا علی الجملة اسمیة کانت بحر قولہ تعالیٰ الا بہم ہم المفسدون وقول الشاعر شعرا
والدی انکی واضعک والدی= امانت واحیی والدی افروہ الامر واقعیۃ بحر املات الفعل والال تصرین
ولکانت ہا تدخل علی الجملۃ الاسمیۃ بحر ہا ید قائمہ و لفسرد بحر ہد و ہولاء

حروف تنبیہ اور ان کا استعمال: مصنف ^{الشیخ} حروف ملاحظہ سے قرآن ہونے کے بعد اب یہاں سے
حروف تنبیہ بیان فرماتے ہیں۔ حروف تنبیہ تین ہیں (۱) لا (۲) ا (۳) ہا یہ تین حروف مخاطب و تنبیہ اور آگاہ
کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں تاکہ متکلم کے کلام میں سے کوئی لغت نہ ہو جائے۔
الایام: یہ دہائی حروف سرب حمد پر داخل ہوتے ہیں حمد خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ہو۔

جملہ اسمیہ کی مثال: الا بہم ہم المفسدون (خبر و روئے فی ذکر کرنے والے ہیں) اس میں لا جملہ اسمیہ پر داخل
ہے۔ اور جیسے شاعر کا قول
شعر

انما والدی انکی واضعک والدی امانت واحیی والدی طرہ الامر
ترجمہ: خبر و اقسام ہے اس ذات کی جو دلاتی ہے اور ہدایتی ہے و اقسام ہے اس ذات کی جو ہدایتی ہے اور ہدایتی ہے
و اقسام اس ذات کی جس کا حکم حکم ہے (یعنی قیامت کے دن حکمرانی مدتوں کے بعد قدرت میں ہوں)
محل استنباط: اہا اس میں حرف تنبیہ سے تو حمد اسمیہ پر داخل ہے۔

ترکیب: اہا حرف تنبیہ، واو تنبیہ، حرف جار، والدی اسم موصول، انکی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ہو کر
معطوف علیہ ہوا، و حرف عطف، اصحک فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ہو کر معطوف ہو، ب معطوف علیہ اپنے معطوف
سے ملکر صمد ہوا، اب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر مجرور ہو، ب حرف جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہو، اقسام فعل
مخذوف سے، واو تنبیہ والدی اسم موصول اہا ب مل اپنے معطوف سے مل کر صمد ہو، و اور حرف عطف، حی فعل اپنے
فاعل سے ملکر معطوف ہوا، ب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صمد ہو، ب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر مجرور ہوا،
ب حرف جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا فعل مخذوف سے، پھر القسم فعل ہے فاعل اور متعلق سے ملکر قسم ثانی ہوا،
واو تنبیہ حرف جار، والدی اسم موصول ہا امر فاضل اپنے مضارع الیہ سے ملکر مبتدہ ہوا، الامر خبر ہو، ب مبتدہ اپنی خبر
سے ملکر صمد ہو، اب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر مجرور ہو، ب حرف جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہو، قسم فعل
مخذوف سے پھر قسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم ثالث ہوا۔

جملہ فعلیہ کی مثال: اما لا تفعل (نہرو تو مت کر) اور لا لاتصرب (نہرو تو مت مار) اس میں پہلی مثال میں
اہا و دومری مثال میں الا جملہ فعلیہ پر داخل ہے۔



ہا: تغیر میں سے تیرا حرف ہا ہے یہ ہمد اسمیہ اور مفرد پر دخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: ہا ربہ قائم (خبر: ربہ بھڑ ہے)

مفرد پر دخل ہونے کی مثال: ہدا و ہولا اس میں د اور ہولا مقرر ہیں۔

فصل: حروف البداء خمسة یاو ایا و ہیا و آی و الهمزة المصوحه فای و الهمزة المفتوحة بقرب و آی

و ہیا للتعیند و یا للہما و لسمو منط و قد شرأ حکام المادی

حروف نداء اور ان کا استعمال: مصنف رحمہ اللہ حروف تغیر کو یوں لکھے ہیں کہ اب یہاں سے حروف نداء یوں

نمرہ سے ہیں اور تراف نداء پانچ حروف ہیں۔ (۱) یا (۲) ای (۳) ہی (۴) ائی (۵) الهمزة المصوحه

ئی اور الهمزة المصوحه: یہ دونوں حروف نداء قریب کے لیے آتے ہیں۔

ایا اور ہیا: یہ دونوں حروف نداء بعید کے لیے آتے ہیں۔

یا: یہ حرف نداء قریب نداء بعید نداء متوسط اور استغاثہ اور تدبیر کے لیے آتا ہے۔

فصل: حروف الإیجاب ستة رعم و بلی و أجل و حیر و ان و ائی امانعم فلنقریر کلام مدعی فتیق کان اؤ

مسیب نحو جاد رید قلب نعم و انا جاد رید قلت نعم و بلی تختص بالإیجاب مدعی مستعھا کقولہ تعالیٰ

لست ببریکم قالو بلی اؤ جوا کما یقال ہم یقم رید قلت بلی ائی فد فام و ائی بالإیجاب بعد الاستفهام

ویرمہا القسم کما قد قبل هن کان کما قلت ائی والله و أجل و حیر و ان ائی اصدقک فی ہذا لخبیر

حروف ایجاب اور ان کا استعمال: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے حروف ایجاب کو ذکر فرما رہے ہیں۔

حروف ایجاب چھ ہیں: (۱) نعم (۲) بلی (۳) أجل (۴) حیر (۵) ان (۶) ائی

نعم: یہ جواب کلام میں بلی کے علم کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے خواہ وہ کلام میں بلی ثابت ہو یا منفی خواہ استفہام ہو خواہ خبر۔

کلام مثبت کی مثال: جیسے کوئی آپ سے کہے انا جاد رید تو آپ جواب میں کہیں گے نعم

کلام منفی کی مثال: جیسے کوئی آپ سے کہے انا جاد رید تو آپ جواب دیں گے نعم

بلی: کلمہ بلی اس کام کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے جو پہلے منفی ہو خواہ وہ منفی بصورت استفہام ہو یا بصورت خبر۔

منفی استفہام کی مثال: جیسے اللہ کا فرمان ہے کہ انا ربکم رکی میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

تمام ارواح نے جواب دیا بلی

منفی خبر کی مثال: جیسے کوئی کہے لہ یقم رید (زید کھڑ ہو) تو آپ جواب دیں بلی ائی فد فام

ائی: کلمہ ائی استفہام کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے اور اس کو قسم لازم ہے جیسے



کہہ جائے ہل کال کدہ" تو تم اس کے جواب میں "یہی واللہ"۔

آج کل جب ان: یہ تینوں کلمات خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں جو خواہ مثبت ہو جو منفی۔

مثال: "جاء زيد" کہا جائے تو اس کے جواب میں آپ اچل کہتے ہیں یا حیر کہتے ہیں یا ان کہتے ہیں یعنی میں تیری اس شے کی تصدیق کرتا ہوں۔

فصل حروف الزيادة سبعة ان وان وما ولا ومن ولب واللام في سراد مع ما لتالية نحو ما ان زيد قائم و مع ما المصدرية نحو تنظر ما ان يجلس الامير ومع لما نحو سنا حست حست وان سراد مع لما نحو قوله تعالى: فلما ان جاء نبشير ربي او القسم ونحو والله ان لو لمث لمت و سراد مع ذومتي ودي و اني و ان لشرطية كما يقول: اذما صمت صمت وكذا الباقى وبعد بعض حروف الجزر نحو قوله تعالى فمار خمسة من به و عما قيل ليصبح نادى من وما حطبتهم غرقوا فدخلوا وريد ضد بقی كما ان عمرو و اخى ولا تراد مع لو ان بغد النبی بخو ما جاء به ريد ولا عمرو و بغدان لفقد ريد نحو قوله تعالى قال ما صنعت الا تسجد اذ امرتك وقبل القسم نحو قوله تعالى: لا أقسم بهذا الا بعد بمعنى أقسم وأما من والباء واللام فقدم ذكرها في حروف الجزر فلا يعيدها

وضاحت: مختلف صنف یہ حروف پنجاب کو ذکر کرنے کے بعد اب یہاں سے حروف زیادت بیان فرما رہے ہیں۔

حروف زیادت سات ہیں ورا دیہ ہیں: () ان (۲) او (۳) و (۴) لا (۵) کم (۶) اب (۷) لام

حروف زیادت سے مراد وہ حروف ہیں جو کلام میں زائد ہوتے ہیں جن کے نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کلام میں ان حروف کو ان کے بعض دیگر فوائد ہوتے ہیں۔ مثلاً کامرینت کے لیے، بربری وزن کے لیے، تاکید کے لیے۔

ان: یہ حرف بھی ماقبہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے، بھی مصدر یہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے اور بھی لہجے کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔

ان کا ماقبہ کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: ما ان زيد قائم ی ما رید قائم

ن کا ماقبہ مصدر یہ کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: تنظر ما ان يجلس الامير

ن کا لہجے کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: ما ان حست حست ای لما حست حست

ان: حروف زائدہ میں سے دوسرے حرف ن ہے کہ لہجے کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے لہجہ ن جاء البشير (جب کہ خوشخبری دینے والا آیا) اس میں ان زائد ہے اور اس وقت بھی زائد ہوتا ہے جب دو لو اور دو قسم کے درمیان واقع ہو جو اس پر مقدم ہے جیسے واللہ ان لو لمث لمت



ما' تیسرا حرف، اے ما ہے یہ حروف شرطیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے یعنی جب یہ اے، مشی، ائی، اہل اور اہی کے ساتھ استعمال ہو لیکن یہ کلمات شرطیہ نہ ہوں تو لفظ ما زائد نہیں ہوگا جیسے دما صمب صمب، صی ما تہب دہب، یا ما تدعو، فہ لا سماء، الحسنى، ایمانہ حسن، حسن، ایمانہ یس من البشر، حدہ۔

نکدہ ما بعض حروف جر کے ساتھ بھی زائد ہوتا ہے جیسے لہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فمما رحمۃ من اللہ لبہم فی طرہ عما قلین یصعب ہا میں اس مثال میں عما اصل میں عن مانتہ اکی طرہ مما حطیانہم عربہ لہا دحواسر اس مثال میں مما اصل میں من مانتہ کی طرح رید صدیقی کما۔ عمر و احی

لا: یہ کلمہ کسی واو کے ساتھ ملا ہوگا جوئی کے بعد واقع ہے جیسے ما حیا، ہی ریدو لا عمر اکی طرح معمر یہ کے بعد بھی رید ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ما معک ألا تسعدہ داصر تکدس میں لازا کہ ہے وریہ ان تسعد کے قتی میں ہے۔ فی طرح قسم سے پیسے بھی زائد ہوتا ہے جیسے لا قسم، بھہ، بعد حق اقسام ہے۔

من، بقاء، لام: ان تینوں کا ذکر حروف جارہ کی بحث میں گزر چکا ہے۔ دوبارہ اعادہ ضروری نہیں ہے۔

حروف تفسیر اور ان کا استعمال

اصل، حرہ التفسیر آیہ ان لہای کقولہ تعالیٰ: و سأل القریۃ ہی اهل القریۃ کاتک تصرہ اهل القریۃ و ان بسما یستریہا بمعنی انھون کھو یہ تعالیٰ و نادینا ان یا انراہیہ فلا یقال قلت ندان کتب ادھو لفظ لفظ لا بمعناہ

وضاحت، حروف تفسیر حرف زائدہ کے بعد اب یہاں سے حروف تفسیر کو بیان فرما رہے ہیں۔

تفسیر کے حروف ہیں: (۱) ائی (۲) ان

ای: کلمہ ای مہم چیز تفسیر کے لیے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و سأل القریۃ ہی اهل القریۃ (آپ اہل: یہ سے سوال کریں) یہاں اهل القریۃ تفسیر ہے۔

ان: اور کل ان سے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو بمعنی قوں ہو جیسے امر عندا، کتابت وغیرہ

مری مثال: امرتہا اقم، کتابت کی مثال کتب الہی اکرم

نداء کی مثال: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ و نادینا ان یا انراہیہ اس میں نداء بمعنی قوں ہے۔

حزبازی مثال: کتب لہا کتب کہنا، ست کتب ہے کیونکہ اس فعل کی تفسیر آتا ہے جو قول کے معنی میں ہو جب کہ اس مثال میں صراحتہ لفظ قوں کے بعد واقع ہے۔

حروف مصدر اور ان کا استعمال

فصل حروف المصدر ثلاثة، ون وأن فالاولان للجملة الفعلية كقولہ تعالیٰ: وصاف علیکم ذریعہ
بما رحبت آی برخبھا وقول الشاعر: یسر لمرء ما ذهب للیبی وکان دھابھیں لہ دھابا
وأن محذوفہ تعالیٰ: فما کان جواب قومہ إلا قالوا: ی قولہم، وأن للجملة الاسمية معہ علمب أنک
قالہم آی غممت قیاسک

حروف مصدر تین ہیں (۱) ہا (۲) آن (۳) ان
حروف مصدر سے مراد وہ حروف ہیں جو اپنے بدلول کو مصدر کے معنی میں کہتے ہیں۔ ان تینوں میں سے پہلے دو یعنی ہا
وہ آن جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنی میں کہتے ہیں۔
ہا کی مثال: وصاف علیکم لاریعہ ہما رحبت ما نے رحبت کو مصدر کے معنی میں کر دیا۔
قول الشاعر

یسر المرء ما ذهب الیبی وکان دھابھیں لہ دھابا
ترجمہ مع وضاحت: آدمی اور اتوں کا گزرتا خوش کرتا ہے اور وہ لنگھتا رہتا ہے۔ کان گزرتا ہے جتنی جتنی راہیں
جس میں وہ گزرتا ہے وہ وہ اس سے مائل ہے۔ ان راہوں کا گزرتا ہونے کی زندگی کا گزرتا ہے۔
محل استشاد: اس شعر میں یسر فعل مضارع معروف بمعنی خوش کرتا ہے۔ و مرء اس کا مفعول ہے۔ و ما
مصدر یہ صیغہ ہا کا فاعل ہے۔ ای یسر المرء دھاب الیبی اس میں ما نے دھاب کو مصدر کے معنی میں کر دیا۔
ترکیب: یسر فعل لمرء مفعول بہ ہو۔ ما مصدر یہ۔ دھاب فعل الیبی ذوالی لہ وادعا یہ۔ و کان فعل
ناقص۔ دھاب مصدر مضارع ہا مہمیر مضارع یہ سے ملکر فعل ناقص کا اسم لہ دھابا خبر ہو۔ و کان فعل ناقص اپنے اسم
و خبر سے ملکر جملہ ہو۔ الیبی اناں مع ال منہ فاعل ہو۔ دھاب فعل کے لیے ہا دھاب فعل، اپنے فاعل سے ملکر
حمد فعلیہ خبر یہ ہو۔ و تاویل مصدر فاعل ہو۔ یسر کا یہ مصدر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر حمد فعلیہ ہو۔
ان: یہ لکھ بھی فعل پر داخل ہوتا ہے اور مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فاعل ہے کہ فما کان
جواب قومہ إلا قالوا: ی قولہم (یہیں کہیں تھا قوم کا جواب لہ کان کا یہ ہوتا)
ان: یہ چند اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے علمب أنک قائم ہی علمب
قیاسک اس میں ان نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا۔

حروف تحفیض

لفصل: خروفت التحضيض أربعة وهي: فلا وألا ولولا ولوم ولها صدر الكلام ومعناها حص على فعل
ان دعيت على المصدر نحو هلا ناكل ولوم دعيت على الماضي نحو هلا صرير يدا وجسيد لا
تكون تحضيض إلا باعتبار ما فات

وضاحت: مصنف **اب** یہاں سے حروفِ تہجیہ کو بیان فرما رہے ہیں۔

مخصوص سے مرد بھارنا اور برا بیچنے کرنا ہے، یعنی ایسے حروف جن کو دوسرے کو بھار جائے۔

حروف مخفیہ چار ہیں: $\lambda(\tau)$ $\mu(\tau)$ $\nu(\tau)$ $\rho(\tau)$

حروفِ مخفیہ کا استعمال: یہ حروف کلام کے شروع میں آتے ہیں اب اگر یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوں تو ان حروف کا معنی فعل پر ہوتا ہوگا جیسے **ہلاں** کل (تو کیوں نہیں کھاتا ہے)

دوسرے حروف ماضی پر داخل ہوں تو یہ مدت در مدت کے لیے تے ہیں جیسے **ہلا کر بس رہا** (تو نے) یہ
کو کیوں نہیں مارا) جب یہ حروف ماضی پر آئیں تو اس وقت تخصیص بابت رہا حالت سے یعنی موت شدہ چیز پر پھر مارا

ولا تدخل إلا على الفعل كما مر

یہ حروف فعل پر اُغل ہوتے ہیں اس لئے ترغیب یا ملامت فعل پر ہونے ہے خواہ وسطا موجود ہو یا تقدیرا موجود ہو۔

وان وقع بعدها اسم المصداق ففعل كما تقول من صرب قوما هلاكا يدا أي هلاصرت يدا ويدا جميعا
فمركبة جروها التي حرف المضي والأول حرف الشرط والإسعيام او حرف المصدر

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت سے اس بات کو بیان فرما رہے ہیں کہ قروب شخصیں تو فعل پر داخل ہوتے ہیں لیکن کرن حروف کے بعد اسم واقع ہوتا وہاں فعل مقدر کا معمول ہوگا۔ جیسے آپ کا قول اس شخص کے متعلق جس نے چوٹی قوم کو، راہوسا نے رید کے **ہلا رید** اے **ہلا صبر** دید اس میں زید اسم ہے + یہ اس فعل کا مفعول۔ یہ ہے جو **ہلا** کے بعد مقدر ہے۔

و جمعہ مذکور: یہ سب مرکب ہوتے ہیں۔ ان کا جزو ثانی حرف نفی ہوگا اور پہلا جزو کبھی شرط، کبھی استفہام، اور کبھی مصدر ہوگا۔

و لئلا معنى اخر وهو امسح الجصمة الثانية لوجود الحمله الاولى سحر لولا علي ليهك عمر

وضاحت: مہینہ رمضان قمار کے دن کہ لڑائی سے بچنے کے لیے ۱۵ ایک معنی درجی سے اور وہ یہ ہے کہ

بہم ثانیہ کا منشی ہو، سبب وجہ و جملہ اہل۔

مثال: لولا عی بہک عمر (اگر علی نہ ہوتے تو عمر جاگ ہو جاتے) چونکہ علیؑ نہیں موجود تھے، اس لیے عمر جاگ ہلاک ہوئے۔

و جیہد یحتاج الی الجمعیۃ اولا ہما اسمیۃ ابدا

و ر ب لولا کے دوسرے معنی لیے جائیں اس وقت وہ دو جملوں کی طرف محتاج ہوگا جن میں سے پہلا جملہ ہمیشہ سید ہوگا اور دوسرا خود سید ہو یا فدیہ۔ و اس کو یہ لا استعاذہ کہتے ہیں اور پہلے کو لولا تخریفیہ کہتے ہیں۔

حرف التوقع

حرف التوقع ہد: حرف تخصیص کے بعد یہاں سے حرف توقع کو بیان کر رہے ہیں و حرف توقع ہد ہے۔

حرف توقع کا استعمال

وہی فی الماہی القریب لماضی الی لحوال بعد ر کب لامیر آی قریب ہد

و ر قہ جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے مثلاً آپ اس شخص کو خبریں جو میرے سوا ہونے کا متک ہو و ر کب لامیر جی ب سے کچھ دیر پہلے امیر ہو رہا ہو چکا ہے۔ "فی قریب ہد" معنی اس سے آ رہا ہو۔

ولاخی دمک سمیت حرف التقریب ایضا

و ر ای وجہ سے کہ قہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے اس کو حرف تقریب کہتے ہیں۔

ولہذا اندر الماہی فیصلح ان یقع حالا

چونکہ قہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے اس لیے ماضی کے لیے بھی لازم ہے کہ اس میں حال کے قریب ہونے کی حدیث موجود ہو۔ اس لیے قہ ماضی و قہ لدعی ہو کہہا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ حال اور اس کے حال کے زمانہ میں قریب نہیں ہے۔

وقدیجی للفاکیدہ اکاں حوالا لمن یسل من قادم زید فقہ قہ زید

و ر قہ کبھی تا کیہ بھی آتا ہے جب کہ ماضی جس پر داخل ہے کسی سو سے جواب میں واقع ہو رہی ہو، مثلاً وہی شخص سوال کرے "هل قادم زید" تو آپ اس کے جواب میں کہو "قہ قہ زید" (تحقیق یہ کھڑا ہے)

و فی المصارع لیتقبل محاذ ان لکذب قہ بصدق وان احو قہ بیدخل

اور قہ کبھی جب مصارع پر داخل ہو تو تقبیل کا کاذب دیتا ہے جیسے "لکذب قہ بصدق" (تحقیق جھوٹ دے گا) والا کبھی



ن بھی ہوتا ہے اور ان امور اذ قد یصل (تحقیق کی بھی غل بھی کرتا ہے)

وقد یجیء للتحقیق کفرہ تعالیٰ: قد یدعہ اللہ المعرفین

اور قد بھی فعل مضارع تحقیق کے ہے تاکہ جیسے بدعتوں کا فرمان ہے کہ قد یدعہ اللہ لمعرفین
(تحقیق اللہ تعالیٰ روکنے والوں کو دیتا ہے)

ویخورد الفصل بیہا ویس لفعل بالقسم یخورد قد ولہ احسن

ورلد اور فعل کے درمیان قسم کے ساتھ فصل کر، بھی جائز ہے جیسے قد واللہ، حمست (اللہ کی قسم تحقیق تو نے چھایا)

وبعد الفعل بعدد عند القرینۃ یخورد قول الشاعر شاعر قد الترحل غیر ان رکابہا سبب بر حاف

وکان قد ای وکان قدر است

ورلد کے بعد بھی بھی فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جب لڑی قرینہ موجود ہو، جیسے شاعر کا قول

شعر

أحد القرحل غیر أن رکابا لما نزل برحبا رکان قد

لغات: أحد بمعنی قرب ہے نزدیک ہوا، لرحل بمعنی کوچ کرنا، غیر بمعنی لا ہے (رکاب بمعنی اونٹ
جن پر سفر کرتے ہیں، لما حرف ٹی ہے رحل جمع رحل بمعنی کچاؤ، قد میں توحین ترم ہے۔

ترجمہ: قریب ہو گیا کوچ کرنا، سوائے اس کے کہ ہماری ساریوں نے ہمارے کچاؤں کے ساتھ ابھی تک کوچ نہیں
کیا ورنہ کوچ کرنا قریب ہو چکا ہو گا کہ وہ کوچ کر چکیں۔ اس لیے کہ کوچ کرنے کا ہم پندرہ روزہ رہ چکے ہیں۔

حذف استثناء: اس شعر میں قد کا محض حذف ہے ورنہ یہ کماں

ترکیب: قد فعل ماضی، بعد حذف بمعنی مستثنیٰ من غیر حرف استثناء، ن حرف مشبہ بالفعل، رکاب مضاف
مضاف الیہ سے ملکر اس کا اسم ہو، لما نزل فعل، ہی ضمیر مستتر، وادیں، ہو حالما جا رہی ورنہ لرحل متعلق ہو لما نزل فعل کے
لیے، وادیاں کماں محذوف من المثل حرف از حروف مشبہ بالفعل ہوا، ہی ضمیر محذوف سم ہوا کماں کے ہے،
قد در اصل قدر است تھا اب قد کے بعد فعل حذف ہے اب ترکیب میں قد لت فعل ہی ضمیر متعلق فاعل ہو اب فعل
مع فاعل طر خیر کماں، اب کماں وادیاں سے مراد سم و تیر سے مل کر حاف ہوا ہی ضمیر وادیاں سے اب ہی ضمیر
وادیں حاف سے مل کر فاعل ہوا، نزل فعل کے ہے اب لما نزل فعل نے فاعل و متعلق سے مل کر خیر ہوا ان کے
یہ اب ان اپنے اسم و تیر سے مل کر مستثنیٰ ہوا اب مستثنیٰ من ہے مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا قد فعل ماضی کے لیے أحد
فعل نے فاعل سے مل کر بعد فعلیہ تیر پر ہوا۔



حروف استفہام

خرفا لاسفہام الهمزة وهل ولهما صدو الكلام وتدخلان على الجملة اسمية كانت نحو أريد قائم؟

او فعلية نحو هل قام زيد؟ ودخولهما على الفعلية أكثر في الاستفهام بالفعل ولي

مصحف: کتاب یہاں سے حروف استفہام کو بیان فرما رہے ہیں استفہام کے دو حروف ہیں (۱) ہمزہ (۲) اہل درید دونوں حروف ابتدا کلام میں آتے ہیں تاکہ مخاطب کو معلوم ہو سکے کہ جسے کلام کس قسم کا ہے۔

حروف استفہام کا استعمال: یہ دونوں حروف جملے پر داخل ہوتے ہیں جملہ اسمیہ ہو خواہ جملہ فعلیہ ہو البتہ

جملہ فعلیہ پر راء ہونا اکثر ہے کیونکہ فعل سے استفہام منسوب اسم کے بہتر ولی ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: "اُرید قائم؟" جملہ فعلیہ کی مثال: "هل قام زيد؟"

وقد تدخل الهمزة في مواضع لا يجوز هل فيها نحو أريد، صرت، وأتصرب زيد وهو نحوك "وأريد

عندك أم عمرو؟" أو من كان راقص كان ولم ذما وقع ولا يستعمل هل في هذه المواضع

ہمزہ اور هل میں فرق: مصحف: کتاب یہاں سے ہمزہ اور هل میں فرق بیان فرما رہے ہیں کہ ہمزہ کا استعمال

بشدت کم زیادہ ہے یعنی ہمزہ ایسی جگہوں پر داخل ہوتا ہے جہاں هل کا داخل ہونا جائز ہے اور ہمزہ چار جگہیں ہیں۔

(۱) فعل کے ہوتے ہوئے ہمزہ اسم پر داخل ہو۔ جیسے "أريد ان تصروا" جب کہ هل رید اصریت "تاجہ کرے۔

(۲) یہ ہے کہ ہمزہ نکاح فعل کے لیے لانا جائز ہے جب کہ هل کا لانا جائز نہیں جیسے "انصر بريد وهو احب" (

نیا تو رید کو مارتا ہے جب کہ وہ تیرا بھائی ہے) ہاں جائز ہے اور هل نصر بريد وهو احب "ہناں کر نہیں ہے

اس لیے کہ استفہام کے لیے صرف ہمزہ آتا ہے نہ کہ هل۔

۳ یہ ہے کہ ہمزہ ام تصد کے ساتھ لانا جائز ہے جب کہ هل کا ام تصد کے ساتھ لانا جائز ہے جیسے "أريد

عندك أم عمرو؟" ہناں جائز ہے اور هل رید عندك أم عمرو "کہنا جائز ہے۔

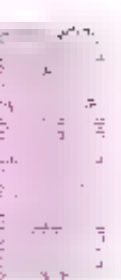
۱۴ یہ ہے کہ ہمزہ حروف عطف پر داخل ہو سکتا ہے جیسے "من كان راقص كان راقصا" ام ذما وقع اور حروف عطف

پر هل نہیں آ سکتا ہے۔

ہمزہ و هل: مصحف: کتاب یہاں سے ایک بحث کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں لیکن اس کو ذکر نہیں کیا۔

بحث: یہ ہے کہ بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں هل آتا ہے اور ہمزہ کا اس جگہ لانا جائز ہے۔

پہل جگہ: یہ ہے کہ هل پر حرف عطف داخل ہوتا ہے جب کہ ہمزہ پر حرف عطف داخل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے





پہلے اسے سمجھیں

دوسری جگہ:

یہ ہے کہ اُجے کے بعد هل آسکا ہے جب کہ ہمزہ نہیں آسکتا۔

تیسری جگہ:

یہ ہے کہ ہر ثبات میں لُ کے لیے آتا ہے نہ کہ ہمزہ جیسے هل ثوب الخضر یسمینوب

چوتھی جگہ:

یہ ہے کہ ہر لُنی کا فائدہ دینا ہے جہاں تک کہ لام کے بعد ثبات کے لیے لا جا کر ہے نہ کہ

ہمزہ جیسے هل جراء الإحسان إلا الإحسان

حروف شرط

حروف الشرط ثلاثہ۔ ہن ولو وأما لہا صدر الکلام ویدخل کل واحد منہا علی حملین اسمیین کالذائو فعلین أو مختلفین ہن للإستعمال وإن دخلت علی لمعنی نحو إن زدتني فکرمک ولو للمعنی وں دخلت علی المضارع نحو لو تزدني أكثر فمک

وضاحت:

مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں حروف شرط کو بیان فرما رہے ہیں۔

حروف شرط میں ہیں اور یہ ہیں: (۱) إن (۲) لو (۳) أما

حروف شرط کا استعمال:

یہ تینوں جملہ نظام میں آتے ہیں تاکہ مخاطب کو معلوم ہو جائے کہ آگے کس قسم کا کلام آ رہا ہے اور ان تینوں میں سے ہر ایک دو حصوں پر داخل ہوتا ہے خود و دونوں جملے اسید ہوں یا خود و دونوں جملے فعلیہ ہوں خود وال میں سے ایک جملہ اسید ہو دوسرا فعلیہ۔ ان میں سے پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

إن: کلمہ إن زمانہ استغراق کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر واضح ہو جیسے درسی فاکرمک (گرتا میری زیارت کرے گا تو میں تیرا کرام کروں گا)

لو: کلمہ لو زمانہ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہوگا۔ جیسے لو مرو دہی فاکرمک (گرتا میرے زیارت کرتا تو میں تیرا کرام کرتا)

ويلو مہا افعال لفظ کما مر أو تقدیر اسحر إن انبر نبری فان اکرمک

مصنف رحمہ اللہ فرما رہے ہیں کہ ان اور لو دونوں کے لیے فعل کا ہونا لازمی ہے۔ یہ ہمیشہ فعل پر ہی داخل ہوتے ہیں۔ فعل خود لفظ ہو جیسے مثالوں سے واضح ہے یا تقدیر۔ جیسے ان استبر بری ہا اکرمک۔ ان میں ان کے بعد فعل مقدر ہے۔ اسی طرح ان کست نبری ہے جب فعل حذف کر دیا گیا تو ضمیر متصل متصل سے بدلتی اور است ہوئی

واعلم ان لا تستعمل لامی الامور المشکوكة فلا يقال انیک ان طلع الشمس و لو تدن علی نعی



مضارع اور تادوس کا کرے کیونکہ یہ بھی جائز ہے کہ قسم کا اعتبار کیا جائے تو وہ اس کا ماضی ہونا ضروری ہے۔ جیسے ان
 انہی واللہ لا یتکلم اور یہ بھی جائز ہے کہ قسم کو مطلق قرار دیا جائے اور جواب و جزا قرار دیا جائے اب اس جزا کا ماضی
 ہونا ضروری نہیں بلکہ مضارع بھی ہو سکتی ہے جیسے ان فانی واللہ انک

ما: ما شرطہ اس چیز کی تفصیل ہے تاکہ اس کا حکم سے پہلے ذکر کیا ہو جیسے ما لدین سعد و فنی
 محمدا و ما لدین سعد فنی سار میں سعید اور شقی مجھ ہیں اور ما لدین سعد و ما سعید کی تفصیل ہے اور ما
 لدین سعد سے شقی کی تفصیل ہے۔

و یجب فی جوابہا ان یکنون لا اول سینہ لدینی

جب تفصیل ہے آتا ہے تو اس کے جواب میں قاء نا، نا واجب ہے، اور اس میں حمد وں کا تہمید ثانیہ کے لیے
 سبب بننا واجب ہے تاکہ وہ اور بیعت کے شرہ ہوئے پردالت کریں۔ جیسے آیت مذکورہ میں فنی لمحہ و فنی ال
 پردہ آئی ہے اور حمد اور بیعت حمد ثانی و حسن جنت کا سبب ہے، کی طرح شق و ت جواب مار کا سبب ہے۔

وان یحذف فعلہا مع ان الشرط لا یند لمس فعلی

ورکھ امانے فعل کو حذف کرنا واجب ہے، ہر جزا اس کے کہ ما شرطہ کے لیے لعل کا ہونا ضروری ہے جس پردہ داخل ہے
 و دانک لیکن تسیفا عی ان مقصود ہا حکم الاسم لو اقع بغھا نحو انما یدھنطلق تقدیر و نہما یکس
 من شیء فرید مطلق لحدف النفس و الجار و المجور و حتی بقی اما فرید مصطب و لما لم یسبب دخول الشرط
 علی فاء الجراء بقی انما انی لجرء انک سی و وضعوا الجراء لاوں ہی اما و انما عو صاخی الفعلی المصحوف
 و صاحت۔ یہاں سے مصنف نے ما کے فعل کے حذف کی وجہ ذکر فرما رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ

حذف فعل سے اس مرتبہ ہو جائے کہ امانے جو تفصیل ہوئی ہے اس سے مقصود قسم ہے جو امانے کے بعد واقع ہے نہ
 کہ فعل جیسے امانے فرید مصطب اس کی تقدیری عبارت یوں ہوگی مہم یکس من شیء فرید مصطب (جو کہ بھی ہو یہ
 چنے والا ہے) اس سے فعل یکس جو شرط ہے، و جہا و مجر و جو من شیء ت حذف کر دیئے گئے اور مہم ان حدہ امانے کا قائم
 مقام کر دیا گیا یکن اما فرید مصطب رہا گیا۔ اب صرف شرط کو جزا پر داخل ہونا مناسب نہیں تھا تو ہم نے اس قاء و جزا
 اول رفید سے نقل کر کے جزا ثانی مصطب کو دے دیا اور جزا اول کو امانا اور قاء کے درمیان فعلی ممدوف کے عوض میں رکھ
 دیا تو اب اس گیا امانے فرید مصطب

ثم ذالک لکرم ان کان ضالحو لا ینداء فهو مبتدأ کما مر و لا فاعل یدھن یکنون بعد انما یؤم الجمعة علی جمعة
 فرید مصطب فمصطب عام فی یوم الجمعة علی، نظریة

مذہب

اس کے بعد اگر یہ جزء اول یعنی وہ اسم جو آما کے بعد واقع ہے مبتدء بننے کی صلاحیت رکھتا ہے تو سے مبتدء بنادیا جائے گا جیسے **امرید فمصلق** میں زید مبتدء ہے وراگر اس میں مبتدء بننے کی صلاحیت نہ ہو اس طور پر کہ یہ ظرف ہو تو پھر اس میں جزء اول کا عامل وہ ہوگا جو فاء کے بعد ہے جیسے **امرید الجمعة** فیرید مطلب اس میں جزء اول **يوم الجمعة** ظرف بننے کی وجہ سے مبتدء بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے لہذا اس میں **ما** ل مطلب ہے وروہ **يوم الجمعة** کو بنا بر ظرفیت نصب دے رہا ہے

حَرْفُ الزَّدْعِ

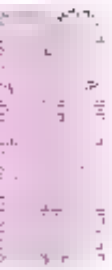
فصل حرف لزء ع كلا وصغت لرجز المتكلم وردعه عما سكت به كقوله تعالى وَاَمْ اَنْذَرْتَهُمْ فَقَدْ عَلِمُوا
در فہ فلقول ربی اھاس کلا ای لا تنکلم بہذا فإلہ بس کذا الک رھد بعد البخر ولد مجی بعد الأمر أيضا کما
إذ اقبل نك اضرب ینا ففنت کلا ای لا افعل هذا فط ولد تجی بمعنی حقا کقوله تعالی کلا سوف تعلمون

وضاحت: مصنف اللہ اس فصل میں حرف زء ع کے معنی ہیں بھڑکنے اور ڈرھکنے۔
حرف ردع کا استعمال: حرف ردع کلا ہے پھر یہ خبر کے بعد واقع ہو تو متکلم کو اس چیز سے بھڑکنے اور روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جس کا وہ تنکلم کر رہا ہے جیسے نہ تعالیٰ کافران سے وہ **ما اذ ما ابتلاہ فقد عہدہ** ردعہ فبقول ربی اھاس کلا ای لا تنکلم بہذا فإلہ بس کذا سکت یہ کلا کے معنی کن تفسیر ہے یعنی وہ سرریسا نہ کہے تحقیق امرایا نہیں ہے۔

کبھی **کلا** امر کے بعد آتا ہے اس وقت اولیٰ جواب کے لیے آتا ہے یعنی جس کا متکلم حکم کرتا ہے خاص اس بات سے انکار کرتا ہے جیسے تم سے کوئی کہے **صر بربدا** اتر تم اس کے جواب میں کہو کہ **کلا** ہرگز نہیں یعنی **لا افعل هذا فط** (میں اس کو ہرگز نہیں کروں گا) یعنی ہرگز میں زید کو نہیں ماروں گا۔
اور کلا محقق حقا بھی آتا ہے یعنی ہمدن تحقیق کے لیے آتا ہے جیسے نہ تعالیٰ کافران سے **کلا سوف تعلمون** (یہ بات ثابت ہے کہ تم عنقریب جان لو گے)

و حینہ دیکھوں سنا سنیا لنگو بہ مشابہۃ لکلا

اور اس وقت جب کلا بمعنی حقا آتا ہے تو کلا اسم ہوتا ہے نہ کہ حرف اور وہ اس وقت **کلا** حرفی کے ساتھ ظنا اور معنا مشابہت کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ غرضی مشابہت آٹھا ہے۔ معنی مشابہت یہ ہے کہ جیسے **کلا** حرفی رجر کے لیے آتا ہے اسی طرح **کلا** اسمی بھی رجر کے لیے آتا ہے۔





وَلَيْسَ تَكُونُ حُرُوفٌ بِطَعْمٍ إِذَا لَمْ يَحْقِيقِ الْخَفْلَةُ حُرُوفَ الْإِسْمِ بِطَعْمٍ بِمَعْنَى أَنْ

مصنف رحمہ فرما رہے ہیں کہ بعض حركات کے مزید کلاص بمعنی جھا ہوتا ہے تو اس وقت حرف ہوتا ہے نہ کہ اسم بمعنی ان جو تحقیق جملہ کے لیے آتا ہے، جیسے کلاص لا اسم لبطعی بمعنی۔ (تحقیق سان سرکشی کرتا ہے) لیکن یہ مذہب ضعیف ہے، اس لیے اس کو قبول سے فرما رہے ہیں۔

تائے تانیث ساکنہ اور اس کا استعمال

فصل: إسماء التانیث استأخذت بتحقيق المصنف ليدل على تانيث ما استأخذت إليه الفصح نحو ضربت هند

وضاحت: مصنف رحمہ یہاں سے تاء تانیث ساکنہ کو بیان فرما رہے ہیں اور وہ ماضی کے آخر میں آتی ہے تاکہ وہ اس بات پر اکتفا کرے کہ فعل کا مسند یہ ماضی ہے تو مسند یہ فاعل یا نائب فاعل۔
فاعل کی مثال: **ضربت هند** **نائب فاعل کی مثال:** **ضربت هند**
 اور یہ تاء ماضی کے ساتھ فاعل ہے غیر ماضی کے ساتھ لائن نہیں ہوتی ہے۔

وَعَزَلْتُ مَا وَضَعْتُ جُزْءًا بِالْحَاقِقِ

تاء تانیث ساکنہ جہاں ارادہ جب ہے وہ کہاں جائے گی اس کی بحث فعل کی فصل میں تفصیل سے گزری چکی ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔

وَأَدَّ الْقِيَامُ كَيْسَ بَعْدَهُ وَحِبُّ تَحْرِيرِ كَيْسَ بِأَنَّ السَّكَنَ دُحْرُوكَ بِالْكَسْرِ نَحْوُ دَقَامِ الصَّلَاةِ

ورد ہے تاء تانیث ساکنہ کے بعد حرف ساکن نہ ہو تو اس وقت تاء تانیث ساکنہ کو حرف کسر وہ تاء ادب ہے تاکہ التقاء ساکنین لازم نہ آئے اور تاء کسر اس لیے آئے کہ قاعدہ ہے کہ **ساکن کی دُحْرُوكَ بِالْكَسْرِ** (ساکن کو جب حرکت کی جاتی ہے تو سہ کے ذریعے حرکت دی جاتی ہے) جیسے **دَقَامِ صَلَاةِ**

وَحَرْكُهَا لَا نَحِبُّ دَمًا حَذَفَ الْأَحْصَى مَكْرُوهًا فَلَا بِقَالَ وَهَاتِ الْمَرْأَةَ لَأَنْ حَرَكْتُهَا عَارِضًا وَاقْعَدَ لِدَفْعِ

التقاء الساكنين

یہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے

سوال: یہ ہے کہ جب التقاء ساکنین کی وجہ سے دو ساکنوں میں سے ایک ساکن حذف ہو جاتا ہے تو تاء ساکنہ کے متحرک ہونے کی صورت میں مخدوف ساکن کو نوٹ آتا ہے کیونکہ حذف کی علت التقاء ساکنین تھی جو اکل ہو گئی پس **حب المرأة** میں تاء کے متحرک ہونے کی وجہ سے حذف آتا ہے پھر جب کہ اس کا کن لفظ اور تاء کے پائے جانے کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا، چنانچہ وہ لفظ وہاں نہیں ہوتا۔



جواب: یہ ہے کہ تائید سائنس کی حرکت کی وجہ سے وہ حرف ح تاء کے سکن ہونے کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے وہ وہیں نہیں آئے گا ہیں اس لیے اس تاء کی حرکت عارضی ہے جو کہ انشاء سکن سے بچانے کے لیے آئی گئی ہے نہ کہ اصلی اور حرکت عارضی مندرجہ سکن کے ہوتی ہے پس **اسم امر** اور **ما** لہذا نہیں کہیں گے۔

وقولهم المواتن ومانا ضعيف

مصنف **اسم امر** کا قول **اسم امر** مانا کہ جس میں الف التاء سکن سے بچانے کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا ہوت آیا ہے، یہ ضعیف ہے۔

واما لحاق علامة التنبيه وجمع المذكر وجمع المؤنث فصعيف فلا بد ان قاما امر يدان وقاموا الزيدون وقص لسان

یہ ہر دو ایک سوال مفرد کا جواب ہے۔

سوال: یہ ہے کہ جب علامت تشبیہ اور علامت جمع بھی علامت تائید کی طرح ہیں تو جب فاعل ہم ظاہر ہو تو فعل کے ساتھ علامت تائید اور علامت جمع بھی جمع کرنی چاہیے تاکہ علامت تشبیہ اور علامت جمع فاعل کے تشبیہ و جمع ہونے پر دلالت کرے حالانکہ ایسا نہیں کیا جاتا ہے جب کہ علامت تاء تشبیہ فعل کے ساتھ لاحق کی جاتی ہے۔

جواب: مصنف **اسم امر** اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ فعل کا فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور علامت جمع کا جمع کرنا ضعیف ہے پس **قاما امر يدان** اور **قاموا الزيدون** اور **قص لسان** کے تشبیہ اور جمع ہو ہے یہ درست کر رہے ہیں۔

فاعل جب اسم ظاہر ہو اور فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور جمع لاحق نہ جائے تو اس صورت میں تیس خرابیاں، زمر آئیں گے۔

خرابیوں

(۱) جب فاعل تشبیہ و جمع پر دلالت کر رہا ہو تو فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور علامت جمع لاحق نہ کرنا یہ سہ ہوگا۔

(۲) اس صورت میں افعال ذکر لازم آئے گا

(۳) تعدد فاعل لازم آئے گا اسم ظاہر اور ضمیر کی صورت میں۔

وبسندبر الجاحدي لا يكون العمانر بخلافه بل علامات داله على احوال الفاعل
كها الفاعل



وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے فعل کا فاعل اسم ظاہر ہونے کے باوجود علامات شمار نہ ذکر کرنے کی تاویل کر رہا ہے۔ یہ ہیں کہ علامت مثبتیہ اور منع فعل کے ساتھ حق ہونے کی صورت میں جب کہ اس کا فاعل اسم ظاہر ہو تو اس صورت میں یہ ضم کر اس کا فاعل نہیں ہوتا کیونکہ اس صورت میں اظہار فعل الزام آئے گا جو نہ جائز ہے بلکہ اس صورت میں ضم علامت ہوں گی جو احوال فاعل پر دلالت کریں گی کہ فاعل مثنیٰ ہے یا جمع۔ چنانچہ تاثریت ساکنہ منہ یہ کے مؤثر ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ تاثریت ضمیر ہوتی تو فاعل کے اسم ظاہر یہ سے کی صورت میں اس کا حذف کرنا درمی تھا۔

توین اور اس کی اقسام اور ن کا استعمال

التوین من سلكة تتبع حركة حركات الكلمة ولاننا كيد الفعل وهي أربعة أقسام الأول للتمكين وهو ما يدل على أن الاسم متمكن من مقتضى لاسمية أي أنه منصرف نحو ريد ورجل وكسي لتذكير وهو ما يدل على أن الاسم مكرّم وهو أي اسكت سكر فاما في قلب ما وانصب لكونه معناه اسكت السكوت الآن والثالث للعرض وهو ما يگون عوضاً عن المصاف إليه نحو جسد مناعتی وید منی جین اذ کان کدا و اربع للمقابلة وهو التوین بدی یصل جمع لمؤنث اسالم نحو مسلمات وهذه الاربعة تعترض بالاسم والخاص للترلم وهو الذي يمحوق بحر الابهت والمصاريع كقول الشاعر 'فلي سرم عدل و لعتاس' و قولی 'اصب نقد اصاص و كقولہ 'ساعلك و عك رقد یحذف من العلم اذا كان فو صوف باب مصافابی علم آخر نحو حدیسی ریدس عمر و ریدسہ بکیر

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے توین کو بیان فرما رہے ہیں۔
نون توین کی تعریف: نون توین وہ نون سانس جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو ورنہ فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔

توین کی اقسام: توین کی پانچ اقسام ہیں ورنہ یہ ہیں:
(۱) توین ممکن (۲) توین تکبیر (۳) توین غص (۴) توین متبدر (۵) توین ترنم
توین ممکن: وہ ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ اسم اسمیت کے تقاضے میں مضبوط ہے یعنی اس کے منصرف ہونے پر مت کرے جیسے رید، رجس اس توین کو توین صرف بھی کہتے ہیں اس لیے کہ یہ منصرف اور غیر منصرف کے درمیان فصل کر دیتی ہے۔
توین تکبیر: وہ ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے پس یہ توین معرفہ و نکرہ میں فرق کر دیتی ہے جیسے



جس کا معنی ہے اس کے سکون کا ہی وقف ما (تو چپ رہ چپ رہنا کچھ نہ کچھ وقت) اور اس کو اگر بغیر تنوین کے پڑھیں جس کا معنی ہوگا اس کے سکون الّاں (تو چپ رہ خاص چپ رہنا اس وقت)

تنوین عوض: تنوین عوض ہو ہے جو مضاف الیہ عوض میں ہو جیسے **حیدر** یہ اصل میں جیسے دکان کدا تھا۔ اب جملہ کو تخفیف کی خاطر حذف کر کے **د** پر تنوین لائے جو کہ مضاف الیہ کے عوض ہے اسی طرح **ساعت** اصل میں **ساعہ** دکان کدا تھا ورنہ یہ اصل میں **یوم** دکان کدا تھا پھر اب بھی مضاف یہ کے عوض میں تنوین لے آئے۔

تنوین مقابلہ: وہ ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے ہوں کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے **مسما** کیونکہ اس کے مقابلے میں اور کوئی چیز نہیں تھا۔

اور تنوین کی یہ چاروں اقسام علم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوین ترنم: وہ ہے جو ایادت اور مصرعوں سے آخر میں تسمین صوت کے لیے آئے۔ جیسے شاعر کا قول

اقبی اللوم غاڈل ولعائن ا قبی لعد اصص

ترجمہ: اے عاڈ تو بلاست اور عکاک کو کم کر اگر میں کوئی صحیح کام کروں تو کہہ کہے تمہا تو بے صحیح کام کیا ہے۔

محل استشہاد: اس شعر میں تنوین ترنم **لعد** اور **اصص** میں العتاب اور اصاب تھے۔

ترکیب: اقبی فعل مرأب ضمیر فاعل ہوا، لوم معطوف علیہ، و واطفہ العاص معطوف، ب معطوف علیہ ہے معطوف سے مل کر معصیل ہے اقبی کا، اب قبی فعل اپنے فعل اور معطوف سے ملکر جملہ معطوف علیہ ہوا، و واطفہ جو بی فعل، اب ضمیر مستتر فاعل ہو، ب فعل اپنے فاعل سے مل کر قوں ہو، لقد صلی معطوف ہو قوں کے لیے، اب قوں اپنے مقبوضہ سے مل کر ہزے مقدمہ ان حرف شرط اصص فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط مؤخر، اب جزائے مقدم یعنی شرط مؤخر کے ساتھ مل کر معطوف ہو، اب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو۔ یہ عاڈ اصل میں ادعو عادلة، ادعو فعل، صمیر مستتر فاعل ہو، عادله مقولہ ہے، ب فعل اپنے فاعل و معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

وومراشعر: یا ہا عکاک و عکاک اس میں یا طرف تداء ہے، ہا اصل میں اسی تھا ورنہ عکاک اصل میں

عکاک تھا عکاک اس میں عکاک تھا تنوین ترنم اگر عکاک کی کر دیا۔ لعل اور عسی کی خبر محذوف ہے۔ اصل

میں تھا عکاک جملہ رد فاؤ عکاک جملہ

ترجمہ: اے میرے باپ قریب ہے کہ تو رزق کو پائے گا۔

ورنہ بھی کبھی تم سے تنوین کو جو نہ حذف یا عاڈا ہے جب کہ علم معطوف ہو جیسے ورنہ کی طرف جزائے کی سم کی



عُرف مصارف پر۔ جیسے جو ایسی دین عمر و درہند بہ بکر

نون تاکید کی اقسام و ران کا استعمال

فصل: نون التأكيد وهي وجع لئلا يكيد الأمر والمصدر إذا كان فيه طلب بأمر قد لينا كيد الماضي وهي على صريح حقيقة ساكنة أهد نحو اصرير والشيء مفتوحة أهدا لن لم يكن قبلها ألف نحو اصرير ومكسورة فأن كان قبلها ألف نحو اصرير باي، اصرير نا

وضاحت: مصنف: یہ اس فصل میں نون تاکید کو بیان فرما رہے ہیں۔

نون تاکید: وہ ہے سے امر اور مصارع کی تاکید کے لیے صحت یا گیا ہے جب کہ اس میں طلب کے معنی میں ہوں اس لیے کہ نون تاکید سے اس چیز کی تاکید ہوتی ہے جس میں طلب ہو۔

بارء: اور نون تاکید لفظ کے مقابلہ میں ہے جو ماضی کی تاکید کے لیے سے اسی طرح نون تاکید مصارع کی تاکید کے لیے ہے بشرطیکہ اس میں طلب کے معنی ہوں۔

نون تاکید کی اقسام: نون تاکید دو قسمیں ہیں: (۱) خفیفہ (۲) ثقیلہ

نون تاکید خفیفہ: یعنی جو ہمیشہ سُن ہوتا ہے۔ جیسے اصریر

نون تاکید ثقیلہ: یعنی جو ہمیشہ مشدّد ہوتا ہے اور یہ نون مفتوح ہوتا ہے جب کہ اس سے پہلے الف تہ

ہو جیسے اصریر اور تراں سے پہلے تہ ہوتا ہے کہہ رہا گا جیسے اصریر۔ اصریر نا

وتدخل في الأمر والنهي والاستعظام والتمني والعزم جواز لأن في كل منها طلب نحو اصرير ولا

تصرير وهل تضرير ولعل تضرير والآنزل بها فصب خبرا

دروں تاکید نون ثقیلہ ہو یا خفیفہ یا امر، تمنی، استعظام تمسّ اور عرض پہ جواز داخل ہوتا ہے کیونکہ اس سب میں

طلب: ۱ معنی موجود ہوتا ہے۔

نون خفیفہ کی مثال: مر جیسے اصریر، نمی جیسے لا تضریر، استعظام جیسے هل تضریر،

تمنی جیسے لب تضریر، عرض جیسے الآنزل بها فصب خبرا

وقد تدخل في القسم وحوالو فوجده على ما يكون مطلوباً للتعظيم غائلاً ورو لا يكون خبر القسم عن

معنى الك كيد كما لا يخلو أوله منه نحو والله لأفعلن كذا

دروں تاکید جو ب قسم پر داخل ہوتا ہے۔ سب کہ جو ب قسم متکلم کو کثر مطلب ہو۔ یہاں قسم سے مراد جو ب

قسم ہے اور نہ قسم پر تاکید داخل نہیں ہوتی ہے۔ پس جو ب قسم میں نون تاکید، نے کی وجہ یہ ہے کہ قسم اکثر ک چیز پر



داخل ہوتی ہے جس کا وجود منظم کو مقصود اور مطلوب ہوتا ہے۔ گویا یہ قسم میں تاکید ہوتی ہے تو قویوں نے رد کیا۔ جواب قسم میں بھی تاکید ہوتا کہ قسم کا آخر بھی تاکید سے جان نہ ہو جس طرح اس کا اور تاکید سے حالی نہیں ہے جیسے واللہ

لا فقل کدا

وَاغْلِمْ بِحَبِّ صِهْ مَا قَبِلَهَا فِي الْجَمْعِ الْمَذْكُورِ اَصْرُهَا لِيَدُلَّ عَلَى وَاوِ الْمَحْدُوْفَةِ وَكَسْرُ مَا قَبِلَهَا فِي

الْمَحْذُوْفَةِ اَصْرُهَا لِيَدُلَّ عَلَى الْاِيَاءِ الْمَحْدُوْفَةِ

وضاحت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے نوں تاکید کے مائل کا حال بیان فرما رہے ہیں۔

تفصیل: جمع مذکر غائب ورجع مذکر حاضر میں نوں تاکید عقیدہ ہو یا خفیہ ہو اس سے پہلے وے حرف پر ہیئت صفت ہوگا تاکہ یہ صفت وہ کے حذف ہونے پر دلالت کرے جو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے جیسے اصرہن۔ وہ واجب ہے موقوف مخاطب کے صیغہ میں نوں تاکید کے مائل کا کسور ہونا تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ بالتقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو چکی ہے۔ جیسے اصرہن

وَفَتْحُ مَا قَبِلَهَا عِدَّةً هَمْ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ جمع ماضی ورجع حاضر ورجع ماضی ورجع حاضر کے ساتھ صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے وے حرف کو ہیئت فتنہ دیا جائے گا اور وہ یہاں صیغے میں ر (وحدہ مذکر غائب (۲) وحدہ مؤنث غائب (۳) وحدہ مذکر حاضر (۴) واحد منظم (۵) جمع منظم (۶) حثیہ مذکر غائب (۷) حثیہ مذکر حاضر (۸) حثیہ مؤنث غائب (۹) حثیہ مؤنث حاضر (۱۰) جمع مؤنث غائب (۱۱) جمع مؤنث حاضر

أَمَّا فِي الْمَعْرُوفِ فَلَا تَهْ لَوْ ضَمَّ لِلنِّسْبِ بِالْجَمْعِ الْمَذْكُورِ وَلَوْ كَسَرَ لِلنِّسْبِ بِالْمَخَاطِبَةِ

۱۔ حد کے صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے وے حرف کو فتنہ دینا اس لیے واجب ہے کہ اگر علمہ دیں گے تو جمع مذکر کے صیغے کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی اور اگر کسرہ دیں گے تو وحدہ مؤنث حاضر کے صیغہ کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی اور اگر ساکن کیا جائے تو التقاء ساکنین لازم آئے گا پس فتنہ دینا لازم ہوا۔

وَأَمَّا فِي الْمَعْرُوفِ فَلَا تَهْ لَوْ ضَمَّ لِلنِّسْبِ بِالْجَمْعِ الْمَذْكُورِ وَلَوْ كَسَرَ لِلنِّسْبِ بِالْمَخَاطِبَةِ

ورچا حثیہ کے صیغوں میں ورجع مؤنث غائب ورجع حاضر کے ساتھ صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے وے حرف کو فتنہ دینا اس لیے ضروری ہے کہ نہ صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے لف ہوتا ہے اور لف قائم مقام فتح کے ہوتا ہے۔ جیسے اصرہن ورجع اصرہن

مقدمہ

وَرِيدَاتِ الْأَنْفِ قَبْلَ النَّوْنِ هِيَ لِجَمْعِ الْمُؤَنَّثِ لَكِنَّا هَذَا جَمْعُ ثَلَاثِ مُؤَنَّثَاتٍ مَوْنٍ الصَّغِيرِ وَنَوْنٍ لَهَا كَيْدٌ

در جمع مؤنث کے صیغوں میں نون تاکید سے پہلے الف زیادہ آیا گیا ہے۔ صغیر **م** یہاں سے اس کی وجہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ تین نونوں کا جتماع لازم نہ آئے جو کہ مکروہ ہے۔ ن تین نونوں میں سے پہلا نون ضمیر کا ہے اور دوسرے دونوں تاکید ثقیلہ کے ہیں، کیونکہ نون تاکید ثقیلہ مشدود ہوتا ہے اور وہ دونوں کے حکم میں ہوتا ہے وہ الف کو اس سے لایا گیا کہ وہ حروف میں سب سے ادا حرف سے جیسے **احضر لیدی**

وَمِنْ الْعَشِيفَةِ لَا تَدْخُلُ فِي لِقْنِيَّةٍ وَلَا فِي الْجَمْعِ لِمَوْثٍ لِأَنَّهُ مَوْحٍ كَمَا أَنَّ النَّوْنَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَى عَشِيفَةِ فَعَمَّ مَكُونِ

عَلَى الْأَصْلِ وَبِأَقْبَيْنِهَا سَاكِنَةٌ يُلْزَمُ الْبِتَاءُ السَّاكِنُ عَلَى غَيْرِ حَذْوِهِ وَهَلْ غَيْرِ خَسَنٍ

درفوں تاکید خفیفہ ثقیلہ کے صیغوں میں، اکل نہیں آتا ہے خواہ وہ مذکر کے ہوں یا مؤنث نے اور نہ جمع مؤنث کے صیغوں میں آتا ہے اس لیے کہ اگر نون خفیفہ حرکت دی جائے تو وہ خفیفہ نہیں رہے گا اور اصل پر باقی نہیں رہے گا کیونکہ خفیفہ کی وضع سکون کے لیے ہے۔

۱۔ اس کو ساکن رکھیں جو کہ اس کی اصل ہے تو اس صورت میں غف ورفون میں التقاء سانشیں **علی غیر حذوہ** رہے گا جو کہ خفیفہ مستحسن ہے اور ناجائز ہے۔

تمارين

سوال نمبر ۱: حروف چار وکتے اور کون کون سے ہیں لکھیں۔

سوال نمبر ۲: ۱۔ کے معانی جمع امثلہ لکھیں؟ اور تصاق کی اقسام جمع امثلہ تحریر کریں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ باء

راکتہ کب جاتی ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۳: لام کے معانی جمع امثلہ لکھیں؟

سوال نمبر ۴: رب کا معنی اور مثال لکھیں اور بتائیں کہ رب جمع پر تب اصل ہوتا ہے؟ اور اس کی شرط کیا

ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۵: ویدہ فیس بھا ایس والا لہذا لیر ولا ایس وورب کے کہتے ہیں؟ مذکورہ شعر

س غرض کے لیے دکر یا ہے؟ اس شعر کا ترجمہ اور ترکیب کیجئے اور یہ بھی بتائیں کہ، وشم کس

کے ساتھ خاص ہے؟

سوال نمبر ۶: تاء قسم کس کے ساتھ خاص ہے؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۷: ہاء قسم کس پر داخل ہوتی ہے؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۸: لفظی عنی الاماقد واحد مستحویہ طاقن والاس شعر کا مجاورہ ترجمہ کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ شعر کس بات کو ثابت کرنے کے لیے لایا گیا ہے؟

سوال نمبر ۹: عن کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۰: علی کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۱: عن اور علی اسم کے معنی میں سب استعمال ہوتے ہیں؟ مثالیں بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۲: کالب کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۳: ہذا اور ہذا کا معنی اور مثالیں لکھیں؟

سوال نمبر ۱۴: حاشا اور عدا کس کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ دونوں کی مثالیں بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۱۵: حروف مشبہ بالفعل کو ذکر کرنے کے بعد ان کا عمل ذکر کیجیے اور ان کی فعل کے ساتھ مشابہت کو بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۱۶: حروف عطف کتنے اور کون سے ہیں؟ دو دو ذرا رقم اور حتی کس معانی کے لیے استعمال ہوتے اور ان کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر ۱۷: حروف تہذیب کون سے ہیں؟ یہ حمد پر داخل ہوتے ہیں یا مفرد پر؟ تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر ۱۸: حروف یحییٰ کتنے ہیں؟ کون سے ہیں؟ ہر ایک کا عمل، استعمال اور مثالیں تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: حروف زیادتہ کون سے ہیں؟ زائد ہونے کا مطلب واضح کریں حروف زیادتہ مع مثال ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۰: حروف مصدر کتنے ہیں اور ان کا آپس میں لڑائی کیا ہے؟

سوال نمبر ۲۱: حروف تہذیب کتنے ہیں اور ان کو حروف تہذیب کیوں کہتے ہیں؟ اور ان کی ایک ایک مثال بھی دیجیے؟

سوال نمبر ۲۲: حروف توفیق کا دوسرا نام کیا ہے؟ اور کتنے معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ مسئلہ کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۳: تنوین کی تعریف کرنے کے بعد ان کی اقسام خمسہ بیان کریں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟



تَسْهِيلُ الْأَصْطِلَاحَاتِ وَالْأَمْثِلَةُ

عرف الحرف	علم بأصوب تعرف بها أحول واحر الكلم ثلاث من حيث الإعراب والنسب وقيمة تركيب بعضها مع بعض
عرض الحرف	صيانة لنسب عن الخطر المنطوق في كلام تعرف
موضوعة الحرف	تكملة وتكلام
تعريف التكملة	لفظ وضع جنى مفرد
تعريف الاسم	كلمة تدل على معنى في نفسها غير مقرب رخذ الأرملة الثلاثة أممي القاضي وحل ولا تستعمل كزحل وعجم
حرف عن	كلمة تدل على معنى في نفسها دلالة تفتقر حرمي ذلك المعنى كحرف
تعريف الحرف	كلمة لا تدل على معنى في نفسها بل تدل على معنى غير هاشو من
تعريف الكلام	عص حصن كيمي بالأسادو الإسديسة أخرى الكعبي بل لأخرى بحيث نقب المخطوط هائدة نامة يصح الشكوت عنها بحر يد لائق وقام زيد
تعريف المعرب	وهو كل سم ركب مع غيره ولا يشته مسي لأصبر أعبي الحرف والامر الحاضر والقاضي بخو زيد تعرف في قام زيد
حرف المعرب	لا ينفك آخره بأخلاف العوم خلافا لفظ نحو جاءني زيد وزايت زيد وموت زيد أو تقدير نحو جاءني موسى وزيت موسى وموت موسى
تعريف الإعراب	ناب مختلف أجز المعرب كاصفة نغمة والكسرة والواو لاء والالف
تعريف العامل	ما يقع ونصب وحر كعدم عامل في قام زيد
تعريف الإعراب	هو آخر الإعراب كالدال عن الإعراب في قام زيد
تعريف المنصرف	هو ما ليس فيه سيات أو واجد منها يقوم مقامها من أسباب منع الحرف ترديد ويسمى الاسم المنمك





أَنْ يَدْخُبَهُ حُرُوكَاتُ امْتِلَاحٍ مَعَ تَوْبٍ تَقُولُ جَامِعِي زَيْدٌ وَ أُمِّي زَيْدٌ وَ مَرُوتٌ يَرْبِدُ	حَكَمٌ مُصَرَّفٌ
هُوَ مَا فِيهِ سَبَابٌ أَوْ وَاحِدٌ مِنْهَا يَقُومُ مَقَامُهَا مِنْ سَبَابٍ مَعَ اضْطِرَابٍ أَلْعَدَلُ وَ لَوْضَفُ وَ أَلَيْتُ وَ الْمَعْرِفَةُ وَ الْعِجْمَةُ وَ لُحْمٌ وَ أَلْتَرَكْتُ وَ أَلَيْفُ وَ السُّبُوبُ تَرَانِيدٌ وَ عَرَبٌ أَيْعَسُ	تَعْرِيفٌ بِإِذْخَارٍ أَسَانُفٌ مَعَ ضَرْوٍ
أَنْ لَا يَدْخُبَهُ انْكَسَرُهُ وَ الشَّوْشُ وَ يَكُونُ فِي مَوْضِعِ الْحَرْفِ مَقْنُوخًا أَيْدُ تَقُولُ جَامِعِي أَحْمَدُ وَ زَايْتُ أَحْمَدُ وَ مَرُوتٌ أَحْمَدُ	حَكَمٌ عَنِ مُصَرَّفٍ
هُوَ تَغْيِيرُ السَّقَطِ مِنْ صِيغَتِهِ لِأَصْلِيهِ بِنِ صِيغَةٍ أُخْرَى تَخْفِيفًا أَوْ تَقْدِيرًا فَعَمِرَ وَ يُفَرِّقُ	عَرِيفٌ بَعْدَ
تَكُونُ لاسِمٌ دَلَالَةً عَلَى ذَاتٍ مَبْهَمَةٍ مَحْدُودَةٍ مَعَ تَغْيِصٍ صِفَاتِيهَا كَحَرْفٍ هِيَ أَنْ تَكُونُ انْكِسَرَةً مِنْ أَوْضَاعٍ لَعَلِّمِيَّةٍ كَالْإِثْرَاجِيمِ	بَعْرِيفٌ بِوَضْعٍ
هُوَ كُلُّ جَمْعٍ كَانَ بَعْدَ أَلِفٍ تَكْسِيرِهِ حَرْفٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَحْرَافٍ وَ سَطْرٍ سَاكِنٌ كَدِرَامٍ وَ مَسَاجِدٍ	بَعْرِيفٌ بِتَعْمِدَةٍ بَعْرِيفٌ مُسَيِّئِ احْتِمَازٍ
كُلُّ اسْمَيْنِ صَمٍّ أَحَدُهُمَا بِنِ الْآخِرِ عَلَى غَيْرِ جِهَةِ الْإِصَابَةِ كَمَنْكُ كُلُّ سَمٍ فَتَنَهُ فَعْلٌ أَوْ صِفَةٌ شَأْنٌ يَلِيهِ عَلَى مَعْنَى الْهَوَمِ بِهَلَا وَقَعَ عَسَهُ نَحْوُ قَامَ رَيْدٌ	بَعْرِيفٌ بِتَرْتِيبٍ عَرِيفٌ لَدَى
هُوَ كُلُّ مَفْعُولٍ خُذِفَ قَاعُهُ وَ قِيَمَ الْمَفْعُولُ مَقَامَهُ نَحْوُ ضَرَبَ رَيْدٌ	بَعْرِيفٌ بِمَشْعُورٍ مِمَّا مُمِصَمٌ يَدْعِيهِ
هُمَا اسْمَانِ تَحْدَرِي عَنِ التَّوَامِلِ سَقَطِي أَحَدُهُمَا مُسَدِّ إِلَيْهِ وَنُسَخِي لِلصِّدَا وَ ثَنَائِي مُسَدِّ بِهِ وَ يُسَمَّى الْحَقْمُ نَحْوُ رَيْدٌ قَائِمٌ	تَعْرِيفٌ بِمُسَدِّهِ وَ الْخَرِ
ثَمَنٌ مُسَدِّ إِلَيْهِ وَهُوَ صِيغَةُ وَقَعَبٍ بَعْدَ حَرْفٍ سَجِي نَحْوُ مَا قَاتَمَ رَيْدٌ	بَعْرِيفٌ قَدِيمٌ حَرَمٍ الْمُسْتَعْدِدُ
هُوَ الْمُسَدِّ بَعْدَ حُرُوفٍ نَحْوُ أَيْ رَيْدٌ قَائِمٌ	بَعْرِيفٌ بِحَرَمٍ
فِي كَوْنِهِ مَقْرَأً لَا مُخَلَّةً أَوْ مَعْرِفَةً أَوْ مَكْرَهَةً كَحُكْمٍ حَرَمٍ لَمُسَدِّ	حُكْمٌ حَرَمٍ
هُوَ الْمُسَدِّ إِلَيْهِ بَعْدَ حُرُوفٍ نَحْوُ كَرَّ بَدُ قَائِمٌ	بَعْرِيفٌ بِسَمٍ كَرَّ

الجمهورية العربية السورية
وزارة التعليم والبحث العلمي
جامعة دمشق
كلية الآداب
قسم اللغة العربية
مادة النحو والصرف
٢٠٢٠

[illegible]



تعريف مكرر	هو كلمة تذكر بعد مقدار من عدد أو كثير أو وري أو مساحه أو غير ذلك مما فيه يرفع ذلك اليها من نحو عشرين درهم
تعريف المستثنى	لنقل يذكر بعد الواو أو حواها ليعلم أنه لا ينسب إليه ما قبل الواو
تعريف المستثنى لمتصل	هو ما أخرج عن المنع والواو أو حواها نحو جاءني القوم لا رية
تعريف المستثنى لمتقطع	هو ما ذكر بعد الواو أو حواها غير مخرج عن المنع لعدم دخول المستثنى منه مثل نحو جاءني القوم إلا جهرا
تعريف كلامه في حب	هو كل كلام يكون فيه شيء أو شيء أو شيء
تعريف كلام غير في حب	هو كل كلام لا يكون فيه شيء ولا شيء ولا شيء
تعريف المستثنى المصريح	هو كل كلام يكون فيه المستثنى منه غير مدقور
تعريف خبر كان وأخواب	هو المنع بعد دخولها نحو كان زيد وقيل
حكم خبر كان وأخواب	حكم خبر كان وأخواب لا يرفع ما بعده عن شيء مع كونه معرفة بخلاف خبر المنع نحو كان لثانم زيد
تعريف اسم من وأخواب	هو المنع بعد دخولها نحو من زيد فرب
تعريف اسم في شيء	هو المنع بينه وبين دخولها ويليها نكرة منصلة نحو لا غلام رجلي في الخبر
تعريف خبر في ولا المشبهين بس	هو المنع بعد دخولها نحو ما زيد فرب
تعريف مصاب به	هو كل اسم نسب إليه شيء بواسطة حرف الحذف نحو مررت برجل
تعريف في	هو كل شيء في خبر أو خبر أو خبر
تعريف الشعب	هو تابع ذلك على معنى في متوحد نحو جاءني رجل عالم أو في شعبه متوحد نحو جاءني رجل عالم أو

کتابخانه ملی و اسنادخانه جمهوری اسلامی ایران



عَرِبَتْ بِمَعْنَى الْمَعْنَى	هُوَ مَا يَنْوَقِفُ فِيهِمْ مَعَهُ عَلَى غَيْرِ الدَّعَى كَضَرَتْ رَيْدٌ غَمَرًا
تَعَرِبَتْ بِمَعْنَى اللَّامِ	هُوَ مَا لَا يَنْوَقِفُ فِيهِمْ مَعَهُ عَلَى غَيْرِ الدَّعَى كَقَعَدَتْ رَيْدٌ
بَعْرِيفٌ أَفْعَالٌ تَامَّةٌ	هِيَ أَفْعَالٌ وَضَعَتْ بِتَقْوِيرِ الدَّعَى عَلَى صِفَةِ غَيْرِ صِفَةِ مَصْدَرِهَا مَحْرُوكَاتٍ رَيْدٌ قَاتِمٌ
بَعْرِيفٌ أَفْعَالٌ مُقَارِنَةٌ	هِيَ أَفْعَالٌ وَضَعَتْ لَدَلَالَةً عَلَى ذُنُورٍ حَقَرٍ لِدَعَلِهَا مَحْرُوكَاتٍ عَسَى رَيْدٌ نَاقُومٌ
بَعْرِيفٌ فِعْلٌ مُعْجَبٌ	مَا وَضَعَ لِإِنْشَاءِ الشَّعْبِ نَحْوُ مَا أَحْسَنَ رَيْدًا
بَعْرِيفٌ فِعْلٌ لَمُضٍ وَرِيدَةٌ	مَا وَضَعَ لِإِنْشَاءِ مَدْحٍ وَوَدَمٍ نَحْوُ مَحْرُوكَاتٍ رَيْدٌ وَرَيْدٌ نَحْوُ رَيْدٌ
بَعْرِيفٌ حَرْفٌ وَفَرْجٌ	حَرْفٌ وَضَعَتْ لِإِقْصَاءِ فِعْلٍ وَشَهْدَةٍ وَوَعْدَةٍ لِمَعْنَى فِعْلٍ بِإِشَارَةِ مَحْرُوكَاتٍ مَرَرْتُ بِرَيْدٍ وَأَنَا مَرَّةً بِرَيْدٍ هَذَا فِي الدَّعَى أَمْوَكٌ
مِنْ	هِيَ لِإِنْشَاءِ أَعْيَانٍ نَحْوُ مَرَرْتُ مِنْ لِنَصْرَةٍ بِإِشَارَةِ الْكُوفَةِ
إِلَى	هِيَ لِإِنْتِهَاءِ أَعْيَانٍ نَحْوُ مَرَرْتُ مِنْ بَطْنِ رَيْدٍ بِإِشَارَةِ الْكُوفَةِ
حَتَّى	عَلَى مِثْلِ بِإِشَارَةِ نَحْوِ شَيْءٍ أَسْرَحَهُ حَتَّى الصَّاحِ
نَ	هِيَ بِإِشَارَةِ نَحْوِ رَيْدٍ فِي سَارٍ
أَ	هِيَ لِلْإِنْشَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ بِرَيْدٍ
لَا	هِيَ لِلْإِنْشَاءِ نَحْوُ مَحْرُوكَاتٍ لِقَرْسٍ
رَبِّ	هِيَ بِإِشَارَةِ رَجَاءٍ كَرِيمٍ لِقَرْسٍ
وَوَرَبِّ	هِيَ لِإِنْشَاءِ رَيْدٍ فِي وَنَ نَكَلَامٍ كَقَوْلِ الشَّاعِرِ رَيْدٌ لِنَسِي بِإِشَارَةِ إِلَّا الْبَعْدِيَّةِ وَالْأَلْفِ
وَوَلْتَمِمْ	هِيَ لِتَحْنُنٍ بِالْعَاطَفِ نَحْوُ وَالِدٍ وَلَوْحِي لِأَصْرَتِي فَلَا يُقَالُ وَكَ
بِأَلْفِ	هِيَ لِتَحْنُنٍ بِاللَّهِ وَخَدْعَةٍ بِالْأَعْيَالِ بِالرَّحْمَةِ وَفَرْطَةٍ بِرَبِّ الْكُفَةِ بِإِشَارَةِ
بِأَلْفِ	هِيَ لِتَحْنُنٍ عَلَى بَطْنٍ وَاسْمٍ نَحْوُ بِاللَّهِ وَبِإِشَارَةِ وَكَ
عَلَى	هِيَ لِلْإِنْشَاءِ نَحْوُ رَيْدٌ عَلَى اسْمٍ

الكَفُّ	هِيَ التَّنْشِيبُ بِخَوَرٍ يَدْعَمُوهُ
مَدْرُودٌ	بِالرَّمْدِ مَا لَإِتْدَاءٍ فِي الْعَصَايِ كَمَا يَقُولُ فِي شَعْرِ مَارَأَيْتَهُ مَدْرَجِبٌ وَالنَّظَرُ فِيهِ خَاصِرٌ حَوْماً رَأَيْتَهُ مُدْشَهَبٌ وَمُدْيُومَايَ فِي شَهْرَةٍ وَ فِي يَوْمٍ
حَلَاءٌ عَدُوٌّ حَادٍ	لِلْإِسْتِثْنَاءِ نَحْوُ خَدَعِي الْعَوْمُ حَلَاءٌ يَدٍ وَحَادٍ عَمُرُو وَغَدٍ يَكُرُّ بِسْتِثْنَاءٍ وَأَرْ وَكَأَنَّ يَدَيْتَ وَلَكِنْ وَعَلَّ هَذِهِ أَحْرُوفٌ يَدْخُلُ عَيْنُ أَحْمَدُ الْإِسْمِيَّةُ تَنْصِبُ لِاسْمٍ وَتَرْفَعُ أَحْزَرُ يَحْوُلُ أَنْ يَدَا فَاتَمَّ
أَحْزَرُ فَإِنَّهُ سَهْلٌ يَدْخُلُ	عَشْرَةُ الْوَاوِ وَنَبَاةٌ وَثَمَّ وَحَيٍّ رَأَى وَمَا وَلَا رَسْلٌ رَسْلٌ
أَحْرُوفٌ تُعْطَفُ	هِيَ لِلْجَمْعِ مَقْطَعٌ نَحْوُ حَادٍ يَدْعَمُوهُ سَوَاءٌ كَرِهَ يَدْعَمُوهُ فِي أَنْحَايِهِ أَمْ عَمُرُو
نَوُ	هِيَ بِمُتَرْتِيبٍ بِالْمُهْلَةِ يَحْوُلُ قَدَمُ يَدٍ يَعْزَمُو
الْقَاءُ	هِيَ لِمُتَرْتِيبٍ بِمُهْلَةٍ نَحْوُ دَخَلُ يَدَيْتُمْ عَمُرُو
نَمٍ	هِيَ تَكُونُ فِي بَرَسٍ وَ لَمُهْلَةٍ لَا أَنْ تُهْجَا أَقْلُ مِنْ مُهْلَةٍ ثُمَّ نَحْوُ مَنْ سَمِلُ خَيْ الْأَسَاءِ
حَيٍّ	ثَلَاثَتُهَا شُكُوتٌ حُكْمٌ لِأَحَدٍ الْأَمْرَيْنِ مُهْلَةٌ لَا يَعْنِيهِ نَحْوُ مَرَزَتْ يَرْجُلٍ أَوْ يَرَادُ وَمَا يَمَّ تَكُونُ أَحْرُوفٌ تُعْطَفُ إِذَا تَقَدَّمَ عَلَيْهَا إِفَاءٌ أُخْرَى نَحْوُ الْعَدَدِ تَارُوحٌ وَيَدُ وَرَدٌ
أَمْ مُصْبَغَةٌ	هِيَ مَا يُسَالُّ مِنْهَا عَنْ نَعْبِي أَخِي الْأَمْرَيْنِ وَالسَّائِلُ بِهَا يَعْلَمُ ثُبُوتَ أَخِي هَذَا مِنْهَا نَحْوُ أَرِيدَ عِنْدَكَ مَ عَمُرُو
أَمْ مُتَقَطَعَةٌ	هِيَ مَا تَكُونُ بِمَعْنَى نَلَّ مَعَ مُفْرَمَةٍ كَمَا يُؤَرِّثُ شَعْبًا مِنْ مَعْنَى وَقِيلَ بِهَا لِأَمْلٍ عَلَى سَبِيلِ التَّقْطِيعِ ثُمَّ حَصَلَ بِكَ الشُّكُّ أَفْهَاءُ مَقْبَلٌ أَمْ هِيَ شَيْءٌ تَقْصُدُ لِأَعْرَاصٍ عَلَى الْإِحَارِ أَمْ وَنَاشِئَةٌ بِأَوَّلِ أَحْزَمَاءٍ نَلَّ هِيَ نَشَاءُ؟
لَا وَنَاشِئَةٌ	لِشُكُوتٍ لِحُكْمٍ لِأَحَدٍ الْأَمْرَيْنِ مُعَيْنٌ نَحْوُ جَعْنِي يَدٌ لَا عَمُرُو

لَا	تُرَادُّ مَعَ الْوَاوِ بَعْدَ النَّفْيِ نَحْوُ مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرُو وَبَعْدَ أَنْ الْمَضَرَّةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَالَ مَا مَنَعَكَ إِلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ وَ قَبْلَ الْقَسَمِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ بِمَعْنَى أَقْسِمُ
مِنْ وَالْهَاءِ وَاللَّامِ	فَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهَا فِي حُرُوفِ الْجُرِّ فَلَا تُعِيدُهُ
حُرُوفُ التَّنْبِيْهِ	إِثْنَانِ أَيُّ وَأَنَّ
أَيُّ	كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ أَيُّ أَهْلِ الْقَرْيَةِ
أَنْ	إِسْمٌ يَفْسِّرُ بِهَا بِمَعْنَى الْقَوْلِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ
حُرُوفُ الْمَضَرِّ	ثَلَاثَةٌ مَا وَأَنَّ وَأَنْ
مَا وَأَنَّ	لِلْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَصَافَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ أَيُّ بِرَحْبَتِهَا وَتَوَلَّى الشَّاعِرُ: يُسِرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيْلُ = وَكَانَ ذَهَابُهُ لَهُ ذَهَابًا وَأَنَّ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَيُّ قَوْمٍ
أَنَّ	لِلْجُمْلَةِ الْإِسْمِيَّةِ نَحْوُ عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ أَيُّ عَلِمْتُ قِيَامَكَ
حُرُوفُ التَّخْفِيفِ	هِيَ أَرْبَعَةٌ هَلْ وَالْأَوَّلُ وَالْوَمَّا وَمَا وَاصْدُرَ الْكَلَامِ وَمَعْنَاهَا خُصَّ عَلَى الْفِعْلِ إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَضَارِعِ نَحْوُ هَلْ نَأْكُلُ وَلَوْمْ إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوُ هَلْ أَصْرَبْتُ زَيْدًا وَحِينَئِذٍ لَا تَكُونُ تَخْفِيفًا إِلَّا بِاعْتِبَارِ مَا قَاتَ
لَوْلَا	لِمَعْنَى آخَرَ وَهُوَ امْتِنَاعُ الْجُمْلَةِ الثَّانِيَةِ لَوْجُودِ الْجُمْلَةِ الْأُولَى نَحْوُ لَوْلَا عَلَيَّ هَلْكَ عَمْرٌ وَحِينَئِذٍ يَخْتَلِجُ إِلَى الْجُمْلَتَيْنِ أَوْلَاهُمَا اسْمِيَّةٌ أَبَدًا
حَرْفُ التَّوَقُّعِ قَدْ	هِيَ فِي الْمَاضِي لِتَحْرِيبِ الْمَاضِي إِلَى الْحَالِ نَحْوُ قَدْ رَكِبَ الْآمِرُ أَيُّ قُبِيلَ هَذَا وَقَدْ يَحْيَى لِلتَّأَكِيدِ إِذَا كَانَ جَوَابًا لِمَنْ سَأَلَ هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟ تَقُولُ قَدْ قَامَ زَيْدٌ وَفِي الْمَضَارِعِ لِلتَّقْلِيلِ نَحْوُ إِنْ الْكَذُوبَ قَدْ يَصْدُقُ وَإِنْ الْجَوَادِقَ لِيَحْلُ وَقَدْ يَحْيَى لِلتَّحْقِيقِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمَعْرُوفِينَ
حَرْفُ الْإِسْتِفْهَامِ	أَلَمْ تَرَ قَوْمَهُمْ وَلَهُمَا صَدْرُ الْكَلَامِ وَتَذْخُلَانِ عَلَى الْجُمْلَةِ اسْمِيَّةٌ كَانَتْ نَحْوُ أَرَيْدُ قَائِمٌ؟ أَوْ فَعِلِيَّةٌ نَحْوُ هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟

ثَلَاثَةٌ: إِنْ وَلَوْ أَنَّا وَمَا صَدُرَ الْكَلَامُ وَيَدْخُلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى جُحْتَيْنِ إِسْمِيَّتَيْنِ كَانَتَا أَوْفَعِلِيَّتَيْنِ أَوْ مُحْتَلِفَتَيْنِ	حُرُوفُ الشَّرْطِ
لِلْمُتَقَبَّلِ وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوُ إِنْ رَزَقْنِي فَأَكْرَمَكَ	إِنْ
لِلْمَاضِي وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمُضَارِعِ نَحْوُ لَوْ تَزُورُنِي أَكْرَمْتُكَ	لَوْ
لِتَقْصِيلِ مَا ذَكَرَ مُجْمَلًا نَحْوُ النَّاسُ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ أَمَّا الَّذِينَ شِعِدُوا فِيهِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فِيهِ النَّارِ	أَمَّا
وُضِعَتْ لِزَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ وَرَدْعِهِ عَمَّا تَكَلَّمَ بِهِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَمَّا إِذَا مَا ابْنَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ لَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلَّا أَيُّ لَأَقْتَكَلَّمُ بِهَا فإِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ	حُرُوفُ الرَّدْعِ كَلَّا
تَلْحَقُ الْمَاضِي لِيَدُلُّ عَلَى تَأْنِيهِ مَا أُسْبِدَ إِلَيْهِ الْفِعْلُ نَحْوُ ضَرَبْتُ هَذَا	تَاءُ التَّأْنِيهِ السَّائِكَةِ
لَوْ سَائِكَةٌ تَتَّبِعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ وَلَا لِتَأْكِيدِ الْفِعْلِ	التَّنْوِينُ
هُوَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ مُمَكَّنٌ فِي مُقْتَضَى الْإِسْمَةِ أَيْ أَنَّهُ مُنْصَرَفٌ نَحْوُ زَيْدٌ وَرَجُلٌ	التَّنْوِينُ لِلْمُسْكَنِ
هُوَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ لَكِبْرَةٌ نَحْوُ صِهْ أَيْ أُنْكِتُ سُكُوتًا مَا نَبِيٌّ وَقَبْ مَا وَأَمَّا صِهْ بِالسُّكُونِ فَمُعْنَاهُ أُنْكِتُ السُّكُوتَ الْآنَ	التَّنْوِينُ لِلتَّكْبِيرِ
هُوَ مَا يَكُونُ عَوَضًا عَنِ الْمَضَابِ إِلَيْهِ نَحْوُ حِينَئِذٍ وَسَاعَتَيْدٍ وَبَوْمَيْدٍ أَيْ حِينَ إِذْ كَانَ كَذَا	التَّنْوِينُ لِلْعَوَضِ
هُوَ التَّنْوِينُ الَّذِي يَلْحَقُ جَمْعَ الْفُرُوزِ السَّالِمِ نَحْوُ مُسْلِمَاتٍ	التَّنْوِينُ لِلْمُقَابَلَةِ
هُوَ الَّذِي يَلْحَقُ بِأَخْرِ الْأَبْيَاتِ وَ الْمُضَارِعِ كَقَوْلِ الشَّاعِرِ : أَقْلِي الْمَوَمَ عَاذِلَ وَالْعِثَابَيْنِ = وَقَوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنِي وَكَقَوْلِهِ يَا أَبَتَا عَلَيَّكَ أَوْ عَسَاكَنِ	التَّنْوِينُ لِلتَّرْتِيمِ
وُضِعَتْ لِتَأْكِيدِ الْأُمُورِ وَالْفُضْلِ إِذَا كَانَ فِيهِ طَلَبٌ بِأَزْوَاجٍ لِتَأْكِيدِ الْمَاضِي وَهِيَ عَلَى صَرِيحَيْنِ خَفِيفَةٍ أَيْ سَائِكَةٍ أَبَدًا نَحْوُ اضْرِبْنِ وَالْغَيْلَةَ مَفْتُوحَةً أَبَدًا إِنْ لَمْ يَكُنْ قَبْلَهَا أَلِفٌ نَحْوُ اضْرِبْنِ وَمَكْسُورَةً إِنْ كَانَ قَبْلَهَا أَلِفٌ نَحْوُ اضْرِبَانِ، اضْرِبَانِ	تَوْنُ التَّأْكِيدِ



وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْآخِرَةِ

..... ﴿تَوَكَّلْ بِالْخَيْرِ﴾

آج بروز جمعرات 2 جمادی الاول 1434 ہجری بمطابق 14 مارچ 2013ء بمقام جامع مسجد فاطمہ (غازی ٹاؤن فیز 1 طبر) **ہدایۃ النجور** کی شرح مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ محض اللہ ہی کا احسان اور اس کا فضل ہے۔ اس کتاب سے فائدہ حاصل کرنے والوں سے گزارش ہے کہ بندہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا حامی اور مددگار ہے۔

مَعَارِفُ النُّحُو

أَوْفَوْشَرَح

هَدَايَةُ النُّحُو

مَكْتَبَةُ عَمْرِو فَايُوق

4/491 شالو فوئو كالوونكو راجو

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345